
NOVELS HUB
Home Sick
ناولز حب
NovelsHub
Zaina Zulfi
www.Novelshub.pk

مکمل ناول

جرمنی کے شہر برلن میں بس سٹاپ پہ اس وقت معمول کا رش تھا

ایک کے بعد ایک مسافر بس سے اتر کر اپنی منزل کیجانب رواں دواں ھو گیا

یہاں ٹکٹ کا کوئی سلسلہ نہی تھا۔ جرمنی میں ہر شہر میں بس کارڈز بنتے تھی۔

ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ جو جتنا افورڈ کر سکتا تھا اتنا فل کروالیتا

سٹاپ ٹو سٹاپ یہ سلسلہ ہر پندرہ منٹ کے بعد جاری تھا

ترتیب سے مسافر اترتے اور اپنی باری پہ چڑھتے۔

خالی ھوتی بس پھر سے بھرنے لگی

سب سے آخر میں وہ اتری

www.Novelshub.pk

بکھرے ہوئے سرخی مائل چھوٹے چھوٹے سلکی بالوں کو جھٹکا دے کر اسنے خود کو ہوشیار کرنے کی کوشش کی پھر بیزار اور سست قدموں سے وہ بس کی بائیں طرف کو مڑ گئی۔

بس سٹاپ سے اسکا فلیٹ تھوڑے فاصلے پر تھا

اسلیے اسے ہر حال میں پیدل ہی چل کے جانا تھا

بے حد چست شارٹ بلیک اسکرٹ پہ دہکتے سرخ رنگ کی سلیولیس ٹاپ پہنے، جس میں سے اسکے سڈول عریاں بازو ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے کہ بلاشبہ وہ بے حد حسین اور طرحدار تھی

وہ اک ادائے بے نیازی سے لفٹ کیجانب بڑھی کہ ایسی فدا ہوتی نظروں کی وہ عادی تھی اب۔

آج لفٹ پھر خراب تھی

یہ سوچ کر کہ آج اسے سیڑھیاں چڑھ کے اوپر جانا تھا اسکا موڈ مزید خراب ہو گیا۔

منہ ہی منہ میں نازیبا گالی سے لفٹ کو نوازنے کے بعد وہ سیڑھیوں کیجانب بڑھی

بہت ذیادہ ڈرنک کرنے کیوجہ سے اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے

www.Novelshub.pk

مگر جس ہائی سوسائٹی میں حیثیت نہ ہونے کے باوجود اس نے فلیٹ لیا ہوا تھا وہاں ڈرنک یا لیٹ نائٹ پارٹیز کرنا عام بات تھی جبکہ یہاں تو سب کو ہی اسکی جاب کا پتہ تھا اسلیے وہاں کی کمیونٹی کو اس بات سے کوئی فرق نہی پڑتا تھا کہ وہ پوری رات کہاں گزار کے آتی ہے۔

سیڑھیاں چڑھتے اور اپنے فلیٹ تک آتے آتے اسے سانس چڑھ گیا تھا

یہ ایک لمبا سا کوریڈور تھا جسے دونوں سائیڈ پہ ایک جیسے فلیٹس تھے، ہر فلیٹ کے باہر نیم پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی ورنہ ایسے پہچان مشکل ہو جاتی کہ کونسا فلیٹ کس کا ہے کیونکہ سب فلیٹس ایک ہی طرز پہ بنے ہوئے تھے

بلڈنگ میں اس وقت خاموشی تھی کیونکہ یہاں دن سوتے تھے اور راتیں جاگتی تھیں

اس خاموشی میں اسکی باریک پنسل ہیل کی ٹک ٹک بہت زیادہ سنائی دے رہی تھی

دروازے تک پہنچ کر اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور پرس میں ہاتھ مارا

بے ڈھنگے انداز سے پرس کو کھنگالتی اسے صرف چابی ڈھونڈنے کی جلدی تھی۔

مگر چابی اسکے پیور لیدر کے قیمتی نرم سے پرس میں شائد گم ہو گئی تھی' جھنجھلا کر اس نے پرس ہی الٹ دیا

اب مار بل کے چمکتے سفید فرش پر سگریٹ کا پیکٹ، لائٹر، ببل گم، پرفیوم، چند یورو اور لپ اسٹکس شیڈز الٹے پڑے تھے

www.Novelshub.pk

What the Hell

کیا مصیبت ھے؟

اسے شدید کوفت ھوئی تھی یہ دیکھ کر کہ چابی پرس میں نہی تھی اور اسے ڈور ناک کرنا پڑتا جو کہ وہ بالکل بھی نہی کرنا چاھتی تھی اسلیے وہ فلیٹ کی ایک ایکسٹرا چابی ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھی مگر اب شائد وہ کہیں گر گئی تھی

گہری سانس بھر کے اسنے زور سے ڈور بیل دی اور ساتھ ناک بھی کیا

دو سے تین بار ناک کرنے پہ اندر ایک افراتفری پھیل گئی تھی

او گاڈ۔۔۔ میں یہ سب برداشت نہی کر سکتی

جبڑے بھینچتے ھوئے وہ بڑبڑائی اور اپنی ہیل کی نوک سے دوسری ٹانگ پہ خارش کرنے لگی۔

پنسل ھیل پہننے کی وجہ سے اب اسکے پاؤں دکھنے لگے تھے اور وہ بس اپنے روم میں جا کے بیڈ پہ دھپ سے گرنا چاہتی تھی اب۔

دروازہ ابھی تک نہی کھلا تھا

ضبط کی شدت سے لارا کا منہ سرخ ھونے لگا

جینی دروازہ کھولو

www.Novelshub.pk

اب کے لارا نے چیخ کے بولا تھا کیونکہ اسکی برداشت کی حد بس یہیں تک تھی۔

مام مم مم۔۔۔میں نہی کر سکتی یہ

وہ روتے ہوئے ادھر ادھر تیزی سے کچھ تلاش کر رہی تھی ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت آنسو گر گر کے اسکی شرٹ میں جذب ہوتے جا رہے تھے

اسکی تلاش جاری تھی مگر ابھی تک اسے اپنی مطلوبہ چیز نہی ملی تھی

باہر سے دروازہ اب پیٹا جا رہا تھا

اسکے ہاتھ کپکپا رہے تھے جبکہ ہاتھوں کو جھٹک جھٹک کر وہ جیسے کوئی نادیدہ چیز خود پر سے صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جینی۔۔۔میں تمہیں مار ڈالوں گی، نشے سے لڑکھڑاتی مدہوش آواز میں اب غصے کی آمیزش تھی۔

وہ نیچے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

\-

آج جرگے کا فیصلہ ہونا تھا

دونوں خاندانوں کے مرد پنچائیت میں موجود تھے

www.Novelshub.pk

چونکہ افراسیاب خان گاؤں کے سردار تھے اور واردات انہی کیجانب سے ھوئی تھی اسلیے فیصلے کا اختیار اب تیسرے گاؤں سے آئے ھوئے سردار کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا تاکہ شک وشبہے کی کوئی گنجائش نہ رہے

پنچائیت کا ماحول اس وقت سرد موسم کیطرح ہی سرد تھا

دونوں فریقین کے چہروں پر تناؤ کی سی کیفیت تھی

سردار افراسیاب خان کے دائیں جانب سہراب خان، زریاب خان اور سکندر خان بیٹھے تھے جبکہ بائیں جانب ضیغم خان اور غازیان خان تھے۔

افراسیاب خان کے مدمقابل ملک بختیار جو کہ (مقتول ملک زردار) کے والد تھے

ملک مختیار، ملک دلدار، ملک احمد یار اور ملک آلیار بیٹھے تھے

افراسیاب خان خالص پختون تھے۔۔ مگر پختونوں کی خاص اور قدیمی روایات کے سخت خلاف تھے

رسالپور میں ہی نہی بلکہ پورے نوشہرہ میں انکی مہربان اور انصاف پسند طبعیت کے چرچے تھے

ایک روایت برسوں پہلے ٹوٹی تھی اور ایک کا خاتمہ وہ آج کرنے آئے تھے

یہ ایک ماہ پہلے کا واقعہ تھا

ھوا کچھ یوں تھا کہ دونوں گاؤں ساتھ ساتھ تھے

www.Novelshub.pk

سردار افراسیاب خان کی زمینوں کا رقبہ جہاں ختم ھوتا تھا وہیں سے تھوڑے سے فاصلے سے ملک بختیار کی اراضی شروع ھو جاتی تھی

کہتے ہیں پیسہ پیسے کو کھینچتا ھے

سردار افراسیاب جو کہ ویسے بھی جدی پشتی رئیس تھے اور سرداری انہیں وراثت میں ملی تھی لیکن زمین بھی ایسی حصے میں آئی کہ چار چاند لگ گئے

اتنی زرخیز کہ مٹی ڈالو تو سونا بن جائے اور اللہ نے جتنا عطا کیا تھا اتنا ہی سخی دل بھی دیا تھا

مگر ملک بختیار کی قسمت میں بنجر زمین آئی تھی اور اسی بات کا انہیں بہت قلق بھی تھا اور رنج بھی

دونوں زمینوں میں اتنا کم فاصلہ تھا کہ دیکھنے میں فرق لگتا ہی نہی تھا

گاؤں میں کھیتوں کو پانی باری پر دیا جاتا ھے چونکہ پانی کھینچنے والا موٹر پمپ ہر کسی کے گھر میں موجود نہی ھوتا صرف سردار گھرانوں میں ہی پایا جاتا اور وہیں سے ساتھ جڑے چھوٹے موٹے قصبے بھی اس نعمت سے سیراب ھوتے تھے

کھیتوں کو پانی ترتیب وار دیا جاتا تھا تاکہ سبکو پتہ ھو کہ کس دن کسکی باری ھے

یہ لگ بھگ ایک ماہ پہلے کی بات تھی

www.Novelshub.pk

چونکہ واحد ملک بختیار کی زمینیں سردار افراسیاب کی زمینوں کے بالکل ساتھ تھیں اسلیے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا اور یہ بات شروع دن سے طے تھی کہ جس دن جس کی باری ہوگی اسے پہلے سے اطلاع دی جائیگی اور تبھی پانی چھوڑا جائے گا

دونوں خاندانوں میں ان دیکھی نفرت اور دشمنی کی وجہ سے ہی احتیاطی تدابیر کی گئیں تھیں

اس رات پانی دینے کی باری خانوں کی تھی

گاؤں کا وہی ماحول تھا مغرب کے بعد جیسے ہی اندھیرا چھاتا گھروں کے کچے صحنوں میں لگے پیلے بلب آہستہ آہستہ گل ہوتے جاتے اور یہ تو تھا بھی نوشہرہ جو تھا تو بہت خوبصورت اور دلکش لیکن ساری گہما گہمی بس شہر تک ہی محدود تھی

گاؤں اور قصبوں میں آج بھی وہی ماحول تھا۔ شام ہوتے ہی تمام کام نبٹا کر لوگ گھروں کی راہ لیتے

سخت جاڑے کے دن تھے، راتیں لمبی اور ٹھٹھرا دینے والی تھیں ہر شے جامد و ساکت تھی۔

دور تک ہو کا عالم تھا

دھند اور رات کی سیاہی میں لپٹے کھیت جو صبح کی سپیدی میں نگاہوں کو بے حد بھلے لگتے تھے رات کی تاریکی میں اتنے ہی ہولناک لگ رہے تھے

www.Novelshub.pk

دور سے مینڈکوں، چھپکلیوں کی آوازیں اور کتوں کی غراہٹ عجیب وحشت ناکی پیدا کر رہی تھی

دسمبر کے دن تھے

کپاس کی فصل بالکل کٹائی کیلیے تیار تھی

مزارعے اپنی اپنی چارپائیوں پہ بیٹھے چائے کی چسکیوں کیساتھ ساتھ خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے

کیونکہ سردیوں کی راتیں لمبی ھوتی ہیں اسلیے پوری رات جاگنے کیلیے یہ ہی طریقہ بہتر تھا

ہر مزارعے کی چارپائی کیساتھ بانس کا ایک موٹا اور لمبا سا مضبوط ڈنڈا بھی رکھا تھا تاکہ اگر کوئی گیدڑ یا سانپ نکل آئے تو اسے ڈرایا یا دھمکایا جاسکے کیونکہ اسطرح کی کھلی جگھوں پہ ایسی چیزیں نکلنا عام بات تھی اسلیے گاؤں کے ہر گھر میں یہ ہتھیار موجود تھا

ساتھ ہی الاؤ جل رہا تھا جسے گاؤں کی زبان میں مچ بھی کہتے (کچی جگہ پہ گڑھا کھود کے آگ جلانا) کیونکہ گاؤں کی سردی کو ایسے برداشت کرنا ناممکن تھا

آگ کی گرمائش جیسے ہی جسم تک پہنچی مزارعوں کو اونگھ آنے لگی۔ ویسے بھی سارا دن زمینوں پہ ہل چلانے کے بعد رات کی یہ ڈیوٹی جوئے شیر لانے برابر تھی۔

www.Novelshub.pk

کھیتوں سے ذرا دور کچھ فاصلے پر خان حویلی کا خاص الخاص آدمی شاہو بھی پہرا دے رہا تھا کیونکہ اسکے بنا خانوں کا ہر کام ادھورا تھا۔

یہ سردار افراسیاب خان کا خاص آدمی تھا جو زیادہ تر ڈیرے پر ہی ہوتا تھا۔

افراسیاب خان نے اسکی حفاظت کیلیے اسے لائسنس والی پستول بھی دلوا کے رکھی تھی جسکا علم صرف خان حویلی کو ہی تھا۔

یہ رازداری اسلیے برتی گئی تھی کہ کہیں دشمن آگہی رکھتے ہوئے کوئی نئی چال نہ چل دے

سگریٹ کے گہرے کش لگاتا شاہو شیر کی نگاہ رکھے دور تک دیکھتا ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

اتنی سخت سردی میں وہ کھدر کے نیلے سوٹ پہ کریم کلر کا دھسہ (گرم شال) لیے ہوئے تھا

وہ چھے فٹ سے نکلتے قد کیساتھ کسرتی مضبوط جسم، موٹی موٹی سرمئی آنکھوں، گھنی مونچھوں اور داڑھی کیساتھ بلاشبہ ایک پرکشش جوان تھا

چہرے سے چھلکتی ہمہ وقت سنجیدگی اور رعب اسے مزید انفرادیت بخشتا تھا

چال کی بے نیازی اور بھاری بوٹوں کی دھمک سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کس قدر دلیر اور جرات مند جوان ہے، راجپوتوں کا جوشیلا خون اسکی رگوں میں جوش مارتا تھا۔۔۔

www.Novelshub.pk

ابھی اسے ٹہلتے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اسکی تیز سماعت نے کھیتوں میں کچھ غیر معمولی سرسراہٹ محسوس کی۔

اس نے رک کر خاموشی سے ماحول کا جائزہ لیا

مزارعوں کے علاوہ دور تک کسی ذی روح کا شائبہ تک نہ تھا ویسے بھی رات کے اس پہر، رگوں میں خون جمانے والی سردی میں کون اس طرف نکلتا۔۔ اسے لگا کہ شائد کوئی کتا یا گیدڑ کھیتوں میں نکل آیا ھو۔

اس نے مطمئن ھو کر ایک آخری کش لگا کر باقی سگریٹ کو بوٹوں تلے مسلا اور دھسے کو ایک بار پھر اپنے گرد اچھے سے لپیٹ کر پستول کی موجودگی محسوس کر کے ٹہلنا شروع کر دیا۔

تاحد نگاہ دھند کے سوا کچھ نہ تھا۔۔ شہروں میں دھند خاص دو مہینوں میں ہی اترتی تھی جبکہ گاؤں میں جاڑا شروع ھوتے ہی دھند کی شروعات ھو جاتی تھی۔ اندھیرا ھوتے ہی کچھ پتہ نہی چلتا تھا آگے سے کون آ رھا جیسے دھند کے پردے ھوں

وہ چپ چاپ کسی کے خیالوں میں گم چلتا رھا اور شائد یہ ہی اسکی غلطی تھی

سرد فضا میں جلتے بلتے الاؤ کے بہت پیچھے کوندا سا لپکا تھا جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آگ کی شکل اختیار کر لی شعلے لپک لپک کر ایک دوسرے پر گر رھے تھے

وہ لمحوں میں سمجھا تھا

www.Novelshub.pk

کپاس کی تیار فصل کو آگ لگی تھی۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ

کھیتوں کے پیچھے سے جاتی کچی نہر کی طرف دوڑ لگا دی کیونکہ بھاگتے قدموں کی دور جاتی آواز اسی طرف سے ہی آرہی تھی

مزارعوں کی بھی اس شور شرابے سے آنکھ کھل گئی مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی

چونکہ فصل کپاس کی تھی اسلیے آگ نے ڈوڈوں (کپاس کے پھول) کو تیزی سے پکڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے تین کھیتوں تک پھیل گئی

شاہو نے بھاگتے بھاگتے ہی فائر کھول دیا۔ گولی کی دھماکے دار آواز کی گونج رات کی خاموشی میں دور تک سنائی دی

وہ دیکھنے میں سات یا آٹھ تھے۔ ان میں سے ایک کو گولی گردن سے ذرا اوپر لگی تھی

شاہو کو نشانہ بازی، تیراکی اور گھڑ سواری کی خاص تربیت دی گئی تھی اسلیے بھاگتے ہوئے بھی اسکا نشانہ چوکا نہی تھا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا تھا

باقی سب نے صدمے سے اسے نیچے گرتے دیکھا تھا مگر ابھی انکے پاس وقت نہی تھا اور نہ ہی کوئی چارہ اسلیے وہ بھاگ کھڑے ہوئے

www.Novelshub.pk

ان سب نے منہ پہ ڈھاٹے مارے ہوئے تھے اسلیے سوائے آنکھوں کے اور کچھ نظر نہی آ رہا تھا

جسے گولی لگی تھی وہ اب شائد زندہ نہی رہا تھا کیونکہ اس نے کوئی حرکت نہی کی تھی۔ باقی سب بھاگ چکے تھے اسلیے شاہو نہ ان تک پہنچ سکا اور نہ ہی انکے چہرے دیکھ سکا

اس نے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے ایک گہرا سانس لیا اور جھک کے اوندھے پڑے شخص کو سیدھا کیا جسے دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور ساتھ پریشانی بھی ہوئی

حیرت اس بات پر کہ مرنے والا شخص ملک بختیار کا منجھلا بیٹا ملک زردار تھا یعنی یہ آگ ملکوں نے جان بوجھ کر لگوائی تھی اور پریشانی اس بات کی تھی کہ وہ بھاگتے بھاگتے انکی اراضی میں نکل آیا تھا یعنی جس جگہ اسے گولی لگی وہ انہی کے کھیت تھے

ملک زردار کا بے جان وجود انہی کی زمینوں پہ پڑا تھا اس وقت

یہ بات جان کر شاہو کے ماتھے پہ تفکر کی گہری لکیریں پڑ گئیں تھیں

وہ لب بھینچتے دو انگلیوں سے ماتھا مسلتا لاش کو وہیں چھوڑ کر اپنے حصے کیطرف آ گیا

سہراب خان اور سکندر خان بھی وہاں پہنچ چکے تھے

یہ سب کس نے کیا شاہو؟

www.Novelshub.pk

سہراب خان نے شاہو کیطرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

خان یہ ملکوں کا کام ھے اور یہ سب کچھ سوچی سمجھی سکیم کے مطابق ھوا ھے یقیناً مزارعوں یا گاؤں میں سے کوئی غدار بھی تھا جس نے اس کام میں انکی مدد کی

اس نے سر جھکائے جوتے کی نوک سے مٹی کھرچتے ھوئے جواب دیا

جیسے ہی مجھے بات کی سمجھ آئی میں انکے پیچھے بھاگا وہ مجھ سے کچھ فاصلے پر تھے مینے بھاگتے ھوئے گولی چلائی جو ملک زردار کے حرام مغز میں لگی اور وہ وہیں ڈھیر ھو گیا مجھے نہی علم تھا کہ یہ کام ملکوں کا ھو سکتا ھے

شاھو بے چینی سے ہاتھ مسلتے ھوئے بولا

جو برا کرتا ھے اسکا انجام بھی برا ھونا چاہیے

سہراب خان غصے سے بولے

وہ مزاجا" غصیلی طبعیت کے مالک تھی پختونی خون انکی رگوں میں جوش مارتا تھا ابھی بھی غصے کی شدت سے انکے دماغ کی کی رگیں ابھر آئیں

جبکہ سکندر خان خاموشی سے حالات کا جائزہ لیتے اس طرف چلے گئے جہاں گولی لگی تھی

وہ فطرتا" تحمل مزاج اور پر سکون طبعیت کے مالک تھے پہلے حالات کا جائزہ لیتے تھے پھر کوئی تجویز دیتے تھے

www.Novelshub.pk

یہ رات کے تین بجے کا وقت تھا اب وہاں لاش کا نام ونشان نہی تھا یعنی وہ لوگ لاش کو اٹھا کر وہاں سے لے گئے تھے البتہ کچی مٹی میں جذب ھوتا خون وہیں موجود تھا

آگ پر اب قابو پایا جا چکا تھا مگر خون اور جلنے کی عجیب سی باس سارے میں پھیلی ھوئی تھی

سکندر خان کے چہرے پہ بھی اب پریشانی کے آثار تھے کیونکہ ملک زردار کو گولی بیشک شاہو کے ہاتھ سے لگی تھی مگر الزام پھر بھی خان حویلی پر ہی آنا تھا کیونکہ حالات کا رخ اسطرف ہی جا رہا تھا

ملک زردار اپنے ہی احاطے میں مرا تھا جس کا بھاگتے ھوئے شاہو کو اندازہ نہ ھو سکا۔۔۔

جاری ھے۔۔۔

Home Sick

قسط نمبر ۲

کسلمندی سے اٹھتے ھوئے اسنے ایک بھرپور انگڑائی لی اور چاروں طرف دیکھا۔ وہ ہی کمرہ تھا مگر صاف ستھری حالت میں۔ یقیناً جینی آئی ھو گی کمرے میں تبھی اب کمرہ کچھ صاف نظر آرہا تھا ورنہ تو شائد کباڑ خانہ بن جاتا کیونکہ لورا کو تو صفائی ستھرائی سے کوئی دلچسپی نہی تھی

www.Novelshub.pk

اسے صرف پینے اور اپنے حسن کو مختلف طریقوں سے سنوارنے کا شوق تھا۔ تا کہ اسکی اک نگاہ ناز پہ ہزاروں دل راہ میں گر جائیں۔

بیزار اور سست انداز میں اٹھتے ہوئے اس نے نیو کٹ کیے ہوئے چھوٹے چھوٹے بالوں والے سر کو دائیں سے بائیں ہلایا اور بیڈ سے اٹھ کر سامنے لگے قد آور شیشے کے سامنے کھڑی ہو کے نئے سرے سے اپنا جائزہ لینے لگی

ایک ہفتہ پہلے ہی اسنے اپنی کٹنگ کروا کے بال مزید چھوٹے کروا لیے تھے جو اس پہ بہت سج بھی رہے تھے

پر کشش چہرے پہ سجی نیلی کانچ سی آنکھیں جن میں تیرتے گلابی ڈورے ایسے لگتے تھے جیسے کانچ کے نازک سے بلور میں شراب بھری ہو۔۔ چھوٹی سی مغرور ناک، اور بھرے بھرے کٹاؤ دار لبوں کیساتھ وہ کسی کا بھی ایمان ڈانواں ڈول کرنے کی طاقت رکھتی تھی اوپر سے اسکی ادائیں جو اسے مزید حسین اور قاتل بناتی تھیں

آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ایک اور عکس ابھرا۔۔۔

جینیفر ابراہیم۔۔ اور اسکی سوچ آتے ہی لارا کہ منہ میں کڑواہٹ گھل گئی۔۔

صبح جس مشکل سے اسنے دروازہ کھلوایا یہ وہ ہی جانتی تھی۔ جینی اسکے لیے سوائے اذیت کے اور کچھ نہ تھی

جبکہ اسے اس سے کوئی فائدہ بھی نہ پہنچ سکا الٹا وہ جوان ہو کر ایک مصیبت کیطرح اسکے سر پر سوار ہو گئی تھی

www.Novelshub.pk

وہ بے نیازی سے شال کو کندھوں پر اوڑھے باہر آ گئی۔۔ یہ تردد بھی اس نے جینی کیلیے کیا تھا کیونکہ جینی کو اس کے چھوٹے چھوٹے کپڑوں اور برہنہ کندھوں پہ سخت اعتراض تھا جسکا اظہار وہ اسکی طرف نہ دیکھنے اور حتی الامکان اس سے دور رہ کر کرتی تھی

جس سے لارا کو کوئی فرق نہی پڑتا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا وہ ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہنے والی دو اجنبی روم میٹ ہیں جو ایک دوسرے کو برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔۔

ظاہر ہے لارا کو کھانا پانی جینی ہی بنا کے دیتی تھی اور فلیٹ کو صاف رکھنا اور لورا کا بھی دور سے ہی سہی مگر خیال رکھنا۔۔

شائد وہ بیوقوف لڑکی اسے اپنی ماں سمجھ بیٹھی تھی

لارا نے استہزائیہ سوچا اور کمرے باہر آ گئی کچن سے معمول کی ہلچل محسوس ہو رہی تھی یعنی وہ کچن میں ہی تھی وہ اسی طرف آ گئی۔۔ اس سے ناگواری کے باوجود آج وہ پھر اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

جینی نے اسکی طرف سے رخ موڑا ہوا تھا وہ چپ چاپ دروازے سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگی

وہ بے حد خوبصورت تھی لارا سے بھی زیادہ اور اتنی ہی معصوم بھی

لارا کو سمجھ نہی آتی تھی کہ وہ خوبصورت زیادہ ہے یا معصوم۔۔۔

www.Novelshub.pk

مگر یہ حسن ہرنی جیسا تھا ہراساں اور ڈرا سہما۔۔

کیا کر رہی ہو؟

کچھ کھانے کو ملے گا؟

اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کیلیے وہ ذرا اونچی آواز میں بولی

اور حسب توقع وہ ڈر گئی۔۔

چھری اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گری

اس نے خوفزدہ نظروں سے پیچھے مڑ کے دیکھا

مام۔۔۔ آپ اٹھ گئیں؟

گلوز چڑھے ہاتھوں سے وہ چھری اٹھانے کو جھکی

وہ ہر وقت ہاتھوں پہ دستانے چڑھائے رکھتی تھی نہ جانے کیوں؟

لارا نے سر تا پا اسکا جائزہ لیا

www.Novelshub.pk

وہ پوری آستین کے ساتھ بند گلے والی گرم شرٹ کے اوپر سوئیٹر پہنے ہوئے تھی۔ شرٹ کی لمبائی گھٹنوں تک تھی اور نیچے وول کا ٹراؤزر جس میں اسکے جسم کی تھوڑی سی بھی خوبصورتی عیاں نہی ہو رہی تھی۔ لارا نے قدرے بیزاریت سے اسے دیکھا

او جینی۔۔۔ تم اتنی ڈرپوک کیوں ہو؟

کس بات کا خوف رہتا ھے تمہیں ہر وقت؟

اور دیکھو۔۔ ابھی یہ چھری تمہارے ہاتھ میں لگ جاتی تو؟

وہ نرم اور شیریں لہجے میں بولتی ہوئی اسکے ذرا قریب ہوئی

مام پلیز۔۔۔۔۔ دد دد دوودور رہیں۔۔۔ مم میں ٹھیک ہوں

وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور ہاتھوں کو جھٹکنے لگی

جینی۔۔ ریلیکس کرو۔۔

میں چِچ نہی کروں گی

دل میں غصہ دباتے وہ اوپر سے بالکل نارمل انداز میں بولی

دیکھو جینی۔۔ تمہیں اپنی اس بیماری کا علاج کروانا چاہیے ہنی۔۔۔

www.Novelshub.pk

اسطرح کیسے چلے گا میری جان۔۔۔

تم میری اکلوتی بیٹی ہو

میں تمہیں اسطرح اس بیماری سے لڑتے ہوئے نہی دیکھ سکتی

وہ لہجے میں بے بسی اور بے چارگی سموئے اسکا دل موم کرنے کی کوشش کرنے لگی

مگر جینی کے چہرے پر ہنوز وہ ہی تاثرات تھے

میرے ساتھ کلب چلو

کہو تو تمہارا کارڈ بنوا دوں؟

لوگوں سے گھلو ملو، نئے دوست بناؤ تاکہ تمہارا یہ کمپلیکس ختم ہو سکے

وہ بظاہر پیار سے بولتی ہوئی دو قدم آگے بڑھی

جینی ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اسے لوراسے ان باتوں کی توقع نہی تھی

دیکھو کتنی خوبصورت ہو تم۔۔۔ یہ معصومیت یہ دلکشی یوں ضائع کرنے کیلیے تو نہی ہے نا

سارا دن کیا کرتی رہتی ہو تم؟

www.Novelshub.pk

ناہی تمہارا کوئی بوائے فرینڈ ھے۔۔۔

پتہ ھے تم جتنی جب میں تھی تو میرے پیچھے لڑکوں کی ایک لمبی لائن لگی ھوئی تھی جو میری ایک نظرِ کرم کے منتظر رہتے تھے

لارا تھوڑی بے تکلف ھوتے اسے آہستہ آہستہ پھر اسی ٹریک پہ لانے لگی

مام۔۔۔ دور رھیں مجھ سے۔۔۔ میں میں ٹھیک ھوں ایسے ہی۔۔ مجھے کچھ نہی چاہیے۔۔۔ میرا اسانس رک رھا۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولتے تیز تیز سانس لینے لگی

یوں لگتا تھا کہ جیسے اسکا سانس اکھڑ رھا ھو

آآپ خود کو صاف کریں آپ اندر سے میلی ہیں

وہ مزید بولی اور حتی الاامکان اس سے دور ھونے کی ناکام کوشش کرنے لگی

جہنم میں جاؤ تم۔۔

بیمار ھو تم

ذہنی مریضہ۔ اور مجھے بھی کر دو گی

لارا کی برداشت بس یہیں تک تھی

www.Novelshub.pk

غصے کی شدت سے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں

تم اسی قابل ھو کہ اس چھوٹے سے کچن کو رگڑ رگڑ کر اپنی زندگی تمام کر دو

کنویں کا مینڈک ھو تم

لارا کا دماغ سنسنانے لگا اسکی بکواس پر

تم تمہیں پتہ ھے تم بالکل ابراھام کے جیسی ھو

تمہیں دیکھ کر مجھے خفقان ھونے لگتا ھے

نفرت ھے مجھے اس شخص سے جس نے میری ذات کی تذلیل کی

مجھے۔۔۔مجھے ٹھکرایا۔۔لاراڈیوڈ کو

وہ انگلی اٹھا اٹھا کر بولنے لگی۔۔وہ جیسے پاگل ھونے کو تھی

تمہیں پتہ ھے ؟ تمہارے اس پاگل پن کو میں کیوں برداشت کرتی ھوں ؟

کیوں تمہیں اپنے پاس رکھا ھوا ھے ؟

تاکہ اس شخص کو تکلیف ھو

www.Novelshub.pk

وہ بھی تڑپے جیسے میں تڑپی تھی

تمہارا سب سے بڑا جرم یہ ھے کہ تم ابراہام کی بیٹی ھو

وہ اس پر اپنی ساری نفرت انڈیل کر جھٹکے سے مڑی اور گھر سے ہی باہر نکل گئی

دروازہ ایک زوردار آواز کیساتھ بند ھوا تھا

وہ کپکپاتے وجود کیساتھ بمشکل گھسٹتی ھوئی ڈرائنگ روم کے ساتھ بنے چھوٹے سے سٹور روم جسے اس نے اپنے لیے مختص کیا ھوا تھا ء میں گھس گئی اور بے جان ھوتی ٹانگوں کیساتھ وہیں فرش پہ بیٹھ گئی۔۔۔

____

میں نے اس بوڑھی چڑیل پر اتنا وقت ایسے ہی نہی برباد کیا میری جان۔۔۔

سگار کا دھواں وہ ہوا میں چھوڑتے ھوئے پر اسرار مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کی طرف مڑا اور پھر آہستہ آہستہ دبیز گہرے سرخ رنگ کے قیمتی قالین پہ چلتے ھوئے شیشے کی فل سائز دیوار کے پاس آکر کھڑا ھو گیا

یہ ایک بہت بڑے پیمانے کا جدید طرز پہ بنا آراستہ و پیراستہ ہال تھا

جس میں ہر شئے بے حد قیمتی تھی

ہال کی سجاوٹ میں سرخ رنگ کو بہت ابھارا گیا تھا

www.Novelshub.pk

قیمتی لیدر سے بنے گہرے سرخ رنگ کے صوفے جو ہال کی تین دیواروں کیساتھ رکھے گئے تھے، درمیان میں پتھر کی بہت بھاری گول میز تھی۔ جو بہت نایاب تھی کیونکہ میز کا رنگ بھی سرخی مائل تھا

ہال کی چوتھی دیوار شیشے کی تھی جسکے دونوں طرف غصیلے شیروں کے مجسمے تھے

وہ مجسمے اتنے لاجواب تھے کہ ان پہ اصل شیر کا گماں ھوتا تھا

جیسے ابھی وہ اپنے شکار پر جھپٹ پڑیں گے

داہنی دیوار پر ایک بڑے سائز کی سینری لگی تھی جس میں سفید جھرنے کا پانی پہاڑوں پر گر رہا تھا مگر گرنے کے بعد وہ سرخی مائل سیاہ لگ رہا تھا اور اس سفید و سیاہ کا ملاپ عجیب وحشت پیدا کر رہا تھا

اس سارے ماحول میں ایک ہی تاثر ابھرتا تھا

وحشت کا۔۔۔

تو سر۔۔۔اب کیا کرنا ھے آگے ؟؟

گہری ھوتی خاموشی میں ولیم کی آواز گونجی

وہ یقیناً اس شخص کا خاص الخاص آدمی تھا

اس نے چونک کر ولیم کیجانب دیکھا

www.Novelshub.pk

ہممم۔۔۔۔ابھی کچھ نہی کرنا

صرف اسکا پیچھا کرو

وہ کیا کرتی ھے؟

کہاں جاتی ھے؟

کس کس سے اسکا رابطہ ھے

مجھے اس کے ہر پل کی خبر چاہیے مگر احتیاط سے۔۔۔اسے شک نہ ھو

میں اس معاملے میں کوئی جلد بازی نہی چاہتا

گرم گرم کھانے سے سوائے منہ جلنے کے کچھ ہاتھ نہی آتا

کیا سمجھے؟؟؟

دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ھوئے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں گدھ جیسی چمک۔۔۔۔

حویلی کا بڑا اپھاٹک کھلا تھا اور یکے بعد دیگرے تین جیپیں اندر آئی تھیں

www.Novelshub.pk

ساتھ کھڑے گارڈز تیزی سے حرکت میں آئے تھے

ایک گارڈ نے سب سے آگے کھڑی بلیک پجیرو کا دروازہ کھولا

سہراب خان کاٹن کے کڑکڑاتے ہوئے سفید رنگ کے شکنوں سے بھرے سوٹ کیساتھ باہر نکلے

انکے پیچھے ہی سکندر خان بھی اترے اور بارعب قدموں سے چلتے ہوئے مردان خانے کیجانب چلے گئے جہاں سردار افراسیاب خان بے چینی سے انہی کا انتظار کر رہے تھے

یااللہ خیر۔۔۔ کیا ہو گیا جو یہ لوگ اتنے غصے میں ہیں؟؟

گل دوپہری نے حیران نظروں سے اس جانب دیکھا جہاں سے ابھی ابھی سکندر چچا اور بابا گئے تھے

شاہ زین بھی عجلت بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا اسی جانب چلا گیا تھا

بنا اسکی جانب دیکھے ٕ ورنہ جہاں بھی اسکا سامنا گل دوپہری سے ہوتا تھا وہ لازما" اسے سلام کرتا تھا

ایسا ممکن نہی تھا کہ وہ یوں اسے نظر انداز کر کے گزر جائے

گل دوپہری کو حیرت نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟

وہ اسی کو سوچتی ہوئی تیزی سے اندر بھاگی

افشیں آپا۔۔۔افشی آپاااااااااا

www.Novelshub.pk

وہ زور زور سے آوازیں دیتی اندر گول کمرے کیطرف آگئی جہاں سبھی کزنز اکٹھے ہو کر اپنے اپنے کاموں کیساتھ خوش گپیاں بھی لگاتیں۔

اسے گول کمرے کا نام اسلیے دیا گیا تھا کہ یہ بہت بڑا کشادہ اور ہوادار گولائی کے رخ پہ بنا ہوا ٹھنڈا کمرہ تھا جہاں گرمیوں میں تو پنکھے کی بھی ضرورت نہی تھی

فرش پہ موٹی موٹی ہاتھ سے بنی ہوئی دریاں بچھی ہوئیں تھیں اور موٹے موٹ کشن اور گاؤ تکیے رکھ کے بیٹھنے کی جگہ کو آرام دہ بنایا گیا تھا۔ اسکے چار اطراف میں بڑی بڑی لوھے کی پرانے طرز کی کھڑکیاں تھیں۔ جن کے دروازے رنگین کانچ کے تھے

باہر سے حویلی کو دیکھ کر لگتا نہی تھا کہ اندر سے وہ گولائی کے رخ پر بنی ہو گی

گول کمرے کہ دائیں طرف دو کشادہ کمرے تھے اور بائیں طرف تین۔۔

اسے گول کمرے کا نام بھی گل دوپہری نے ہی دیا تھا کیونکہ حویلی میں واحد گل دوپہری ہی ایسی شخصیت تھی جو حویلی کی رونق بھی تھی اور خاص رکن بھی۔۔

حویلی کے اندر اور باہر دونوں کی خبریں اس کے پاس ہوتی تھیں

جانے کونسا جاسوس چھوڑا ہوا تھا اس نے جو اسے تمام معاملات سے آگاہ کرتا تھا

www.Novelshub.pk

اوھو۔۔۔ کیاھو گیا گل؟ کیوں اتنا شور مچا رہی ھو؟

گل افشیں کو اس کے اس انداز میں بولنے پر ہمیشہ ہی جھنجھلاہٹ ھوتی تھی کیونکہ وہ بہت عجلت پسند اور بچگانہ طبعیت کی مالک تھی

شوخ، چنچل اور من موجی،، جبکہ گل افشیں کی طبعیت میں ٹھہراؤ تھا خاموشی اور تحمل تھا۔۔ جیسے ساکت ٹھہری ھوئی جھیل۔۔۔۔۔

آپا آپکو پتہ ھے؟ ابھی ابھی سکندر چچا اور بابا بہت غصے میں مردانے کیطرف گئے ہیں

اور شاہ زین بھی پریشان لگ رھا تھا

مجھے دیکھا مگر سلام کیے بنا ہی اندر چلا گیا

وہ شاہ زین سے کافی چھوٹی تھی مگر اسے نام سے ہی بلاتی تھی

آخر ایسا کیا ھوا کہ شاہ زین نے مجھے سلام تک نہی کیا

اسے اس سارے معاملے میں بس ایک ہی قلق تھا کہ شاہ زین نے اسے نظر انداز کیوں کیا

ھونا کیا ھے، کوئی اہم معاملہ ھو گا ورنہ بی جان کو ضرور خبر ھوتی

افشیں نے دھاگہ توڑ کر سوئی کو فریم میں اٹکاتے ھوئے جواب دیا

نہیں آپا۔۔کوئی پریشانی والی بات لگ رہی مجھے تو

وہ ابھی بھی متجسس تھی

آپ دیکھیں نہ آپا چل کے ؟؟

وہ رازداری سے افشیں کے قریب کھسکی

تم پاگل ہو؟

میں کیسے مردان خانے کی طرف جاسکتی؟

کسی نے دیکھ لیا تو شامت آجانی

گل افشیں کو یہ سوچ کر ہی جھرجھری آگئی

اسے کوئی شوق نہی تھا اس معاملے کو جاننے کا کیونکہ اسے پتہ تھا عورتوں کا مردان خانے کیطرف جانا سختی سے منع تھا اور وہ بیوقوف گل دوپہری کیلیے قطعا" یہ کام نہی کر سکتی تھی

اگر کوئی غلطی سے بھی ادھر چلا جاتا تو اسکی شامت آجاتی تھی

پختون لوگ اس معاملے میں بہت سخت تھے کہ انکی عورتوں پر غیر مرد کی نظر بھی پڑے اور پھر مردانے میں تو سارا دن لوگوں کا تانتا بندھا ہوتا تھا

www.Novelshub.pk

بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ داجی اکیلے ہوں وہاں۔۔۔

ابھی کچھ دن پہلے کی ہی بات تھی کہ زریاب تایا کی بیٹی بریرہ اس حصے میں چلی گئی جس کی وجہ سے اسے خوب ڈانٹ پڑی غازیان لالا سے۔۔۔ وہ بہت سخت تھے اس معاملے میں اور تنگ نظر بھی۔۔ سبھی انکے غصے سے ڈرتے تھے اور جہاں بھی انکی موجودگی کا احساس ہوتا۔ کان دبا کر بھاگ جاتے

کیا بات ہے بھئی گل؟

کیوں بہن کے کانوں میں گھسی ہوئی ہو؟

بی جان نے اندر آتے ہوئے گل دوپہری سے پوچھا

وہ بہت کم ہی ادھر آتی تھیں ورنہ زیادہ تر وہ اپنے کمرے میں ہی ہوتی تھیں

ٹھنڈ کی وجہ سے اب اکثر ہی انکے گھٹنوں میں درد رہتا تھا

ویسے تو اسطرح کی سردی کی وہ عادی تھیں مگر بڑھاپے کیوجہ سے اب موسم جلد اثر انداز ہونے لگے تھے

وہ اپنے بھاری بھر کم وجود کیساتھ پاس رکھے تخت پوش پر براجمان ہو گئیں

انکی طبعیت کے پیشِ نظر کمرے میں تخت پوش بھی رکھا گیا تھا جس پر مخمل کا نرم گدا بچھا تھا تاکہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں

www.Novelshub.pk

گل نے من وعن ساری بات انکے گوش گزار دی

بی جان کے چہرے پر بھی تفکر کے آثار پھیل گئے

کیونکہ اس وقت حویلی آنا واقعی غیر معمولی تھا ورنہ دن کے اوقات میں تو یہ لوگ زمینوں پر ہی ھوتے تھے

جاؤ جا کے ذرا اسلم کو بلا کے لاؤ کھو بی جان نے بلوایا ھے

اسلم چاچا پچاس کی عمر کے لگ بھگ تھے بچپن انہوں نے حویلی میں ہی گزارا تھا

اور انکے پکے وفادار تھے۔۔ اندر باہر کی سب خبریں بی جان انہی سے معلوم کرواتی تھیں

ابھی بھی انہیں تشویش ھوئی تو انہی کا ذہن میں آیا

گل فوراً اٹھ کر باہر کیجانب چل دی۔۔۔۔

آج وہ گھر سے جلدی نکلی تھی

اسے وقت سے پہلے کام پہ پہنچنا تھا

www.Novelshub.pk

یوں تو اسکی ڈیوٹی رات دس بجے سے شروع ھوتی تھی مگر وہ اکثر ہی لیٹ پہنچتی تھی اور کلب کا مالک اسے صرف اسلیے رعایت دے دیتا تھا کہ ذیادہ تر گاہک صرف اسی کی تیار کی ڈرنک پسند کرتے تھے اور اصل میں تو اسکی خوبصورتی کے اسیر تھے اور اس بات کو تو کلب کا مالک بھی مانتا تھا کہ وہ عجب سحر انگیز شخصیت کی مالک تھی

تھی تو وہ جرمن پیدائش مگر اسکے نقوش میں ایک ایسی ساحرانہ کشش تھی کہ جو اسے ایک بار دیکھ لیتا وہ اسے بھول نہ پاتا مگر مصیبت یہ تھی کہ وہ بہت بڑی بلیک میلر تھی

اپنی اس ساحرہ طبعیت کا اسے بھی علم تھا اور اس چیز کا وہ خوب فائدہ بھی اٹھاتی تھی

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی گرون واڈ (Grunwald) کے داخلی گیٹ سے باہر آ گئ

یہ برلن کا سب سے مہنگا ایریا تھا

جہاں ایک قطار کے ساتھ فرنشڈ خوبصورت سے اپارٹمنٹ بنے ھوئے تھے

اور ہر اپارٹمنٹ کے باہر چھوٹا سا احاطہ چھوڑ کر اسکے ارد گرد لوھے کا خوبصورت سا جنگلہ لگا کر اسے لان کی شکل دی گئ تھی۔ جس میں فریش سبز رنگ کی نرم مخمل سی گھاس دور سے ہی آنکھوں کو تقویت دیتی تھی

تمام کوٹھی نما گھروں کے ایک سے ڈیزائن تھے

دائیں اور بائیں دونوں جانب ہی گھروں کی بھرمار تھی

www.Novelshub.pk

تار کول کی لمبی چوڑی سیاہ کسی ناگن کی طرح بل کھاتی چمکتی سڑک کے بائیں طرف مڑ و تو ایک منفرد انداز کی اونچی سی بلڈنگ تھی۔۔

یہ بلڈنگ بھی گرون واڈ میں شامل ھوتی تھی لیکن اسکے کرائے فرنٹ سائیڈ سے ذرا کم تھے

لارا کی رہائش اسی سائیڈ پہ تھی

یہاں زیادہ تر لوگوں کے پاس اپنی کنوینس تھی۔ بہت کم ایسے تھے جو پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال کرتے تھے۔ لورا بھی انہی میں سے ایک تھی

لوھے کا مضبوط آہنی گیٹ اب بند ھو چکا تھا

اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا اور دوبارہ سے بس سٹاپ کیطرف جاتی سڑک کی طرف مڑ گئی

آج وہ بہت دل سے تیار ھوئی تھی

آتشی گلابی رنگ کی شوخ بڑے بڑے پھولوں والی چھوٹی سی ٹاپ پہنے جس کا گلا آگے اور پیچھے سے قدرے گہرا تھا اسلیے اسنے اس کے اوپر وائیٹ کلر کی شارٹ جیکٹ پہنی ھوئی تھی جبکہ ٹاپ کے ساتھ اسنے چست سفید ہی رنگ کی ویلوٹ کی پینٹ کا انتخاب کیا تھا جو اسکے سانچے میں ڈھلے جسم پر خوب جچ رہی تھی

www.Novelshub.pk

شاکنگ پنک کلر کے لانگ شوز پہنے ء شولڈر بیگ لٹکائے' گہرے مگر نفاست سے کیے میک اپ میں وہ بے حد حسین لگ رھی تھی

آتشی گلابی رنگ سے رنگے لبوں کو اک ادا سے پھیلائے وہ شائد آج اپنے شکار کو ڈھیر کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

سٹاپ پہ پہنچ کے اس نے اپنے پرس میں سے کارڈ نکالا مگر اسے مایوسی ھوئی کہ کارڈری فل ھونے والا تھا اور اس کے پاس فی الحال اتنے یورو نہی تھے کہ وہ کارڈ بھی فل کرواتی اسلیے اس نے B.V.G کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا جو ٹکٹ پہ چلنے والی ٹرانسپورٹ تھی

برلن میں زیادہ تر لوگ بسوں پر سفر کرتے تھے کیونکہ یہاں ایشیائی ممالک کیطرح ہر علاقے کی مخصوص بس نہی ھوتی تھی بلکہ جس نے جہاں بھی جانا ھوتا وہ ایک ہی ٹکٹ میں پہنچ جاتے تھے کسی بھی ٹرانسپورٹ سے

ہر سٹاپ پر تین سے چار بسیں آ کر رکتی تھیں

اسلیے جس نے جس بس میں جانا ھوتا وہ اسکا انتخاب کرتا

اس نے ٹکٹ لی اور اندر جا کر بیٹھ گئی

بس کا ماحول بہت پر سکون تھا

ہیٹیڈ بس میں سردی کا احساس تک نہ ھوا

www.Novelshub.pk

اس نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑا اور اپنی سیٹ کی ٹیبل پہ پڑا انگلش میگزین اٹھالیا

پانچ منٹ مزید رک کر B.v.g بنا آواز کے پانی کیطرح بہتی آگے نکل گئی۔۔۔

سردار افراسیاب خان تمام بات سن کے اب چپ تھے

اور خاموشی سے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے تھوڑا چلتے اور پھر رک جاتے

باباجان۔۔۔ پھر کیا کیا جائے اب؟

اس مسلے کا کیا حل ہے؟

خاموشی جب طول پکڑنے لگی تو سکندر خان نے لب کشائی کی

افراسیاب خان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور ہنکارہ بھرا

ہمم۔۔۔ قتل تو ہوا ہے۔ بھلے انکے ہی ارادے خطرناک تھے مگر چونکہ وہ نجس انسان اپنے ہی احاطے میں مرا ہے اسلیے سارا الزام ہم پر ہی آنا ہے جبکہ ابھی فی الحال اس واردات کا کوئی عینی شاہد بھی ہمارے پاس موجود نہی اسلیے ملک یقیناً خون بہا مانگیں گے

اور خون بہا میں صرف عورت کی بلی چڑھتی ہے یہ تم بھی جانتے ہو سب

www.Novelshub.pk

افراسیاب خان ایک دم تھکے تھکے اور پژمردہ نظر آنے لگے

شاہ زین نے بے چینی سے پہلو بدلا

سہراب خان بھی پریشان نظر آنے لگے

باباجان ملک بختیار بہت لالچی انسان ھے اگر ہم خود سے پیشرفت کر کے اسے خون بہا کے بدلے میں کوئی سنہری پیشکش کریں تو مجھے یقین ھے کہ وہ اس بات پر ضرور غور و فکر کریگا۔۔ کیا کہتے ہیں آپ؟

سکندر خان نے اپنی بات مکمل کر کے سب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

باباسرکار۔۔۔ بولنے کی جسارت کر سکتا ھوں؟

شاہ زین نے ہمت مجتمع کرتے ھوئے دخل دیا

کیونکہ اسے معلوم تھیں خون بہا کی یہ گندی روایات۔۔۔ جن میں دشمنی کی بھینٹ چڑھتی تھیں ہمیشہ چھوٹی بچیاں

ان چھوئی نازک کلیاں

کسی کا خیال آتے ہی اسکا دل مٹھی میں آگیا

یہ سوچنا بھی اسکے لیے سوہانِ روح تھا

www.Novelshub.pk

اس نے ایک دم سر کو جھٹکا

سب اسکی طرف ہی متوجہ تھے

بابا سرکار۔۔خون بہا میں آپ مجھے انکے حوالے کردیں

آپکو ان کے سامنے جھکنے کی ضرورت نہی

نا ہی میری غیرت یہ گوارہ کرتی ھے کہ آپکو میری وجہ سے انکے سامنے شرمندہ ھونا پڑے

ویسے بھی قتل مجھ سے ھوا تو سزا کا حقدار بھی میں ھوں آپ نہی۔۔۔

شاہ زین کی آنکھیں ضبط کی کوشش میں لال ھو رہی تھیں

یہ سوچ کر ہی اسکے دماغ کی رگیں تن گئیں کہ ایسا کچھ ھو

تم پاگل ھو گئے ھو شاھو؟؟

افراسیاب خان کی آنکھوں سے غصہ چھلکنے لگا جبکہ سہراب اور زریاب خان کو بھی اسکی بات پسند نہی آئی تھی

ایسا تم سوچ بھی کیسے سکتے ھو؟

غلطی انکی اور خمیازہ ہم بھگتیں؟؟

www.Novelshub.pk

یعنی خون بہا میں میں اپنا چوتھا بیٹا قربان کر دوں ؟

افراسیاب خان نے قریب آکر اسکے کندھے پہ پیار بھری تھپکی دی

باقی سب بھی انکی بات سے متفق تھے

شاہ زین سبھی کو بہت پیارا تھا بالکل چھوٹے بھائیوں کیطرح۔۔۔

تمہیں بیٹا صرف کہا ہی نہی سمجھا بھی ہے

خون بہا میں کوئی نہی جائے گا اور نا ہی کوئی ونی ہو گا

ان خونی رسم و رواج کا اب خاتمہ ہونے کو ہے

تم بچہ لوگ فکر نہی کرو

ہم پیغام بھجوائیں گے ملکوں کی حویلی اور مصالحت کی راہ نکالیں گے

جو بھی دینا دِلانا ہوا دے دیں گے

خانوں کے پاس اتنا تو ہے کہ کسی کی نیت سیر کر دیں

مضبوط انداز میں کہتے ہوئے انہوں نے اپنی نشست سنبھالی اور چاروں کیطرف دیکھا

www.Novelshub.pk

جی باباجان پھر جرگہ بٹھوائیں۔انکی جو شرائط ہونگی وہ سن لیں گے اور اپنی بتادیں گے

جو بھی ہو غلطی انکی تھی، پہل بھی انہوں نے کی۔۔

انجام کے ذمہ دار وہ خود ہیں اور جہاں تک رہی بات گواہی کی تو ابھی معاملہ تازہ ہے۔جانچ پڑتال ہو گی تو گواہ بھی نکل آئیں گے

سہراب خان غصیلے انداز میں بولے

انہوں نے عجلت پسند طبعیت پائی تھی جبکہ زریاب اور سکندر خان معاملہ فہم انسان تھے

بیشک غلطی انہی کی ہے سہراب لالا مگر ابھی یہ ثابت کرنے کیلیے ثبوت چاہیے جو ہمارے پاس نہی ہے

شاہو نے انکو موقع پہ پکڑا مگر وہ بھی ہمارا بندہ ہے اسلیے یہ وقت جوش سے نہی ہوش سے کام لینے کا ہے

زریاب خان نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

سہراب خان کو بھی بات سمجھ آگئی تھی شائد تبھی اب وہ چپ تھے

باباجان اور سکندر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اس مسلے کی آڑ میں یہ گندی روایات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا

شاہو تیاری کرواؤ۔ملکوں کو پیغام بھجوائیں گے اب۔۔۔

زریاب خان نے کہا۔۔باقی سب بھی متفق تھے کیونکہ بہر حال اب پہل انکی طرف سے ہی ہونی تھی۔

www.Novelshub.pk

جاری ھے۔۔۔۔

Home Sick

قسط نمبر ۳

یہ ایک لمباسا تنگ و تاریک کمرہ تھا جس میں کچھ بھی نظر آنا مشکل تھا۔۔اندر داخل ھوتے ہی پہلی شناسائی صرف سیاہی سے ھوتی تھی۔وحشت میں ڈوبی سیاہی۔۔۔

اس کمرے کو بلیک روم کہا جاتا تھا کیونکہ پیٹر کا ماننا تھا کہ رات اس کمرے میں روشنی بن کر اترتی ھے۔۔سیاہی اسکے لیے خوش بختی کی علامت تھی اور اسے سیاہ رنگ سے محبت تھی۔

کمرہ ایک دم روشنی میں نہا گیا

مگر یہ روشنی وہاں موجود ہر آنکھ میں چبھتی تھی

بلیک روم کی سیاہی انکے لیے بھی چین کا باعث تھی

اس لمبے کمرے میں دائیں اور بائیں تقریباً دو سو کرسیاں ترتیب سے رکھی ھوئیں تھیں

کرسیوں کی پوشش سیاہ رنگ کی تھی

اور ان کرسیوں پر ایک قطار میں انیس سے بیس سال کی کم عمر خوبصورت لڑکیاں بالکل سیدھی ھو کر بیٹھی تھیں

www.Novelshub.pk

کمرے میں اور کوئی سامان نہی تھا نہ ہی کوئی کھڑکی

پیٹر کی منہوس شکل دیکھتے ہی لڑکیوں میں کھلبلی سی مچ گئی

سب ایک دوسرے میں چھپنے کی ناکام کوشش کرنے لگیں

پیٹر کے چہرے پر خبیثانہ مسکراہٹ نے چھب دکھلائی

ان چھوٹی ادھ کھلی کلیوں کا خوف اسے دلی تسکین دیتا تھا

اس نے ایک طائرانہ نگاہ سب پر ڈالی

وہاں ہر ملک کی لڑکیاں موجود تھیں

اچانک اسکے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوگئے

اسنے اپنے پیچھے مودبانہ انداز میں سر جھکائے کھڑے ولیم کو آنکھ کے اشارے سے قریب آنے کو کہا

وہ پلک جھپکتے اس کے پاس تھا

تمہیں کہا بھی تھا کہ سب لڑکیاں خوبصورت ھونی چاہیں ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔

وہ سخت آواز میں اسکی طرف دیکھ کر بولا

www.Novelshub.pk

سر سبھی بہت خوبصورت ہیں

ولیم کی نظریں جھکی ہوئی تھیں

مگر وہ پیٹر کی زیرک نگاہی کا معترف ہو گیا۔۔۔ صرف ایک نظر میں اس نے کیسے سب کو جانچ لیا تھا۔

نہی ان میں سے کچھ معمولی صورت کی ہیں۔ ایسی تو کہیں سے بھی مل جاتیں۔

ہمارے کام کا یہ معیار نہی۔۔ یہاں لوگ اسی لیے آتے کہ انہیں خوبصورت چیز ملے۔

لسٹ بھیجوں گا تمہیں کچھ لڑکیوں کی انہیں نکال دو اور باقی لڑکیوں کو بہترین ڈریسنگ کرواؤ۔۔ دو دن بعد یہ سپلائی ہو جائیں گی

پیٹر نے تحکمانہ انداز میں کہتے ہوئے ولیم کیطرف دیکھا

سر لل۔۔ لیکن جو لڑکیاں لسٹ سے باہر ہیں انکا کیا کیا جائے ؟؟

ولیم تذبذب کا شکار تھا

پیٹر نے خائف نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ولیم کو اپنا سانس خشک ہوتا محسوس ہوا

کیا یہ تمہیں بتانے کی ضرورت ہے ؟؟

www.Novelshub.pk

اتنے ٹائم سے تم یہاں ھو

اب تک تمہیں معلوم ھونا چاہیے۔

اسکا چہرہ ایک دم سرد ھو گیا اور جب وہ بولا تو اسکے لہجے سے سفاکی ٹپک رہی تھی۔

پھینک دو کہیں کچرے میں انکے بے جان وجود۔۔۔ کیونکہ۔۔۔جب تک جسم میں جان رھے گی تب تک منہ میں زبان رھے گی

کیا سمجھے؟؟؟؟

انکا زندہ رہنا ہمارے لیے موت سے بدتر ھے اسلیے انکا مرنا ہی ہماری زندگی ھے

پیٹر نے بات ختم کر کے ایک فلک شگاف قہقہہ لگایا کیونکہ آج وہ بہت خوش تھا۔ اسکی امید سے بھی زیادہ اس بار لڑکیوں کی قیمت لگی تھی۔۔۔

اسکے اسطرح ہنسنے پر ولیم خاموش رہا جبکہ لڑکیوں میں خوف وہراس پھیل گیا

دونوں جانب موت تھی

جو نکالی جاتیں انکے لیے بدتر موت اور جو رہ جاتیں انکے لیے بدترین۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

بلیک ایک بہت بڑا گینگ تھا

جو مختلف شہروں اور ملکوں سے آئی ہوئی معصوم لیکن بے حد خوبصورت اٹھارہ سے انیس سال کی بچیوں کو کبھی ورغلا کر اور کچھ کو اغوا کر کے دوسرے ملکوں میں سپلائی کرتا تھا

جہاں سے لڑکیاں آگے سے آگے مختلف قیمتوں میں بکتی جاتی تھیں

یہ نیٹ ورک بہت بڑا تھا اور اس تک پہنچنا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ اسکا اصل کارندہ کون تھا یہ کوئی نہی جانتا تھا

اٹھائی جانے والی لڑکیوں میں ایک چیز خاص تھی کہ وہ سب اٹھارہ سے انیس کے درمیان تھیں اور سبھی بے حد خوبصورت۔۔

پیٹر اس گینگ کا سربراہ تھا شائد۔۔

کیونکہ وہ ہی ہمیشہ نئی آنے والی لڑکیوں کے سامنے آتا تھا

اور ولیم جو کہ پیٹر کا خاص آدمی تھا اسکا رابطہ پیٹر سے تھا

پیٹر جسکا سرو قد کافی اونچا تھا۔ گہری سیاہ آنکھوں، درمیانی ناک، گندمی رنگت اور سیاہی مائل سگریٹ نوشی کے عادی ہونٹوں کے ساتھ ہر وقت تھری پیس سوٹ میں ملبوس، چہرے پر پراسرار مسکراہٹ سجائے بظاہر ایک بہت پرکشش اور بارعب شخصیت کا مالک تھا

www.Novelshub.pk

وہ بولنے سے زیادہ آنکھ کے اشارے سے بات کرنے کا ماہر تھا

اسکے بات کرنے کا انداز بہت سحر انگیز تھا

شکل وصورت کے لحاظ سے وہ ایشین لگتا تھا مگر کوئی نہی جانتا تھا کہ وہ کس ملک کا رہائشی ھے

البتہ یہ سب جانتے تھے کہ پیٹر کے اوپر کوئی اور بھی ھے کیونکہ وہ خود ایک ڈمی کیطرح خود کو شو کرتا تھا

اور صرف تبھی منظرِ عام پر آتا جب اس نے کوئی نیا حکم نامہ جاری کرنا ھو

ولیم کو وہ ایک پہیلی لگتا تھا

نا سمجھ میں آنے والی پہیلی۔۔۔۔

____

آج اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔ اسنے مندی مندی آنکھوں سے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اپنی گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو گیارہ بج رھے تھے۔۔ اسکی نیند بہت کم تھی۔۔ وہ صبح آٹھ یا نو بجے تک اٹھ جاتی تھی اور رات کو دیر تک جاگتی تھی۔

وہ جلدی سے اٹھی۔ اسکا سر بھاری ھو رہا تھا اور سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں کیونکہ رات وہ روتے روتے جانے کب سوئی اسے یاد نہی تھا۔ وہ بڑی مشکل سے اٹھ کر کھڑی ھوئی۔

www.Novelshub.pk

یہ ایک چھوٹا ساچو کور کمرہ تھا جسکی ایک دیوار کیساتھ صوفہ کم بیڈ تھا ساتھ چھوٹی سی سائیڈ ٹیبل تھی۔۔ دوسری دیوار کیساتھ لکڑی کی الماری تھی جس میں اسکے کپڑے اور دوسری ضرورت کی چیزیں موجود تھیں۔ کمرے میں مزید سامان کی کوئی گنجائش نہی تھی۔

دونوں دیواروں کے درمیان چھوٹی سی کھڑکی تھی جس سے باہر سڑک نظر آتی تھی مگر وہ کھڑکی ہر وقت بند رہتی تھی کیونکہ جینی کو لگتا تھا کہ اسے ڈسٹ الرجی تھی۔ جبکہ ایسے سرد موسم میں مٹی کا نام ونشان نہی تھا۔

وہ منہ ہاتھ دھو کر چلتی ہوئی کچن کیطرف آگئی۔ لارا گھر میں نہی تھی۔

اس نے کافی بنانے کیلیے دودھ نکالا اور پھر کیبنٹ کھولا مگر یہ کیا؟؟

کافی کا جار خالی تھا۔۔ جینی کو شدید حیرت ہوئی تھی کیونکہ کل کافی موجود تھی اور اب جار خالی تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

کافی صرف وہ ہی پیتی تھی لارا کو ایسی چیزوں سے کوئی شغف نہی تھا

اسکے سر میں درد تیز ہوتا جا رہا تھا۔ کافی کی طلب شدید تھی

وہ سست روی سے چلتی ڈسٹ بن تک گئی۔

اسے کچھ شک سا ہوا۔ اسنے ڈھکن اٹھا کر دیکھا تو اندر گری ہوئی کافی سے اسے ساری بات سمجھ آگئی۔۔

www.Novelshub.pk

لورا نے جان بوجھ کے ایسا کیا تاکہ اسے باہر نکلنا پڑے۔ وہ باہر نہی نکلتی تھی کیونکہ اسے سب کچھ میلا اور عجیب لگتا تھا۔۔ اسے باہر نکلتے ہی انجانہ خوف محسوس ھوتا تھا۔ زیادہ بھیڑ والی جگہ پہ اسے گھبراہٹ ھوتی تھی۔ دل تیز تیز دھڑکنا شروع ھو جاتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ صرف انٹر تک پڑھی کیونکہ یہ مسلہ اسے 6 th کلاس سے ہی ھونا شروع ھو گیا تھا۔

وہ سب سے الگ تھلگ بیٹھتی تھی اور نا ہی اسکی کوئی دوست تھی کیونکہ پھر اسے اسکے ساتھ شئیر کرنا پڑتا۔ اور وہ شئیر نہی کرنا چاہتی تھی۔

وہ اپنی ہر چیز بار بار صاف کرتی رہتی۔

شروع میں تو دوسرے بچوں نے اسے خبطی سمجھا لیکن جیسے جیسے وہ عمر کی سیڑھیاں طے کرتے بڑی ھوتی کالج میں پہنچی تو سبھی نے اسے نوٹس کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ لیکچررز بھی اسے عجیب نظروں سے دیکھتیں۔ کیونکہ وہ کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے سے گریز کرتی تھی۔ کسی سے ہاتھ ملانے سے کتراتی تھی۔ وہ ہر وقت چوکنا نظروں سے سبکو دیکھتی رہتی۔ دو سے تین بار جب لارا کو اسکے لیے ہیڈ آفس آنا پڑا اسکے اس عجیب رویے کی شکایت کیلیے تو لارا کا غصہ ساتویں آسمان پہ پہنچ گیا۔ اسنے تنگ آ کر جینی کو کالج سے ہی نکلوا لیا۔۔

لارا کو اپنی ایکٹیویز میں ایسی دقیانوسی مداخلت بالکل پسند نہی تھی اور نا ہی جینی کی اتنی اہمیت تھی کہ وہ اس پہ اتنی غور و فکر کرتی کہ اسکا رویہ ایسا کیوں ھے؟

www.Novelshub.pk

مایوس نظروں سے کچھ دیر ڈسٹ بن میں گری کافی دیکھنے کے بعد وہ لارا کے کمرے میں آئی۔

کمرے کا حال بدتر تھا، بیڈ شیٹ آدھی بیڈ پر اور آدھی نیچے لٹک رہی تھی

ڈریسنگ ٹیبل پر میک اپ کا سامان بکھرا پڑا تھا

لارا کے کچھ کپڑے نیچے کارپٹ پہ اور کچھ الماری سے جھانک رہے تھے

سگریٹ کی بدبو ابھی تک کمرے میں موجود تھی

جینی نے سانس روکنے کی ناکام کوشش کی مگر فوراً ہی سانس چھوڑ دیا۔ وہ اپنا سانس نہی روک سکتی تھی

بچتی بچاتی وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھے لارا کے والٹ تک آئی اور دستانوں میں چھپے ہاتھوں سے والٹ اٹھایا اور اسمیں سے چند یورو نکالے۔۔ ان چند منٹوں میں ہی اسکی حالت ابتر ہو گئی۔۔

اسے کمرے سے شدید کراہیت محسوس ہو رہی تھی

غلاظت میں لتھڑی ہر چیز۔۔

اسکو رک رک کے سانس آ رہی تھی۔۔

بنا کسی اور طرف دیکھتے وہ الٹے قدموں بھاگی اور کمرے سے نکل کر واپس کچن میں آ گئی۔

شیلف کے ساتھ لگ کر اس نے گہرے گہرے سانس لیے اور جلدی سے گلوز اتار کر پھینکے۔

www.Novelshub.pk

وہ ڈسپوزیبل گلوز استعمال کرتی تھی تاکہ ایک بار یوز کر کے پھینک دیے جائیں۔اسکی ڈسٹ بن اسی چیز سے بھری ھوتی تھی۔۔

لارا کو اس پہ بے حد ھنسی آتی تھی اور کبھی کبھار ترس مگر اسے لگتا تھا جینی پاگل ھو چکی ھے اور لا علاج ھے۔

اسنے پیسوں کو ایک خاکی لفافے میں ڈالا کیونکہ وہ پرس نہی رکھتی تھی اور خود اپنے کمرے میں آگئی۔

الماری میں سے لانگ کوٹ کیساتھ مفلر اور اونی گرم ٹوپی نکالی اور اسے پہن لیا۔ھاتھوں پر اونی دستانے' اور لانگ شوز پہنے وہ باہر جانے کو تیار تھی۔۔

محتاط قدموں سے چلتے ھوئے وہ باہر نکلی اور دروازہ لاک کیا

گروسری کا سامان لارا ہی لاتی تھی مگر اب اسے کافی کیلیے باہر آنا پڑا

دروازہ لاک کر کے اسنے ادھر ادھر دیکھا۔

سب فلیٹس کے دروازے سختی سے بند تھے

خاکی لفافہ مٹھی میں بھینچے وہ آواز پیدا کیے بغیر آہستہ آہستہ چلتی ھوئی سیڑھیوں کی طرف مڑ گئی۔

حالانکہ لفٹ اب ٹھیک تھی مگر اسے لفٹ میں گھٹن ھوتی تھی

سیڑھیاں اترتے اسکا دل اسکے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔

www.Novelshub.pk

اتنے سرد موسم میں بھی اسے پسینہ آرہا تھا۔

تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی وہ بلڈنگ سے باہر آگئی۔ باہر نکلتے ہی سرد ہوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا۔

اس نے جھرجھری سی لی۔ اسکا ارادہ قریب ہی موجود سپر سٹور تک جانے کا تھا

موسم کچھ عجیب سا تھا جیسے بارش ہونے والی ہو۔

وہ چلتی ہوئی اب مین سڑک پر آگئ تھی

پاس سے گزرتے اکا دکا لوگ، جن کی رہائش یہیں کی تھی۔ اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو کیونکہ وہ شائد ایک سال میں ایک بار نکلتی تھی۔

وہ سڑک کے کبھی دائیں اور کبھی بائیں جانب چل رہی تھی

اسے سڑک پہ چلنا نہی آتا تھا کیونکہ وہ کبھی نکلی ہی نہی تھی۔

وہ تیز تیز چلتی سٹور تک پہنچ گئی۔

یہ ایک درمیانے درجے کا سٹور تھا جس میں ضرورت کی چھوٹی موٹی چیزیں موجود تھیں۔۔ کھانے پینے کا سامان اور کچھ کچن آئٹم۔۔ لیکن اگر گروسری شاپنگ کرنی ہو تو پھر مارکیٹ جانا پڑتا تھا

www.Novelshub.pk

اس نے کانپتے ہاتھوں سے گلاس ڈور دھکیلا اور اندر آگئی۔ اندر کا ماحول گرم اور پر سکون تھا۔ اسے کچھ اچھا محسوس ھوا۔ کاؤنٹر پہ کھڑے لڑکے نے اسے دیکھا اور پیشہ ورانہ انداز میں کاونٹر ٹیبل کے پیچھے سے نکل کر اسکے پاس آیا

یس میم۔۔۔ کیا چاہیے آپکو؟

وہ جو ادھر ادھر مطلوبہ چیز کی تلاش میں دیکھ رہی تھی

اسکی آواز پر ایک دم ڈر گئی

کک کک کچھ نہی۔۔۔ ایک دم اسکے منہ سے نکلا۔ اور غیر ارادی طور پر وہ دو قدم پیچھے ہٹی

لڑکے نے حیرت سے اسے دیکھا

وہ لگ بھگ سولہ سترہ سال کی چہرے پر حد درجہ معصومیت لیے 'خوفزدہ ہرنی جیسی آنکھیں' جن میں ہلکی سی نیلاہٹ اسے مغربی اور گہرا کائی رنگ مشرقی تاثر دیتا تھاء میں خوف سموئے سوائے اس کے ہر جانب دیکھ رہی تھی

اسے اس پر مومی گڑیا کا گمان ھوا

آپ کو کچھ چاہیے؟

www.Novelshub.pk

اس نے دوبارہ شائستگی سے پوچھا

اسے لگا وہ اس سے ڈر رہی ھے۔ اس نے اسے پہلی بار دیکھا تھا یا تو وہ آئی ہی پہلی بار تھی یا پھر وہ اس علاقے میں نئ شفٹ ھوئی تھی

جینی نے اس کی طرف دیکھا اور بمشکل بولی

کک۔۔کافی۔۔

یک لفظی جواب دیکر وہ سر جھکا کر خاموش ھوگئ۔۔۔

جیسے کوئی مورت ھو۔۔

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے دستانوں میں چھپے کپکپاتے ہاتھ کبھی کوٹ کی جیبوں میں ڈالتی اور کبھی نکال لیتی۔

اسکی شخصیت میں عجب بے چینی اور یاسیت تھی۔ جیسے خزاں کا اداس موسم۔

وہ اپنا خوف کسی صورت ظاہر نہی کرنا چاہتی تھی

صد شکر کہ اس وقت شاپ پہ کوئی نہی تھا

بنی Bunny جسکے چچا کا یہ سپر سٹور تھا اور وہ یہاں صرف ٹائم پاس کرنے کیلیے بیٹھ جاتا تھا' نے اسے دلچسپی سے دیکھا

www.Novelshub.pk

بلاشبہ وہ بہت کیوٹ تھی کیونکہ خوبصورت سے زیادہ اگر اسے کیوٹنیس کا خطاب دیا جاتا تو وہ بیسٹ تھا

بنی چوبیس سال کا بھرپور نوجوان تھا اور یونیورسٹی میں پڑھتا تھا مگر آجکل چھٹیاں تھیں سو یہاں آجاتا تھا

ایک ہفتے میں یہ پہلی لڑکی تھی جو اسے بے حد پیاری لگی

یہاں کہ آزاد ماحول سے بالکل مختلف

انوکھی اور دلکش۔ چھوئی موئی سی۔

اسنے کافی کا جار اسے تھمانا چاہا مگر وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔ اسنے جار پکڑنے کیلیے ہاتھ آگے نہی کیے

بنی نے تعجب سے اسے دیکھا

کیا اب اسے کافی نہی چاہیے تھی؟

اسے بیگ میں ڈال کے دیں

وہ ایک طویل جملہ بول کے چپ ھوگئی

او۔۔ اچھا اوکے اوکے سوری۔۔

بنی کو ایک دم ہنسی آئی۔ اس نے جار کو پلاسٹک بیگ میں ڈالا اور اسے ایک بار پھر دیکھا۔ کیا اب وہ مطمئن ھے؟

www.Novelshub.pk

اتنی سی دیر میں یہ تو اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ لفظ خرچ کرنے میں انتہائی کنجوس ھے۔

مگر جانے کیوں وہ اسے سب سے منفرد لگی اور بہت پیاری بھی۔۔۔

اور وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ ذیادہ سامان خریدتی تا کہ وہ مزید اس سے بات کر سکتا

اس نے بیگ پکڑا اور جار پہ لکھی قیمت کے مطابق ہاتھ میں موجود خاکی لفافے میں سے باقی یورو نکال کر تین یورو رہنے دیے اور لفافہ اسکی جانب بڑھایا

بنی کو ایک بار پھر حیرت ھوئی کیونکہ وہ بچوں کی طرح پیسے لفافے میں ڈال کے آئی تھی

وہ کچھ عجیب لگی اسے۔

جینی نے باقی بچے ھوئے پیسے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھے اور بنا اسکی جانب دیکھے سٹور سے باہر آ گئی

بنی نے دور تک اسے دیکھا۔وہ عجلت بھرے قدموں سے تقریباً بھاگتی ھوئی سڑک کراس کر گئی

اسے ملال ھوا۔۔کاش۔۔وہ کچھ دیر اور ٹھہرتی اسکے پاس۔۔۔

بی جان اور گھر کی دوسری عورتیں صبح سے ہی دعاؤں اور وظیفوں میں مصروف تھیں۔

بی جان تو کب سے مصلے پر بیٹھی تسبیحات میں مصروف تھیں۔جب سے انہیں تمام بات کا علم ھوا تھا

www.Novelshub.pk

انکا دل ہول رہا تھا کہ اب کیا ہو گا؟

گل افشیں اور باقی سب لڑکیوں کا رو رو کے برا حال تھا کیونکہ دو بار ملکوں کی حویلی صلح کا پیغام بھیجنے کے بعد انکا جوابی پیغام خون بہا کے بدلے ونی لینے کا تھا

گل دوپہری بھی بالکل خاموش تھی

حویلی میں جیسے ماتم کی فضا تھی۔

خون بہا کی روایات سے سب ہی واقف تھے۔ یا تو وہ خون بہا کے بدلے خون بہا ہی مانگتے یا ونی۔۔ اور انہوں نے ونی کا پیغام بھیجا تھا

اپنی نفرت کا اظہار انہوں نے ایسی شرط رکھ کے ظاہر کر دیا

کیونکہ ونی ہوئی لڑکی کی کیا وقعت اور حیثیت ہوتی یہ سبھی جانتے۔ صرف بربریت کا کھیل ہوتا اور کچھ نہی۔

داجان نے پھر بھی ہمت نہی ہاری تھی اور تیسری بار پیغام بجھوایا اور کچھ خاص پیشکش بھی کی گئی۔ جس کے جواب میں کچھ دن خاموشی رہی مگر انہوں نے پیشکش قبول نہی کی۔ بلکہ وہ جرگہ بٹھوانا چاہتے تھے اور آج ایک ماہ بعد جرگے کا فیصلہ ہونا تھا۔

حویلی کے تمام مرد صبح صبح ہی نکل گئے تھے

www.Novelshub.pk

بی جان نے غائیبانہ سب پر سلامتی بھیجی اور دعاؤں کا حصار باندھا۔

اندر سے انکا دل پھڑ پھڑا رہا تھا مگر وہ بے چینی سے فیصلے کی منتظر تھیں

دونوں طرف کے خاندان کے مرد جرگے میں شامل تھے

چونکہ افراسیاب خان گاؤں کے سردار تھے اور قتل کی واردات انہی کیجانب سے ہوئی تھی اسلیے فیصلے کا اختیار اب تیسرے گاؤں سے آئے ہوئے سردار کے ہاتھ میں چلا گیا تھا

ضیغم اور زاویار خان بھی ساتھ تھے

غازیان شہر سے باہر تھا اسلیے وہ جرگے میں شامل نہ ہو پایا۔

ملک بختیار خاموش تھا مگر اسکے چہرے پہ بے حد تناؤ کی کیفیت تھی۔ جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اپنی ہٹ کا پکا ہے۔

افراسیاب خان اندر سے پریشان تھے مگر چہرے سے وہ بظاہر پر سکون نظر آرہے تھے۔

شاہ زین کا چہرہ البتہ بالکل بے تاثر تھا

وہ سردار افراسیاب کے پیچھے ایک مورت کیطرح جامد کھڑا تھا۔۔۔

بیانات اور گواہیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

www.Novelshub.pk

سبھی ہمہ تن گوش تھے

تمام ثبوت و شواہد کے بیانات کے بعد یہ ثابت ھوا کہ حملے کی شروعات ملک بختیار کیجانب سے ہی ھوئی۔ اور اسکے تین عینی شاہدین کی گواہیاں موصول ھوئیں۔ انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے (مقتول) ملک زر دار اور اسکے ساتھیوں کو افراسیاب خان کے گودام کے پچھلی طرف جاتے ھوئے دیکھا

چوہدری غیاث الدین جو کہ جرگے کا فیصلہ کرنے کیلیے یہاں بلائے گئے تھے "کی بھاری اور گونجدار آواز نے اس طویل خاموشی کو توڑا۔۔

چوہدری غیاث الدین نے مزید بات کرنے سے پہلے سب کی جانب ایک نظر ڈالی۔

ملک بختیار کے چہرے پر اطمینان تھا جبکہ افراسیاب خان اب بھی پریشان تھے۔

جرگے کا ماحول یک دم تناؤ کا شکار ھو گیا۔

اسلیے سر دار افراسیاب خان کیجانب سے معافی نامہ کیساتھ خون بہا اور ونی کی رسم کا خاتمہ کرتے ھوئے ملک بختیار کو تین اعلی نسل کے عربی سیاہ گھوڑے، گندم کے دو گودام، اکیس کنال زرخیز زمین، دو سو پہاڑی بکریاں اور گیارہ ملازمائیں پیش کیجائیں گی۔ ساتھ ہی دونوں گاؤں کی زمینوں کے درمیان لوھے کا جنگلہ لگایا جائے گا اور وہاں سے داخلہ ممنوع ھو گا۔ جو بھی اس حد کو پار کرے گا۔ سزا کا خطاوار ھو گا۔

www.Novelshub.pk

چوہدری غیاث الدین نے حتمی فیصلہ سناتے ہوئے افراسیاب خان کیطرف دیکھا جو اس فیصلے سے متفق تھے اور منتظر تھے۔اور پھر ملک بختیار کیطرف دیکھا جو خاموش تھے۔۔۔

اب انکا جواب کیا تھا یہ جاننے کو سبھی کی سوالیہ نظریں انکی جانب اٹھی ہوئیں تھیں۔

سردار افراسیاب خان نے اپنی جانب سے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی پیشکش کرنے میں۔

مگر اس وقت وہ بے بس تھے کہ بالا آخر آخری فیصلہ ملک بختیار کا ہی تھا

وہ بھی بے چینی دل میں چھپائے ان کے جواب کے منتظر تھے جو ایسے خاموش تھا جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو ۔۔جانے کیوں؟؟؟

بس اسکی مطلوبہ جگہ پہ اسے چھوڑ کر آگے نکل گئی۔۔

اسنے نیچے اتر کر ایک بار پھر پرس میں سے چھوٹا سا ہینڈ مرر نکالا اور اپنا جائزہ لیا۔پھر مطمئن ہو کر ٹک ٹک کرتی کلب کی جانب چل دی۔

Night dreams کا بورڈ دور سے ہی جگمگا رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی۔ کاؤنٹر پہ موجود کلب کے مالک کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ شائد یہ آج کی تاریخ کا پہلا واقعہ تھا کہ لارا وقت سے پہلے کلب میں موجود تھی اور وہ بھی نک سک سے تیار۔۔

اس نے سر تا پیر اسکی اس خاص تیاری کا جائزہ لیا۔

لارا کو اس کی حیرت پہ ہنسی آئی تھی مگر وہ نظر انداز کرتی جا کر اپنی کاؤنٹر ٹیبل پہ بیٹھ گئی۔

وہ ابھی تک نہی آیا تھا۔

وہ چپ چاپ گلاس ڈور سے اندر آتے اور باہر جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔

اسے جس کا انتظار تھا اسے آنے میں ابھی وقت تھا۔

وہ ہی وقت سے پہلے آگئی تھی۔

وہ انتہائی سکون اور صبر سے اسکا انتظار کر رہی تھی

کلب کی رونق بحال ہونے لگی۔

ہلکے ہلکے میوزک کی دھن اسے بھی مدہوش کرنے لگی۔

ویٹریس مختلف ٹیبلز پر جا کے کسٹمرز کی بتائی ہوئی ڈرنکس تیار کر رہی تھیں

www.Novelshub.pk

ایک دوبار انہوں نے اسے بھی آنکھ کا اشارہ کیا کہ وہ آکر ڈرنک تیار کرے کیونکہ ہفتے اور اتوار کی رات کو یہاں خوب رش ھوتا تھا۔اور ٹپ بھی اچھی ملتی تھی اسلیے ان دو دنوں میں کوئی بھی ویٹریس چھٹی نہی کرتی تھی۔

لارا سب کے اشارے نظر انداز کیے ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

وہ آج کسی کی جانب بھی متوجہ نہی تھی۔

اپنی ڈرنک بنا کر وہ چھوٹے چھوٹے سپ لیتی رہی جب اچانک کوئی لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکی ٹیبل سے کچھ فاصلے پر آکر بیٹھ گیا۔

لارا نے بھرپور مسکراہٹ سے اس جانب دیکھا

وہ وہی تھا۔

آج اس نے نیوی بلو کلر کی جینز پر سکن ہڈی پہنی ہوئی تھی۔جو اسکے دراز قد پر بہت بچ رہی تھی۔۔

وہ چالیس سال کے قریب ایک ڈیسنٹ اور بے حد پر کشش مرد تھا۔۔

لارا کی زندگی کا یہ دوسرا مرد تھا جس کی طرف وہ خود مائل ھوئی تھی۔ورنہ تو سینتیس سال کی عمر میں ھونے کے باوجود بھی اسکی طرف مائل ھونے والے مردوں اور جوانوں کی ایک لمبی لسٹ تھی۔

مگر وہ کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھی

www.Novelshub.pk

وہ پھر سے اسے بغور دیکھنے لگی۔

اسنے بیٹھتے ساتھ ہی اپنی ہڈی کیپ سر سے اتار دی اور بنا ادھر ادھر دیکھے دو منٹ سر جھکائے بیٹھا رھا

وہ کسی سے بات نہی کرتا تھا اور نہ ہی کسی کو منہ لگاتا تھا۔

بس دو سے تین گھنٹے لگاتار ڈرنک کیساتھ چپ چاپ بیٹھا رہتا اور پھر بل دے کر خاموشی سے ہی اٹھ جاتا۔

شائد اسی لیے وہ اسکی جانب متوجہ ھوئی تھی کیونکہ اسکا توجہ نہ دینا ہی اسے چبھا تھا۔۔

لارا کو مرکز نگاہ بنے رہنا بے حد پسند تھا۔

وہ پچھلے دس دن سے اسے ایسے ہی آتے اور جاتے دیکھ رہی تھی۔

وہ نہی جانتی تھی کہ وہ کہاں سے آیا اور یہاں کیا کرنے آتا ھے

اسے لگتا تھا کہ وہ ایک بار پھر عشق کے خمار میں ڈوب رہی ھے۔

اسکی ڈرنک ختم ھو چکی تھی۔

وہ اک ادا سے اٹھی اور اپنی اپر جیکٹ اتار کر وہیں ٹیبل پہ چھوڑ دی۔

آج اسکا ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا

www.Novelshub.pk

وہ سبک خرامی سے چلتی ہوئی اسکی ٹیبل تک آگئی۔

وہ ابھی تک نگاہیں نیچی کیے اپنی ڈرنک پینے میں مصروف تھا۔

وہ چپ چاپ چند پل کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر ایک دم بول پڑی

ہیلو۔۔میں ہوں لارا ڈیوڈ۔۔۔کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں ؟

ہاتھ بڑھاتے ہوئے اپنے تعارف کیساتھ اس نے بیٹھنے کی بھی اجازت مانگی۔

وہ ایک دم چونک پڑا اور ایسے اسے دیکھا جیسے اسکے آنے کی اسے بالکل خبر نہی ہو سکی۔

کیا وہ اتنا بے خبر تھا؟

وہ ایک دو منٹ اسے دیکھتا رہا بنا اسکا بڑھا ہاتھ تھامے۔یہاں تک کہ لارا کو اپنی ہتک محسوس ہونے لگی۔ابھی وہ اپنا ہاتھ پیچھے کرنے ہی والی تھی کہ اس نے یک دم اسکا مومی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑ لیا

لارا کا نازک سا ہاتھ اسکے چوڑی ہتھیلی والے ہاتھ میں بالکل چھپ گیا

آپ سے مل کر خوشی ہوئی لارا۔۔۔

وہ گھمبیر آواز میں بولا اور پھر مسکرا کر اسکا ہاتھ ہلکا سا دبا کر چھوڑ دیا۔

آپکا نام جان سکتی ہوں ؟

www.Novelshub.pk

لاراکواس میں جانے کیوں ایک انجانی کشش محسوس ھورہی تھی جیسے کوئی مقناطیسی طاقت۔

وہ سمجھنے سے قاصر تھی اپنی کیفیت۔۔

کیوں نہی خوبصورت مادام۔وہ بے حد خوبصورت آواز کامالک تھا

وہ دلکشی سے مسکرایا مگراسکی آنکھیں اسکی مسکراہٹ کاساتھ نہی دے رہی تھیں۔

لاراکواچانک سردی کااحساس ھوا۔

حسین لغاری کہتے ہیں مجھے۔۔

چندمنٹ بعداسکی سرسراتی ھوئی آوازآئی۔۔۔

یہ تھی لاراڈیوڈکی حسین لغاری سے پہلی باضابطہ ملاقات۔۔۔۔۔

Home Sick

قسط نمبر ۴

www.Novelshub.pk

سر۔۔۔ یہ کچھ تصویریں ہیں اسکی۔۔ جو مختلف زاویوں سے لی گئیں ہیں آپ دیکھ لیں انہیں۔۔۔

ولیم نے اسکے آگے ایک سفید رنگ کا لفافہ رکھا

پیٹر نے لفافہ اٹھاتے سر کے اشارے سے اسے جانے کو کہا اور خود تصویریں نکال کر دیکھنے لگا

وہ آٹھ تصویریں تھیں جو بہت قریب سے اور مختلف زاویوں سے لی گئیں تھیں تاکہ شکل واضح رہے۔

وہ بھرپور توجہ سے اسے دیکھنے لگا

اس میں کوئی شک نہی تھا کہ وہ بہت خوبصورت تھی بلکہ حسین کہا جائے تو زیادہ بہتر ھوتا۔

وہ بے حد غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسکا ہر ہر نقش جیسے ازبر کر رہا تھا

ایسا پہلی بار ھوا تھا کہ وہ کسی پر بذاتِ خود توجہ دے رہا تھا ورنہ تمام لڑکیوں کی ڈیل ولیم کرتا تھا۔۔

تم بہت حسین ھو

وہ بڑبڑایا

اور میرا ماننا ھے کہ اس جہاں کا حسنِ زن میرے لیے بنا ھے

وہ ہلکا سا مسکایا

www.Novelshub.pk

تو پھر تمہیں میرے پاس ھونا چاہیے

اب اسکی آنکھوں میں سفاکیت تھی

پر اسرار آنکھوں نے بھید بھری سر گوشی کی اور پھر خاموشی چھاگئی۔۔۔

لارا ڈیوڈ کا تعلق کیتھولک گھرانے سے تھا

وہ دو بہنیں تھیں جس میں سے ایک پیدائشی معذور تھی۔اسی وجہ سے لارا ہی مسٹر اینڈ مسز سیلیم کی امید اور آنکھوں کا تارہ تھی

لارا بذات خود ایک بے حد مغرور اور خود سر لڑکی تھی

حد سے بڑھی توجہ اور تعریفوں سے اسکا دماغ ہر وقت آسمان پہ رہتا تھا

چھوٹی بہن سارہ جو کہ اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر وقت غمگین رہتی تھی۔

اسے وہ کسی خاطر میں نہ لاتی تھیءویسے بھی اٹھارہ سال کی عمر میں جوانی کا جوبن جو اس پہ آیا تھا جس سے وہ بھی بخوبی واقف تھی۔وہ بات سارہ میں نہی تھی

مسز سیلیم اپنی چھوٹی بیٹی کیلیے غمگین اور بڑی سے کچھ ناخوش تھیں کیونکہ وہ بہت بے حس تھیءکچھ مسٹر سیلیم نے بھی اسکی ہر بات مان کر اسے سر پہ چڑھایا ھوا تھا۔

www.Novelshub.pk

وہ ایک اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھتے تھے اسلیے لارا کی دلچسپیاں بھی اسی حساب سے تھیں

مسٹر سیلیم اکثر ہی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر رہتے تھے۔اس صورت میں لارا پہ روک ٹوک کرنے والا کوئی بھی نہی تھا

برلن کی آزاد فضاؤں میں وہ کسی آزاد پنچھی کیطرح اڑتی پھرتی تھی

سکول اور کالج سے جب وہ یونیورسٹی پہنچی تو ایک نئ دنیا اسکی منتظر تھی

یوں تو اپنی تعریفیں سننے کی وہ عادی ہی تھی مگر یونیورسٹی میں اسکے حسن کے چرچے ایسے بڑھے کہ وہ خود بھی حیراں تھی کہ کیا وہ واقعی حسن کی دولت سے اتنی مالامال ھے ؟

بے حد سرخ و سفید رنگتء جیسے دودھ میں کسی نے گلابی رنگ گھول دیا ھو

نیلی آنکھیں،

متناسب پیشانی پہ چھوٹی سی مغرور ناکء گلابی کٹاؤدار ہونٹ، کتابی چہرہ اور لانبے قد پہ متناسب بھرا ابھرا سراپا۔

آنکھوں میں بے پناہ کشش اور ذہانتء

جیسے وہ جانتی تھی کہ کسی کو بھی تسخیر کرنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل ھو

مگر وہ خود اب تک دل سے کسی کی معترف نہی ھوئی تھی

www.Novelshub.pk

کوئی ایسا دل کو بھایا ہی نا تھا کہ جس میں کوئی بات ھوتی

مگر اس بات کا اسے کچھ خاص غم نہ تھا کیونکہ وہ خود اپنے ہی حسن میں غلطاں تھی

زندگی بہت حسین اور دلکش تھی

کہ اس میں پہلا ہی پتھر پڑا اور لارا کی ذات کو ہلا گیا

یہ ان دنوں کی بات تھی کہ جب وہ امتحانات سے فری ھوئی تھی

یونیورسٹی میں نیو ایڈمیشنز سٹارٹ ھو گئے تھے

روز ہی کوئی نیا چہرہ دیکھنے کو ملتا

لارا بھی پھر سے مصروف ھو گئی تھی۔

....

آج وہ گھر دیر سے آیا تھا

آج اسکا آخری پیپر تھا اسلیے یونیورسٹی سے فری ھو کر وہ جاب پر چلا گیا تھا

جب سے جینی انکی زندگی میں آئی تھی

اس نے پارٹ ٹائم جاب بھی شروع کر دی تھی کیونکہ ہر ماہ گھر سے آنے والے اچھے خاصے جیب خرچ سے بھی

اب ویسا گزارا نہی ھو سکتا تھا جیسا وہ چاہتا تھا

پہلے وہ اکیلا تھا جبکہ اب وہ تین تھے

بہت جلد وہ اپنے اور لارا کے بارے میں گھر والوں کو بتانے والا تھا

مگر اس سے پہلے تک اسے پھر بھی جاب کی ضرورت تھی اسلیے اس نے ایک اکیڈمی کے ذریعے جاب سٹارٹ کر دی تھی جہاں وہ ٹیوشن دیتا تھا

اور اس سے ہی اسے اچھے خاصے پیسے مل جاتے تھے

کچھ اسکے پاس اپنی سیونگ بھی تھی جس سے اس نے ایک چھوٹا سا فلیٹ خریدا تھا

گاڑی اسکے پاس پہلے سے ہی موجود تھی کیونکہ وہ بھی ایک امیر فیملی سے تعلق رکھتا تھا

جینی کے اونچا اونچا رونے کی آواز باہر تک آرہی تھی

وہ تیزی سے اندر آیا

لارا گھر میں نہی تھی

جینی رو رو کر بے حال تھی

اس نے لپک کر اسے اٹھایا اور جلدی سے کندھے سے لگایا

جانے وہ کب سے اکیلی تھی اور رو رہی تھی

www.Novelshub.pk

اسے لارا سے اس لاپرواہی کی امید نہی تھی

وہ اتنی چھوٹی شیر خوار بچی کو کیسے گھر میں اکیلا چھوڑ کے جا سکتی تھی؟

شدتِ ضبط سے اسکے ماتھے کی رگ ابھر آئی

انکی شادی کو چودہ ماہ ھونے والے تھے

شادی کے شروع کے دن تو بہت سکون سے گزرے

لارا کی اسکے لیے دیوانگی اور محبت سے لگتا تھا کہ ابراہیم کا انتخاب غلط نہی مگر

سچ بات تو یہ تھی کہ اب اسے اس رشتے پہ پچھتاوہ ھونا شروع ھو گیا تھا

کیونکہ لارا ایک انتہائی ضدی 'ہٹ دھرم اور حکمران طبعیت کی عورت تھی

وہ صرف اپنی من مانی کرتی تھی

لچک نام کی کوئی چیز اس میں نہی تھی

اور اس بات کا ادراک ابراہیم کو تب ھوا جب جینیفر انکی زندگی میں آئی

سب سے پہلا اختلاف جو ان دونوں کے درمیان آیا وہ جینی کا نام تھا

www.Novelshub.pk

ابراہیم اسکا نام اسلامی رکھنا چاہتا تھا

اسے شروع سے ہی بیٹوں کی نسبت بیٹیاں پیاری لگتی تھیں اور جب جینی کی موہنی صورت اس کے سامنے آئی تو بے اختیار اس کے دل میں آیا کہ وہ اس کا نام

گل بنفشہ رکھے کیونکہ جینی اسکیلیے کھلتا ہوا پھول ہی تھی مگر لارا کو ابراہیم سے شدید اختلاف تھا وہ کسی صوت اس بات پر نہی مانی اور آخر کار ناراض ہو کر 'غصے سے اور اپنی ہٹ دھرمی دکھاتے ہوئے اس نے اپنی مرضی سے اسکا نام جینیفر رکھا

وہ بھی خاموش ہو گیا

اسے لگا کہ چلو وہ ماں ہے اسکا حق ہے شائد آہستہ آہستہ وہ اسے اپنی ڈگر پہ لے آئے گا

کم از کم بابا سے ملوانے سے پہلے وہ چاہتا تھا کہ لارا میں کچھ لچک اور نرمی آجائے

وہ اپنے پیار سے لارا کو بدل دے گا

اسے اپنی محبت پہ اتنا ہی بھروسہ تھا مگر شائد یہ اسکی خام خیالی ہی تھی۔۔۔

____

منظور ہے۔۔۔

www.Novelshub.pk

طویل ھوتی خاموشی میں ایک دم ملک بختیار کی بھاری آواز گونجی

چوہدری غیاث الہی نے فیصلہ سنتے ساتھ ہی اٹھ کر دونوں فریقین سے آگے بڑھ کر محاصفہ کیا جیسے وہ بھی اس فیصلے پہ متفق تھے

ملک بختیار کے چہرے پہ اپنی مرضی کا فیصلہ سناتے ھوئے بھی بہر حال کھنچاؤ سا تھا

بالآخر ایک ماہ کی محنت اور کوششوں کے بعد انہوں نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ھوئے یہ فیصلہ کیا تھا کہ بیٹے کے بدلے سودا کیا جائے اور ایسا کرنا کچھ غلط بھی نہی تھا

ملک زردار کی فطرت سے وہ بھی واقف تھے

کھیتیوں میں آگ لگوانے کا فیصلہ اس کا اپنا تھا

انہیں اگر اس کے ارادوں کی ذراسی بھی بھنک پڑتی تو وہ کبھی اسے ایسا بیوقوفانہ اقدام نہ اٹھانے دیتے مگر کیا کرتے کہ وہ ایک انتہائی جھگڑالو ہٹ دھرم اور عیاش انسان تھا

اپنی من مانی کرنے کا نتیجہ وہ بھی بھگت رہے تھے اور جب تمام ثبوت وشواہد اکٹھے ھوئے تو شروعات کہاں سے پہلے ھوئی اس بات کا بھی بھانڈا پھوٹ گیا

www.Novelshub.pk

اس رات ملک زردار کے بندوں کو یہ واردات کرتے ہوئے تین دوسرے گاؤں کے مزارعوں نے بھی دیکھا تھا مگر پلڑا پھر بھی ملکوں کا ہی بھاری تھا

تو کیوں نے بیٹے کی آڑ میں انکا بھی فائدہ ہو جائے۔ونی سے تو انہیں کچھ حاصل نہ تھا

بہر حال ملکوں کے خون میں اور کچھ ہو نہ ہو لالچ ضرور تھا

یہ سوچتے ہوئے ہی انہوں نے بظاہر سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے ہتھیار ڈال دیے

انہیں اندازہ نہی تھا کہ مرا ہوا ہاتھی بھی سوا لاکھ کا نکلے گا

افراسیاب خان نے بے اختیار ایک گہری اور تشکر بھری سانس خارج کی

کیونکہ انہوں نے پیشکش تو کر دی تھی مگر خود انہیں بھی اس بات کا یقین نہی تھا کہ وہ لوگ واقعی اپنے بیٹے کی قیمت وصول کر لیں گے

ملک بختیار کی آنکھوں میں اب بھی دشمنی کی لپک تھی مگر جلد ہی وہ سب اپنی گاڑیوں میں سوار ہو کر وہاں سے نکل گئے

افراسیاب خان اب مطمئن تھے

www.Novelshub.pk

صد شکر یہ باب آخر کار اختتام پذیر ھوا

سردار دلنواز خان نوشہرہ کے گاؤں رسالپور کے رہنے والے تھے

وہ جدی پشتی سرداری کے عہدے پر فائز تھے

اللہ تعالی نے انہیں پہلے دو بیٹیوں امینے اور زر مینے اور اسکے بعد ایک بیٹے سے نوازا جن کا نام افراسیاب خان رکھا گیا

افراسیاب کے بعد انکی مزید کوئی اولاد نہی ھوئی

دلنواز خان اپنے نام کیطرح ہی مہربان تھے

ہر امیر غریب انکی نظر میں برابری کے درجے پر تھا

صرف رسالپور ہی نہی بلکہ پورے نوشہرہ میں اور مختلف کئی شہروں میں انکی زمینیں تھیں اور سنبھالنے والا اکلوتا وارث افراسیاب خان

دونوں بیٹیوں کو دسویں تک پڑھا کے انکی شادی سے سبکدوش ھو گئے

www.Novelshub.pk

افراسیاب خان نے بھی ذیادہ تعلیم حاصل نہ کی۔ انکا شروع سے ہی رجحان زمینداری کی طرف تھا اسلیے بہت جلد ہی انہوں نے اپنا فریضہ سنبھال لیا اور ساتھ ہی جرگوں میں بھی بیٹھنے لگ گئے کیونکہ اب یہ سب انہوں نے ہی سنبھالنا تھا

جب سے وہ جوان ھوئے تھے

دلنواز خان خود کو بوڑھے لگنے لگے تھے

بہت جلد ہی وہ سب کچھ چھوڑ کے ڈیرے پہ بیٹھنے لگ گئے

ویسے بھی اب انہیں اور افروز بیگم کو ایک نیا شوق چڑھا تھا

افراسیاب کے سر پہ سہرا سجانے کا

اور آجکل افروز بیگم انہی کوششوں میں سرگرداں تھیں

روز ہی کوئی نیا چہرہ تصویر میں قید افراسیاب کے سامنے ھوتا

وہ بس مسکرا دیتے

انہیں اچھے سے معلوم تھا کہ اب اموبی کو اپنے پوتے پوتیاں دیکھنے کا شوق چڑھا ہے اور وہ جلد ہی انہیں اس بندھن میں باندھنے والی ہیں

www.Novelshub.pk

یہ سوچ آتے ہی چھن سے ایک معصوم اور دلکش سا چہرہ انکی آنکھوں کے سامنے آیا

انکے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

افروز بیگم کیجانب سے کوئی پابندی نہی تھی کہ وہ چاہیں تو اپنی مرضی سے شادی کریں آخر انکا اکلوتا بیٹا تھا وہ کیسے اعتراض کر سکتی تھیں

یوں بھی افراسیاب خان نے اپنے اکلوتے ہونے کا کبھی ناجائز فائدہ نہی اٹھایا تھا

بے انتہا سلجھی ہوئی طبعیت کے مالک تھے وہ

خاموش طبع۔۔۔

اور اب وہ چاہتے تھے کہ اموبی کی یہ خواہش بھی پوری کر دیں

اسی لیے ہی انہوں نے حامی بھر لی تھی اور ساتھ گل نور کا نام بھی لے دیا

گل نور انکی خالہ کی بیٹی تھی جو پشاور رہتی تھیں

افراسیاب اکثر ہی کام کے سلسلے میں جب پشاور جاتا تو خالہ کیطرف ہی قیام کرتا وہاں کے ماحول میں اسے ایک خاص قسم کی اپنائیت محسوس ہوتی تھی

جیسے وہ اپنے ہی گھر میں ہو

www.Novelshub.pk

خالہ کے پانچ بچے تھے۔ تین بیٹیاں گل رخ ، گل نور اور ماہ رخ اور دو بیٹے معاذ اور عباد تھے

گل رخ آپی سب سے بڑی تھیں اور شادی شدہ تھیں

ماہ رخ تیسرے نمبر پہ تھی اور پڑھ رہی تھی جبکہ گل نور دوسرے نمبر پہ تھی اور فی الحال بی اے کے امتحانات سے فری ھو کے گھر میں ہی تھی

معاذ اور عباد جڑواں تھے اور دسویں جماعت میں تھے دونوں ہی بہت شرارتی اور معصوم تھے

افراسیاب سے بہت مانوس تھے

ماہ رخ بھی چنچل طبعیت کی تھی جبکہ گل نور خوش اخلاق مگر سنجیدہ طبعیت کی مالک تھی

خاموشی سے آتی سلام کرتی اور پھر انکے آپس میں مزاق ھنسی پہ بس دھیمی سی مسکراہٹ سے دیکھتی رہتی

افراسیاب کو خبر بھی نہ ھوئی کہ کب وہ خاموش طبع لڑکی خاموشی سے ہی انکے دل میں ڈیرہ جما کے بیٹھ گئی

اب تو دل نے ضد پکڑلی تھی کہ ساتھ چاہیے تو بس گل نور کا

وہ تھی بھی تو اتنی سادہ اور دلکش کہ کوئی بھی اس پر دل ہار جائے

آگے کے معاملات بہت تیزی سے طے ھوئے

جیسے ہی سب کو پتہ چلا کہ انکی پسند گل نور ہے

www.Novelshub.pk

حویلی میں خوشیوں کے شادیانے بج اٹھے

افروز بیگم کی تو خوشی کی انتہا نہ تھی انہیں اور کیا چاہیے تھا بہن سے رشتہ مزید گہرا ہونے جا رہا تھا

دونوں طرف سے ہاں ہوتے ہی تیاریاں شروع ہو گئیں

اور دیکھتے ہی دیکھتے گل نور حویلی کی زینت بن گئیں

گل نور بھی اس فیصلے پر مطمئن اور خوش تھی

افراسیاب انہیں اچھے لگتے تھے کیونکہ برا لگنے کی کوئی بات ہی نہ تھی

افراسیاب بہت خیال اور محبت کرنے والے انسان تھے گل نور کی بہت عزت کرتے تھے

حویلی میں جتنی محبت اور عزت انہیں ملی وہ خدا کا شکر نہ بجا لاتیں تو اور کیا کرتیں

جلد ہی اللہ تعالی نے انہیں اولاد جیسی نعمت سے نوزا جن میں تین بیٹے جن میں سب سے بڑے سہراب خان تھے

اسکے بعد زریاب خان اور تیسرے نمبر پہ سکندر خان تھے اور پھر ایک بیٹی خوش بخت سے نوازا

خوش بخت سب سے چھوٹی تھی اور سبھی کی لاڈلی تھی داجان اور امو بی کی تو آنکھ کا تارہ تھی

وقت کیسے گزرا پتہ ہی نہی چلا

سبھی بچے اب بڑے ہو گئے تھے

www.Novelshub.pk

اموبی اور داجان اب انکی زندگی میں نہی رہے تھے

انکے جانے کے بعد سب کچھ ویسے ہی تھا بس انکی کمی شدت سے محسوس ھوتی تھی

مگر وقت کا کام ھے چلتے رہنا

سہر اب خان اور زریاب خان کی شادیاں ھو گئیں

خوش بخت کا نکاح چھوٹی پھپھو کے بیٹے سے ھو چکا تھا اور جلد ہی شادی کی تیاریاں تھیں

سکندر خان البتہ مختلف طبعیت کے مالک تھے

انکار جان شادی اور کھیتی باڑی کیطرف نہی تھا وہ پڑھنا چاہتے تھے اور کسی کی طرف سے ان پر کوئی پابندی بھی نہی تھی

ہاں البتہ نور بیگم انکی بھی بات اب طے کرنا چاہتی تھیں اور اس سلسلے میں انہیں امینے کی بیٹی مومنہ پسند تھی مگر سکندر کی کوئی دلچسپی نہی تھی

اسلیے نور بیگم بھی خاموش ھو گئیں یوں بھی وہ زندگی کے اس اہم معاملے میں کسی بھی قسم کی زبردستی کی قائل نہی تھیں۔۔

www.Novelshub.pk

اور سکندر ہو بہو افراسیاب کی کاپی تھا صورت میں بھی اور سیرت میں بھی اسی لیے نور بیگم کو سب سے پیارا وہ ہی تھا

سب کا خیال رکھنے والا اور بے حد فرمانبردار۔۔۔

آگے جو قسمت کو منظور ہوتا ہونا تو وہ ہی تھا۔۔

دروازہ زور سے کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز پر اچانک اسکی آنکھ کھل گئی

اس نے ناگواری سے اس طرف دیکھا جہاں لارا انتہائی نازیبا لباس میں لڑکھڑاتے قدموں اور بوجھل ہوتی آنکھوں سے دیکھنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی چلنے کی کوشش کر رہی تھی

ابراہیم نے خاموشی سے گھڑی کیطرف دیکھا جہاں رات کا ایک بج رہا تھا

جینی کو اس نے بڑی مشکل سے دودھ پلایا تھا جو اس نے آدھا گرایا اور آدھا کسی طریقے پی ہی لیا مگر اسے ماں کی ضرورت تھی

رو رو کر بے حال ہوتی وہ تھک کر ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی سوئی تھی

ابراہیم نے خود بھی کچھ نہی کھایا تھا

www.Novelshub.pk

مگر غصے کی شدت سے اسے ویسے بھی کسی چیز کی ضرورت محسوس نہی ھو رہی تھی

لارا سے شادی کرنا اسکی زندگی کی ایک بہت بڑی غلطی تھی

اسے لگا تھا کہ شادی اور بچے کے بعد وہ بدل جائے گی

اولاد ھوتی ہی ایسی چیز ھے کہ انسان کو بدل کے رکھ دے مگر لارا نا صرف بے حس تھی بلکہ کردار کی بھی بہت ہلکی تھی اور اس بات کا علم ابراہیم کو اب ھو رہا تھا

جینی کے آنے کے بعد بھی اسے رتی برابر فرق نہی پڑا تھا

لڑکوں سے دوستیاں ءاور رات دیر تک گھر سے باہر رہنا

ڈرنک کرنا اور نازیبا لباس پہننا، اس نے تو کچھ بھی نہی چھوڑا تھا

بدل تو ابراہیم گیا تھا

شائد وہ بھی اسکے لیے ایک نیا کھلونا تھا جسے حاصل کر لیا تو دل بھر گیا

کہاں سے آ رہی ھو اس وقت ؟؟؟

اس نے انتہائی سکون سے پوچھا

لارا جو اپنی ہائی ہیل اتارنے میں مصروف تھی نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جیسے ابھی متوجہ ھوئی ھو

www.Novelshub.pk

اوہ۔۔ابراہام ڈارلنگ !تم کب آئے

وہ مسکراتی ھوئی بولی جیسے اسے کوئی پرواہ نہ ھو اور ننگے پاؤں چلتی ھوئی اسکے بے حد قریب آکے کھڑی ھوگئ

ابراھیم نے اسے سر تا پا دیکھا

وہ اس وقت چست سیاہ رنگ کے چھوٹے سے فراک جسکا گلا آگے پیچھے سے کافی گہرا تھا میں ملبوس تھی

گلے میں سلور رنگ کا نفیس سا لاکٹ جو اسکی لانبی صراحی دار گردن پہ بہت سج رہا تھا ساتھ سلور رنگ کے ہی ٹاپس پہنے وہ شان سے بنا کوئی شرمندگی کے اسکے سامنے ڈٹ کے کھڑی تھی

گوری بے داغ ٹانگیں جو برہنہ تھیں اور نسوانیت کی توہین کر رہی تھیں

ابراھیم کے دماغ کی رگ برداشت کی شدت سے پھڑکنا شروع ھوگئ

اسکی غیرت یہ کب گوارا کرتی کہ اسکی بیوی اسکی عزت اسطرح عریاں ھوکر دوسرے مردوں کا دل لبھاتی پھرے گی

میں نے پوچھا کہاں سے آرہی ھو؟

ابراھیم نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا اور اپنی طرف بڑھتا اسکا ملائم ہاتھ ایک جھٹکے سے دور کیا

وہ جو اسکے گلے لگنے کو آگے بڑھ رہی تھی اسکے اسطرح دھتکارنے پہ بپھر گئی

www.Novelshub.pk

اسے کہاں برداشت تھی اپنی ایسی تذلیل ؟

لگتا ھے تم پاگل ھو گئے ھو۔۔

اور تم سے مطلب ؟میں جہاں سے بھی آؤں۔۔

وہ بھی چیخ کر بولی

کیوں نہی مطلب۔۔ تم میرے نکاح میں ھو

میں تم سے پوچھنے کا حق رکھتا ھوں

ابراہیم بھی آج سب حساب بے باک کر دینا چاہتا تھا اب اسکی برداشت بھی جواب دے گئ تھی۔۔

اسطرح کی بے غیرتی وہ مر کر بھی گوارا نہی کر سکتا تھا

کونسا نکاح؟؟

وہ استہزائیہ ہنسی

شائد تم بھول گئے ھو ڈارلنگ۔۔ یہ رشتہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہ کر ھوا تھا

یہ نکاح نہی معائدہ تھا

www.Novelshub.pk

وہ تمسخر سے بول کر اسی طرح لہکتے ہوئے سامنے پڑے صوفے پر بے ڈھنگے انداز میں گر گئی

ابراہیم نے لب بھینچتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

یہ بات سچ تھی کہ وہ مسلمان نہی ہوئی تھی اور اسکی وجہ اسکے ماں باپ کی ناراضگی تھی۔۔

اس وقت ابراہیم نے یہ ہی مناسب سوچا کہ بنا اسے مسلمان کیے شادی کرلی جائے یوں بھی اسلام میں یہ جائز تھا ۔بعد میں اس نے سوچا ہوا تھا کہ وہ محبت سے اسے قائل کر لے گا۔

آخر واپس پاکستان بھی تو جانا تھا اور سب کو پتہ چلنا تھا اور وہ نہی چاہتا تھا کہ لارا پہ کوئی باتیں بنائے

مگر جینی کے بعد بھی لارا میں کوئی تبدیلی نہی آئی تھی بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بگڑ گئی تھی

ابراہیم اب اس سے مزید برداشت نہی کر سکتا تھا

اب بات اسکی غیرت پہ تھی ورنہ جینی کیلیے ہی وہ اب تک بالکل خاموش تھا جیسے لارا اسکی بے غیرتی سمجھ رہی تھی

وہ چپ چاپ واپس مڑا، جینی کو نرمی سے اٹھایا۔ وہ ہلکا سا کسمسائی اور پھر سو گئی

آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہ کمرے میں آگیا

اس نے ایک نگاہ غلط بھی اس پر نہی ڈالی تھی

www.Novelshub.pk

اس کی خاموشی بتارہی تھی کہ اس کے پیچھے کوئی طوفان چھپا ھے۔۔۔

کافی دن گزر گئے تھے۔وہ لڑکی دوبارہ سٹور پر نہی آئی تھی

بنی کو اپنا یہاں آنا بیکار لگنے لگا

وہ ہر روز اس آس پر آجاتا تھا کہ شائد وہ آجائے مگر اس دن کے بعد جانے وہ کہاں کھو گئی تھی۔۔

بنی کو تو وہ کوئی پری ہی لگی تھی

وہ کافی کھلنڈرا سا لڑکا تھا، شوخ، چینچل اور دل پھینک قسم کا۔ مگر جب سے اسے دیکھا تھا، دل نے عجب انداز سے کروٹ بدلی تھی۔

اسے پہلی نظر کی محبت پہ یقین نہی تھا بلکہ اسے تو محبت پر ہی یقین نہ تھا مگر اب اسے لگتا تھا کہ اس چھوٹی لڑکی سے اسے محبت ھو گئی ھے

کسی بھی کام میں اس کا دل نہی لگ رہا تھا

دو سے تین بار وہ باہر کا چکر بھی لگا آیا تھا۔ ادھر ادھر سے پتہ بھی کیا

جانے وہ کہاں رہتی تھی اور دوبارہ کیوں نہی آئی

www.Novelshub.pk

دل بے چین تھا اسکی صرف ایک جھلک دیکھنے کو۔

ایسا اسکے ساتھ پہلی بار ھوا تھا۔ وہ خود بھی اپنی اس کیفیت پر حیران و پریشان تھا

بس اب اسے اسکا انتظار تھا۔ ایک بار وہ مل گئی تو وہ اسے دوبارہ نہی جانے دے گا

وہ اپنے دل کی حالت اسے بتانے کو بے چین تھا۔۔۔

آج حویلی میں جشن کا سماں تھا

بی جان نے پورے گاؤں میں مٹھائی تقسیم کروائی تھی۔ چار کالے بکروں پر سے ہاتھ رکھوا کر صدقہ بھی دیا۔

مردان خانے میں صبح سے لوگوں کا تانتا بندھا تھا۔ آخر فیصلہ انکے حق میں ھوا تھا۔ جشن تو بنتا تھا

ایک ماہ سے سب کی جان سولی پر لٹکی ھوئی تھی۔

سبھی کو پتہ تھا خون کے بدلے خون یا پھر ونی اور ونی میں مطالبہ ہمیشہ سب سے چھوٹی بیٹی کا کیا جاتا یعنی بلی چڑھتی

گھر بھر کی لاڈلی اور معصوم گل دوپہری۔ یہ ہی سوچ کر بی جان کا دل تھرا رہا تھا

بن ماں کی بچی کو انہوں نے ماں سے بڑھ کر پیار دیا تھا

انکی پیاری بیٹی کی نشانیاں تھیں یہ، ایسے کیسے اپنے جگر کے ٹکڑے قربان کر دیتیں وہ

www.Novelshub.pk

سجدہ شکر نا بجا لاتیں تو کیا کرتیں؟

پوری حویلی کو آج برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ یوں لگتا تھا دنیا جہاں کی روشنیاں یہیں امڈ آئی ھوں

حویلی جدید و قدیم طرز پہ بنی ھوئی تھی

چونکہ نیچے والے حصے میں تمام بزرگان کا قیام تھا اسلیے وہ جوں کی توں تھی اور قدیم لگتی تھی

یوں بھی بی جان اوپری منزل چڑھ نہی پاتیں تھیں گھٹنوں کے درد کیوجہ سے۔

مردان خانہ بھی نیچے ہی تھا جبکہ اوپری منزل بعد میں تعمیر کروائی گئی تھی اسلیے اس میں جدیدیت اور انفرادیت کا خیال رکھا گیا تھا

حویلی کا گیٹ کھلتے ہی بہت بڑا صحن تھا جسکے دائیں اور بائیں کچی جگہ چھوڑ کر ہریالی کی گئی تھی

دنیا جہان کے نایاب پھولوں کی بہتات تھی وہاں۔ یہ شوق غازیان خان کا تھا اسے پھولوں سے عشق تھا جب بھی حویلی آتا زیادہ وقت باغبانی کرتے گزار دیتا

درمیان میں صحن تھا جس میں بید کی نایاب لکڑی سے بنے صوفے رکھے ھوئے تھے

www.Novelshub.pk

ایک طرف بھاری موٹے پایوں والی چارپائیاں بھی رکھی گئیں تھیں جن پر مختلف گہرے رنگوں کی ہاتھ سے بنی رلیاں اپنی بہار دکھلا رہی تھیں۔ صحن میں دھوپ سے بچنے کیلیے گرین شیلٹر بھی لگوایا گیا تھا جو گرم موسم میں ڈال دیا جاتا اور موسم سرما میں ہٹا دیا جاتا تا کہ دھوپ کی گرماہٹ کا بھی مزہ لیا جا سکے

صحن کے آگے پھر ایک بہت کشادہ دالان تھا جس میں آٹھ محراب دار دروازے کھلتے تھے۔ وہ گولائی کے اور بنا ھوا تھا اسی لیے اسے گول کمرہ بھی کہا جاتا تھا

حویلی کے دائیں طرف طرف تھوڑا آگے جا کے ایک بڑے سائز کا آہنی دروازہ لگا ھوا تھا جو کہ ہر وقت کھلا رہتا تھا یہ مردان خانہ تھا

جبکہ بائیں طرف حویلی کے پیچھے کر کے ایک درمیانے سائز کا حوض تھا جو کسی کے استعمال میں نہی تھا حوض کے ارد گرد کی جگہ بالکل کچی تھی اور ہر وقت گیلی رہتی تھی اور ایک سکون بخش ٹھنڈک کا احساس دیتی تھی۔ وہاں بیری کا گھنا درخت بھی جانے کب سے اپنی چھایا کیے کھڑا تھا۔ اور درخت میں چھپی چڑیوں کا شوروغل سننے میں بہت اچھا لگتا جیسے کسی اور ہی ماحول میں آ گئے ھوں۔

گل دوپہری نے ہی اس جگہ کو صاف ستھرا کر کے اپنے لیے مختص کر لیا تھا

حوض کا فوارہ خراب تھا۔ وہ بھی شاہ زین سے کہلوا کر اس نے ٹھیک کروا لیا تھا

www.Novelshub.pk

صرف شاہ زین ہی تھا جو اسکی باتوں کو غور سے سن بھی لیتا اور مان بھی لیتا تھا اسی لیے وہ بھاگ بھاگ اسے ہی اپنے مسلے بتاتی اور تو کوئی اسکی باتوں کو سیریس ہی نہی لیتا تھا

حوض کا فوارہ جب سے ٹھیک ھوا تھا ارد گرد مختلف رنگوں کی چڑیاں اور لالیاں پیاس کی شدت سے آکر بیٹھ جاتیں

پانی میں اٹھکھیلیاں کرتیں۔ گل دوپہری کو بہت خوشی اور طمانیت کا احساس ھوتا۔ چلو اسکی محنت رائگاں تو نہی گئی معصوم مخلوق کا بھلا ھو گیا

اسے بھی یہاں بیٹھ کر بہت راحت ملتی تھی

سب کو پتہ تھا گل دوپہری یہاں ہی ملے گی

اور گل افشیں کو تو پکا یقین تھا کہ اسے سایہ پڑ گیا ھے تبھی وہ بھاگ بھاگ کر وہاں جاتی تھی حالانکہ اب موسم سرد تھا

مگر پھر بھی وہ دوپہر کے وقت یا شام کو کچھ وقت وہیں گزارتی

بیری کے درخت کیساتھ ایک لوھے کا گیٹ بھی تھا۔ وہ اصتبل کا گیٹ تھا

www.Novelshub.pk

وہاں داجان کے بہت ہی نایاب ترک اور عربی نسل کے گھوڑے تھے جو شکار کیلیے رکھے گئے تھے۔ شاہ زین زیادہ تر وہیں ھوتا تھا۔ وہیں اسکا کمرہ بھی تھا۔ جس میں وہ صرف رات کو ہی جاتا تھا ویسے تو اسکا الگ سے اپنا گھر بھی تھا نوشہرہ میں ہی۔ مگر داجان اسے جانے نہی دیتے تھے اسلیے وہ یہیں قیام پذیر تھا جب تک شادی نا ھو جاتی۔

دالان کے اندر سے پھر سیڑیاں اوپر کو جاتی تھیں

سیاہ اور سرمئی سنگ مرمر کی چمکتی ھوئی چکنی سیڑھیاں، جن پہ نگاہ پھسلتی چلی جاتی تھیں

اوپری منزل پہ تمام کام صندل کی لکڑی کا کیا گیا تھا۔ جو بہت نایاب تھی اور ہر وقت دھیمی سی خوشبو بکھیرتی رہتی تھی

ٹھنڈے ماربل کے فرش پہ چل کے ایک الگ ہی سکون ملتا تھا

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک صحن نما بڑا سا ٹیرس تھا جسکے تین اطراف لوھے کی ریلنگ لگی ھوئی تھی جس سے نیچے کا سارا منظر نظر آتا تھا

ٹیرس میں بھی بہت سے بڑے بڑے گملے رکھے ھوئے تھے جنمیں ہر قسم کا گلاب مہکتا تھا

اور خوشبوؤں سے مہکتا ٹیرس کسی باغیچے کا حصہ لگتا تھا

ریلینگ کے تین طرف عشقِ پیچاں لپٹی ھوئی تھی

www.Novelshub.pk

پھولوں اور پودوں کی بہتات سے لگتا تھا کے حویلی والے بہت باذوق ہیں

ٹیرس کے وسط میں ماربل سے میل کھاتیں کین کی آٹھ کرسیاں اور پتھر کی بہت بھاری اور خوبصورت میز رکھی ھوئی تھی۔ کونے میں بہت بڑا جھولا بھی رکھا ھوا تھا جس پر سارا دن باری لگی رہتی جھولے لینے کی۔

اوپری منزل میں چار جدید طرز کے کشادہ کمرے تھے۔ ایک ڈرائنگ روم اور چھوٹا سا نئے انداز کا کچن تھا۔ جس میں صرف چائے وغیرہ کبھی کبھار بن جاتی تھی کیونکہ بڑا کچن تو نیچے تھا جہاں سب کے لیے مشترکہ کھانا بنتا تھا۔

سب سے اوپر چھت تھی جو کافی بڑی تھی اور اسکے چاروں اور بڑے بڑے جنگلے لگا کر رات کو ان میں کرنٹ چھوڑ دیا جاتا

پہلے زمانے میں ایسے ہی حفاظتی اقدامات کیے جاتے تھے تاکہ چوری کا کوئی ڈر نا رھے۔

اوپر شاذونادر ہی کوئی جاتا تھا

رات ھوتے ہی جنگلے میں کرنٹ چھوڑ دیا جاتا اور اصتبل میں بندھے بڑے سائز کے بل ڈوگز جو داجان کو تحفے کے طور پہ ملے تھے گیٹ پہ پہرا دیتے تھے۔ وہ شکاری کتے تھے جنہیں خاص تربیت دی گئی تھی۔

----

www.Novelshub.pk

آج وہ پھر دیر سے واپس آئی تھی۔۔اب تو یہ اسکا معمول ہی بن گیا تھا۔جب سے لغاری سے اسکی ملاقات ہوئی تھی۔اسے کسی چیز کا ہوش نا تھا۔چند ملاقاتوں کے بعد ہی ان کے درمیان روابط بہت تیزی سے پروان چڑھے۔

وہ مغربی ہواؤں میں اڑنے والی ایک آزاد اور خود مختار چڑیا تھی۔اس نے ہمیشہ اپنی من مانی کی تھی اور اگر ایسا کہا جائے کہ وہ ایک انتہائی خود غرض اور بد کردار عورت تھی تو کچھ غلط نہ تھا

حسین لغاری ایک بہت بڑا بزنس مین تھا جو کام کے ہی سلسلے میں کبھی کہیں تو کبھی کہیں جاتا رہتا تھا۔یہاں بھی وہ ایک بزنس میٹنگ میں چند دن کیلیے آیا تھا اور اسکی ملاقات لارا سے ہوگئی

وہ شادی شدہ تھا مگر بیوی سے بن نا سکی تھی۔ایک ناکام ازدواجی تعلق جس کا اب کوئی وجود نہی تھا

وہ ایک روبوٹ کی زندگی جی رہا تھا اور لارا نے آکر اسے حیات بخش دی۔ایسا اسکا کہنا تھا جسے لارا سچ سمجھتی تھی

وہ بھی عشق کی ایک نئی لذت سے آشنا ہوئی تھی۔اس کے دن اور رات اب یا تو کلب میں گزرتے تھے یا پھر جہاں لغاری اسے بلاتا وہاں۔

ان دنوں وہ بالکل بھول چکی تھی کہ وہ کوئی الہڑ دوشیزہ نہی بلکہ سینتیس سے اڑتیس کے درمیان کو پہنچتی ایک ڈھلتی عمر کی پختہ عورت اور ایک جوان بیٹی کی ماں ہے۔

مگر گندگی کی جس دلدل میں وہ اتر چکی تھی اسے بالکل احساس نہی تھا

www.Novelshub.pk

لغاری کے عشق میں وہ ہر حد پار کر چکی تھی

اور اس عشق و جنونیت کا انجام کیا ھونا تھا یہ اسے ابھی اندازہ نہی تھا۔۔۔۔

اس نے کچن کے کیبنٹس کھولے۔ سب کچھ ختم تھا

کتنے دن ھو گئے تھے راشن ختم ھوئے۔ وہ چپ چاپ جو بھی ملتا بنا لیتی مگر اب جو تھوڑا بہت سامان تھا وہ بھی ختم ھو چکا تھا۔۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور کمرے کی طرف چل دی۔

اندر آکر اس نے الماری کھولی۔ دراز میں کچھ رقم تھی۔ جو وہ اسے خود سے دیتی رہتی تھی کبھی جب اسکا موڈ بہت اچھا ھوتا۔

اس نے خاموشی سے پیسے اٹھا کر تین سے چار خاکی لفافوں میں ڈالے تا کہ بقایا پیسے واپس نا لینے پڑیں

آج موسم خوشگوار تھا۔ ہلکی ہلکی دھوپ نکلی ھوئی تھی مگر سردی پھر بھی تھی

جینی نے ایک نظر اسکے کمرے کی طرف ڈالی۔ وہاں کوئی نہی تھا۔ اسے کچھ خبر نہی تھی وہ کب آتی اور کب چلی جاتی۔ اسے لگتا تھا کہ شائد وہ اکیلی ہی رہ رہی ھے وہاں۔

اسنے دروازہ لاک کیا اور سیڑھیوں کیجانب بڑھ گئی

آج اس نے ڈارک براؤن کلر کا اون کا لانگ فراک پہنا ہوا تھا جس کے ساتھ پنک کلر کے دستانے اور پنک ہی گول ہیٹ پہنی ہوئی تھی جو اسکے گول معصوم چہرے پہ بہت بھلی دکھتی تھی۔ ساتھ اس نے چھتری بھی اٹھا رکھی تھی۔ موسم کا کچھ پتہ نہی تھا کبھی دھوپ کبھی بارش

اسلیے احتیاطاً لوگ اپنے ساتھ چھاتا بھی رکھتے تھے

وہ تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی مارکیٹ ایریا کیطرف آگئی کیونکہ آج اس نے کچھ زیادہ سامان لینا تھا

اس کے قدم عجلت بھرے تھے

جیسے کوئی اس کے پیچھے لگا ہو اور وہ اس سے بھاگ رہی ہو

اس کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا۔ وہ کسی کی طرف بھی دیکھے بنا جلدی جلدی اپنی منزل تک پہنچنا چاہتی تھی۔ اگر مجبوری نا ہوتی تو وہ کبھی باہر نا نکلتی

حالانکہ آج موسم اچھا ہونے کیوجہ سے سبھی باہر نکلے ہوئے تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے پارک میں فٹبال اور اسی طرح کے دوسرے کھیلوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ڈرنے کی کوئی وجہ نہی تھی مگر جینی کو زیادہ لوگوں سے خوف آتا تھا

اسے لگتا تھا سب اسے ہی غور غور سے دیکھ رہے ہیں۔

www.Novelshub.pk

مارکیٹ ایریا شروع ہو گیا تھا وہ جلدی سے ایک بیکری میں گھس گئی

بیکری میں ذیادہ رش نہی تھا

اس نے بوکھلائے انداز میں ادھر ادھر دیکھا

وہ گھر سے جو لسٹ سوچ کر آئی تھی سب بھول گئی

بیکری کا مالک کچھ دیر بعد اسکی طرف متوجہ ہوا

یس۔۔۔۔؟؟؟!کیا چاہیے آپکو؟؟؟

وہ پیشہ ورانہ انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا

اسکے متوجہ ہونے پہ اس کا رنگ فق ہو گیا

وہ اڑی رنگت کیساتھ چاروں طرف دیکھ رہی تھی

اسے سمجھ نہی آئی کہ وہ کیا لے

کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے بریڈ اور انڈوں کی طرف اشارہ کیا

بیکری کے مالک نے اسے کچھ عجیب نظروں سے دیکھا

www.Novelshub.pk

وہ اسے کوئی پاگل لگی۔۔

بہر حال اسکی مطلوبہ چیزیں بیگ میں ڈالنے کے بعد اس نے لفافہ اس کی جانب کھسکایا اور ساتھ بل بھی۔ جسے جینی نے ہاتھ لگائے بنا آنکھوں سے ہی پڑھنے کی ناکام کوشش کی کیونکہ بل بار بار الٹ رہا تھا اور وہ اسے چھوئے بنا پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی

پانچ یورو۔۔۔ بیکری مالکان نے بے تاثر انداز میں اسے بل بتایا۔ اسے اب یقین ہو چکا تھا کہ وہ کوئی دیوانی تھی

جینی نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور پھر فراک کی جیبوں میں سے مختلف چھوٹے چھوٹے خاکی لفافے نکالے

۔۔

اس دوران وہ ایک لفظ بھی نہی بولی تھی

بیکری کا مالک بے حد الجھن اور کوفت سے اسکی خاموش کاروائی دیکھ رہا تھا

وہ ایک لفافہ نکالتی اسکے اندر جھانکتی اور پھر دوسرا لفافہ نکال لیتی۔۔ جانے اس نے اپنی جیبوں میں کتنے لفافے رکھے ہوئے تھے

بالآخر اسے اپنا مطلوبہ لفافہ مل گیا اسنے جلدی سے اسے کاؤنٹر پر کھسکا دیا

اس سے پہلے کہ وہ اسکے ہاتھ سے پکڑنے کی کوشش کرتا

www.Novelshub.pk

اس نے اسے انتہائی بے زاری سے دیکھا اور چپ چاپ لفافہ دراز میں ڈال دیا۔ اسے اس عجیب لڑکی سے ناگواری محسوس ھوئی جو اسے کوئی اچھوت سمجھ رہی تھی

جس سے ناتو وہ بولنا چاہ رہی تھی اور ناہی اسکی کوئی بھی چیز چھونا

یہ پانچ منٹ کی خریداری صرف خاموشی اور اشاروں پر مبنی تھی

بیکری کے مالک نے ایسی لڑکی پہلے کبھی نہی دیکھی تھی مخبوط الحواس اور خوفزدہ۔۔

وہ تیزی سے مڑی اور بھاگتے قدموں سے گلاس ڈور دھکیل کر باہر نکلی۔ اسکی آنکھوں میں تیزی سے پانی جمع ھو رہا تھا جانے کیوں؟

اواو۔۔۔ دیکھ کے مادام۔۔

آنکھیں دھندلی ھونے کے باعث وہ سامنے دیکھ نہی پائی تھی اور اندر آتے شخص سے بری طرح ٹکرا گئی۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا اس نے بنا دیکھے قدم آگے بڑھائے۔ جبکہ ٹکرانے والا شخص وہیں منجمند ھو گیا تھا

ارے۔۔۔ یہ تو وہ ہی لڑکی ھے

اسے حیرت کے ساتھ خوشگواری بھی ھوئی۔ اسے تو جانے وہ کب سے ڈھونڈ رہا تھا اور جب اس نے کوشش ترک کر دی تو آج وہ اچانک اسے مل گئی تھی

www.Novelshub.pk

وہ ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور اسکے پیچھے بھاگا

سنو۔۔۔۔اس نے زور سے آواز دی مگر وہ کافی دور نکل گئی تھی

اے چھوٹی لڑکی بات سنو؟؟؟

اس نے ایک بار پھر اسے پکارا اور ہاتھ سے رکنے کا اشارہ بھی کیا۔ ساتھ وہ تیز تیز قدموں سے اس تک پہنچنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ مگر یا تو اس تک آواز نہی جا رہی تھی یا وہ سننا نہی چاہتی تھی

مگر اب وہ اسے کھونا نہی چاہتا تھا

بنی تقریباً اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا

Home sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 5

گول کمرے میں اس وقت محفل اپنے عروج پر تھی

www.Novelshub.pk

بی جان، تائی جان اور چچی باتوں میں مشغول تھیں ساتھ ہی کشمیری چائے سے لطف اندوز ھوا جا رہا تھا۔ بڑی اور چھوٹی پھپھو بھی آئی ھوئیں تھیں۔ خوب رونق لگی ھوئی تھی آج جبکہ نیچے دری پر لڑکیاں آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد انکی کھکھلاہٹوں کی آواز کانوں کو بھلی لگ رہی تھی

بریرہ، حمیرا، حلیمہ، گل افشیں، خولہ ہالہ سبھی اکٹھی تھیں آج

لڑکے سب اوپری منزل پہ تھے۔ بریرہ البتہ آج کچھ زیادہ ہی چہک رہی تھی کیونکہ آج زاویار خان نے بھی پہنچ جانا تھا۔ بریرہ زاویار میں دلچسپی رکھتی تھی جس کا علم ابھی صرف حمیرا اور گل افشیں کو ہی تھا۔ حمیرا بریرہ کی بڑی بہن تھی۔ زاویار خان زریاب خان کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو پڑھائی کے سلسلے میں لاھور رہائش پذیر تھا۔ اس سے چھوٹے دو اور بیٹے ضیغم اور زارون تھے۔ زریاب خان کی کوئی بیٹی نہی تھی جبکہ سہراب خان کی چار اولادیں تھیں جن میں تین بیٹیاں خدیجہ، خولہ، ہالہ اور ایک بیٹا غازیان خان تھا جو کافی غصیلی طبعیت کا مالک تھا اور سبھی اس سے کتراتے تھے

کیوں نا چائے کا ایک دور ھو جائے ؟

بریرہ نے ہانک لگاتے سب کی جانب دیکھا

ہاں یار۔۔۔ لڈو کھیلتے ہیں پھر۔۔ مزہ آئیگا

خولہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

www.Novelshub.pk

جاؤ گل بھاگ کے جاؤ اور بوا سے کہو آٹھ کپ چائے بنا کے اندر بھجوا دیں

افشیں نے گل سے کہا

اچھا میں کہہ کے آتی ھوں مگر ابھی گیم شروع نہی کرنا ورنہ آ کے سب خراب کر دوں گی۔ وہ کھکھلاتی ھوئی اور خبر دار کرتی باہر بھاگ گئی

باہر نکلتے ہی سرد ھوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا۔ جنوری کا مہینہ چل رہا تھا سردی اپنے جوبن پر تھی۔ اور گاؤں کے کھلے علاقوں میں موسمِ سرما پوری شدت سے اپنی چھب دکھلاتا تھا

اس نے بے ساختہ ایک جھرجھری سی لی

کچن تھا بھی سب سے آخر میں۔

پورا صحن پار کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کانپتی اور تقریباً بھاگتی ھوئی کچن تک پہنچی

اوففففففف۔۔۔ اتنی سردی

جلدی سے کچن میں گھس کے اس نے دروازہ بھی ٹھاہ سے بند کر دیا تاکہ یخ ہوا اندر نا آسکے

ہفففففف۔۔۔ بہت سردی ھے آج تو۔ پتہ نہی بوا اتنی ٹھنڈ میں کیسے کام کرتی ھونگی۔ وہ خود سے خود ہی بولے جا رہی تھی اور ساتھ غائبانہ بوا پر بھی افسوس۔

www.Novelshub.pk

شاہ زین جو وہاں اپنے لیے چائے بنا رہا تھا نے حیرت سے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

دعائیں یوں بھی قبول ھوتیں یہ اسے اس پل ادراک ھوا

دل نے شدت سے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی جو نا جانے کیسے پوری ھوگئی وہ خود بھی حیران تھا

ارے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

گل دوپہری موٹی اون کی جرسی پہ گرم شال اوڑھے بھی کانپتی ھوئی بولی جبکہ شاہ زین اس وقت نیوی بلو کلر کے کھدر کے گرم سوٹ پہ کریم کلر کی شال کو مفلرے انداز میں لپیٹے بہت سکون سے کھڑا تھا

توبہ اس بندے کو ٹھنڈ نہی لگتی کیا؟

وہ حیران ھوتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

شاہ زین کے چہرے پر ان دیکھی مسکراہٹ نے چھب دکھلائی شائد اس نے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی تھی

اس نے بنا جواب دیے آگے بڑھ کر پہلے دروازہ کھولا۔۔اور پھر اسکی طرف دیکھا

کتنی بیوقوف تھی وہ، جھلی کہیں کی۔

آپ کو کوئی کام تھا؟

میں چائے بنانے آیا تھا

www.Novelshub.pk

شاہ زین نے سوال کیساتھ ہی جواب بھی دے دیا اور منتظر نظروں سے اس کی جانب دیکھا

وہ بہت کم اسکی طرف دیکھتا تھا جب موقع مل جائے ورنہ وہ ہی دیکھتی تھی اور وہ ہی بولتی۔۔

ہاں نا۔۔۔بوا کہاں ہیں؟

میں بھی چائے کا ہی کہنے آئی تھی۔ہم نے لڈو کھیلنی پھر اور ساتھ چائے پیئیں گے مگر بوا نظر نہی آرہیں؟

گل جلدی جلدی بولتے اپنے آنے کا مقصد بتانے لگی۔

لڈو کھیلنے کی کیا ضرورت ہے؟میرا دل حاضر ہے اس سے کھیل لیں

وہ ہلکے سے بڑبڑایا

کیا کہا؟؟ذرا اونچا بول لیا کریں نا؟

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھ کر پھر بوا کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھی۔

کیسی انجان تھی وہ اسکے دلی جذبات سے؟

شاہ زین نے اس کی لاعلمی کا فائدہ اٹھاتے ایک بار پھر اسے دیکھا

وہ اورنج اور سکن کمبینیشن کے مرینہ کے سوٹ پہ سکن جرسی پہنے اور کالی شال اوڑھے سادہ دھلے منہ اور بے نیازی لیے اسے دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی لگی

www.Novelshub.pk

گل بی بی کسی نے ٹھیک ہی آپکا نام رکھا ہے گل دوپہری۔۔

تپتی دھوپ میں تازگی کا احساس اور سرد موسم میں پھولوں جیسی نرماہٹ لیے، آپکو دیکھ کے کون اداس ہو سکتا ہے بھلا؟

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوتا ہونٹوں پر دھیمی مسکان سجائے کسی اور ہی جہان میں پہنچ چکا تھا۔

کل سے اس کا دل جرگے میں ہوئے فیصلے کے بعد باغ و بہار تھا۔ دل چاہ رہا تھا بار بار اسے دیکھنے، باتیں کرنے کو مگر۔۔

دل کی کیا بات کریں دل تو ہے ناداں جاناں۔۔

ہیلو۔۔ آپ کیوں مراقبے میں پہنچ گئے؟ وہ اس کے آگے ہاتھ ہلاتے اپنے ازلی لاابالی انداز میں ہنستے ہوئے بے فکری سے بولی

شاہ زین فوراً متوجہ ہوا

ہنستے ہوئے اسکے گال قندھاری انار بن گئے تھے اور آنکھوں میں پانی۔۔

شاہ زین نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہہ کر نظریں پھیر لیں۔ کہیں اسکی ہی نظر اسے نہ لگ جاتی۔

www.Novelshub.pk

بوا کسی کام سے اپنے کوارٹر تک گئی ہیں آپ نے چائے پینی تو میری چائے حاضر ھے ابھی مینے پی نہی۔۔۔اس نے کپ اسکے سامنے کرتے ھوئے پیشکش کی۔حالانکہ اسکی طبعیت کچھ ناساز تھی بخار اور گلے میں درد تھا اسی لیے چائے بنانے وہ خود آگیا ویسے بھی وہ اپنے کاموں کیلیے کسی کو تنگ نہی کرتا تھا

اووو۔۔تھینکیو شاہ زین،، آپ کتنے اچھے ہیں مگر کیا ھے نا کہ جو اندر اتنی ساری چڑیلیں چائے کے انتظار میں بیٹھی ہیں وہ مجھ اکیلی بیچاری کو یہ چائے ہضم نہی کرنے دیں گی۔

گل نے بیچارہ سامنہ بنائے سر کھجاتے اسکی طرف دیکھا

وہ پھر مسکرا دیا۔وہ اس سے اتنی چھوٹی تھی مگر نام سے ہی بلاتی تھی اور شاہ زین کو لگتا تھا کہ جیسے اسکا نام بنا ہی اسلیے ھے کہ گل دوپہری اسے اپنے ہونٹوں سے ادا کر کے اسکی تکریم بڑھا دے

اور مجھے فی الحال مرنے کا کوئی شوق نہی وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں۔

اسکی باتیں ویسے ہی جاری تھیں

گل بی بی آپکو مرنے کون کافر دے گا

وہ بھی دل میں اس سے محوِ گفتگو تھا

آپ پلیز بوا سے خود ہی کہہ کے چائے اندر بھجوا دیجیے گا؟

www.Novelshub.pk

سن رہے ہیں آپ ؟؟؟اوففففف آج آپکا دھیان کدھر ہے آخر ؟

وہ بولتے بولتے جھنجھلائی بھی

جس کی جانب دھیان ہیں سارے،،،!!

میری جانب وہ دیکھتا ہی نہی۔۔۔!!

جی جی۔۔میرا دھیان آپ ہی کی جانب ہے۔اس نے تحمل سے جواب دیا

ٹھیک ہے پلیز یاد سے کہہ دیجیے گا اب آپ۔۔

وہ جلدی جلدی بولتی ہوئی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی تھی بنا اس کا جواب سنے۔جیسے اسے اس پر پورا یقین تھا کہ وہ ایسا ہی کرے گا

شاہ زین چپ چاپ وہیں کھڑا رہا کچھ دیر۔پھر اس نے چائے کے کپ کو دیکھا جس پہ ملائی کی دبیز تہہ بن چکی تھی اور یقیناً وہ ٹھنڈی ہو چکی تھی

اس نے گہری سانس بھری اور کپ سنک میں انڈیل دیا

اب اس کے چہرے پر تھکن کا شائبہ تک نا تھا۔۔جو کام چائے نے کرنا تھا وہ کوئی اور کر گیا تھا

وہ آرام سے وہیں بوا کے انتظار میں پاس رکھے موڑھے پہ بیٹھ گیا۔ آخر جو حکم سرکار کیجانب سے ملا تھا اسے بجا بھی تو لانا تھا

اور اسے کوئی جلدی نہی تھی۔۔۔

آج انکا آف تھا یونیورسٹی سے مگر وہ پھر بھی آئی ہوئی تھی۔۔

سرد موسم کے لحاظ سے اس نے نیلی جینز پہ سفید رنگ کا لانگ کارڈیگن پہنا ھوا تھا اور گلے میں ہم رنگ اونی مفلر، شولڈرز تک آتے لیزر کٹ بالوں، ڈارک میک اپ اور گلاسز میں وہ دور سے ہی متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

وہ آرام سے چلتی ھوئی لائیبریری کی طرف آگئی۔ سب نے حیران ھو کر اسے دیکھا کیونکہ وہ اس سائیڈ پہ کبھی نہی آئی تھی۔ اسے پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہی تھی۔ وہ تو بس اپنا ٹائم پاس کرنے آجاتی تھی

مگر آج لائیبری آنے کا اسکا مقصد کچھ اور تھا

اسنے آرام سے ایک ٹیبل منتخب کی اور بیٹھ گئی جیسے کسی کا انتظار کر رہی ھو

ساتھ وہ موبائل بھی دیکھ رہی تھی

www.Novelshub.pk

ایک نظر لائبریری کے داخلی دروازے پہ ڈال کے وہ دوبارہ چیونگم چباتے موبائل میں مصروف ہو جاتی

اسکی ذات میں اتنی خود اعتمادی اور غرور تھا جیسے جو ارادہ وہ کرے گی وہ پایہ ء تکمیل ہو گا

کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ شائد کوئی اندر آیا ھے۔ اس نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں ابھی وہ آکر بیٹھا تھا اور حسبِ معمول سر جھکائے جانے کونسی کتابوں کے مطالعے میں مصروف تھا

لارا نے فرصت سے اسکا جائزہ لیا

کیتھی جو اس کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ تھی کو تو وہ جھٹلا آئی تھی مگر آج اسے اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد وہ اعتراف کر گئی تھی کہ بلاشبہ وہ بے حد خوبصورت تھا۔ مردانہ وجاہت کا مکمل شاہکار۔۔ چھے فٹ سے نکلتا ہوا قد، تیکھی مغرور ناک، سنجیدگی کا تاثر دیتیں بے نیاز آنکھیں، گھنی مونچھوں تلے بھرے بھرے عنابی بھنچے ہوئے ہونٹ اور گردن تک جاتی بھوری مائل بھرپور داڑھی اسے بہت دلفریب اور سب سے منفرد بناتی تھی

مگر وہ کتنا بے خبر تھا اپنے حسن سے یا پھر بہت مغرور جیسے اسے خود بھی خود پر بہت ناز ہو۔۔

لارا کو پہلی بار اپنا دل ہارتا ہوا محسوس ہوا

اسکی سب ادائیں، بے نیازیاں اسکے سامنے ہیچ لگنے لگیں

وہ بے اختیاری میں چلتی ہوئی اس کی میز تک آگئی

www.Novelshub.pk

ابراہیم نے چونک کر اسے دیکھا

کب لا رہے ہو پھر اسے اپنی لائن پہ ؟

کچھ زیادہ وقت نہی دے دیا تم نے اسے ؟

مائک نے پیپر ویٹ گھماتے ہوئے اسکی جانب سوالیہ انداز میں دیکھا جو خاموشی سے سگار کا دھواں اڑاتا ہوا کسی گہری سوچ میں غرق تھا

مائک کی بات پر اس نے اتنے ہی سکون سے اسے دیکھا اور سگار کو ایش ٹرے میں رکھا

ارادہ تو میرا اب تک اسے ہی لائن پہ لانے کا تھا مگر اب میرا مقصد بدل چکا ہے

وہ آرام دہ انداز میں ہرن کی کھال سے بنے خوبصورت نایاب صوفے کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر اپنے مخصوص پر اسرار انداز میں مسکراتے ہوئے بولا

مائک اسکا بزنس پارٹنر تھا اور وہ بھی اسی کام میں ملوث تھا بلکہ مائک نے ہی اسے یہ رستہ دکھایا تھا جسکی منزلیں آگے وہ خود طے کرتا گیا اور اگر ایسا کہا جائے کہ وہ اس کام میں اس سے بھی دو ہاتھ آگے تھا تو یہ غلط نا ہو گا

اچھا۔۔ کونسا مقصد ؟

www.Novelshub.pk

یقیناً کچھ بہت اہم اور خاص ھے ورنہ تم جیسا انسان اور کہیں ٹک جائے ایسا ممکن نہیں۔۔۔

مائک کو اب حیرت کے ساتھ تجسس بھی تھا

وہ اس وقت مائک کے ہی شاندار آفس میں موجود تھے جس میں ہر چیز بہت اعلی اور نایاب تھی

بہت جلد بتاؤں گا مگر ابھی نہی۔۔

کیونکہ ابھی مجھے خود بھی سوچ سمجھ کر بازی لگانی ھو گی

شطرنج کا مہرہ تو میرے ہاتھ میں ھے مگر اس کو کونسے خانے میں لگانا ھے کہ بازی میں ہی جیتوں اس کے لیے عقل سے کام لینا ھو گا

وہ ٹھہرے ھوئے انداز میں رک رک کر بولا

ہمممممم۔۔۔خیال رکھنا کبھی کبھی بازی الٹ بھی جاتی ھے ایسا نہ ھو جسے تم جیت سمجھو وہ تمہاری مات بن جائے؟

اور اس کاروبار میں مات کا مطلب موت ھے

مائک نے اسے خبردار کرنا چاہا

فکر مت کرو پیارے۔۔ مینے کبھی ہارنا نہی سیکھا

چلو مجھے جانا ھے اب بعد میں ملتا ھوں

www.Novelshub.pk

وہ مختصر بات کر کے جانے کیلیے کھڑا ھو گیا

اوکے۔۔مجھے انتظار رھے گا

مائنک بھی ساتھ کھڑا ھو گیا

وہ بنا جواب دیے سامنے لگے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑا ھو گیا اور کچھ پریس کرنے لگا۔وہ شیشہ دیکھنے میں عام ہی لگ رہا تھا مگر کچھ دیر بعد وہ ایک دروازے کی طرح درمیان سے کھل گیا

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا اسکے جاتے ہی شیشہ واپس اپنی اصلی حالت میں آ گیا

یہ ایک جدید قسم کا کوڈ لاکڈ مرر تھا لیکن کسی کو معلوم نہی تھا کہ یہ کسی قسم کا کوئی خفیہ رستہ بھی ھو سکتا ھے

مائنک اب تک اسکے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

؛کچن سے آتی غیر معمولی شور کی آواز پر اسکی بوجھل آنکھیں آہستہ سے کھلیں۔اسے سمجھ نہی آئی وہ کہاں ھے اس وقت۔

رات شائد اس نے کچھ ذیادہ ہی پی لی تھی تبھی اب تک اس کے حواس گم تھے

www.Novelshub.pk

وہ کچھ دیر پوری آنکھیں کھولے چھت کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ پھر سستی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

ابراہیم آج گھر ہی تھا اور شائد وہ ہی کچن میں کچھ کر رہا تھا

اسکا خیال آتے ہی اس کا حلق اندر تک کڑوا ہو گیا؛ رات ہونے والی جھڑپ اور ابراہیم کا تضحیک آمیز لہجہ سب یاد آ گیا

وہ چپ چاپ اٹھی اور سست قدموں سے چلتی ہوئی کمرے کے ساتھ ملحقہ باتھ روم میں گھس گئی

نیم گرم پانی سے کافی دیر شاور لینے کے بعد اسے کچھ سکون ملا

اس کا سر بھاری اور گردن کا پچھلا حصہ بہت درد کر رہا تھا

باتھ روب پہنے وہ باہر آئی اور آئینے کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی

وہ فرصت سے خود کا معائنہ کر رہی تھی

وہ خوبصورت تھی، طرحدار، پرکشش اور تعلیم یافتہ تھی۔ کس چیز کی کمی تھی اس میں کہ ابراہیم اسکی اسطرح تذلیل کرتا؟

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی

تم نے اچھا نہی کیا ابراہیم۔

وہ سر گوشی کے سے انداز میں بولی

تم خود کو بہت پاکباز سمجھتے ہو؟

اور مجھے حقیر؟

وہ اس سے بے انتہا بدگمان تھی

تمہیں لگتا ھے مجھ سے شادی کر کے تم نے بہت بڑی غلطی کی،؟

اس نے خود سے ہی ایک نقطہ اٹھایا اور اس پہ قائم ہو گئی

وہ نفرت آمیز نظروں سے اب آئینے کو دیکھ رہی تھی جیسے وہاں ابراہیم کھڑا ہو

غلطی تو مینے کی تم سے شادی کر کے

تم سے بہت بہتر مجھے مل سکتے تھے

اسے خود پہ غرور تھا

تم جیسے نام نہاد شرافت کا ڈھول پیٹتے مسلمان یہ سمجھتے ہو کہ عورت تمہارے پاؤں کی جوتی ھے

وہ کینہ توز نظروں اور شر ربار لہجے میں پھنکاری

www.Novelshub.pk

مگر اب یہ جوتی کیسے تمہارے سر پہ آ کے لگے گی۔ بہت جلد تم اس کا خمیازہ بھگتو گے

کسی زخمی ناگن کیطرح بل کھاتی وہ نفرت کی آگ میں جل رہی تھی وہ ایسی ہی تھی خود پسند، خود سر اور بے حس

۔

اسے ابراہیم کو ہر صورت نیچا دکھانا تھا اب۔۔

اسکی آنکھوں میں کچھ چمک تھی

جیسے وہ کچھ ٹھان چکی تھی۔۔۔

تیز تیز چلتے ھوئے اسے ایسا لگا جیسے کوئی اسے آواز دے رہا ھو مگر کون اسے بلائے گا۔؟ اسے تو کوئی بھی نہی جانتا تھا

وہ بنا توجہ دیے روبوٹ کیطرح چلتی جا رہی تھی

رکو۔۔۔ ارے ایک منٹ بات سنو۔۔

وہ آخر کار اس تک پہنچ ہی گیا اور ایک دم اس کے سامنے آ کر اسکو شانوں سے تھام کر بولا

جینی نے اسکے ہاتھوں کو ایسے جھٹکا جیسے کوئی ناپاک چیز اس سے چمٹ گئی ھو

www.Novelshub.pk

وہ بے حد حیرت اور خوفزدہ نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی

کون تھا وہ؟؟اور اس کا پیچھا کیوں کر رہا تھا؟

یعنی اسے کوئی مغالطہ نہی ھوا تھا۔کوئی واقعی اس کے پیچھے تھا

بنی اب گھٹنوں پہ دونوں ہاتھ رکھے جھکا گہرے سانس لے رہا تھا

اتنی سردی میں دور تک بھاگنے کیوجہ سے اسے اب سانس چڑھ گیا تھا

جینی بالکل ساکت کھڑی تھی۔اس میں اتنی بھی ہمت نہی تھی کہ وہ وہاں سے چلی جاتی۔وہ اجنبی نظروں سے ہنوز اسکو دیکھ رہی تھی

اسکی آنکھوں میں اسکے لیے کوئی شناسائی نہی تھی

ایم سوری۔۔میرا مقصد صرف تمہیں روکنے کا تھا پیاری لڑکی

بنی اسے بلاوجہ وضاحت دینے لگا ورنہ اسطرح کے آزاد ملک میں لڑکیوں سے ہاتھ ملانا ساتھ بیٹھ جانا کوئی انوکھی بات نہی تھی مگر جانے کیوں اسے لگا کہ اسے اسکا ہاتھ لگانا اچھا نہی لگا

کون ھو تم؟؟

اسکی سرد اور بے تاثر آواز پر بنی نے حیرت سے اسے دیکھا

www.Novelshub.pk

کیاوہ واقعی اسے بھول چکی تھی یا جان کے انجان بن رہی تھی

کیونکہ انکی پہلی ملاقات کو اتنے دن تو نا ھوئے تھے کہ وہ ایسے بھول جائے یا شائد اسکی یاد داشت بہت کمزور تھی

مگر وہ تو اسے ایک پل کو بھی نہی بھولا تھا اور آج جب اسے اچانک دیکھا تو لگا جیسے اسے ہفتِ اقلیم کی دولت مل گئی ھو

میں بنی۔۔ تمہیں یاد نہی ؟؟

ہم ملے تھے پندرہ دن پہلے وہ سٹور پر ؟؟

وہ بغور اسے دیکھتے یاد دلاتے بولا

وہ آج بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

سادہ معصوم مگر کسی الجھن میں گم۔

میں نہی جا۔۔ جانتی آپکو۔۔

وہ ہکلا کر بولتی مضبوطی سے شاپر کو پکڑے آگے چل پڑی

اررے سنو تو؟؟

بنی فوراً اس کے پیچھے لپکا اور ایک بار پھر اسکے سامنے آکر اس کا راستہ روک گیا

www.Novelshub.pk

جینی کا رنگ ایک لمحے میں زرد ھوا تھا

اسکے ہاتھ کپکپا رہے تھے جنہیں وہ کبھی نیچے گرا لیتی تو کبھی فراک کی جیبوں میں چھپا لیتی۔۔

ایسا اس کے ساتھ پہلی بار ھوا تھا کہ کوئی یوں اسکا پیچھا کرے

کک۔۔کیا چاہیے تمہیں؟ مینے کہا نا میں نہی جانتی تمہیں ہٹو اب سامنے سے

وہ حتی الامکان لہجے کو سخت بناتے ھوئے بولی اور اسے دیکھا جو اسی کیجانب دل و جان سے متوجہ تھا اور یوں دیوار بنے کھڑا تھا جیسے کبھی نہی ہٹے گا

بنی نے مسکراتے ھوئے سر کھجایا

دیکھو میں تمہیں تنگ نہی کرنے آیا۔ پتہ نہی تم انجان کیوں بن رہی ھو؟ یہ تو نہی جانتا مگر تم مجھے بہت اچھی لگی ھو

تمہیں جاننا چاہتا ھوں۔

پلیز تم ڈرو مت۔۔میں واقعی تم میں دلچسپی رکھتا ھوں

کیا تم میری دوست بنو گی؟

www.Novelshub.pk

وہ ایک ہی سانس میں بولے گیا اور منتظر نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگا جس کے چہرے پر کچھ غیر معمولی تاثرات تھے

اس کے چہرے پہ خوف تھا، رنگت بالکل سفید اور وہ ساکت کھڑی تھی

کیا ھوا تمہیں؟؟

تم ٹھیک ھو؟

بنی کو پریشانی ھوئی۔ وہ ایک دم آگے بڑھا اور اسکا گلابی دستانے میں چھپا ہاتھ تھام لیا

اور جیسے بت میں جان پڑ گئی

چھوڑو مجھے۔۔ ہاہاتھ مت لگاؤ

اسنے پوری طاقت لگا کر اسے پیچھے دھکیلا اور اپنا وہ ہاتھ جو اس نے تھاما تھا زور زور سے جھٹکنے لگی

دور رھو مجھ سے

اسکا انداز سخت تھا مگر اسکے لفظوں اور لہجے میں خوف تھا

بنی کو اس کے رویے کی سمجھ نہی آرہی تھی

اسکاری ایکشن بہت عجیب تھا

www.Novelshub.pk

اٹس او کے ریلیکس۔۔۔میں صرف پوچھ رہا تھا

بنی کو اس وقت وہ کوئی مریض لگی مگر وہ ایسے کیوں کر رہی تھی؟

کیا وہ مسلمان تھی؟

جو اسکے صرف ہاتھ پکڑنے پہ آپے سے باہر ہو گئی تھی؟

اسے تو اب تک اسکا نام بھی نہی معلوم تھا

یا پھر بیمار تھی؟

اسے کسی قسم کا فوبیا تھا؟؟

شائد وہ Haphephobia میں مبتلا تھی

(یہ ایک ایسا فوبیا ہوتا ھے جس میں انسان کسی بھی انسان کو چھونے سے گریز کرتا ھے کبھی کبھی یہ فوبیا صرف کسی خاص شخص یا چیزوں تک محدود رہتا ھے مگر کچھ لوگوں میں اس بیماری کے آثار ذیادہ پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں ہر انسان کے چھونے اور چیزوں کو چھونے سے بھی کراہیت محسوس ہوتی ھے اور اس وجہ سے وہ لوگوں سے ملنے سے کتراتا ھے بار بار خود کو اور اپنے استعمال کی چیزوں کو صاف کرتا رہتا ھے

تنہائی پسند اور سراسیمگی کا شکار رہتا ھے)

www.Novelshub.pk

بنی کا ایک دوست سائیکاٹرسٹ بھی تھا اسی وجہ سے اسے کافی معلومات تھیں

بنی کو اب اس میں اور بھی دلچسپی ہو گئی تھی کہ آخر وہ ایسی کیوں تھی ؟

وہ اسے کھوجنا چاہتا تھا

وہ وہیں کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا جو بھاگتی ہوئی اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی

اس نے گہری سانس بھرتے نیچے دیکھا تو اسکی نظر اس کے بیکری سے خریدے سامان کے شاپر پہ پڑی جس میں سے انڈے ٹوٹ کر باہر آ چکے تھے اور ساتھ بریڈ تھی

اسے افسوس ہوا

وہ گھبراہٹ میں سب وہیں پھینک کر چلی گئی تھی۔۔۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑ گیا۔

ہائے۔۔۔کیسے ہو تم ؟

اور کب آئے ؟

وہ آج پھر لغاری کے سامنے تھی

www.Novelshub.pk

وہ دونوں اس وقت کلب میں ہی موجود تھے۔ کیونکہ یہ ہی انکی ملاقاتوں کا مین پوائنٹ تھا

حسین لغاری جو سیگریٹ کے مرغولوں میں کافی دیر سے کسی کا عکس بنا اور مٹا رہا تھا، نے چونک کر اسے دیکھا

وہ اسی سے ملنے آیا تھا مگر اب اسکا دل ایک دم اس سے اوب گیا تھا

اس نے بے دلی سے اس کی جانب دیکھا

وہ سرخ رنگ کے باب کٹ بالوں کے ساتھ موسم کے لحاظ سے لیدر کی گرم جیکٹ اور پینٹ میں گہرے میک اپ کیساتھ ہمیشہ کی طرح بہت حسِین اور اپنی عمر سے دس سال کم لگ رہی تھی مگر لغاری کو اب اس میں کوئی دلچسپی نہی تھی

ابھی کچھ دیر ہی ہوئی۔ تم کہاں تھی؟ اس نے بے تکلفی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ صوفے پہ بٹھایا

میں ابھی ہی آئی ہوں ڈارلنگ۔۔

وہ بھی اس پہ تقریباً گرتے ہوئے بولی

لغاری کو اس سے گھن سی آنے لگی مگر فی الحال وہ مجبور تھا

چلو نا کہیں باہر چلتے ہیں

www.Novelshub.pk

وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے لاڈ سے بولی

کیوں نہی۔۔ چلو لانگ ڈرائیو پہ چلتے ہیں باتیں کرتے ہیں پھر کہیں بیٹھیں گے کچھ دیر اور اس کے بعد تم شاپنگ کر لینا؟

وہ فوراً ہی مان گیا اور معنی خیزی سے اسکی جانب دیکھتے ھوئے بولا

مفت آئی شراب کون چھوڑتا بھلا؟

اوکے یہ تو زبردسست آئیڈیا ھے

وہ کھلکھلا کر بولی اور اپنا پرس اٹھا کر اسکی جانب دیکھنے لگی

آج کل وہ جن ہواؤں میں اڑ رہی تھی اسے نا تو اس نوکری کی ضرورت تھی اور نا ہی کلب کے مالک کی پرواہ

اتراتی اور مغرور نظروں سے سب کو نظر انداز کرتی وہ اک ادائے دلبری سے چلتی ھوئی باہر کھڑی لمبی سی گاڑی کی آرام دہ مخمل کی سیٹ پہ دھنس گئی ساتھ ہی لغاری بھی شاہانہ انداز میں اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ گیا

کالے شیشوں نے رات کی سیاہی میں پھیلتے گناھوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

بلیک لیموزین گیلی تارکول کی لمبی سڑک کو اپنے پہیوں تلے روندتی بنا آواز آگے نکل گئی۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

السلام وعلیکم۔۔ باآواز بلند سلام کرتے ھوئے چہرے پر بشاشت لیے وہ ہال میں داخل ھوا

سبھی اس کی طرف متوجہ ھوئے۔بی جان کے چہرے پر اسے دیکھتے ساتھ ہی رونق آگئی۔انہیں اپنے پوتوں میں سب سے پیارازاویار تھا۔

ارے آگیا میرا بچہ۔۔وہ زمانے بھر کی محبت اور شفقت آنکھوں میں سموئے اٹھ کر اسے سینے سے لگانا چاہتی تھیں

اونہوں۔۔دادو بیٹھیں آپ۔وہ فوراًا نکے پاس آیا اور بیٹھے بیٹھے انکے گلے لگ گیا

سب دادی پوتے کا پیار دیکھ کر ہنسنے لگ گئے

سب کو ہی پتہ تھا بی جان کا لاڈلا بس زاویار ھے۔وہ دور جو رہتا تھا

چلو جی!!ہم تو دادو کے کچھ لگتے ہی نہی۔کیسے جپھیاں اور پپیاں دی جارہیں ہمارے سامنے ہی۔۔

ضیغم اور زارون پھاپھا کٹنیوں کیطرح سینہ کوبی کرنے لگے

ان دونوں کو ہی بی جان سے شکوہ تھا کہ وہ ویسا لاڈ ان سے نہی کرتیں

غازیان بھی انکے انداز پہ مسکرائے بنانہ رہ سکا

سفر کیسا گزرا غازیان؟موسم بھی خراب تھا۔

www.Novelshub.pk

سکندر خان نے شفقت بھرے انداز میں اسکے کندھے تھپتھپا کر پوچھا

جی چاچو سفر سہی رہا لاھور میں تو ٹھیک تھا موسم، یہاں آتے آتے گھرے بادل بن گئے

وہ تھکاوٹ کے باوجود بشاشت سے بولا

اپنوں سے ملنے کی خوشی ہی اتنی ھوتی ھے اور وہ تو تھا بھی وہاں بالکل اکیلا جبکہ حویلی کی رونق جیسی بات کہیں نا تھی

دادو یہ بتائیں میرے پودے کیسے ہیں،؟ کوئی خیال بھی رکھتا ھے انکا یا ایسے ہی پڑے رہتے ؟

اسے بس اپنے پودوں کی فکر تھی

چلیں جی بھائی آپ بھی نا۔ گل دوپہری کھکھلا کے ہنسی۔۔

کوئی سوچ بھی سکتا ھے کہ آپ مستقبل کے ڈاکٹر ہیں؟ باغبانی کا ایسا شوق کسی ڈاکٹر کو نہی ھو سکتا کم از کم۔

اسکی بات پہ زاویار بھی لطف اندوز ھوا

تمہارے پودے بالکل ٹھیک ھیں اور ہرے بھرے ہیں۔ بریرہ پورا خیال رکھتی ھے انکا۔

غازیان بھی گفتگو میں شامل ھوا جو ویسے تو کافی خشک مزاج تھا مگر زاویار کیساتھ اسکی گاڑھی چھنتی تھی

www.Novelshub.pk

اس کے کہنے پر زاویار نے تشکر بھری نظروں سے بریرہ کیجانب دیکھا جو سب کو اپنی طرف متوجہ ھوتا دیکھ کر گڑبڑا گئی۔ اسے خبر نہی تھی کہ زاویار سے اسکی دلچسپی اب ظاہر ھونے لگی تھی

گل افشیں اور حمیرا نے بھی معنی خیز انداز میں اسکی جانب دیکھا

تھینک یو بھئی بریرہ پھر تو۔۔ زاویار نے باقاعدہ شکریہ ادا کیا۔

بریرہ اسکی اتنی سی توجہ پر ہی کِھل کے گلاب ھو گئی

بیٹا۔۔ تم اب فریش ھو جاؤ اور آرام کرو۔ کافی لمبا سفر کر کے آئے ھو۔ پھر کھانا لگواتے ہیں۔

زریاب خان نے اسکی تھکن کے خیال سے کہا

جی بابا۔ میں اب تھوڑا آرام کرونگا پھر کھانا سب کے ساتھ ہی کھاؤں گا

اسے بھی اب اپنے پر سکون کمرے کی طلب ھو رہی تھی

ہاں ہاں جاؤ شاباش لیٹو جا کر اور خبردار ضیغم اور زارون تم دونوں نے بھائی کو تنگ کیا ھو تو۔۔

زریاب خان نے ان دونوں کو بھی خبردار کیا جو اس کے پیچھے کمرے میں ہی جانے کو پر تول رہے تھے۔ اور اب منہ لٹکا کر شرافت سے واپس بیٹھ گئے تھے۔

www.Novelshub.pk

زاویار اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اسکے جاتے ہی سب مرد حضرات بھی مردان خانے چلے گئے۔ افراسیاب خان سو رہے تھے اسلیے انہیں اٹھانا مناسب نہی سمجھا زاویار کا ارادہ ان سے کھانے پر ملنے کا تھا۔

بی جان بھی آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ھوں؟؟؟

وہ پوچھنے کیساتھ منتظر نظروں سے اسکی آنکھوں میں براہِ راست دیکھ رہی تھی

ابراہیم نے سر تاپا اس کا جائزہ لیا

وہ کافی طرحدار اور خوبصورت لڑکی تھی اکثر ہی وہ اسے دوستوں کے جمگھٹے میں دیکھتا رہتا تھا۔ اسکے دوستوں میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی شامل تھے جو کہ بہت عام بات تھی۔

وہ اسی کے سیکشن میں تھی مگر ابراہیم نے کبھی بھی اسے پڑھائی کرتے نہی دیکھا تھا اور آج جانے وہ اس کے پاس کیوں آئی تھی؟

جی ضرور۔۔ وہ مختصر جواب دیکر دوبارہ اپنے نوٹس پر جھک گیا

جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اس سے مزید کوئی بات نہی کرنا چاہتا تھا

www.Novelshub.pk

لارا نے ابرو اچکا کر اسکا لیے دیے والا انداز دیکھا۔ ایسا پہلی بار ھوا تھا کہ وہ خود کسی کے پاس چل کر آئی تھی اور پھر بھی اسے نظر انداز کیا جا رہا تھا

وہ سر ہلا کر اسکے سامنے والی کرسی پہ ٹک کے بیٹھ گئی اور پھر سے اسے دیکھنے لگی جو ہنوز سر جھکائے یوں مصروف تھا جیسے نوٹس کی جگہ کسی خزانے کا نقشہ اس کے ہاتھ لگ گیا ھو

کیا نام ھے آپکا؟؟ ویسے مجھے لارا کہتے ہیں،، لارا ڈیوڈ۔۔

اس نے سوال کیساتھ اپنا تعارف بھی کروایا

ابراہیم نے اب کی بار پورے دھیان سے اسے دیکھا

جو پوری طرح اسی کیجانب متوجہ تھی جیسے اسی کیلیے آئی ھو۔۔

ابراہیم کہتے ہیں مجھے۔۔ کچھ توقف کے بعد اس نے صرف نام بتا کر اپنا تعارف سمیٹا

او۔۔۔ نائس نیم۔۔۔ وہ دلکش مسکراہٹ کیساتھ بولی

ابراہیم ایک پل کو اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا

سامنے بیٹھی لڑکی اپنی مسکان سے کسی کو بھی تسخیر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔ مگر وہ بھی ابراہیم تھا۔

ہلکا سا مسکرا کر اس نے تعریف وصول کی

www.Novelshub.pk

لارا کو لگا کہ شائد اس نے آج سے پہلے اتنا حسین مرد نہی دیکھا۔ وہ بہت شاندار تھا

وہ مسمرائز ھو کر اسے دیکھے گئی جو اب کچھ الجھن سے اسکی بے باکی ملاحظہ کر رہا تھا لیکن پھر بھی جانے کیوں اسے اسکا بیٹھنا برا نہی لگ رہا تھا

آپ مسلمان ہیں؟

اس نے ایک اور سوال کیا جیسے وہ خود بھی اس مختصر گفتگو کو طول دینا چاہتی ھو

جی الحمدُللہ میں مسلمان ھوں

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا جس کی لارا کو سمجھ نہی آ سکی

سوری۔ کیا کہا ابھی آپ نے؟

وہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

ابراہیم زیرِلب مسکراتے ھوئے سر جھکا گیا اور ایسا کرتے ھوئے وہ اتنا پیارا لگا کہ لارا کو لگا اب تک کا گزرا تمام وقت بے کار تھا وہ اسے پہلے کیوں نا ملا؟

شکر ادا کیا اپنے مسلمان ھونے پہ،، گھمبیر سحر انگیز آواز میں اسے مطلب سمجھاتے ھوئے اب بھی اسکے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں الوہی سی چمک۔

www.Novelshub.pk

لارا اسکی مقناطیسی شخصیت میں گم ھوتی چلی گئ

باتیں کرتے وقت کیسے گزرا پتہ ہی نا چلا۔۔

ابراہیم بھی اسکی نیلی آنکھوں میں ڈوبنے سے خود کو بچا نہ سکا۔۔۔

" ٹھک ٹھک۔۔ دستک کی آواز پر زاویار نے دروازے کی طرف دیکھا

وہ ابھی ابھی ہی شاور لیکر بیٹھا تھا" نیم گرم پانی سے نہانے کے بعد اسے اب کافی اچھا محسوس ھو رھا تھا

" آجائیں پلیز۔۔ وہ ہمیشہ سب کو عزت سے مخاطب کرتا تھا"

"اس کے اجازت دیتے ہی دروازے میں سے بریرہ کی صورت نمودار ھوئی جو ہاتھ میں چھوٹی سی ٹرے جس میں ایک مگ تھا" تھامے منتظر کھڑی تھی۔

"ارے بریرہ آپ۔۔۔ آجائیں اندر " اس نے ہمیشہ کیطرح نرمی اور عزت سے بات کی شائد یہ ہی وجہ تھی کہ سبھی کو زاویار بہت پسند تھا

میں نے سوچا آپ تھکے ھونگے تو آپ کو کافی بنا دوں"

"وہ مسکراتے ھوئے اپنے آنے کی وجہ بتانے لگی"

www.Novelshub.pk

"او تھینکیو سو مچ"۔۔مجھے واقعی اس وقت کافی کی ہی طلب محسوس ھو رہی تھی"

"وہ واقعی مشکور ھوا تھا"

"نہیں تھینکس کی کیا بات؟ وہ تو دل و جان سے اس کا ہر کام کرنے کو تیار تھی۔

"اور آپکی سٹڈی کیسی جا رہی ھے؟؟

وہ کافی کا سپ لیتے ھوئے اسکی طرف ایک نظر دیکھ کر بولا

"جی بس سٹڈی بھی اچھی جا رہی۔وہ مختصر جواب دے کے چپ ھو گئی" کم از کم وہ سٹڈی کی باتیں کرنے تو یہاں نہی آئی تھی

"کافی اچھی بنی ھے"

"کچھ دیر بعد اس نے یونہی ازراہِ گفتگو کہا

اب وہ مزید کیا بات کرتا؟

ویسے بھی وہ کم ہی بولتا تھا"

"تھینکیو" اس نے دوبارہ مسکراتے ھوئے کہا اور کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

کمرہ کافی کشادہ اور سادہ تھا

www.Novelshub.pk

"ہر چیز سے نفاست اور سادگی جھلک رہی تھی"

گہرے نیلے اور سکن کمبینیشن سے کمرے کو ابھارا گیا تھا۔

کھڑکیوں پر نیلے رنگ کے پلین ویلوٹ کے بھاری پردے خوابناک سا ماحول پیدا کر رہے تھے۔

پردوں کے ہم رنگ ہی گہرے نیلے رنگ کا دبیز قالین، جس پہ پاؤں رکھتے گدگدی سی محسوس ھوتی تھی"

سکن ووڈ کلر کا قیمتی مگر سادہ فرنیچر آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا

کمرے میں صرف ضرورت کا سامان رکھا گیا تھا

اس نے پورے کمرے کا معائنہ کرنے کے بعد ایک چور نظر پھر سے زاویار پر ڈالی جو لیپ ٹاپ پہ کوئی میلز چیک کرنے میں مصروف تھا اب؛

مطلب اس کی کوئی اہمیت ہی نہی۔۔

اسے حیرت کیساتھ برا بھی لگا۔

"اوکے آپ آرام کریں میں چلتی ھوں"

وہ کچھ پل اسے تکتی رہی پھر ایک دم بولی۔

"حقیقتاً اسے اپنا آپ ایک دم بے کار لگنے لگا۔

www.Novelshub.pk

او۔۔اوکے چلیں ٹھیک ھے۔ملتے ہیں پھر کھانے پہ۔۔

وہ مروتاً بولا ورنہ اب اسے بھی بریرہ کا اتنی دیر اسطرح اکیلے اس کے ساتھ بیٹھنا کچھ عجیب لگ رھا تھا۔

مگر اب وہ اسے خود سے کیسے کہتا جانے کو" تبھی وہ لیپ ٹاپ میں مصروف ھو گیا۔

بریرہ کو اس کے فوراً ہی مان جانے پہ شدید غصہ آیا مگر وہ خاموشی سے باہر آگئی۔

توبہ ھے !!انتہائی کھڑوس انسان ہیں کوئی۔۔

بریرہ دانت چبا کر بولی۔

اتنی دیر سے اتنی خوبصورت لڑکی ساتھ بیٹھی ھے اور کوئی توجہ ہی نہی جناب کی۔۔۔

بریرہ کو اپنی خوبصورتی پہ بہت مان تھا۔

مطلب کوئی ویلیو ہی نہی۔

اسکی اب تک حیرت نہی جا رہی تھی

"خشک مزاج کہیں کے"

بلاوجہ ہی وقت برباد کیا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ سر جھٹک کر نیچے جانے کو سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں اکیلی ؟

وہ سر جھکائے لاپرواہی سے دوپٹہ کندھے پہ ٹکائے بدمزہ سی اپنے ہی دھیان میں سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اچانک غازیان کی گرجدار آواز پر وہ اچھل پڑی۔

اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کر اسکی طرف دیکھا

"اوففففف" غازی لالا۔۔ آپ نے توڈرادیا مجھے۔۔۔!!

اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

غازیان کو اس پہ شدید غصہ آیا" جو رات کے نو بجے اوپر اکیلی پتہ نہی کیوں مٹر گشت کر رہی تھی۔ جبکہ باقی سب تو نیچے تھے۔

تم اس وقت اکیلی یہاں کیوں گھوم رہی ہو؟ اور یہ دوپٹہ ؟؟ اسے کندھوں پہ جھولنے کیلیے اٹھا کے پھرتی ہو؟؟

وہ آنکھوں میں غضب لیے بولا

"مم،، میں زاویار کو کافی دینے آئی تھی غازی لالا۔۔

وہ گڑبڑا کر جلدی سے بولی

www.Novelshub.pk

غازیان کے غصے سے اسے بھی ڈر لگتا تھا جو ہر وقت چنگیز خان بنے رہتے تھے اور سب سے زیادہ بریرہ ہی انکے عتاب کا نشانہ بنتی تھی۔ یہ بات خود اسے بھی سمجھ نہی آتی تھی کہ آخر انہیں سب سے زیادہ غصہ اسی پر کیوں آتا ھے؟

یہ زاویار کیا ھوتا ھے؟

اتنا بڑا ھے وہ تم سے۔۔ سیدھا سیدھا بھائی کہو اسے۔۔

وہ تنک کر بولا

اور کتنی بار تمہیں منع کیا ھے کہ مجھے لالا مت کہا کرو

پتہ نہی انہیں غصہ آ کس بات پر رہا تھا؟

"بریرہ ہونقوں کیطرح اسے دیکھنے لگی"

پپ۔۔ پھر کیا کہوں آپکو؟؟

آپ بھی تو مجھ سے بڑے ہیں،

ڈرتے ڈرتے بھی اس نے پوچھ ہی لیا۔

کیونکہ اب کسی اور نام سے بلاتی تب کوئی اور نقطہ اٹھا لینا تھا انہوں نے۔

www.Novelshub.pk

کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہی اور نا ہی دوبارہ یوں اکیلے ادھر ادھر گھومنے کی ضرورت ھے۔سب کے ساتھ نیچے ہی رھو اور یہ دوپٹہ ؟؟ ٹھیک سے لو سر پہ۔۔

آئیندہ نہ دیکھوں میں اسے زمیں بوسی کرتے۔۔

وہ کڑوے انداز میں بولتا اسے جانے کا اشارہ کر کے خود زاویار کے کمرے کیطرف چلا گیا۔شائد وہ اسی سے ملنے آیا تھا اور عزت افزائی مفت میں اسکی ھو گئی۔

بریرہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔جب یقین ھو گیا کہ وہ چلا گیا ھے تب گہرا سانس بھرا۔۔

توبہ ھے !!ایویں ہی بلاوجہ کا رعب ڈالتے رہتے مجھ پہ۔۔

پتہ نہی کیا ھے ہر وقت ڈانٹتے ہی رہتے ہیں۔

کڑوے کریلے کہیں کے۔۔ ہنہہہہہ۔۔

انہیں لالا نہ کہوں اور زاویار کو بھائی کہوں ؟ یہ کیا بات ھوئی بھلا؟؟

لگتا ھے دماغ کھسک گیا ھے انکا۔

بریرہ کو تو اس وقت یہ ہی لگا کم از کم۔اسی لیے وہ اونچی آوز میں اس کی برائیوں میں مصروف تھی

تم ابھی تک یہیں ھو؟؟؟؟؟؟

www.Novelshub.pk

غازیان کی پیچھے سے آتی آواز پر اس کا دل دھک سے رہ گیا

یہ اتنی جلدی واپس بھی آگئے

وہ حیران تھی مگر مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق کپکپاتی ٹانگوں سے مڑ کے اسے دیکھا جو شر ربار نظروں سے اسے ہی گھورنے میں مصروف تھا

یہ پہلے سے بھی زیادہ غصے میں کیوں ہیں ؟؟ کہیں انہوں نے سن تو نہی لیا کچھ ؟

تم ایک بار میں نہی سنتی کچھ ؟؟

غازیان کو اسکے بت کیطرح کھڑے اور جواب نہ دینے پہ حیرت بھی ہورہی تھی اور تپ بھی چڑھ رہی تھی

یہ لڑکی ہمیشہ الٹے کام کرتی تھی

جج۔۔جا۔۔۔جارہی تھی۔۔

وہ اٹک اٹک کر بولتی تیزی سے سیڑھیاں اتر گئی۔۔

مبادا وہ دوبارہ کچھ اور نہ کہہ دے۔

غازیان سر جھٹک کر واپس کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

جاری ھے

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 6

"وہ آج پھر اس علاقے میں موجود تھاء

سیاہ رنگ کی کرولا جس کے شیشے بھی سیاہ ہی تھے اسلیے کچھ سمجھ نہی آتی تھی کہ اندر مرد ھے یا عورت۔۔

مگر اس علاقے میں ایسی گاڑی کا ھونا اور یوں بے سبب کھڑے رہنا انوکھا نہی تھا۔ یہاں ذیادہ تر لوگوں کے پاس ایسی ہی مہنگی گاڑیاں تھیں۔

وہ کچھ دیر بلڈنگ کی سائیڈ پہ گاڑی کھڑی کر کے بیٹھا رھا۔

آج اسے یہاں آتے پندرھواں دن تھا مگر اس دن کے بعد وہ دوبارہ نہی دکھی تھی۔

یہ تو اسے معلوم تھا کہ وہ یہیں رہتی ھے مگر وہ کسی بھی کام سے ایک بار بھی باہر نہی آئی تھی

اس نے کلائی پہ بندھی قیمتی گھڑی پہ ٹائم دیکھا" اس وقت شام کے سات بج رھے تھے۔

بلڈنگ سے اکادکا لوگ آجا بھی رھے تھے

www.Novelshub.pk

اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور سکون سے سیٹ پیچھے کر کے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جیسے اسے کوئی جلدی نا ھو۔

وہ سیگریٹ کے گہرے کش لیتا بلڈنگ سے باہر آنے والے رستے پر ہی اپنی زیرک نگاہ ٹکائے ھوئے تھا مگر نا تو اس فلیٹ کی سڑک کیجانب کھلنے والی کھڑکی کھلی تھی اور نا ہی کسی کے باہر آنے کے آثار نظر آرھے تھے وہ جو کوئی بھی تھا بہت مستقل مزاج تھا۔ روز کے تین گھنٹے وہ اسی جگہ خاموشی سے کار میں بیٹھ کے کسی کا انتظار کرتا تھا مگر شائد ابھی تک اسے کامیابی نہی ملی تھی مگر وہ نا امید نہی تھا۔

وہ بس منتظر تھا۔

آئی ایم سوری۔۔۔ ابراہیم۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں کل رات غصے میں تھی۔۔ تم سے جو کچھ بھی کہا ۔۔ اس پہ شرمندہ ھوں۔۔ آئیندہ ایسا کچھ نہی ھو گا۔۔

وہ اپنے لیے ناشتہ بنا رھا تھا جب پیچھے سے اس کی شرمندہ آواز سنائی دی۔

ابراھیم نے مڑ کے اسے دیکھا

وہ سکن کلر کے سلک کے ملائم ٹراؤزر شرٹ پہ میرون کارڈیگن پہنے واقعی بہت شرمندہ لگ رہی تھی

ابراھیم کا دل فوراً ہی پسیج گیا

www.Novelshub.pk

اسے واقعی اس سے محبت تھی اور وہ چاہتا تھا کہ وہ سدھر جائے مگر کل کی اس کی حرکت سے وہ ناامید ہو گیا تھا

اس نے کچھ بھی کہے بنارخ موڑ لیا اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا وہ ابھی اسے تھوڑی سزا دینا چاہتا تھا تبھی وہ اب تک ایک لفظ نہی بولا تھا

لارا جو اس امید پہ آئی تھی کہ اسکے معافی مانگنے پہ وہ فوراً ہی مان جائے گا اور آگے بڑھ کے اسے گلے لگا لے گا کیونکہ وہ اس کے معاملے میں ایسا ہی تھا موم کیطرح پگھل جانے والا مگر اسکا ہنوز سرد مہر انداز دیکھ کر وہ بوکھلا گئی اس نے اسے دیکھا تک نہی تھا

وہ کچھ دیر اسکی پشت کو دیکھتی رہی جو سرد مہر بنارخ موڑے خاموش کھڑا تھا

پلیز ابراہیم۔۔مجھے ایسے نظر انداز مت کرو۔۔میں۔۔میں واقعی پشیماں ہوں۔۔اور چاہتی ہوں کہ اپنی غلطی کا مداوا کروں۔وہ پیچھے سے اسکی پشت سے لگ کے رونا شروع ہو گئی۔۔۔

وہ مزید سخت نہ بن سکا" یہ سچ تھا کہ اس سے اسکا رونا برداشت نہی تھا

وہ خاموشی سے پلٹا اور انتہائی نرمی سے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔

وہ ایک دم چپ ہو گئی۔

www.Novelshub.pk

میں تم سے ناراض نہی ھوں، ہو ہی نہی سکتا۔ہاں غصہ ضرور تھا مگر اب وہ بھی نہیں۔۔۔وہ مسکراتے ھوئے اس کے آنسو صاف کرتے ھوئے بولا

بس اب اس بارے میں کوئی بات نہی ھو گی۔۔

مجھے یقین تھا میری محبت تمہیں بھٹکنے نہی دے گی۔

اس کے لہجے سے مان جھلک رہا تھا

ابراہام۔۔ تمہاری محبت مجھے کہیں جانے ہی نہی دیتی۔میں کیا کروں؟

وہ لاڈ میں ہمیشہ ہی اس کا نام بگاڑ دیا کرتی تھی اور اسے یہ بگڑا نام بہت عزیز تھا۔۔

بس۔۔اب میں آج ہی بابا کو فون کر کے تمہارے اور جینی کے بارے میں بتا دوں گا

کیا ھو گا تھوڑا ناراض ہی ھونگے نا۔۔

میں جانتا ھوں اماں، بابا سب مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔

لارا چپ چاپ اسے دیکھتی رہی۔

اسے خود سے جڑے رشتوں پہ کتنا مان اور یقین تھا۔

شائد وہ بیوقوف اک سادہ شخص تھا۔

www.Novelshub.pk

ابراھیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممممم؟۔۔۔۔وہ فوراًاسکی طرف متوجہ ھوا

میرے خیال سے یہ باتیں فون پہ کرنے کی نہی ہیں۔۔

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے نرم وملائم ہاتھوں میں جکڑ کر بولی

کیا مطلب؟وہ الجھن میں تھا

میرا مطلب تمہیں پاکستان واپس جا کے انہیں خود بتانا چاہیے

"وہ ٹھیک کہہ رہی تھی" کیونکہ فون پہ وہ انہیں ویسے نا سمجھا پاتا شائد اور ایسے اچانک اپنی شادی اور بچے کی خبر پہ جانے اماں کا کیا حال ھوتا؟

وہ اس کی بات پہ متفق ھوا۔

ٹھیک ھے پھر تم لوگ بھی تیاری کرو۔ہم ساتھ چلیں گے۔

میں جانتا ھوں اماں ناراض بھی ھوئیں تو جینی کی معصوم صورت انہیں یہ ناراضگی برقرار نہی رکھنے دے گی

وہ پرجوش انداز میں بولتا ھوا فوراًہی مان گیا۔

نہی ابراھیم۔۔ابھی ہمارا جانا مناسب نہی

www.Novelshub.pk

وہ اس بات پہ راضی نہی تھی۔

پہلے تم جاؤ۔ انہیں مناؤ اور پھر جینی کا پاسپورٹ بھی تو بنوانا ھے اس میں بہت وقت درکار ھو گا۔

میں پیچھے سے یہ کام کرونگی اور جب اماں بابا مان جائیں تو تم ہمیں لینے آنا

ہم ساتھ جائیں گے۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے اسکی طرف دیکھنے لگی کہ آیا وہ اس کی بات سے متفق ھے کہ نہی۔

ابراہیم نے اس کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھا اور کھینچ کے اسے گلے لگا لیا

تم جانتی ھو لارا۔۔ آج تمہارے منہ سے اماں بابا کا نام سن کے دل میں سکون بھر گیا

مجھے بہت اچھا لگا۔۔ وہ بہت خوش تھا

بس اب مشکل دن کٹنے والے۔۔

اب ہم بہت جلد پاکستان جائینگے

تم دیکھنا وہاں سب تمہیں کتنا پیار دیں گے۔

وہ مسکراتے ھوئے شائد اب اپنے گھر پہنچ گیا تھا

www.Novelshub.pk

وہ بہت پر امید تھا۔۔

وہ بھی مسکراتی رہی۔۔

مگر اس کی مسکراہٹ کچھ عجیب تھی۔

بی جان۔۔ دے دیں نا اجازت،، اب کیا کالج دور ہے تو میں پڑھوں ہی نا؟؟

وہ کب سے انکی منتیں کر رہی تھی مگر ان کے منہ میں بس ناں کی تکرار تھی۔ پر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

اے گل دوپہری۔۔ جان چھوڑ چل اٹھ میں نے کہہ دیا نا۔۔ جو بھی پڑھنا یہیں پڑھ لے شہر جا کے نہی پڑھنا۔۔ کون تجھے چھوڑنے لینے جائے گا؟؟

بی جان اب اسکی ضد سے سخت عاجز آ گئیں تھیں۔

جس پہ شہر جا کے پڑھنے کا بھوت سوار ہو گیا تھا

بی جان۔۔ یہاں وہ پڑھائی نہی ہے اب۔ اللہ کیسے سمجھاؤں ان ضدی بوڑھوں کو۔

وہ منہ میں بڑبڑائی۔

کیا بول رہی ہو؟ وہ عینک کے اندر سے اسے گھور کر بولیں

www.Novelshub.pk

گل افشیں ساتھ بیٹھی بس دھیمی مسکان سے انہیں دیکھ کے اپنے کام میں لگی رہی

اسے پتہ تھا وہ بے کار سر کھپا رہی تھی۔ پر یہ بات نہ گل سمجھتی تھی نا بی جان۔

بی جان پلیز نا۔۔ چھوڑنے کا کیا مسلہ ھے بھلا کوئی بھی چھوڑ کے آسکتا ورنہ بسیں بھی چلتیں کالج کی۔

اس نے فوراًہی حل پیش کیا۔

اچھاااا۔۔تو اب خانزادیاں یوں بسوں میں دھکے کھاتی پھریں گی؟

بی جان کسی طور اسکی بات سے متفق نہی تھیں اور نا ہی ھونا چاہتی تھیں۔۔

سچ بات تو یہ تھی وہ راضی ھونا ہی نہی چاہتی تھیں۔۔

انہیں ڈر تھا کہ کہیں خوش بخت کیطرح وہ گل دوپہری کو بھی نہ کھو دیں۔

خوش بخت انکی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھی۔ اللہ نے تین بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا تھا۔ وہ انہیں سب سے پیاری تھی۔ گل افشیں اور گل دوپہری اسی کی نشانیاں تھیں۔

گل دوپہری کی پیدائش کے بعد دونوں میاں بیوی نوشہرہ ہاسپٹل میں چیک اپ کروانے گئے تھے۔ اس وقت گل دوپہری صرف چار ماہ کی تھی۔ اور بہت بیمار تھی۔ اسی کے علاج کیلیے خوش بخت کو شہر کے ہسپتال جانا پڑتا تھا۔ حویلی سے شہر کا آنے اور جانے کا رستہ تقریباً ایک گھنٹے کا تھا۔ کیونکہ شہر جانے والی سڑک کافی کچی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ دن بی جان کو آج بھی اپنی پوری جزیات کے ساتھ یاد تھا۔۔جب گل کو لیکے صبح ہی صبح خوش بخت اور اس کا میاں شہر روانہ ھو گئے تھے۔

گاڑی کچے پکے رستوں پہ رواں دواں تھی

ڈرائیور اس دن چھٹی پر تھا اسلیے خاور خود ڈرائیو کر رھا تھا اور ساتھ خوش بخت بڑی سی چادر میں خود کو چھپائے گل کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔

ایک پل کا کھیل تھا اور بازی الٹ گئی

خاور کو سمجھ بھی نہ آئی کہ سامنے سے آتے گندم کے ٹرالے کیساتھ انکی گاڑی کی زور دار ٹکر ھوئی اور انکی گاڑی الٹ کر داہنی طرف بنی پکی سڑک پہ گر گئی

ٹرک ڈرائیور موقع پہ فرار ھو گیا۔

خاور اڑ کر پکی سڑک پہ گرا اور موقع پہ ہی دم توڑ گیا۔جب کہ خوش بخت ماں تھی" گل کو اپنے بازوؤں میں بھینچے ہی سڑک پہ گری رہی۔ سر سے بہتا خون بتا رھا تھا کہ چوٹ بہت گہری ھے۔

مگر اس نے گل کو نہ چھوڑا۔ وہاں کھڑے مجمعے میں سے ہی کوئی انہیں ھاسپٹل لے آیا۔

خوش بخت نے ہسپتال میں دم توڑا۔ خاور پہلے ہی جان کی بازی ہار چکا تھا۔

اور رہی گل "تو جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے؟؟

اسے ایک ہلکی سی خراش تک نہ آئی تھی

خوش بخت کے بے جان مردہ بازوؤں میں سے جب شیر خوار چار ماہ کی بچی کو نکالا گیا تو وہاں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی۔

واقعی ماں کا نعم البدل کوئی نہیں۔۔۔

حویلی میں جب یہ اندوہناک خبر پہنچی تو ان پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی

بی جان اور دا جان تو ایک دم ڈھے گئے

دو جوان موتیں اور دونوں ہی جگر کے ٹکڑے۔وہ کس کا غم مناتے۔

افشیں تب پانچ سال کی تھی اور گل چار ماہ کی۔۔زرمینے کو غش پڑ رہے تھے۔خاور انکا بڑا بیٹا تھا۔۔

مگر قسمت کے کھیل کے آگے سبھی بے بس ہیں۔۔

نہ جانے اسمیں کیا مصلحت تھی؟ مگر وقت کا کام ھے چلنا اور وہ بنا رکے چلتا رہا

www.Novelshub.pk

گل افشیں اور گل دوپہری بی جان کی ممتا بھری آغوش میں سما گئیں۔ انہیں خبر ہی نہ تھی کہ انہوں نے کیا کھویا ؟

انہیں تو ماں اور باپ دونوں کا ہی نعم البدل مل گیا تھا۔

افراسیاب خان کی بھی جان تھی دونوں میں۔ مگر گل دوپہری انہیں زیادہ پیاری تھی کیونکہ اس حادثے میں اس کا زندہ سلامت بچ جانا کسی معجزے سے کم نہی تھا۔

زرمینے کو بھی اپنی دونوں پوتیاں دل و جان سے پیاری تھیں۔ اور وہ انکی خوشی میں ہی خوش تھیں۔

بی جان اس حادثے کے بعد بہت ڈر گئیں تھیں۔۔

وہ انہیں اب کہیں دور جانے نہی دیتی تھیں۔

ویسے بھی گل دوپہری میں انہیں اپنی خوش بخت ہی نظر آتی تھی۔

افشیں بالکل اپنے باپ کا پر تو تھی۔ نرم مزاج اور پر سکون" جبکہ گل دوپہری شوخ تھی، جذباتی اور جلد باز تھی بالکل خوش بخت کیطرح۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم بہت پیچھے کا سفر کر آئیں اور جب واپس آئیں تو کمرہ خالی تھا۔ وہ شائد مایوس ھو کر چلی گئی تھی۔۔ گل افشیں بھی نہی تھی

www.Novelshub.pk

انہیں افسوس ھوا۔ وہ جانتی تھیں کہ انہوں نے اسکا معصوم دل توڑ دیا ھے مگر وہ بھی کیا کرتیں ؟ اب ان میں مزید کوئی دکھ جھیلنے کی طاقت نہی بچی تھی۔

بیشک زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ھے مگر وہ اپنے اس خوف کا کیا کرتیں جس نے سالوں سے انکے دل کو جکڑ رکھا تھا

اور وہ اس معاملے میں بے بس تھیں۔

انہوں نے ایک افسردہ سی ٹھنڈی آہ بھری اور نیم دراز ھو کر آنکھیں موند گئیں۔۔۔

کب کرو گے مجھ سے شادی ؟؟ میں اب تمہارے ساتھ ہی رہنا چاہتی ھوں۔ آخر کب تک ہم یوں مختلف جگہوں پہ ملتے رہیں گے۔؟ آج وہ پھر اس کے ساتھ ایک ھوٹل میں موجود تھی۔ اور اس وقت ھوٹل کے ہی پر تعیش کمرے میں جہازی سائز آرام دہ بیڈ پر نرم و گداز کمبل میں لپٹی وہ اس کی جانب دل و جان سے متوجہ تھی" جو بیڈ کے سامنے رکھے قیمتی کاؤچ پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھا سیگریٹ کے گہرے کش لگاتا کسی اور ہی سوچ میں گم تھا ۔ آج کل اسے لگتا تھا کہ لغاری اس کے ساتھ ھو کے بھی اسکے ساتھ نہی ھے۔۔ وہ بہت خاموش ھو گیا تھا" بولتا تو وہ پہلے بھی کم ہی تھا مگر وہ اسکی گہری باتیںء اور وارفتہ نگاہیں جیسے کہیں کھو ہی گئیں تھیں۔۔ وہ الجھن میں تھی

www.Novelshub.pk

تبھی آج یہ ذکر کر بیٹھی۔ اسے لگتا تھا کہ اس کا دل اس سے اوب گیا ھے اب۔۔ وہ کل رات سے اس کے ساتھ تھی مگر وہ بار بار کہیں کھو جاتا تھا۔

وہ لڑکی کون ھے؟؟؟؟

طویل ھوتی خاموشی میں اس کی گھمبیر آواز نے جیسے کوئی صور پھونکا تھا۔

لارا اپنے سوال کے جواب میں اسکا سوال سن کے حیران رہ گئی۔۔

کون۔۔۔؟؟ کون لڑکی؟؟؟

وہ اٹک اٹک کر بولی۔۔ جانے کیوں اسے اس پل ایک دم اس سے خوف سا محسوس ھوا۔۔ وہ کچھ عجیب لگا تھا اسے۔۔

لغاری نے سرد بے تاثر نگاھوں سے اسے دیکھا" پھر جھک کر سیگریٹ کو اپنے بھاری بوٹ تلے مسلا۔۔ حالانکہ ایش ٹرے ساتھ ہی پڑا تھا مگر ایسا وہ تب کرتا تھا جب اسے کسی پر بہت غصہ آیا ھو۔۔

سیگریٹ مسلنے کے بعد وہ آرام سے کھڑا ھوا" کھڑے ھونے سے اسکا دراز قد اور بھی نمایاں ھو گیا۔۔ وہ چپ چاپ ویسے ہی لیٹی اسے دیکھتی رہی۔ در حقیقت اس میں اٹھنے کی سکت ہی نہ رہی تھی۔

آج وہ اسے بہت اجنبی اور سفاک لگ رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ کوٹ کے اوپری دو بٹن بند کرتا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پر سکون چال چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور اس کے بالکل قریب آکر بیٹھ گیا۔۔لارا بھی اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور انتہائی نرمی سے اس کے گال تھپتھپائے۔اس کے ہاتھ بے حد سرد تھے۔۔وہ اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھ رہا تھا۔۔لارا کو جانے کیوں اس کی نگاہوں سے خوف محسوس ہوا۔۔

لغاری۔۔تم۔۔۔کونسی لڑکی کا۔۔۔

ششششششش۔۔۔۔ابھی وہ بات مکمل بھی نہ کر پائی تھی کہ اس نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کے اسے چپ کروادیا۔۔

وہ فوراً ہی خاموش ہو گئی۔

اسے لگا وہ دیوتا ہے کوئی اور وہ اس کی پجارن۔۔وہ جو کہے گا وہ مانتی جائے گی

تم جانتی ہو۔۔میں کس کی بات کر رہا ہوں۔وہ پر یقین تھا۔۔

وہ لڑکی تمہاری کیا لگتی ہے ؟جو تمہارے ساتھ ہی رہتی ہے اور تم نے ایک بار بھی اس کا ذکر مجھ سے نہی کیا۔؟

اب کی بار وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے اس سے مخاطب تھا۔۔

اس کا انداز پچکارنے والا تھا۔جیسے وہ اپنی مرضی کا جواب ہی سننا چاھتا ہو۔

www.Novelshub.pk

مم۔۔۔میری۔۔۔۔میری بیٹی ہے وہ۔۔

وہ رک رک کر بولی

وہ چپ چاپ اس کے منہ سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کو بغور سن رہا تھا۔

وہ اس کی بیٹی تھی۔۔یہ سن کر وہ مطمئن ہوا تھا۔۔

وہ آرام دہ انداز میں بیٹھ گیا۔

مجھے۔۔۔وہ۔۔۔چاہیے۔۔۔

اور۔۔

مجھے۔۔۔وہ۔۔۔ہی۔۔۔چاہیے۔۔۔

اسکے سیاہی مائل ہونٹوں سے سرسراتے ہوئے سرد الفاظ نکلے۔ جنہوں نے لاراڈیوڈ کو منجمند کر دیا۔۔

کک۔۔۔کک۔۔کون ہو تم؟؟؟

کچھ دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی۔

اتنی سردی میں بھی اسکے ماتھے پہ پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار ہوئیں۔ جنہیں وہ اپنی سرد ہتھیلی میں سمیٹ گیا پھر ہلکا سا مسکرایا اور اسکی طرف دیکھا۔۔

www.Novelshub.pk

پیٹر۔۔۔.... Peter

پیٹر کیلی۔۔۔.... Peter Caly

ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ مسکراتی آواز میں بولا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔۔

____

شاہ زین داجان اندر ہیں ؟؟

بی جان سے تھک کے وہ مردانے کیطرف آگئی تھی۔۔

اسے پکا یقین تھا کہ داجان اسکی بات سمجھ جائیں گے۔۔

دوپہر کا وقت تھا۔ داجان اکثر ہی اس وقت اکیلے ھوتے تھے۔

وہ آرام سے چلتی ھوئی انکے کمرے کیجانب آگئی۔

داجان کے کمرے کا دروازہ بند تھا اور باہر ہی شاہ زین کرسی پر بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا۔

گل دوپہری کو یوں اچانک سامنے دیکھ کر وہ گڑبڑا گیا۔ سیگریٹ جلدی میں شائد اسکی انگلیوں کو چھو گیا تھا جو وہ اس سے چھپانا چاہتا تھا۔۔

گل کے منہ سے بے ساختہ قل قل کرتی ہنسی کا فوارہ پھوٹا۔۔۔

شاہ زین چپ چاپ اسے خود پر ہنستے دیکھتا رہا جیسے اگر وہ ایک لفظ بھی بولا تو طلسم ٹوٹ جائیگا۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے گم صم سا کھڑا اس کے بولنے کا منتظر تھا جو ہنس ہنس کے دوہری ہو رہی تھی

سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ میں نے کچھ نہی دیکھا۔۔ وہ ہنسنے کیوجہ سے آنکھوں میں آیا پانی صاف کرتے ہوئے بولی۔

شاہ زین کے چہرے پر بھی مبہم سی مسکراہٹ آگئی۔۔ وہ بہت کم مسکراتا تھا۔

داجان آرام کر رہے ہیں۔۔ آپکو کوئی کام ہے تو مجھے بتا دیں میں انہیں بتا دوں گا

وہ بے حد نرم لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا

نہی نا۔۔ وہ بد مزہ سی ہو کے پیر پٹخ کر بولی۔

شاہ زین کو اس کے بچپنے پہ بے ساختہ ہنسی آگئی۔

مجھے ابھی ہی ملنا ہے ان سے۔۔ آپ جا کے انکو بتائیں کہ میں آئی ہوں۔

وہ ناراضگی سے بولی

بہت ضروری ہے ؟؟؟

www.Novelshub.pk

وہ دلچسپی سے اسکی طرف دیکھ کے بولا

جی بہت ضروری۔

وہ مکمل سنجیدہ تھی۔۔

جو حکم۔۔

وہ فوراً پلٹ کے اندر کمرے میں چلا گیا۔۔

یہ چھے لڑکیاں الگ کر لو اور انہیں ریڈ روم میں رکھو۔۔

اور یہ بارہ گرین میں۔۔

وہ ایک بھورے رنگ کی ڈائری ہاتھ میں پکڑے ہوئے لڑکیوں کی گنتی کر رہا تھا۔

آج وہ صبح سے اسی کام میں مصروف تھا کیونکہ پیٹر رات کو یہاں پہنچ گیا تھا اور آتے ساتھ ہی اس نے اٹھارہ لڑکیوں کا آرڈر دیا تھا جنہیں شام تک تیار کر دینا تھا مگر ان میں سے چھے لڑکیاں ایک جگہ جانی تھیں اور بارہ ایک۔۔

اسی لیے آج ولیم کو سر کھجانے کی بھی فرصت نہی تھی۔

www.Novelshub.pk

سر۔۔یہ آپکی کافی۔۔۔

ایک دراز قد سیاہ فام نے اسکے آگے کافی کا مگ رکھا

اس نے سر کے اشارے سے اسے جانے کو کہا اور گرم کافی کا ایک سپ لیا جس نے اسکی زبان جلادی مگر وہ ہمیشہ یونہی کرتا تھا جانے اسے کیا تسکین ملتی تھی۔۔

پیٹر۔۔میرے خیال سے تم کافی وقت برباد کر چکے ہو" اب تمہیں واپس آجانا چاہیے۔

میں کب تک اپنے کام کیساتھ تمہارا کام بھی دیکھوں اور ویسے بھی جس مقصد کیلیے تم وہاں رکے ہوئے تھے اب وہ مقصد بھی نہی رہا تو پھر۔۔۔۔؟

مائک (جو اس کے آنے کے ہی انتظار میں تھا اور اب وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا) نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا جو اتنے مہینوں سے ایک بیکار عورت کے پیچھے خوار ہو رہا تھا۔۔ کم از کم مائک کو تو یہ ہی لگا۔

پیٹر نے مائک کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھا اور پھر رخ موڑ کے اس جانب جہاں ولیم ایک ایک لڑکی کو چیک کر کے سائیڈ پہ کرتا جا رہا تھا۔

وہ کافی دیر اسی جانب دیکھتا رہا

سب لڑکیاں بے حد خوبصوت 'کم عمر' جوان اور بے داغ تھیں

www.Novelshub.pk

سبھی ایک جیسے سیاہ رنگ کے برہنہ لباس میں موجود تھیں اور ایک دوسرے میں چھپنے کی ناکام کوشش کررہی تھیں۔۔

پیٹر دلچسپی سے دیکھنے لگا

اسے یہ کھیل ہمیشہ ہی دلچسپ لگتا تھا

جس میں ایک جانب طاقت تھی اور دوسری جانب بے بسی۔۔

پیٹر۔۔۔میں تم سے مخاطب ھوں۔مائک کو اسکے اس پر سکون انداز اور خاموشی پہ ہمیشہ ہی غصہ آتا تھا جانے وہ اتنا پر سکون کیوں رہتا تھا؟

ہمم۔۔۔سن رہا ھوں۔۔

وہ اپنے ازلی پر سکون انداز میں گویا ھوا۔

دیکھو۔۔۔ان تتلیوں کو۔۔رنگ برنگی۔۔ حسین "معصوم تتلیاں۔۔ جنہیں دیکھ کر دل بلاوجہ ہی باغ و بہار ھو جاتا ھے۔

کچھ توقف کے بعد وہ بولا۔۔

www.Novelshub.pk

تم جانتے ھومائنک ؟؟میں نے بے حد حسِین "سانچے میں ڈھلی ھوئی مورتیں دیکھی ہیں۔مجھے حسن کبھی بھی اپنی طرف نہی کھینچتا۔

وہ جیسے کسی ٹرانس کی کیفیت میں تھا

"پھر میں نے اسے دیکھا"

"اس میں کوئی شک نہی "کہ وہ ایک خوبصورت عورت ھے۔۔

"طراحدار اور دلکش "۔۔مجھے لگا۔اس کی جگہ یہاں ھے۔۔اس نے ہاتھ سے اس جانب اشارہ کیا جہاں سب لڑکیاں تھیں۔

"ولیم اب خاموشی سے اسے سن رہا تھا

یقیناً کچھ ایسا تھا جو وہ اسے بتانے جارہا تھا۔۔

"میں اسے اپنی ڈگر پہ لانے لگا۔

مجھے اسکا ساتھ پسند آیا تھا۔

"اس کی بانہوں میں سکون تھا۔

وہ ایک دلچسپ عورت تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ اس کے بارے میں بولتے ھوئے لطف اندوز ھوا تھا۔

اور جب۔۔۔

وہ ایک پل کو چپ ھوا پھر بولا

جب میں اپنے مقصد میں کامیاب ھو گیا تو" اچانک پانسہ پلٹ گیا

"بازی الٹ گئی۔۔

پیٹر کچھ ھوا ھے ؟؟؟

"مائک بے اختیار سیدھا ھو کے بیٹھا"

"اس نے اسکی یہ حالت پہلی بار دیکھی تھی

"وہ عجب وحشی سا لگا اسے۔۔

"مائک۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔بہت خوبصورت ھے۔۔

"بہت معصوم۔۔۔

"خوفزدہ۔۔

www.Novelshub.pk

"ہراساں۔۔

"میں۔۔میں اسکے لیے کونسا لفظ استعمال کروں جس سے اسکی تشریح ہو سکے

اسے وہ بے بس لگا۔۔

"وہ کون ہے؟؟

"مائک ایک دم بولا۔۔

"پیٹر نے چونک کر اسے دیکھا"

"اس کی بیٹی۔۔

"قفل ٹوٹا تھا۔۔

"لارا ڈیوڈ کی بیٹی۔۔

"ان چھوئی"

"دلکش"

"بولتا حسن۔۔

"پیٹر اپنا دل ہار گیا ھے مائک۔۔

"اس پل وہ اسے بہت بے بس لگا ان لڑکیوں کیطرح جن کے دام وہ اپنی مرضی سے لگاتا تھا۔

"اسے میں اپنے لیے رکھوں گا۔۔۔

"وہ جیسے خواب کی کیفیت میں تھا

وہ ان سب سے حسِین ھے۔۔

"اور۔۔

"وہ میری ھے۔۔۔

"ہمیشہ سے۔۔۔

"میں چاہتا ھوں۔۔

"وہ چھونے کے لمس سے جب آشنا ھو"

"تو اس پر پہلی چھاپ میری ھو۔۔

"وہ اب تک شائد وہیں تھا

www.Novelshub.pk

"تمہیں کیسے پتہ؟ کہ وہ ان چھوئی ہے""ہو سکتا ہے"اس کا بھی کوئی بوائے فرینڈ ہو؟؟

آخر وہ جس عورت کی بیٹی ہے"وہ عورت پچھلے چھے ماہ سے تمہاری سنگت میں جھول رہی ہے۔۔

"مائک کو اس کے اس یقین پہ ترس آیا"

"ششششش۔۔۔ایسا نہی ہے۔۔

"پیٹر کی آنکھیں دھوکہ نہی کھا سکتیں۔

"اسے آج تک کسی مرد نے نہی چھوا۔۔

ورنہ وہ اتنی ہراساں نہ ہوتی۔۔

"میں نے اس کی آنکھوں میں خوف دیکھا ہے۔۔

"وہ پر یقین تھا"

"حیرت ہے"ایک بدکردار عورت کی اتنی شریف بیٹی۔۔

"مائک گنگ تھا"

"مجھے نہی لگتا"وہ اس کی بیٹی ہے۔۔اور اگر ہے بھی"تو وہ اسے یوں چھپا کے کیوں بیٹھی ہے؟؟

www.Novelshub.pk

"اسے بھی حیرت تھی"

"مگر۔۔

"کچھ بھی ھو۔۔

"بہت جلد۔۔

"وہ یہاں ھو گی"

"میرے پاس۔۔

"میری بانہوں میں۔۔

Mimosa Pudica (چھوئی موئی) بن کر۔۔۔

وہ ایک لطیف سا مزاق کر کے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔

ولیم نے مڑ کر حیرت سے پیچھے دیکھا تھا

جہاں پیٹر شائد زندگی میں پہلی بار ہنسا تھا۔۔

اسے حیرت ھوئی تھی

www.Novelshub.pk

از حد حیرت۔۔۔

"داجان پلیز۔۔۔ آپ بی جان کو سمجھائیں نا۔۔

"وہ مان نہی رہیں"

میڈیکل کی پڑھائی کیلیے شہر جا کے پڑھنا ھوتا ھے۔

وہ یہاں گاؤں میں نہی ھو سکتی۔

مگر بی جان نہی سن رہیں۔۔

گل اب افراسیاب خان کے سر تھی جو تحمل اور شفقت سے اس کا رونا سن رہے تھے۔

شاہ زین بھی کمرے میں موجود تھا مگر اس کے چہرے پہ سخت بے چینی تھی اس کی نئی ضد اور فرمائش سن کے ۔۔

یہ کیا ضد لگا لی تھی اس پگلی نے ؟؟

وہ بھی بالکل نہی چاہتا تھا کہ وہ شہر جائے کیونکہ وہ اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہی کرنا چاہتا تھا۔

وہ تو حویلی میں تھا ہی اس کی وجہ سے۔

www.Novelshub.pk

اگر وہ ہی نہ ھوتی تو اس کا وہاں کیا کام ؟؟

مگر وہ مجبور تھا کہ وہ ایسا کوئی حق نہی رکھتا تھا کہ اسے روک دے اور پھر اسکے اسکے لیے جو بھی جذبات تھے وہ اسی تک محدود تھے۔ وہ تو اس بارے میں بالکل بے خبر تھی تبھی اسکے دل پہ گہرے گھاؤ لگا رہی تھی۔

وہ لب بھینچے چپ کر کے بت کیطرح کھڑا تھا جیسے سولی پہ لٹکا ھو فیصلے کے انتظار میں۔

جبکہ اسے معلوم تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں اسکی مرضی کے مطابق ہی ھو گا۔

افراسیاب خان اس کی بات بھلا ٹالتے ہی کب تھے ؟؟

اور وہ ضدی لڑکی بھی خوب جانتی تھی کہ کس سے کب اور کیسے اپنی بات منوانی ھے۔۔

او تھینکیو دا جی۔۔۔ مجھے پکا یقین تھا آپ میری بات مان جائیں گے۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب اس کی خوشی سے بھرپور چہکتی ھوئی آواز سنائی دی۔۔

شاہ زین کا دل ایک دم بجھ گیا۔

اسے موہوم سی امید تھی کہ شائد وہ اپنی ضد سے پیچھے ہٹ جائے یا پھر افراسیاب خان ہی اسے سختی سے روک دیں

مگر ہر خواہش کب پوری ھوتی ھے ؟

www.Novelshub.pk

وہ بالکل سنجیدہ سر جھکائے جوتے کی نوک سے فرش پہ بچھے قالین کو ہلکی ہلکی ٹھوکر مارنے لگا۔۔

شائد ایسا وہ اپنی پریشانی چھپانے کیلیے کر رہا تھا۔۔

اس کا دل بے حد اداس اور بوجھل ہو گیا۔۔

ہمم۔۔اچھا میرا بچہ خوش رہو۔تمہاری بی جان کو منالوں گا میں خود۔۔

افراسیاب خان اس کے بچوں جیسے جوش پہ مسلسل مسکرا رہے تھے۔۔

تو دا جی۔۔میں پھر اپنی دوست کو فون کر دوں؟؟وہ جس بس میں جائے گی میرا ابھی بس کارڈ بنوانے کا کہہ دے ؟؟

گل دوپہری کا دل بلیوں اچھل رہا تھا

خوشی سے اس کی آواز چہک رہی تھی اور گالوں پہ گلال کھل اٹھے

شاہ زین اس دوران ایک لفظ نہی بولا

اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ابھی سب چھوڑ کے چلا جائے۔۔

اوہوں۔۔۔بالکل نہی۔۔تم بس میں نہی جاؤ گی۔۔

افراسیاب خان اسے سرزنش والے انداز میں بولے

www.Novelshub.pk

کیوں داجی ؟؟

وہ ایک دم مرجھا گئی

دیکھو بچے۔۔

میں نے تمہاری ایک بات مان کر تمارا مان رکھا۔۔وہ پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کے بولے۔۔

اب ایک بات تمہیں مان کر میرا مان رکھنا ھے۔۔

کونسی بات داجی ؟؟

وہ متجسس ھوئی۔۔

وہ پھر سے مسکرائے

شاہ زین بے دلی سے نانا نواسی کی گفتگو سن رہا تھا

تم کالج تو جاؤ گی مگر تمیں چھوڑنے اور لے کر آنے کی ذمہ داری شاہ زین کی ھو گی۔

آخر کار انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا

شاہ زین نے چونک کر انکی طرف دیکھا

www.Novelshub.pk

کیا واقعی انہوں نے وہی کہا تھا جو اس کے کانوں نے سنا؟؟

وہ بے یقین تھا

کیا دل سے مانگی دعاؤں میں واقعی اتنی شدت اور طاقت ھوتی کہ تقدیر بدل کہ رکھ دیں؟؟

کہاں وہ پورے دن میں اس کی ایک جھلک کو ترستا تھا اور کہاں اب وہ پورا دن اس کے ساتھ ھوگا؟؟

اس کی طلب سچی تھی آج وہ خود بھی انگشتِ بدنداں تھا۔۔

او۔۔۔شاہ زین کیساتھ؟؟؟

گل کو حیرت ھوئی۔۔

وہ بھی دل و جان سے اب اسکی جانب متوجہ تھا

بالکل۔۔ کیونکہ مجھے شاہو کے علاوہ اور کسی پہ اتنا بھروسہ نہی۔۔ اور پھر اتنی پابندی سے صرف وہ ہی تمہیں لے کے آ اور جا سکتا

داجان آرام سے بولے۔۔

او داجان۔۔ مجھے قبول ھے

بالکل قبول ھے

www.Novelshub.pk

ہر حال میں قبول ہے

یاہوووووو۔۔

تھینکیو سوچ داجان۔

میں ابھی جا کے سب کو بتاتی ھوں

وہ خوشی سے چلاتی ھوئی اٹھی اور بھاگتی ھوئی باہر نکل گئی۔۔

بیوقف۔۔ داجان بھی اس کے ایسے جانے اور بولنے پہ ہنس دیے۔۔

وہ تھی ہی ایسی معصوم اور حویلی کی رونق۔۔

جبکہ شاہ زین گم صم سا اس کے تین بار قبول ھے کہنے پہ وہیں منجمند کھڑا تھا

کبھی کبھی کسی کے منہ سے انجانے میں ہی ایسا کچھ نکل جاتا جو کسی کیلیے زندگی کی نوید ھوتا۔

وہ پاگل لڑکی یہ کہہ کر اسے بھی پاگل کر گئی تھی۔۔

شائد یہ قدرت کی طرف سے تھا اس نے اسے قبول کر لیا تھا اور اسے کیا چاہیے تھا؟؟

شاہو۔۔۔؟؟

www.Novelshub.pk

افراسیاب خان نے اسے کب سے ایک ہی پوزیشن میں کھڑے دیکھ کر آواز دی۔

جج۔۔جی۔۔جی باباسائیں ؟؟

وہ انکے ایک دم آواز دینے پر گڑ بڑا گیا

اور بے دھیانی میں چہرے پہ ہاتھ پھیرا جیسے دل کا چور پکڑا گیا ھو۔۔

میں اب آرام کرونگا کچھ دیر۔

تم بھی جاؤ آرام کرلو۔ کل پھر تمہیں اس کے ساتھ صبح صبح ہی نکلنا ھے اور وہ ایسی جلد باز ھے کہ اس نے نا تمہیں سکون لینے دینا نہ خود سکون لے گی۔

انکے لہجے میں اس کیلیے صرف پیار تھا بے انتہا۔۔

جی باباسائیں۔۔ میں بھی چلتا ھوں آپ آرام کریں۔

وہ بھی بے ساختہ مسکرا دیا اور پلٹ کر کمرے سے نکل گیا" اسے بھی تو تیاری کرنی تھی۔۔۔

جاری ھے۔۔

قسط نمبر 7

اپنے وطن کی سرزمیں پر قدم رکھتے ہی دل خوشی کے احساس سے بھر سا گیا۔

وہ ڈیڑھ سال بعد واپس آرھا تھا مگر اسے لگ رھا تھا جیسے وہ برسوں بعد آیا ھو

اس نے ایک طمانیت بھرا گہرا سانس لیا اور ادھر ادھر دیکھا کہ کون اسے لینے آیا ھے ؟؟،،،

ائیر پورٹ پہ رش ھونے کی وجہ سے اسے باہر نکلنے میں تھوڑی دیر ھو گئی تھی

اس نے اپنا بریف کیس جو سب کے لیے خریدے گئے تحفوں سے بھرا ھوا تھا اتنی جلدی میں آنے کے باوجود بھی وہ سب کیلیے تحائف لینا نہی بھولا تھا اور ساتھ چھوٹا سا شولڈر بیگ جس میں اس کے تین یا چار جوڑے تھے اٹھا کر ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔۔شائد کوئی لینے نہی آسکا تھا۔

سکندر۔۔۔ادھر۔۔۔"اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی

اس نے مڑ کے دیکھا تو عین اس کے پیچھے زریاب خان کھڑا تھا جو مسکراتی نظروں سے اسے گلے لگانے کو بے تاب تھا

وہ بھی مسکراتے ھوئے اور گرم جوشی سے اس کے گلے لگ گیا

بھائی۔۔کیسے ہیں آپ ؟؟

www.Novelshub.pk

خوشی سے اسکی آواز کپکپارھی تھی

میں سمجھا کوئی نہی آیا

وہ اس سے الگ ھوتے ھوئے بولا

ایسا ھو سکتا ھے بھلا؟؟

میں تو کافی دیر سے آیا ھوا ھوں مگر پھر ایک ضروری کال سے باہر چلا گیا تھا شائد تبھی تمہیں لگا ھو گا

زریاب پیار اس کے کندھے تھپتھاتے ھوئے بولا

اور باقی سب گھر میں کیسے ہیں؟؟ سہراب لالا، بی جان بابا؟؟

وہ بے تابی سے بولا

زریاب اس کی اداسی اور بے چینی پہ بے ساختہ ہنس دیا

یقیناً وہ سب کیلیے بے حد اداس تھا

ابھی سے اداس ھو گئے؟؟

تم تو پانچ سال کیلیے گئے تھے اور ابھی ڈیڑھ سال ھوا صرف۔۔

www.Novelshub.pk

وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا

ویسے کافی خوبصورت ہو گئے ہو۔ کیا راز ہے ؟؟

اب وہ بغور اسے دیکھتے شرارت سے بولا

ابراہیم جھینپ گیا

نہی تو۔۔ کوئی راز نہی۔۔ہاں شائد سب سے ملنے کی خوشی میں ایسا ہو۔۔

وہ بھی ہنستے ہوئے بات کا رخ بدل گیا۔

اچھا چلو ایسا ہی ہو گا پھر۔

چلو بی جان اور بابا تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں

تمہاری من پسند چیزیں بنی ہیں آج۔۔

لگتا ہے آجکا دن تو سکندر ابراہیم خان کا دن ہے۔۔

وہ پھر سے شرارت پر آمادہ تھا

ابراہیم کا پورا نام سکندر ابراہیم تھا

www.Novelshub.pk

مگر سکندر نام سے اسے صرف اس کے قریبی دوست اور بی جان وغیرہ بلاتے تھے

باہر اور ڈاکومنٹس میں اس کا نام ابراہیم خان ہی تھا۔

بھائی آپ بھی نا۔۔

وہ بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس دیا جس میں زریاب کی ہنسی بھی شامل تھی۔۔۔

"وہ آج پھر اسی جگہ موجود تھا"

"جہاں اس دن اس کی اس لڑکی سے ملاقات ہوئی تھی"

"یقیناً وہ یہیں رہتی تھی کہیں، تبھی وہ یہاں کی قریب ترین مارکیٹ میں آتی تھی"

"وہ مارکیٹ ایریا سے نکل کر اب مین سڑک پہ آ گیا تھا

"یہ کافی چوڑی اور لمبی سڑک تھی" جس کے شروع میں لگا داخلی گیٹ اور ساتھ بیٹھے سکیورٹی گارڈ سے اندازہ ہو رہا تھا" "کہ وہ کسی اچھی سوسائٹی سے تعلق رکھتی تھی"

"اس نے گیٹ کے سامنے کھڑے ہو کے دائیں بائیں دیکھا۔

"سڑک کے دائیں جانب بس سٹاپ جانے والا رستہ تھا" جبکہ بائیں جانب مارکیٹ ایریا شروع ہو جاتا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"اسکا مطلب تھا کہ صرف گیٹ سے اندر جانے والا رستہ ہی رہائشی ایریا تھا"

"یعنی وہ یہیں رہتی تھی۔ یہ سوچ کر اس کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک آ گئی۔

"گیٹ اس وقت کھلا ہوا تھا اور گارڈ اٹھ کر ٹہلتا ہوا دور چلا گیا تھا" ورنہ وہ ضرور اس سے پوچھ گچھ کرتا۔

"سوسائٹی ایریا میں اندر جانے کیلیے پہلے اپنا تعارف کروانا پڑتا اور پھر اس شخص کا پتہ دینا پڑتا جس سے ملنے جانا ہوتا مگر ایسا صرف نئے لوگوں کیساتھ ہوتا تھا۔ "کیونکہ وہ اسی وجہ سے گیٹ کے باہر بیٹھا ہوتا" کہ ہر آئے گئے پہ نظر رکھ سکے۔ "اس نے دور جاتے گارڈ کو ایک نظر دیکھا" اور جلدی سے گیٹ سے اندر داخل ہو گیا۔

"وہ جائزہ لیتی نظروں سے سڑک کے دونوں اطراف بنی کوٹھیوں کو دیکھتا جا رہا تھا"

"اس کا انداز لاپرواہ سا تھا جیسے وہ یہیں کا رہائشی ہو۔

"چاکلیٹی رنگ کی جینز پہ ہم رنگ ہڈی پہنے، جوگرز کسے، دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے آرام سے چلتا ہوا وہ بظاہر چہل قدمی کرتا ہوا الگ رہا تھا۔۔

"وہ جان بوجھ کر پیدل آیا تھا کیونکہ کار پر وہ اندر نہی جا سکتا تھا۔

"سڑک کافی لمبی تھی۔ وہ تھوڑا مایوس ہوا" کیونکہ وہاں سب گھر ایک جیسے تھے " حتیٰ کہ گیٹ کے رنگ بھی۔
"وہ اب کنفیوز ہو گیا تھا کہ آخر اس کا گھر کونسا ہو سکتا؟ اور یوں بھی وہ اسطرح اسے نہی ڈھونڈ سکتا تھا۔ ہاں اگر

www.Novelshub.pk

نیم پلیٹس دیکھی جاتیں "تو کچھ اندازہ ھو سکتا تھا" مگر اس طرح وہ مشکوک لگتا اور کیا خبر کوئی اندر سے ہی اسے دیکھ کر گارڈ سے شکایت لگا دیتا۔

"اس نے چلتے چلتے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ کافی آگے نکل آیا تھا۔

"وہ خود بھی ایک اچھی فیملی سے تھا" اسلیے اس کی چال ڈھال دیکھ کے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ اس ایریا سے نہی تھا۔ وہ چپ چاپ چلتا رھا۔ کچھ گھروں سے لوگ باہر بھی آرھے تھے مگر وہ سب اپنی گاڑیوں میں ہی جارھے تھے جس سے اندازہ ھوتا تھا کہ وہ قریبی مارکیٹ سے کچھ بھی خرید و فروخت نہی کرتے۔

"اب وہ شش و پنج میں تھا۔ اسے سمجھ نہی آرہی تھی کہ اگر وہ یہیں رہتی تھی" "تو وہ پیدل اتنی دور چل کے کیوں آتی تھی؟ اور وہ اکیلی ھوتی تھی۔ اسی الجھن میں چلتا ھوا وہ سڑک کے آخر تک چلا گیا۔ اور یہ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا کہ سڑک کے اختتام پہ دائیں جانب درمیانے درجے کی عمارت بھی تھی اور اس کا رستہ اسی سڑک سے جڑتا تھا مگر یہ تب پتہ چلتا تھا جب کوئی اس طرف آتا۔

"وہ دل میں حیران ھوتا اب بلڈنگ کیجانب چل پڑا۔ بلڈنگ کے باہر بھی ایک درمیانے سائز کا سیاہ گیٹ لگا ھوا تھا اور اندر ایک گارڈ بیٹھا اونگھ رھا تھا۔

"اس نے ذرا سا اچک کر اندر جھانکا۔ اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں کوئی موڑ نہی تھا جس کا مطلب تھا کہ یہ عمارت بھی اسی ایریے میں آتی تھی مگر یہاں مڈل کلاس طبقہ رہائش پذیر تھا۔

www.Novelshub.pk

وہ دل ہی دل میں خود کو داد دیتا مسکراتا ھوا دو قدم پیچھے ھوا۔

"نہ جانے کیوں مگر اس کا دل مان رہا تھا کہ وہ لڑکی یہیں رہتی تھی۔ اور اسی لیے وہ اس کے سٹور اور پھر اسی ایریے کی مارکیٹ میں آئی تھی۔

"بلڈنگ کے گیراج سے اندر سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہیں تھیں یعنی یہاں فلیٹس بنے ھوئے تھے۔

"اس نے جانچتی نظروں سے اندر تک دیکھا مگر اس وقت اندر جانا ممکن نہی تھا اسلیے وہ پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن وہ مطمئن تھا۔ اسکا ارادہ یہاں دوبارہ آنے کا تھا۔ وہ الٹے قدموں واپس ھوا اور سیٹی پہ اپنی پسندیدہ انگلش دھن گنگناتا ھوا واپسی کے رستے پہ چل دیا۔۔

بہت جلد وہ اس سے پھر سے ملنے والا تھا۔

اس سوچ نے ہی اسے اندر تک سرشار کر دیا۔۔

پرنسس۔۔۔۔اب انتظار ختم ھوا۔۔

ہائے اللہ۔۔ آپا میں کونسا سوٹ پہنوں ؟؟ کوئی بھی اچھا نہی ھے۔ وہ انتہائی پریشانی سے سارے کپڑے پلنگ پہ پھیلائے صبح چھے بجے سے اٹھ کے بیٹھی تھی اور ساتھ گل افشین کا بھی سر کھا رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

حد ھے گل۔۔ کوئی بھی پہن لو ابھی تم نے صرف فارم کا پتہ کرنا ھے اور انفارمیشن لینی اور وہ تمہیں دیکھنے نہی بیٹھے وہاں۔ سو لوگ آئے ھونگے وہاں۔

افشین نے بیزاری سے اسے دیکھا۔ کل رات سے اس نے اسکا سر کھایا ھوا تھا۔

بی جان بھی راضی ھو گئیں تھیں۔۔ داجان نے انہیں جانے کیسے سمجھایا تھا کہ بعد میں نہ وہ ناراض ھوئیں اور نہ ہی مزید کچھ بولیں۔

اور تب سے گل دو پہری جیسے خوشی سے پاگل ہی ھو گئی تھی کیونکہ میڈیکل پڑھنا اس کا خواب تھا جو اب پورا ھونے جا رھا تھا۔ اسکی خوشی جائز تھی۔

آاااااں۔۔۔ یہ کیسا رھے گا؟؟

وہ اورنج اور بلیک کمبینیشن کے مرینہ کے سوٹ جس کے دامن اور بازو پہ بہت خوبصورت ہلکا سا دھاگے کا کام کیا ھوا تھا اٹھا کر بولی۔

ہاں یہ پہن لو۔ تمہیں یہ اچھا بھی بہت لگتا۔ افشیں کو بھی وہ سوٹ مناسب لگا۔

اوکے۔۔ پھر میں جلدی سے تیار ھو جاؤں کیونکہ آدھا گھنٹہ تو جانے میں لگ جانا یا شائد اس سے بھی زیادہ۔۔

وہ جلدی جلدی بولتی سوٹ اٹھا کر تیار ھونے چل دی۔۔۔۔۔۔۔

www.Novelshub.pk

وہ گاڑی چیک کر رہا تھا کہ کچھ خرابی تو نہیں کیونکہ رستہ خراب تھا اور آج ہی بادل بھی بنے ہوئے تھے۔۔اچھی طرح چیک کرنے کے بعد وہ بونٹ بند کر کے مڑا اور یونہی غیر ارادی نگاہ اس کی سامنے اٹھ گئی جہاں سے وہ چلتی ہوئی آ رہی تھی۔

شاہ زین جہاں کھڑا تھا وہیں ساکت کھڑا رہ گیا۔

وہ اتنی خوبصورت کبھی نہیں لگی تھی جتنی آج لگ رہی تھی۔

بلیک ٹراؤزر پہ اورنج رنگ کی قمیض پہنے نیچے کالے رنگ کے ہی بند جوتے تھے

سردی کی شدت کے لحاظ سے اوپر بلیک رنگ کا اونی سوئٹر پہنا ہوا تھا جس میں سے قمیض کے بازو بھی نمایاں ہو رہے تھے۔ آج آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل بھی لگایا گیا تھا اور ہونٹوں پہ ہلکی سی گلابی لپ اسٹک، اور بس اتنی سی تیاری سے ہی اسے چار چاند لگ گئے تھے۔ شاہ زین کو اپنا دل ہاتھوں سے جاتا محسوس ہوا۔ وہ بالکل بے بس سا کھڑا تھا۔ نظر ہٹانا مشکل تھا اور ضروری بھی۔ گہری سانس بھر کے اس نے بمشکل اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔

ارے شاہ زین۔۔ آپ شکر ہے ٹائم پہ آ گئے۔

www.Novelshub.pk

ہائے۔مجھے نا۔۔بہت ٹینشن ھو رہی۔۔پتہ نہی کیا ھو گا؟؟ہم ٹائم پہ پہنچ جائیں بس۔۔

وہ سر پہ اپنی کشمیری سیاہ چادر جسکے چار اطراف شیشے اور کڑھائی کا کام کیا ھوا تھاٹھیک کرتے ھوئے بولی۔

سب ٹھیک ھو جائے گا گل بی بی۔آپ پریشان مت ھوں۔۔

وہ اسے دھیمے لہجے میں تسلی دیتے ھوئے بولا۔مگر سچ بات تو یہ تھی کہ آج وہ اپنے دل کی حالت سے سخت پریشاں تھا۔ایسی بے اختیاری اسے پہلے کبھی نہی ھوئی تھی۔

ارے واہ۔۔آج تو آپ بھی بہت اچھے لگ رہے بالکل ہیرو جیسے۔۔

اس کی تسلی پہ وہ فوراًہی مطمئن ھو گئی اور اب وہ اس کی طرف متوجہ ھوئی تھی۔۔

وہ کھدر کے گہرے سرمئی سوٹ میں کندھوں پہ سیاہ شال مفلر سٹائل میں لپیٹے واقعی بہت خوبصوت اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔اوپر سے اسکی بھرپور داڑھی اور گہری کچھ کہتی آنکھیں اسے مزید بارعب بناتی تھیں۔مگر وہ آنکھیں کسی کی امانت تھیں۔بس اسی کیلیے اٹھتی تھیں اور اسی کیلیے جھکتی تھیں۔

اسکا دل ایک دم ڈوب کے ابھرا۔محبوب کی تعریف بھی کیا چیز ھوتی ھے؟انسان ہواؤں میں اڑنا شروع ھو جائے۔

www.Novelshub.pk

اور آپ نے کچھ گرم نہی پہنا اتنی سردی ھے آج۔ وہ اس کے لیے فکر مند تھی۔ شاہ زین کو سمجھ نہی آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ آج کچھ گستاخی نہ ھو جائے اس ڈر سے وہ خاموش ہی رہا۔

مجھے سرد موسم کچھ نہی کہتا گل بی بی۔۔ آپ اپنی احتیاط کیجیے۔۔

کچھ دیر بعد وہ سنجیدہ انداز میں بول کے گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کے کھڑا ھو گیا۔۔ اس بار اس نے اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔۔ یہ سب دیکھنے کا ہی نتیجہ تھا جو وہ بھگت رہا تھا۔ اور ایک وہ تھی جسے نا تو اس کے دیکھنے کی خبر تھی نا اپنے بولنے کا احساس۔۔۔

اوواؤ۔۔ کاش مجھے بھی سردی کچھ نہ کہے۔ مگر نا جی سردی تو میرے کانوں میں آ کے کہتی ھے کہ لو میں آ گئی۔۔

وہ مزاحیہ انداز میں کہتی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔

آپکو بہت سردی لگتی ؟؟

وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ھوئے اس سے پوچھ بیٹھا۔

بہت۔۔۔ بہتتتتتت زیادہ۔۔ سردی لگتی ھے۔ کچھ بھی پہن لوں پھر بھی۔

وہ دونوں ہاتھ آپس میں رگڑتے ھوئے بولی۔

ہیٹر آن کر دوں ؟؟

www.Novelshub.pk

وہ فکر مند ھوا تھا،، اسکے لیے تو گرم سوٹ ہی بہت تھا اور زیادہ سے زیادہ وہ اوپر شال لے لیتا تھا

مگر گل دوپہری تو پھول تھی سرد موسم کی شدت برداشت کیسے کرتی پھر؟

سردی کی شدت تو آپ سے برداشت نہی ھوتی گل بی بی۔۔ میری محبت کی شدت کیسے برداشت کریں گی؟؟

وہ ہلکا سا بڑبڑایا پھر گاڑی سٹارٹ کر دی۔

کیا کہا آپ نے؟؟؟

وہ اسی کیجانب متوجہ تھی۔

میں نے ہیٹر آن کر دیا ھے اب آپکو ٹھنڈ نہی لگے گی

وہ نارمل انداز میں مخاطب ھوا ورنہ دل تو آج اسے کسی شرارت پر اکسا رھا تھا۔

آپ گانے سنتے ہیں؟؟

کچھ دیر بعد وہ پھر سے بولی کیونکہ سفر میں اس سے چپ کہاں رھا جاتا تھا؟ اور پھر شاہ زین پہ تو وہ شروع سے اپنا حق سمجھتی تھی اس کی کیا مجال کہ وہ اس کے کسی سوال کا جواب نہ دے۔

جی کبھی کبھار۔۔ وہ مختصر جواب دے کے دوبارہ چپ ھو گیا

کبھی کبھار؟؟؟ اسکی حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی

www.Novelshub.pk

وہ بیک مرر سے اسے دیکھ کے نظروں کا رخ پھیر گیا

جی۔۔

افففف۔۔۔کتنے عجیب ہیں آپ؟!

مطلب روز سارا دن گاڑی میں گھومتے ہیں اور گانے ہی نہی سنتے؟

اسے شدید صدمہ ھوا تھا کیونکہ وہ موسیقی کی از حد دلدادہ تھی۔

جی بس وقت نہی ملتا۔۔۔

وہ مسکراہٹ چھپاتے بظاہر سنجیدگی سے بولا

ورنہ وہ خود بھی موسیقی کا شوق رکھتا تھا اور تصور میں اسے رکھ کے کتنے ہی گانے وہ سفر کے دوران سنتا رہتا تھا۔

اچھا ذرا کوئی گانا ہی لگا دیں آپ خود تو کچھ بولتے نہی۔۔

وہ سخت بدمزہ ھوئی تھی۔

جی اچھا۔۔وہ دو لفظی جواب دے کر کیسٹ پلیئیر آن کرنے لگا

بڑے اچھے لگتے ہیں

www.Novelshub.pk

یہ دھرتی

یہ ندیا

یہ رینا

اور؟؟؟

اور تم۔۔۔

کچھ دیر بعد امت کمار کی آواز میں ایک خوبصورت غزل نے گاڑی کا ماحول مزید خوابناک بنا دیا،

اسے بھی دھن پسند آئی تھی تبھی وہ آرام سے پیچھے سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

وہ ہر دو منٹ بعد بے اختیار ایک چور نگاہ اس پہ ڈال لیتا۔۔۔

نہ جانے اس کے سنگ یہ سفر کس موڑ پہ لے جاتا

شاہ زین کو اس کی کچھ خبر نہی تھی

وہ تو اس پل کسی معصوم بے خبر بچے کی مانند اپنی پسندیدہ ہستی کیساتھ دور تک جانا چاہتا تھا

وہ لبوں پر مچلتی مستقل مسکراہٹ کیساتھ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا

www.Novelshub.pk

گل بھی خاموش تھی۔

گاڑی کچے پکے رستوں پہ مہارت سے سفر طے کرتی جارھی تھی۔۔

آج وہ ایک گھنٹہ پہلے سے ہی کلب میں موجود تھا۔ تین دن سے وہ لگاتار یہاں آرھا تھا مگر وہ چھٹی پر تھی۔ اسکے لیے اس کے گھر جانا بھی کوئی مسلہ نہی تھا مگر وہ خود ہی جانا نہی چاھتا تھا۔

آج اس نے آنا تھا اور آج وہ یہاں پہلے سے ہی موجود تھا

اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔ دس بج رہے تھے

اس نے کلب کے داخلی دروازے کیجانب دیکھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے آتی ھوئی دکھائی دی۔

مگر آج نہ تو اس کی چال میں وہ مستی تھی جو پہلے تھی اور نہ ہی انداز میں تمسخر۔۔ بلکہ بہت ہی سست روی سے چلتی ھوئی وہ سیدھی اسکی ٹیبل تک آکے کھڑی ھوگئی۔

www.Novelshub.pk

وہ اسے دیکھ کے اسی دلکشی سے مسکرایا جو اس کا خاصہ تھی مگر آج لارا کو اس کی مسکراہٹ میں دلکشی نہی بلکہ حیوانیت نظر آئی۔

وہ چپ چاپ بے حس و حرکت کھڑی رہی۔

چلیں ڈارلنگ؟؟؟؟

وہ بھی فوراً ہی کھڑا ہو گیا اور پیار سے اسکی کمر میں بازو ڈال کے اسے چلنے کی دعوت دی

وہ نفرت سے اسکے ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی مگر اسکی گرفت میں سختی تھی جس کی وجہ سے وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے پر مجبور تھی

وہ دونوں ایک دوسرے سے تقریباً جڑے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکل گئے

کلب کے مالک نے حیرت سے اس کے بجھے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا جو تین دن بعد آج آئی تھی اور اسی آدمی کیساتھ بے دلی سے جا رہی تھی

اس نے کندھے اچکائے اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔یوں بھی اسے اس ویٹریس سے کوئی سروکار نہی تھا اب۔۔

____

www.Novelshub.pk

باہر نکلتے ساتھ ہی پیٹر کے چہرے پر سختی چھا گئی۔ وہ اپنے ساتھ تقریباً گھسٹتی ھوئی لارا کو اور بھی سختی سے کھینچتے ھوئے کار میں بیٹھ گیا اور ڈرائیو کو چلنے کا اشارہ کیا

کیا چاہتے ھو تم مجھ سے ؟؟؟

کیوں بلایا ھے مجھے ؟؟؟

میں اب تم سے کوئی تعلق نہی رکھنا چاہتی۔ پلیز میری جان چھوڑ دو۔

وہ اپنے خوف کو چھپائے بظاہر بہادر اور بیزار لہجے میں دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی

شش۔۔۔ شششش۔۔۔ ابھی نہی میری جان۔۔

تمہیں تو میں نے چھوڑنا ہی ھے مگر اس سے پہلے تم مجھے میری امانت لوٹا دو

وہ پیار سے اسکے جڑے ھوئے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ھوئے بولا

کون سی امانت ؟؟؟

وہ حیران تھی اس کے مطالبے پر۔۔

وہ ہی۔۔ جو تم نے کسی خزانے کیطرح چھپا کے رکھی ھوئی۔۔

جینیفر۔۔ تمہاری اکلوتی معصوم بیٹی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ پر اسراریت سے سے بول کے ہنس پڑا

آجکل وہ بات بے بات ہنس پڑتا تھا۔

ویسے میں ایک بات پہ بہت حیران ھوں

وہ آرام سے پیچھے سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اپنا بازو اسکے کندھے پر پھیلا لیا

تم جیسی لالچی، گھٹیا، خود غرض اور بد کردار عورت جو اپنے مفاد کیلیے کسی بھی حد تک گر سکتی ھے۔۔۔

وہ اس خزانے کو کیوں چھپا کے بیٹھی جس سے وہ راتوں رات امیر ترین بن سکتی ؟؟؟

وہ سیگریٹ کے گہرے کش لگا کے دھواں اس کے منہ پہ چھوڑتا ھوا بولا۔۔

اس۔۔۔اسے چھوڑ دو پیٹر۔۔۔وہ بہت معصوم ھے۔اسے کچھ نہی پتہ۔۔وہ وہ تو کبھی باہر بھی نہیں نکلی۔۔

تت۔۔تت۔۔۔ تمہیں لڑکی چاہیے تو میں۔۔میں کوئی اور۔۔۔۔

جانے کیسے مگر لارا کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے تھے "شائد اس پل وہ واقعی ایک ماں بن گئی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔ابھی اس کی بات مکمل بھی نہی ھوئی تھی کہ وہ ایک فلک شگاف قہقہہ لگا کے اسے بیچ میں ہی چپ ھونے پہ مجبور کر گیا

www.Novelshub.pk

میں جانتا تھا۔۔ تم بہت خود غرض ھو، مگر میری پیاری۔۔ مجھے کسی اور کی نہی تمہاری بیٹی ہی چاہیے۔ اور وہ معصوم ھے اسی لیے تو دل کو بھائی ھے۔

تم سے پیار بھرے تعلقات رھے ہیں اسلیے پیار سے ہی مانگ رھا ھوں۔ دو دن کا وقت دے رھا ھوں اسے مینٹلی تیار کرو۔ دو دن بعد آؤنگا اور وہ میرے ساتھ جائے گی میری بیوی بن کر۔ کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی نہی کروں گا۔ اسلیے تم آج رات میری مہمان بنو گی اور صبح جب واپس جاؤ گی تو اسے تیار کرو گی میری دلہن بنانے کیلیے۔۔

وہ پیار سے اس کے گالوں پہ ہاتھ پھیرتے ھوئے بولا

مم۔۔ میں کیوں آج تت۔۔۔ تمہارے ساتھ ؟؟

لارا کو اس سے خوف محسوس ھو رہا تھا اور جینی کا معصوم چہرہ بھی نگاہوں میں گھوم رہا تھا۔

وہ خود بیشک بہت بری تھی، خود غرض تھی مگر اس نے کبھی بھی جینی کو بنا اس کی مرضی اپنے فائدے کیلیے استعمال نہی کیا تھا۔۔ ہاں وہ یہ چاہتی ضرور تھی کہ وہ بھی نارمل لڑکیوں کیطرح زندگی بسر کرے مگر ایسے کسی گھٹیا مرد جو پہلے اس کے ساتھ اور اب اسکی بیٹی کیساتھ تعلقات بڑھانا چاہتا تھا" کے حوالے کبھی نہی کرنا چاہتی تھی۔۔

کتنی نادان ھو تم ؟؟ یا پھر اس وقت پریشان ھو تم ؟؟

www.Novelshub.pk

کیا تمہیں نہی معلوم ؟؟ کہ میں یہاں خاص طور پہ تم سے ملنے کیوں آتا ھوں ؟؟

ہاں یہ ٹھیک ھے کہ اب میری طلب بدل چکی ھے اور دو دن بعد مجھے وہ مل بھی جائیگی مگر تب تک کچھ تو مجھے بھی میسر ھو جس سے میرا کام چل سکے اور تم کچھ بری بھی نہی ھو ڈارلنگ ؟؟

وہ خبیثانہ مسکراہٹ سے کہتا ھوا اسکے چہرے پہ جھک گیا۔۔

وہ صبح چار بجے واپس آئی تھی۔

پیٹر اسے بس سٹاپ تک چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

وہ لٹی پٹی سی تھکے تھکے قدموں سے چلتی ھوئی اوپر آئی تھی۔

اسے پیٹر کے بارے میں سب پتہ چل گیا تھا۔ وہ ایک بہت بڑا اسپلائر تھا جو کم عمر لڑکیوں کی اسمگلنگ کرتا تھا اور وہ اسکے قریب بھی اسی مقصد سے آیا تھا مگر اسے وہ اپنی خوش قسمتی سمجھتی یا بد قسمتی۔۔ کہ اب اسے اس کے بجائے اسکی بیٹی پسند آ گئی تھی جسے شائد پہلے وہ خود استعمال کرتا اور بعد میں وہ اوروں کی زینت بن جاتی۔

اس نے جھر جھری سی لی اور چابی سے دروازہ کھول کے اندر آ گئی۔۔

سب کچھ ویسے کا ویسا ہی تھا بس وہ بدل گئی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ گھسٹتے ہوئے قدموں سے شائد پہلی بار اس کے کمرے میں آئی تھی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ سٹور نماوہ کمرہ چھوٹا ہونے کے باوجود بہت صاف تھا۔

جینی کو ہر چیز صاف کرنے کی عادت تھی۔

وہ کیسے اتناغلیظ اور ناپاک تعلق نبھاپائے گی۔۔

وہ چپ چاپ صوفے پہ سکڑی سمٹی سوئی اسے دیکھنے لگی۔

نہ جانے اسے کیاخوف تھاوہ ہمیشہ سکڑ کے سوتی تھی اور اسکے چہرے پہ سوتے ہوئے بھی تناؤ ہوتا تھا۔

آج پہلی بار وہ اسے ماں کی نظر سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ اس کے قریب آگئی۔ جو کمبل کو سینے تک اوڑھے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے نیند میں بھی بے چین تھی۔

جینیفر ابراہیم۔۔۔ تم ایک غیرت مند باپ کی بیٹی ہو۔۔ میں تمہیں یوں ارزاں نہی ہونے دوں گی۔۔

تم۔۔۔ تم جتنی معصوم ہو۔۔ تمہاری معصومیت کو داغدار نہی ہونے دوں گی۔۔

وہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتی دل میں اس سے مخاطب تھی۔

تم ان مغربی فضاؤں کیلیے نہی بنی۔۔

تبھی اب تک اتنی پاک ہو۔۔

www.Novelshub.pk

تم جینیفر نہی ابراہیم کی گل بنفشے ھو اور یہ فیصلہ ازل سے ھو چکا تھا۔

مجھے ہی دیر لگی سمجھنے میں۔۔

دو دن بعد تم یہاں نہی ھو گی مگر مجھے تم ہمیشہ یاد آؤ گی

تم" جس سے میں ہمیشہ نفرت کرتی آئی ہوں اور کبھی محبت نہی کی۔۔

مگر پھر مجھے تمہاری عادت ھو گئی۔

اور" تم جانتی ھو؟؟

عادت محبت اور نفرت دونوں جذبوں سے جان لیوا ھے۔۔

سرگوشی کرتی اس کی آنکھوں سے جانے کیسے دو آنسو ٹوٹ کر گرے اور اس کے شہد آگیں بالوں میں جذب ھو گئے۔۔۔

تمہیں یہاں کی ہوائیں اور اس گھر میں رہتی یہ بیکار عورت ہمیشہ یاد کرے گی جینی۔۔۔۔

آج اسے یہاں آئے دوسرا دن تھا۔

www.Novelshub.pk

وہ صرف ایک ہفتے کیلیے آیا تھا اور ابھی تک وہ بی جان اور بابا سے اس موضوع پر کوئی بات نہی کر پایا تھا' کیونکہ آتے ساتھ ہی دعوتوں کا سلسلہ شروع ھو گیا تھا۔ سب کزنز روز ہی ملنے آجاتے اور وہ انکا دل رکھنے کو کبھی کہیں تو کبھی کہیں انکے ساتھ چلا جاتا مگر اس کا سارا دھیان جینی اور لارا کیطرف ہی تھا۔ وہ اتنے دن اپنی جاب سے چھٹی نہی کر سکتا تھا اور ابھی واپس جا کر اس نے جینی کے ویزے کیلیے بھی اپلائی کرنا تھا اور پھر سب کچھ وائینڈ اپ کرنے میں اسے شائد مہینوں لگ جاتے۔

مگر آج اس نے سوچا ھوا تھا کہ وہ بات کر دے گا۔ اب آر ھو یا پار۔۔ یہ مرحلہ اسے پار کرنا ہی تھا۔

اسے یقین تھا سب ناراض ھونگے مگر جب انہیں جینی کا پتہ چلے گا تو سب ٹھیک ھو جائیگا۔

وہ مطمئن تھا۔۔

شاور لیکر وہ نیچے اتر آیا جہاں سبھی اس وقت موجود تھے۔

وہ بھی ہمت جمع کرتا بی جان کے پاس آکر بیٹھ گیا

نیند پوری ھو گئی ؟؟

بی جان نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے ھوئے پوچھا۔۔

جی بی جان۔۔ آج تو کافی سویا میں۔

www.Novelshub.pk

وہ لاڈ سے انکی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔

اب اگر تم آہی گئے ھو تو پھر لگے ہاتھوں میں تمہاری بات بھی پکی کرنا چاہتی ھوں سکندر۔۔

بی جان نے اچانک ہی دھماکہ کیا تھا۔

وہ ایک دم انکی گود سے نکل کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

بی جان یہ بات کہاں سے آگئی ؟؟

آپکو اچھی طرح پتہ ھے میں پانچ سال کیلیے باہر گیا ھوں اور ابھی میں کچھ ضروری کام سے آیا ھوں ایک ہفتے کی چھٹی پر۔

بابا پلیز آپ یہ شادی وادی کا چکر مت چلائیں۔

وہ بوکھلا کر افراسیاب خان سے مخاطب ھوا جو ساتھ ہی بیٹھے مسکراتے ھوئے شائد نور بیگم سے پوری طرح متفق تھے۔

کیوں بھئی ؟ یہ شادی کے نام پہ اتنے گھبرا کیوں گئے ھو؟ خیر تو ھے ؟؟

سہراب خان بھی متوجہ ھوئے

نہی بھائی ایسی کوئی بات نہی۔

www.Novelshub.pk

وہ بالکل ہی مکر گیا۔

دیکھو بیٹا۔۔ابھی شادی نہی ھو رہی صرف نکاح کریں گے۔

ذرش تمہاری منگ ھے' تم جانتے ہی ھو۔۔

ابھی نکاح کر دیتے ہیں' تمہارے واپس آنے کے بعد ہی شادی کریں گے۔

افراسیاب خان نے اسکی بات کے جواب میں تحمل اور اطمینان سے اپنی بات کہہ دی۔

باقی سب بھی پرجوش تھے۔کیونکہ واحد سکندر ہی تھا اب جس کی شادی ھونا تھی' باقی تو سب ہی شادی شدہ ھو چکے تھے۔حتیٰ کہ سب سے چھوٹی خوش بخت کا بھی زرش کے ہی بڑے بھائی داور سے نکاح ھو چکا تھا۔

بابا میں فی الحال اس سب کیلیے تیار نہی ھوں اور یہ بات کہاں سے آگئی۔۔میں اگر نہ آتا تو پانچ سال بعد ہی آپ لوگ یہ ذکر چھیڑتے نا؟؟؟

اسے تو لینے کے دینے پڑ گئے تھے

میرے بچے۔۔میں یہ ذکر کبھی نہ چھیڑتی مگر ذرش (زرمینے کی بیٹی) تمہاری بچپن کی منگ ھے جو تمہارے ہی نام پہ بیٹھی ھے۔اب اسکی پڑھائی مکمل ھوگئی ھے اسلیے آپا چاہتیں کہ نکاح ابھی کر دیتے اور شادی تمہارے واپس آنے کے بعد۔

www.Novelshub.pk

نور بیگم کو اس کے انکار کی سمجھ نہی آ رہی تھی۔۔ یہ تو اس کی عمر تھی شادی کی اور پھر ابھی تو صرف نکاح کرنے کا ہی کہہ رہے تھے۔

دیکھو بیٹا۔۔ ہم نے بھی تو تمہاری بات مانی۔۔ تم پڑھنا چاہتے تھے اور پھر باہر جا کے پڑھنا چاہتے تھے اور ہم نے تمہارا ساتھ دیا۔۔ جبکہ تم بھی جانتے ہو کہ حویلی کہ تم پہلے مرد ہو جو اس طرح باہر کے ملک جا کر پڑھے۔

بی جان بھی اس بار شائد اٹل تھیں اپنے فیصلے میں۔۔

اور سمجھو تیاری مکمل ہی ھے۔۔ اس بار زرمینے آپا جب آئیں تھیں تو میں نے انہیں اشارہ دے دیا تھا۔۔

اب مجھے شرمندہ مت کروانا۔

بی جان نے لاڈ اور مان سے اسکی جانب دیکھ کر اپنا فیصلہ سنایا۔

بی جان۔۔۔۔ آ آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں ؟

وہ شدید صدمے میں تھا

مجھ سے پوچھے بنا آپ نے یہ کیوں کیا؟؟

آخر وجہ کیا ھے سکندر تمہارے اس شدت سے انکار کی ؟؟؟

افراسیاب خان کو اب اس کی ضد پہ غصہ آ رہا تھا

www.Novelshub.pk

بس بابا مجھے نہ تو ابھی شادی کرنی ھے اور نہ ہی کوئی نکاح وکاح۔۔

وہ بھی دوٹوک بولا

میں کل نکل رہا ھوں۔۔

وہ شدید جھنجھلاہٹ کا شکار تھا

سب الٹا ھو گیا تھا۔

زرش کو تو وہ بھول ہی گیا تھا اس سارے میں۔

وہ جو اسی کے نام پہ بیٹھی تھی اور سارے خاندان کو یہ بات معلوم تھی کہ وہ سکندر کی ہی دلہن بنے گی۔

کہیں نہی جا رھے تم۔

افراسیاب خان بھی دوٹوک بولے

اس انکار اور اپنی ضد کی کوئی صحیح وجہ بتاؤ ورنہ ہم آج شام کو ہی زرمینے کی طرف ہاں کا پیغام بھیج دیں گے اور پھر تم بیچ میں دخل اندازی نہی کرو گے

افراسیاب خان نے حتمی فیصلہ سنا کر بات سمیٹی اور سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا جو گومگو کی کیفیت میں تھا

www.Novelshub.pk

کہ بتادے یا نہ بتائے مگر اگر وہ نہی بتاتا تو شائد پھر وہ کبھی بھی نہی بتاتا۔

بابا۔میں۔۔۔۔

اس نے ہچکچاتے اور ہمت مجتمع کرتے ہوئے سب کی جانب دیکھا

میں۔۔۔شادی کر چکا ھوں اور میری ایک بیٹی بھی ھے' آپکی پوتی۔۔

میں۔۔۔میں اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا بی جان۔۔

وہ ایک ہی سانس میں کہہ کہ خاموش ھو گیا۔۔

اور انکے بولنے کا انتظار کرنے لگا جو بالکل خاموش تھے۔

سکندر۔۔تم۔۔۔تم یہ کیا بول رہے ھو؟؟؟

کچھ دیر بعد بی جان کی پژمردہ آواز آئی

تم وہاں پڑھنے گئے تھے نا؟؟

اور۔۔اور تم نہی جانتے کہ ذرش سے ہی تمہاری شادی ھونی ھے؟

یہ کیا کیا ھے تم نے؟؟

www.Novelshub.pk

پوراخاندان ہم پہ باتیں کرے گا۔۔

میں کیاجواب دوں گی آپا کو؟

بی جان۔۔۔ایم سوری بی جان۔۔مجھے خود بھی نہی پتہ یہ سب کیسے ھو گیا

میراایسا کوئی ارادہ نہی تھا۔۔

مجھے معاف کر دیں پلیز۔۔

وہ واقعی شرمندہ تھا۔

آپ آپ جب لارااور جینی سے ملیں گے تو آپ کو میرے انتخاب پر غصہ نہی آئے گا۔۔

وہ انہیں منانے کی غرض سے ان کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔

لاراءء جینی؟؟؟

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں

جی بی جان لارامیری بیوی اور جینی آپکی پوتی۔۔

وہ جلدی سے بولا

www.Novelshub.pk

تم نے ایک عیسائی لڑکی سے شادی کی ؟!!

افراسیاب خان کی بھاری آواز گونجی۔۔

اور بیٹی کا نام بھی ویسا۔۔اس کا مطلب وہ مسلمان نہی ؟؟؟

وہ ورطہ ءحیرت تھے

کیا یہ ان ہی کا بیٹا تھا؟؟؟

تو وہ ایسا کیوں تھا؟؟

بی جان تو یہ سنتے ہی ڈھے گئیں تھیں

وہ بے دم سی ہو کر وہیں گر گئیں

بی جان۔۔۔بی جان۔۔؟؟

وہ گھبرا کر ان پر جھکا جو آنکھیں بند کیے شائد حواس کھو بیٹھی تھیں

ہٹو انکے سامنے سے۔۔

انہیں اس حالت میں تم نے ہی پہنچایا ھے اب یہ ڈرامے کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ھو؟

www.Novelshub.pk

سہر اب خان نے غصے سے اسے پیچھے دھکا دیا اور جلدی سے انہیں اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی جانب لپکا۔۔

باقی سب بھی تیزی سے باہر دوڑے

وہ چپ چاپ وہیں کھڑا تھا۔۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی پہلی شناسائی اندھیرے سے ھوئی۔۔۔

وہ وہیں بے حس و حرکت کھڑا رہا۔

چند منٹ بعد جب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ھو گئیں تو اس نے گردن گھما کے چاروں طرف دیکھا

یہ شائد ڈرائنگ روم تھا جس کے ایک طرف دو دروازے تھے جن میں سے ایک کچن تھا اور دوسرا شائد بیڈ روم اور دوسری طرف بھی ایک دروازہ تھا جو بند تھا

وہ بلی کی چال چلتا ھوا پہلے کچن کے ساتھ والے دروازے کی طرف بڑھا اور ہاتھ دروازے کی ناب پر رکھا ء ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا گیا مگر اندر کوئی نہی تھا۔۔یعنی اس کا کمرہ دوسرا تھا

وہ ویسے ہی کمرہ بند کر کے دوسری طرف آ گیا۔۔

www.Novelshub.pk

اندر آنے سے پہلے اس نے بجلی کا کنکشن کاٹ دیا تھا اسی لیے وہ آرام سے پورے گھر میں پھر تا تھا۔

اس نے دروازہ کھول کے اندر قدم رکھا

لائیٹ نہ ھونے کے باوجود کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی جس کی وجہ سے اسے سب صاف نظر آرھا تھا

وہ سامنے ہی صوفہ کم بیڈ پہ کمبل اوڑھے گہری نیند سو رہی تھی اور ساتھ ہی چھوٹا سا چارجڈ لیمپ جل رھا تھا۔۔
جسکی دودھیا سی روشنی آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی۔

وہ وہیں کھڑا چند لمحے اسے دیکھتا رھا

پھر آہستہ آہستہ چلتا ھوا اس کے بے حد قریب آگیا۔۔

وہ سوئی ھوئی کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

حالانکہ اس نے خوبصورتی اور معصومیت دونوں کا ملاپ دیکھا تھا

مگر اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ آج ہی اس دنیا میں آئی ھو۔

کسی بھیڑ میں اکیلا رہ جانے والا خوفزدہ بچہ۔۔

وہ دیوانوں کیطرح وارفتہ نگاھوں سے اسے دیکھتا رھا

کس چیز سے خوفزدہ ھو تم ؟؟

www.Novelshub.pk

میری پہلی نظر کی محبت۔۔

وہ پیار سے اسے دیکھتا ہوا اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہٹانے لگا۔

وہ نیند میں بے چین ہوئی تھی۔

وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

پھر اس پر سے کمبل تھوڑا سا سر کایا اور خود اس کے پاس ہی نیچے بیٹھ گیا۔

ایسا شائد پہلی بار ہی ہوا تھا کہ وہ کسی کا اسیر ہوا تھا۔۔

وہ اس کے دستانوں میں چھپے ہاتھوں کو دیکھنے لگا اور پھر انہیں اس کے ہاتھوں سے ہٹا دیا۔

نرم و ملائم، گورے ملائی جیسے ہاتھ اس کے سامنے تھے

ان کی نرماہٹ محسوس کرنے کے لیے اس نے بے اختیار ان پر اپنے لب رکھ دیے۔جب وہ تھی ہی اسکی تو پھر گریز کیوں ؟؟؟

وہ ہلکا سا کسمسائی اور کروٹ بدل کر سیدھی ہو گئی۔

اسے نہی معلوم تھا کہ رات کے اس پہر ایک انجان شخص اس کے کمرے میں اس کے انتہائی قریب بیٹھا کس وارفتگی اور شوق سے اسے دیکھ رہا ھے۔

www.Novelshub.pk

وہ آرام سے اٹھا اور پھر اس کے چہرے پر جھکا۔۔

بہت جلد۔۔ تم میری بانہوں میں ہو گی میری جان۔۔ مگر ابھی مجھے جانا ہو گا اور پھر تمہاری نیند بھی تو خراب ہو رہی اسلیے ابھی کیلیے اتنا ہی۔۔

سرگوشی کے سے انداز میں بول کر وہ نرمی سے اس کے گلابی لبوں پر پیار بھری نرماہٹ چھوڑ گیا۔ اور جیسے ہوا کی مانند آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔

جینی نے نیند میں ہی اپنے ہونٹوں کو رگڑا

اور ایک دم اسکی آنکھ کھل گئی۔۔ اسے لگا جیسے کوئی اس کے بہت قریب تھا۔

اس نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے کی کوشش کی۔۔

خود پر سے کمبل ہٹاتے اسکی نظر اپنے ہاتھوں پر پڑی جو دستانوں کے بنا تھے

یہ کیسے اترے؟؟

وہ حیران تھی۔۔

کیا کمرے میں کوئی آیا تھا۔؟

اس کے پاس اپنے ہی سوال کا کوئی جواب نہی تھا،

www.Novelshub.pk

وہ بے حد خوفزدہ کمبل کو سینے تک تان کے مٹھیاں بھینچے چپ چاپ کھڑکی کیجانب دیکھتی رہی۔

اس کا لیمپ بھی آف ہو گیا تھا جانے کیسے ؟؟

کچھ دیر بعد اس کی آنکھیں دوبارہ نیند سے بوجھل ہونے لگیں

اور جلد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 8

بی جان۔۔۔پلیز میری جانب دیکھیں تو؟

وہ جب سے ہاسپٹل سے واپس آئیں تھیں بالکل چپ ہو گئی تھیں۔ سکندر سے بات کرنا تو دور اس کی طرف دیکھ بھی نہی رہی تھیں' ان کی اس بے اعتنائی پہ ابراہیم کی جان پر بنی ہوئی تھی۔

وہ بی جان کو اس حال میں کیسے دیکھ سکتا تھا

افراسیاب خان بھی اس سے ناراض تھے مگر ابھی وہ چپ تھے بی جان کی طبعیت کی وجہ سے۔

باقی سب بھی اکھڑے اکھڑے تھے

www.Novelshub.pk

خوش بخت کا رو رو کر برا حال تھا۔ وہ سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے بی جان کے سب سے قریب تھی۔ اور اب انکی ایسی حالت سے اسکی حالت بھی غیر تھی۔

وہ مانتا تھا کہ اس نے جو بھی کیا وہ غلط کیا تھا مگر حالات یہ رخ موڑ جائینگے اسے اندازہ نہی تھا۔

زریاب میں اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔ تم سب بھی جاؤ آرام کرو اب 'رات سے جاگ رہے ہو۔

بی جان نے نقاہت بھری آواز میں نیم دراز ہوتے کہا جس کا مطلب تھا وہ اس موضوع پہ بالکل بات نہی کرنا چاہتیں۔

بی پی شوٹ ہونے کی وجہ سے انکی طبعیت بے حد خراب ہوگئی تھی اور کل سے اب تک وہ بالکل ہی نڈھال ہو چکی تھیں۔

ٹھیک ہے بی جان۔۔ آپ آرام کریں 'کچھ بھی چاہیے ہو تو خوش بخت یہیں ہے۔

زریاب نے پیار سے ان کے سر پہ بوسہ دیا

اور کھڑے ہوتے سکندر کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ نہی چاہتا تھا کہ اسکی موجودگی سے پھر انکی طبعیت خراب ہو

باقی سب بھی باہر آ گئے لیکن وہ ڈھیٹ بنا وہیں جما رہا۔

www.Novelshub.pk

کمرے میں خاموشی محسوس کر کے بی جان نے آنکھیں کھولیں تو سامنے اسے وہیں کھڑے دیکھ کر ناراضگی سے دوبارہ آنکھیں موند لیں۔

بی جان۔۔مجھے معاف کر دیں۔ آپکی ناراضگی ہر چیز سے اہم ھے۔وہ فوراً انکے پاس بیٹھ کر انکے بوڑھے ناتواں ہاتھوں کو اپنے مضبوط توانا ہاتھوں میں تھام گیا

میں یہ سب نہی چاہتا تھا'بس حالات ہی ایسے ھو گئے۔وہ پیار سے انکے ہاتھ سہلانے لگا

نور بیگم چپ چاپ پڑی رہیں۔

وہ بہت اچھی ھے بی جان۔ آپ جب اس سے ملیں گی تو آپ خود جان جائیں گی اور آپکی پوتی، کیا آپ میری بیٹی کی شکل بھی نہی دیکھنا چاہیں گی؟؟

وہ آس بھری نظروں سے انکی طرف دیکھ کہ بولا تھا

اسے خود بھی سمجھ نہی آرہی تھی کہ وہ اس معاملے کو کیسے ہینڈل کرے؟

ایک پختون گھرانے سے تعلق ھے تمہارا اور تم نے نہ صرف دوسری بار خاندانی روایات کو پھلانگا بلکہ شادی کی بھی تو کس سے؟

ایک عیسائی لڑکی سے؟؟

جبکہ تم یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ ہمارے خاندان میں باہر شادیاں نہی ہوتیں

مجھے بتاؤ تم ایسے کیوں ہو؟؟

اتنے خود غرض تم کیوں ہو سکندر؟

یا پھر میری ہی تربیت میں کمی رہ گئی تھی کہ مجھے آج یہ شرمندگی اٹھانی پڑی

وہ بے حد ٹوٹے اور تھکے لہجے میں بول کے رخ موڑ گئیں۔

نہیں بی جان۔۔ آپ کی تربیت میں کوئی کمی نہی۔ میں ہی خود غرض ہو گیا تھا اپنی غرض میں۔

وہ انکی بات پہ تڑپ کے بولا تھا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو؟؟

اپنی من مانی کر تو لی تم نے،،

وہ ناراض لہجے میں ہی بولیں تو ابراہیم کو کچھ حوصلہ ہوا کہ انکی ناراضگی وقتی ہی تھی۔

بی جان میں واپس آنا چاہتا ہوں آپکے پاس۔۔

کیونکہ میری جڑیں یہیں ہیں۔

www.Novelshub.pk

وہ ہمت مجتمع کرتے ہوئے رک رک کر بولا

"یہ بات بھول جاؤ اب سکندر۔۔نہ تو" تمہارے بابا اس فیصلے پر راضی ہونگے اور نہ ہی میں تمہیں اس چیز کی اجازت دوں گی کہ تم ایک غیر مسلمان لڑکی کو لا کر ہمارے سر پر بٹھا دو۔

تم اگر خوش اور مطمئن ہو اپنے فیصلے پر تو وہیں اس کے ساتھ زندگی بسر کرو

اور مت کسی کی بد دعائیں لو۔

وہ ایک دم سرد انداز میں مخاطب ہوئیں

جو تمہارے نام پہ بچپن سے بیٹھی ہے اسکو کیا جواب دوں گی میں؟؟

کون کرے گا اب اس سے شادی؟؟

تم نے نہ صرف اس کا دل دکھایا بلکہ خوش بخت کا رشتہ بھی اب مجھے ٹوٹتا نظر آ رہا۔

وہ ایک دم رونے لگ گئیں

بی جان ایسا کچھ نہی ہو گا۔۔

میں خود پھپھو سے بات کرونگا اور ساری بات بتاؤں گا اور جہاں تک رہ گئی زرش کی بات 'تو اس کی شادی میں خود بہت اچھی جگہ کرونگا۔

www.Novelshub.pk

وہ جلدی سے انکے ہاتھ تھام کے منت بھرے انداز میں بولا

بی جان میرے دل میں کبھی بھی زرش کیلیے خاص جذبات نہی رہے۔

وہ بے بس سا بولا

چلے جاؤ سکندر۔۔

ابھی چلے جاؤ۔۔

یہ بحث اب بیکار ہے۔

کچھ بھی پہلے جیسا نہی ہو سکتا۔

وہ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے لیٹ کر آنکھیں موند گئیں' جس کا مطلب تھا کہ وہ اب مزید کوئی بحث نہی کرنا چاہتیں۔

وہ کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر شکست خوردہ قدموں سے چلتا ہوا باہر آ گیا۔

وہ کچن میں آیا تھا بوا سے چائے کا کہنے۔۔

آج اسکی طبعیت کچھ ناساز تھی اسلیے وہ گھر پر ہی تھا ورنہ وہ بہت کم ہی گھر ہوتا تھا۔

www.Novelshub.pk

اس نے فارسی میں ایم فل کیا تھا اور دو تین یونیورسٹی میں وہ ایک ایک گھنٹے کا لیکچر دیتا تھا۔

بریرہ کا اس کے بارے میں ذاتی خیال یہ تھا کہ فارسی پڑھ پڑھ کے اس کا دماغ کھسک گیا ھے تبھی ہر وقت چڑچڑا اور کھڑوس رہتا تھا اور اپنی قابلیت دوسروں کو دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہی دیتا تھاء یہ الگ بات کہ ان خیالات کا اظہار وہ صرف اکیلے میں ہی کرتی تھی۔

کچن سے بریرہ اور ضیغم کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آواز باہر تک آ رہی تھی

غازیان کا موڈ فوراً ہی خراب ھو گیا

اسے بریرہ کی ہر کسی سے فرینک ھونے کی عادت بالکل پسند نہی تھی' بیشک ضیغم اسکا بھی کزن تھا مگر تھا تو نا محرم ۔ جبکہ وہ سب کزنز سے کافی فرینک تھی۔ ہنسی مزاقء چھینا جھپٹی اور ان سب میں نہ اسے کوئی اپنا ہوش رہتا تھا اور نہ تہذیب۔۔

غازیان کو اس کی ہر بات پہ اعتراض تھا۔

افففف۔۔۔ ضیغم کے بچے "چھوڑو میرا ہاتھ بدتمیز' مجھے درد ھو رہا ھے۔

وہ اندر داخل ھوا تو بریرہ کی چیخ نما آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

www.Novelshub.pk

اس نے ناگواری سے اسے دیکھا جو سیاہ رنگ کے فٹنگ والے گرم سوٹ میں بنا کسی جرسی کے دوپٹہ گلے میں ڈالے تقریباً اس پر چڑھے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

یہ کیا ھو رھا ھے ؟؟؟

غازیان کو شدید برا لگا تھا ان دونوں کا ایک دوسرے کے اتنا قریب ھونا۔

ارے غازی بھائی۔۔ آپ۔۔۔ ضیغم اسے دیکھ کے فوراً ہی سیدھا ھو گیا۔

کچھ بھی نہی بھائی۔۔ یہ ایسے ہی شور مچا رہی ھے 'میں تو مزاق کر رھا تھا بس۔

وہ کھسیانا سا ھو کر وضاحت پیش کرنے لگا

اس نے سخت نظروں سے بریرہ کیطرف دیکھا جو اپنی سرخ کلائی مسل رہی تھی۔

آپ کو کچھ چاہیے تھا؟؟؟

ضیغم اس کی موجودگی پہ حیران تھا

ہمم۔۔ تم جاؤ،

www.Novelshub.pk

وہ بمشکل خود پر قابو پاتے بولا ورنہ دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ اسے بھی کھری کھری سنائے جسے ذرا بھی تمیز اور لحاظ نہی رہ گیا تھا کہ کزنز کے ساتھ کس طرح کا رویہ رکھا جاتا اور بریرہ پر تو اس کا اتنا دماغ خراب تھا کہ شائد وہ اسے ایک لگا ہی دیتا۔

آخر وہ اتنی بے باک اور بد تمیز کیوں تھی ؟؟

سر میں درد تو پہلے ہی تھا اب دماغ بھی خراب ہونے لگا

جی بھائی۔۔وہ کان لپیٹ کر کھسک گیا

یوں بھی سبھی اسکی سخت اور خشک مزاج طبعیت سے کتراتے تھے وہ تھا بھی سب سے بڑا اسلیے کچھ عزت اور کچھ رعب دونوں کی وجہ سے کم ہی اس کا سامنا ہوتا تھا

اس کے جانے کے بعد بریرہ جو اس وقت سے خاموش ہی کھڑی تھی وہ بھی اس کے پاس سے گزر کے جانے لگی کہ ایک دم اس نے سختی سے اسکی کلائی پکڑ کے اسے اپنی طرف کھینچا

وہ اس اچانک حملے کیلیے تیار نہی تھی اسلیے سیدھا اسکے سینے سے ٹکرائی

غا۔۔۔غازی لالا۔۔۔۔کک کیا کر رہے ہیں آپ ؟؟؟

وہ گڑبڑا کر بولی

www.Novelshub.pk

اس کے ہاتھوں کی گرفت بہت سخت تھی

اور ہاتھ ایسے تپ رہے تھے جیسے کوئی انگارے'

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔وہ ناگواری سے بولی

اسے حیرت ہوئی تھی اس کی اس حرکت پہ۔۔۔

بہت شوق ہے تمہیں مردوں کا دل لبھانے کا؟؟؟

وہ آگ اگلتے لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

جانے کیوں؟ مگر اسے اس کا ضیغم کیساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنا آگ میں جھونک گیا تھا اور وہ چاہ کر بھی اپنے غصے پر قابو نہی پا سکا تھا۔

آپ۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں غازی لالا؟؟

اور میرا ہاتھ چھوڑیں' مجھے درد ہو رہا ہے۔

اسے اس سے خوف محسوس ہو رہا تھا جو پتہ نہی کس بات پہ آگ بگولہ ہو رہا تھا۔

یہ درد تمہیں تب کیوں نہی ہوا جب وہ تمہارے اتنے قریب کھڑا تھا؟؟

اسے خود بھی نہی معلوم تھا کہ وہ کیا بولے جا رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

آپ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟؟اور آپکا اس بات سے کیا مطلب میں جس سے بھی بولوں یاہنسوں؟

وہ بھی تنک کر بولی تھی

آخر وہ کیوں صرف اسی پہ رعب جھاڑ تا رہتا تھا

تمیز سے بات کرو اور اپنی حد میں رہو ورنہ یہ جو قینچی کیطرح تمہاری زبان ہر وقت سب کے سامنے چلتی رہتی یہ کاٹ کے رکھ دونگا۔

وہ ایک ہاتھ سے اسکی کلائی دبوچے دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے خبر دار کرنے والے انداز میں بولا

چھوڑیں مجھے۔۔۔وہ زچ ہو کر تقریباً چیخ کر بولی

اور یہ تم ہر وقت ادھر کیوں موجود ہوتی ہو؟؟

وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر نیا نقطہ اٹھا کے کھڑا ہو گیا

میری مرضی۔۔میرے ماموں کا گھر ہے۔

وہ چیخ کر بولی

تمہارے ماموں کا گھر ہے تمہارا نہی اسلیے ہر وقت ادھر ادھر پھرنے سے بہتر ہے اپنے گھر میں رہو۔۔

www.Novelshub.pk

وہ بھی اس کے زبان چلانے پہ تڑخ کے بولا

وہ چپ چاپ اسے کچھ دیر دیکھتی رہی

حقیقتاً اسے اس کے ایسا کہنے پہ بہت دکھ ھوا تھا۔

آپکو پتہ ھے ؟؟ آپ بہت برے ہیں اور آپکے الفاظ آپ سے بھی زیادہ۔۔

وہ یہ کہہ کر بھاگتے ھوئے وہاں سے چلی گئ۔

وہ وہیں کھڑا رھا۔ شائد وہ کچھ زیادہ ہی سخت بول گیا تھا۔۔ اسے پشیمانی ھوئی تھی اپنے رویے پہ 'مگر پھر اسے اسکا ضیغم کے ساتھ ہنسنا یاد آیا تو نئے سرے سے غصہ آنے لگا۔

فضول لڑکی۔۔ پورا دن برباد کر دیا۔۔ وہ سر جھٹک کر واپس اپنے کمرے کیطرف چلا گیا۔۔

اب چائے پینے کا بالکل موڈ نہی تھا۔۔۔

اس نے نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا۔ بیل جا رہی تھی۔

جب سے وہ پاکستان آیا تھا لارا نے اسے ایک بار بھی فون نہی کیا تھاء جو وہ بی جان کی طبعیت اور اپنی پریشانی میں محسوس نہی کر پایا تھا۔

www.Novelshub.pk

آج اسے یہاں آئے چوتھا دن تھا۔ مگر وہ حیران تھا کہ لارا نے اس کی خیریت تک پوچھنے کا فون نہی کیا تھا۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔

پانچویں بیل پر اس کی نیند میں ڈوبی خمار آلود آواز سنائی دی۔۔

ابراہیم نے وہاں کے وقت کے حساب سے رات کے وقت فون کیا تھا کیونکہ دن کے وقت وہ سو رہی ہوتی تھی۔

مگر وہ رات کے دس بجے بھی سو رہی تھی اسے حیرت ہوئی تھی۔

کیسی ہو۔۔۔؟؟

اس نے اسی نرمی سے پوچھا جو اس کا خاصہ تھی

او میری جان ابراہام۔۔ پہنچ گئے تم وہاں ؟؟ کیسے ہو تم ڈارلنگ ؟

سپیکر سے اسکی نشے میں لڑکھڑاتی بے باک آواز سنائی دی تو ابراہیم نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا

تم نے ڈرنک کی ہے ؟؟

اس کے لہجے میں حیرانگی تھی۔

نہی ڈارلنگ نیند میں تھی اسلیے 'تم بتاؤنا کب واپس آرہے ' میں بہت اداس ہو گئی ہوں تمہارے لیے۔۔

www.Novelshub.pk

وہ لاڈ بھرے انداز میں اس کی بات نظر انداز کر کے بولی

جینی کیسی ھے لارا؟؟؟

اس نے دوسرا سوال کیا

نہ جانے کیوں مگر اسے کچھ ٹھیک نہی لگ رہا تھا مگر پھر اس نے اسے اپنا وہم سمجھا

جینی بالکل ٹھیک ھے۔۔

وہ اب ذرا سنبھل کر بولی تھی۔

میں نے سب کو ہمارے اور جینی کے متعلق بتا دیا ھے۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بول کے چپ ھو گیا

اووو۔۔۔ریئلی؟؟وہ اسکی جرات پر از حد حیران تھی۔

پھر کیا کہا سب نے؟؟

وہ پر جوش تھی۔

سب بہت ناراض ہیں لارا۔

www.Novelshub.pk

بی جان کی طبعیت بہت خراب ھے' مجھے کافی مشکل لگ رھے حالات مگر میں ہمت نہی ہاروں گا۔ تم تیاری رکھو بہت جلد میں تم لوگوں کو لینے آرھا ھوں

وہ بے لچک اور مضبوط لہجے میں بولا

اوکے ابراھیم۔۔ جلدی آنا میں اور جینی تمہارے منتظر ہیں

وہ پیار بھرے انداز میں کہہ کر فون بند کر گئی۔

ابراھیم کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔۔

وہ بلیک لیدر کی جیکٹ پہ پی کیپ پہنے' نیلی جینز اور جوگرز کسے صبح سے گیٹ کے آس پاس اسطرح سے موجود تھا کہ کسی کو شک بھی نہ ھو کہ وہ یہاں کسی خاص مقصد سے آیا ھے۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ آج پورا دن یہیں گزارے گا آخر پورے دن میں ایک بار تو وہ باہر آئیگی ہی کسی کام سے۔۔ وہ کبھی کافی لے کر یونہی گھومتا ھوا کچھ آگے اور پھر واپس آجاتا جیسے وہ کھلنڈرے لڑکوں کیطرح موسم انجوائے کر رھا ھو۔ گیٹ پہ بیٹھے گارڈ سے بھی اس نے بہت اچھی دوستی کر لی تھی اور پچھلے دس دن میں اس نے اس سے اتنی بنا لی تھی کہ وہ اسے اب روکتا ٹوکتا نہی تھا۔ آج وہ اپنے ساتھ اسکیٹ بورڈ بھی لایا تھا۔ گارڈ کو کافی پلانے کے بعد اس نے اپنی خواہش کا اظہار

www.Novelshub.pk

کیا کہ وہ دور تک اسکیٹ بورڈ چلا کے اس سرد موسم کو انجوائے کرنا چاہتا ھے' جس پہ گارڈ کو کوئی اعتراض نہی تھا ویسے بھی اسے یہ لڑکا من موجی اور بے ضرر سا لگا تھا۔ کسی امیر باپ کا لاڈلا اور بے پرواہ بچہ۔

گارڈ کو وکٹری کا نشان دیتے وہ اسکیٹ بورڈ کو مہارت سے چلاتے ھوئے گرون وارڈ کے گیٹ سے اندر داخل ھو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی مقابلے میں حصہ لینے آیا ھو' چہرے پہ ڈارک بلو گلاسز لگائے دونوں بازو ھوا میں لہراتے ھوئے وہ بظاہر بہت لطف اندوز ھوتا محسوس ھو رہا تھا۔ مگر گلاسز کے اندر سے جھانکتی اسکی کھوجتی نگاہیں چاروں اور گھوم رہی تھیں یونہی ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتے اسکی نظر اوپر کو اٹھی اور وہیں ٹھہر گئی۔

بلاشبہ وہ وہی تھی۔ وہ اسے ہزاروں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ وہ کھڑکی سے جھانک رہی تھی، اسکی نگاہیں متلاشی تھیں۔ وہ وہیں سر اوپر کیے خوشگواریت سے دیوانہ وار اسے دیکھے جا رہا تھا جو ایک پل کیلیے اسے زندگی کی نوید دے کر اب غائب ھو چکی تھی مگر اس کیلیے اتنا ہی بہت تھا۔ تلاش کا کوئی سرا تو ملا

آج اسے پتہ چلا تھا کہ پہلی نظر کی محبت کیا ھوتی ھے ؟؟

اسے واقعی اس سے پہلی نظر کی محبت ھو گئی تھی تبھی آج اسے دیکھ کے جو دل کو قرار آیا تھا وہ خود بھی حیران تھا ۔اور اسے اس بات سے بھی کوئی فرق نہی پڑتا تھا کہ اسے کوئی ذہنی بیماری تھی اسے یقین تھا اپنی محبت پر' وہ اسے اتنا پیار دے گا کہ وہ بالکل ٹھیک ھو جائیگی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ مسکراتا ھوا سرشار سا پھر سے ہواؤں سے باتیں کرتا واپسی کے رستے پہ ھو لیا۔

میں آج رات کو اسے لینے آؤنگا۔۔ کیا تم نے اسے میرے بارے میں بتا دیا؟؟!

وہ اپنے سامنے لانگ ویلوٹ کی بند گلے والی نیلی فراک میں اداسی کا لبادہ اوڑھے بیٹھی لارا سے پوچھنے لگا۔۔

اس کے سوال پر وہ جو کب سے ایک ہی انداز میں کسی مورت کیطرح سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی' تڑپ کر اسے دیکھنے لگی۔

نہی پلیز۔۔ابھی نہی پیٹر۔۔

وہ لجاجت سے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی۔

پیٹر نے سرد وسپاٹ نظروں سے اس کی جانب دیکھا، جیسے اس پر اس کا کوئی لفظ اثر نہی کرنے والا۔

میں۔۔مم۔۔۔میرا مطلب ایک ہفتے بعد اس کی برتھ ڈے آنیوالی ھے اور میں یہ اس کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتی ھوں پلیز ایک آخری بار۔۔

وہ حلق تر کرتے ھوئے التجایانہ انداز میں بولی

وہ بے تاثر نظروں سے کافی دیر اسے دیکھتا رہا جیسے جاننا چاہتا ھو کہ وہ سچ کہہ رہی یا جھوٹ۔

www.Novelshub.pk

اس کے بعد تم اسے لیجانا مگر یہ اسکی اٹھارویں سالگرہ میں اسکے ساتھ رہنا چاہتی ھوں آخری یادگار کے طور پہ؟؟

وہ ہمت کر کے مزید بولی اور پھر آس بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ہممممم۔۔ مطلب وہ اٹھارہ سال کی اب ھو گی؟؟

وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ کر خبیثانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

وہ خاموش رہی۔۔

ٹھیک ھے۔۔ یہ حسرت بھی پوری کر لو اپنی آخری بار۔۔

کچھ دیر بعد اس نے حامی بھر لی۔

لیکن 'اس کے بعد میں تم سے پوچھنے کی بھی زحمت نہی کرونگا۔ کیونکہ مجھ سے اب مزید انتظار نہی ھو گا۔

وہ دوٹوک انداز میں کہتا اپنی بات مکمل کر کے جانے کیلیے کھڑا ھو گیا۔

وہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ھو گئی۔

تھینک یو پیٹر۔۔ مجھے یقین ھے کہ میری بیٹی کیلیے تم ایک بہترین انتخاب ھو گے۔

وہ مطمئن انداز میں بولی تھی۔

www.Novelshub.pk

یقیناً۔۔۔ ایسا ہی ہو گا۔ اور یہ بات تم جلد سمجھ گئی۔۔ سن کے اچھا لگا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے گال تھپتھپا کر مڑا اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے اسکی نظر سے اوجھل ہو گیا۔

اسکے جاتے ہی لارا نے موبائل پر نمبر ملایا۔

مسٹر جان۔۔۔ میں کب تک آپکے آفس آسکتی ہوں؟!!

وہ کسی سے مخاطب تھی

اوکے۔۔ میں اسے آج ہی لے آؤں گی۔ آپ پلیز جتنا جلد ہو سکے میرا کام کر دیں میرے پاس صرف سات دن ہیں۔

اس نے بات مکمل کر کے فون واپس پرس میں رکھا اور متوازن چال چلتی ہوئی پارکنگ ایریا کیطرف چل دی۔

....

یہ بریرہ کہاں گم ہے؟؟؟

کتنے دن ہو گئے آئی ہی نہی؟؟؟

شام کی چائے پہ سب اکٹھے تھے کہ اچانک گل افشیں کو اس کی کمی محسوس ہوئی۔

غازیان جو زاویار سے باتوں میں مصروف تھا' فوراً متوجہ ہوا مگر ظاہر نہی ہونے دیا۔

www.Novelshub.pk

"وہ خود بھی نوٹ کر رہا تھا" اس دن کی بدمزگی کے بعد آج اسے دسواں دن تھا" وہ پھر نہی آئی تھی۔

"تو کیا وہ واقعی اسکی باتوں سے ہرٹ ہوئی تھی؟؟؟

ایک دم اسکا دھیان سب سے ہٹ کر اس کی طرف چلا گیا

" مگر وہ اتنی جلدی کہاں کسی چیز کا اثر لیتی؟ بہت ڈھیٹ ہے۔

"اس نے خود ہی اپنے خیال کی نفی کی۔

" مگر اسی دن کے بعد وہ آئی بھی تو نہی۔

"وہ پھر اسی کے متعلق سوچ رہا تھا

" مگر میں کیوں اتنا سینسیٹو ہو رہا ہوں اس کے لیے؟؟؟

" نہی آتی تو مت آئے۔ اچھا ہی ہے سکون ہے اب۔

"وہ خود کو یہ کہہ کر مطمئن کرنے لگا مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ تب سے اب تک صرف اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس کی غیر موجودگی اسے چبھ رہی تھی۔

"وہ کیوں نہی آئی؟؟ اب ایسا بھی کیا ہو گیا اگر اس نے اسے ڈانٹ بھی دیا تو" وہ اس کے ماموں کا بھی تو گھر ہے نا ؟؟؟

www.Novelshub.pk

وہ خود ہی سوال اور اپنے سوالوں کے خود ہی جواب دیتا جارھا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔؟؟ کہاں کھو گئے ؟؟؟

زاویار نے اسکے سامنے ہاتھ ہلایا

"جو کافی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا جانے کونسی سوچ میں گم تھا

آ۔۔ہاں۔۔۔؟؟ نہیں کچھ نہی۔۔ تم بولو۔۔

"وہ سر جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ھو گیا۔

"ہاں یار۔۔ آپی۔۔ یہ بریرہ بہت نخریلی ھو گئی ھے۔ ضیغم کو بھی اچانک یاد آیا

"غازیان کا دماغ پھر الرٹ ھو گیا

"آخر وہ کیوں اسے ڈسٹرب کر رہی تھی

"وہ اس کے بارے میں نہی سوچنا چاہتا تھا مگر وہ خود کو روک بھی نہی پارہا تھا

"وہ بے بس سا ضیغم کی اگلی بات کا منتظر تھا۔

"اچھا۔۔ کیوں کیا ھوا بھئی ؟؟

www.Novelshub.pk

افشین نے ہلکا سا ہنس کے اسکی طرف دیکھا

"میں کل اس کی طرف گیا تھا پوچھا کہ بی بی آخر کیا تکلیف ھوئی؟؟ کیوں نہی آرہی تم۔۔

ضیغم کو شدید تپ چڑھی ھوئی تھی اس کے نخروں پہ۔۔

سب اس کے انداز پہ ہنسنا شروع ھوگئیں جو کسی پھاپھا کٹنی کیطرح دھاک پہ ہاتھ جمائے اس کی شکایت لگانے میں پرجوش تھا

پھر۔۔ کیا کہتی وہ ضیغم بھائی؟؟؟

گل دوپہری نے ہنسی ضبط کرتے ھوئے پوچھا

سبھی کو پتہ تھا اس کا بریرہ کے بنا گزارہ بھی نہی" دونوں لڑتے بھی بہت تھے اور دوستی بھی خوب تھی۔۔ حالانکہ ضیغم بریرہ سے تین سال چھوٹا تھا مگر اسکی سب سے زیادہ اسی سے بنتی تھی۔

"کہتی۔۔ میری مرضی۔۔ بس دل نہی آنے کا"

"وہ اس کی نقل کر کے ٹیڑھ منہ بنا کر بولا

"گل دوپہری کی تو ہنسی نہی رک رہی تھی

"باقی سب بھی اس کی ہنسی میں شریک ھوگئے

www.Novelshub.pk

"صرف غازیان تھا جو چپ چاپ لب بھینچے خاموش بیٹھا تھا

"یعنی محترمہ واقعی دل پہ لے بیٹھی تھیں اس کی باتوں کو۔

"اور اس کا غصہ پہلی بار اسے غصہ نہی دلا رہا تھا

"اسے پتہ بھی نہی چلا کہ کب اس کے متعلق سوچتے ایک ان دیکھی مسکراہٹ اس کے چہرے کو روشن کیے دے رہی تھی

"خیر تم فکر نہ کرو کچھ دن تک وہ خود ہی دوڑی چلی آئے گی

"خولہ نے شرارت بھری نظروں سے گل افشیں کی جانب دیکھ کر کہا جو گھورتی نظروں سے اسے باز رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"ہیں؟؟؟وہ کیسے؟

"ضیغم حیران تھا

ارررے۔۔ تمہیں نہی پتہ کیا؟؟؟

"خولہ بھی حیران ھوئی اس کی لاعلمی پہ،،

"اپنی گل افشیں کے ہاتھ پیلے ھونے والے۔۔

www.Novelshub.pk

"اس کے کہنے کی دیر تھی کہ سبھی میں جوش و خروش بھر گیا

"گل افشیں شرمندہ سی منہ نیچے کر کے بیٹھی تھی

"جبکہ باقی سب کی چیخ وپکار سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"شش ششش۔۔ابھی یہ بات بڑوں تک محدود ھے مگر گل دوپہری کو اللہ سلامت رکھے جس نے مہارت دکھاتے ھوئے تمام بات ہمارے گوش گزار کی۔۔

"خولہ نے سب کو خبر دار کرتے ھوئے گل کا کارنامہ سنایا جو فرضی کالر جھاڑے اپنی تعریف پہ نازاں تھی۔

"ہائے کتنا مزہ آئیگا سب ایک جیسے کپڑے بنوائیں گے۔۔

ہالہ اور گل سب سے زیادہ پر جوش تھیں۔

"ویسے رشتہ آیا کہاں سے ؟؟ کہاں دیکھا ہماری بنو کو؟؟؟

"حمیرا ابھی شامل گفتگو ھوئی

"افشیں کی تو بولتی بند تھی

"ارے یار غازیان لالا کے دوست ہیں کوئی وہاج نام ھے "انکی سسٹر آئیں تھیں نا اس دن ہمارے گھر؟؟؟

گل نے پوری اداکاری کرتے ھوئے قصہ سنایا

"اووووو۔۔اچھا۔۔۔سب نے معنی خیز انداز میں اوو کر کے افشیں کیجانب دیکھا جو منہ نیچے کیے گونگی بہری بنی بیٹھی تھی۔

"ہاں۔۔انہیں افشیں آپا پسند آگئی اور اگلے ہی دن وہ اپنے بھائی کیلیے چاندسی بھابی مانگنے حویلی کی دیواریں پھلانگ کے بی جان کے گھٹنوں میں بیٹھ گئیں

"گل نے ڈرامائی انداز میں دھماکہ کیا۔

"ہائے سچی!!!وااااہ یار ہماری افشیں کتنی خوش قسمت ھے۔

"حمیرا کو دلی خوشی ھوئی تھی۔

"اور پتہ ھے وہ بھی راجپوت ہیں ذات کے شاہ زین کیطرح اور ڈاکٹر ہیں اور اتنے خوبرو ہیں یہ لمبے اونچے شاندار ۔

"وہ جوش سے بولتی ھوئی کھڑی ھو کر ہاتھ اوپر کر کے بتانے لگی۔

آہستہ بولو۔۔افشیں نے اسے بازو سے پکڑ کے نیچے بٹھایا۔

وہ اس کی شوخ طبعیت سے سخت عاجز تھی۔

"مگر یار ایک بات سمجھ نہی آئی۔۔

www.Novelshub.pk

"ہالہ کی پرسوچ آواز آئی تو سب اسی کیجانب متوجہ ھوگئیں

"دادو اس رشتے پر راضی کیسے ھوئیں ؟؟؟

ہم لوگ تو خاندان سے باہر نہی کرتے پھر یہ معجزہ کیسے ھوا؟؟؟

"اس کی بات صحیح تھی۔ سبھی شش وپنج میں تھیں۔

"ارے یار غازی لالا نے حمایت کی اس رشتے کی۔ وہ کہتے کہ اب یہ رواج ختم کریں سب مسلمان ہیں یہ ہی کافی ھے اور پھر خاندان میں کرنے کے چکر میں کیا لڑکیاں گھر بٹھادیں۔ بس پھر زاوی لالا بھی بولے اور نانا جان بھی متفق تھے اسلیے حامی بھر لی اور اب"

بنو کی آئیگی بارات 'رنگیلی ھوگی رات میں چھم چھم ناچوں گی' گل بات کرتے کرتے گانے والے انداز میں بولی تو سبھی اس کی ھنسی میں شامل ھوگئیں

"بہت جلد حویلی میں خوشیوں کے شادیانے بجنے والے تھے آخر نئی نسل میں ھونے والی پہلی شادی تھی

سبھی پرجوش تھے۔۔

بس آپا۔۔ کیا کہوں ؟؟ کہنے کو الفاظ ہی نہی بچے۔۔

www.Novelshub.pk

نور بیگم شرمندہ سی نظر جھکائے بیٹھی تھیں۔

زرمینے کو جیسے ہی سکندر کی اچانک آمد کا پتہ چلا وہ فوراً ہی داور کیساتھ ملنے آ گئیں مگر یہاں آکر جو خبر انہیں سننے کو ملی وہ ان کے لیے بے حد دردناک تھی۔انہیں سکندر سے اس سب کی امید نہی تھی۔وہ انہیں سب بھتیجوں میں سب سے پیارا تھا۔

مگر اسی بھتیجے سے یہ سب بہت غیر متوقع تھا۔

وہ بے حد ناراض تھیں۔داور بھی چپ تھا مگر خوش بخت کا معصوم اور ڈرا ھوا چہرہ اسے کچھ بھی کہنے سے روک رہا تھا جو کبھی کسی بہانے تو کبھی دروازے میں چھپ کر خاموش التجائیں کر رہی تھی۔داور بے حد سلجھا ھوا انسان تھا اور وہ اس بات پہ کامل یقین رکھتا تھا کہ جو بھی ھو تا وہ سب قسمت کا کھیل ھے بے شک اسے بھی بہت دکھ تھا اپنی بہن کیلیے مگر ہر کسی کو اپنی مرضی کرنے کا اختیار حاصل ھے۔کسی پر زور زبردستی سے حصول تو ھو سکتا مگر دل پر کسی کا زور نہی اور ویسے بھی وہ کزن ھونے کے ناطے سکندر کو بہت اچھی طرح جانتا تھا وہ ایک نہائت شاندار انسان تھا'سب کا خاموشی سے خیال رکھنے والا'ٹھنڈے مزاج کا مالک اور بے حد اچھی طبعیت رکھنے والا۔اگر اس نے یہ انتہائی قدم اٹھایا تھا تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی وجہ ہی ھو گی۔مگر اس طرح کی تناؤ والی کیفیت میں وہ یہ بات اپنی ماں کو نہی سمجھا سکتا تھا جو اس واقعے سے از حد رنج کا شکار تھیں۔

www.Novelshub.pk

آپا مجھے معاف کر دیں۔ میری بھی بیٹی ھے میں جانتی ھوں اس تکلیف اور اذیت کو مگر خوش بخت بہت معصوم ھے اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہی آپ اسے اس چیز کی سزا مت دیجیے گا۔

نور بیگم التجائیہ انداز میں ان سے مخاطب تھیں۔ وہ خوفزدہ تھیں کہ سکندر کے اس ظلم کا بدلہ وہ خوش بخت سے نہ لے لیں۔ غصے اور جذبات میں انسان یہ کب دیکھتا ھے کہ پھر کوئی بے قصور ھے یا قصوروار۔۔

زرمینے۔۔۔ افراسیاب خان نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

جو کچھ ھوا وہ واقعی بہت برا ھوا' زرش میری خوش بخت جیسی ہی ھے مجھے اس کے لیے بہت رنج ھے مگر یقیناً اسی میں خدا کی مصلحت تھی' اللہ پاک بچی کے نصیب اچھے کرے انشاءاللہ اس کا اس سے بھی بہترین ھو گا مگر اگر تمہاری ممتا اس چیز میں سکون محسوس کرے کہ داور اور خوش بخت کا رشتہ بھی ختم ھو جائے تو تمہیں اس چیز کا پورا اختیار ھے۔ اور میں اسکیلیے تمہیں یا داور کو قصوروار نہی ٹھہراؤں گا۔

وہ ٹھہر ٹھہر کر بولے

نور بیگم اور داور نے ان کی اس بات پر تڑپ کر زرمینے کو دیکھا جو خود بھی اپنے بھائی کے انصاف پر حیران رہ گئیں تھیں۔

داور کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔

www.Novelshub.pk

وہ تو ایسا کبھی سوچ بھی نہی سکتا تھا کہ وہ خوش بخت کو خود سے الگ کر دے

نہی لالا۔۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں'؟

اس میں خوش بخت کا کیا قصور؟؟ اور نہ ہی میں ایسی گھٹیا سوچ رکھتی ھوں

ہاں مجھے رنج ھے اس بات کا بہت مگر جو اللہ کو منظور۔۔

آپ تیاری کریں اب خوشی کی رخصتی کی

انہوں نے یہ بات کہہ کے جیسے سب میں ایک نئی روح پھونک دی۔

داور نے بے اختیار تشکر بھرا گہرا سانس بھرا

خوش بخت کے چہرے پر بھی اب سکون تھا ورنہ اس کی جان سولی پر لٹکی ھوئی تھی۔

نور بیگم نے بے اختیار اٹھ کر انہیں گلے لگا لیا۔

آپا آپ نے میرا مان رکھ لیا' میری بیٹی واقعی بہت خوش بخت ھے کہ وہ آپکے گھر کی بہو بنے گی

وہ بے حد مطمئن تھیں

زرمینے بھی اپنے فیصلے پر مطمئن تھی

www.Novelshub.pk

وہ داور کے دل کا خوف جان گئیں تھیں اسی لیے انہوں نے مزید کچھ نہی سوچا انہیں اپنی اولاد ہر چیز سے بڑھ کر تھی۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ھے کیا تم کچھ وقت میرے ساتھ بیٹھ سکتی ھو؟؟؟

آج وہ گھر پر تھی کیونکہ وہ آج ہی جینی کو اپنے ساتھ لیکر جانا چاہتی تھی اگر وہ راضی ھو جاتی جو کہ اسے فی الحال ممکن ھوتا نہی لگ رہا تھا۔

وہ جو اپنے لیے بریڈ پر جیم لگائے اس وقت ناشتہ کرنے لگی تھی' نے چونک کر اس کی جانب دیکھا" جو خلاف توقع آج گھر پر تھی بلکہ کافی دنوں سے نہ چاہتے ھوئے بھی وہ اس کی توجہ کا مرکز بن رہی تھی۔ اب وہ زیادہ تر گھر ھوتی تھی اور بہت سنجیدہ ھو گئی تھی۔ اس نے ڈرنک کرنا، سموکنگ کرنا اور باہر جانا بالکل کم کر دیا تھا۔ بلکہ جینی کو تو وہ بہت خوفزدہ اور پریشان لگتی تھی مگر وہ اس سے پوچھ نہی سکتی تھی کیونکہ لارا کبھی اس سے اس انداز میں کھلی ملی ہی نہی تھی کہ وہ اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھ سکے۔

کیا؟؟؟

وہ بے تاثر انداز میں سوال کر کے سر جھکا گئی۔

www.Novelshub.pk

دیکھو جینی۔ تمہیں میرے ساتھ آج کہیں جانا ھے صرف دو گھنٹے کیلیے۔۔

وہ سیدھا مطلب کی بات پر آ کر بولی

اسکی بات پر اس کا منہ تک جاتا ہاتھ رک گیا

کک۔۔۔ کیوں ؟؟ اور کہاں ؟؟؟

وہ ایک دم خوفزدہ نظر آنے لگ گئ

تو کیا اب وہ اسے زبردستی اپنے جیسا بنانا چاہتی تھی ؟؟؟

وہ اسے کلب لے کے جانا چاہتی تھی ؟؟

آج تک اس نے ایسا کچھ نہی کہا تھا تو آج کیوں ؟؟

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی جو اس کی عادت تھی کیونکہ اس میں اتنی جرات ہی نہی تھی کہ وہ اپنے لیے لڑ سکتی۔

مجھے تمہیں پاسپورٹ آفس لے کے جانا ھے جینی۔۔ ڈرو مت۔۔

وہ اس کے چہرے سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس کی بات سے اس وقت کیا سوچ رہی تھی۔

اور پہلی بار اسے اسکی اس سوچ سے دکھ ھوا تھا کیونکہ وہ اس سے خوفزدہ تھی

www.Novelshub.pk

وہ اس کے لیے ایک بری عورت تھی۔

اور ایسا سوچنے میں وہ حق بجانب تو تھی

اس نے اس کے ساتھ کچھ بھی اچھا نہیں کیا تھا اور اب بھی وہ اسے دکھ ہی دینے والی تھی۔

پاسپورٹ آفس ؟؟؟؟

وہ سرگوشی کے سے انداز میں بول کر الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو اپنی باتوں سے اسے آج بس حیران کر رہی تھی۔

تمہارا پاسپورٹ بنوانا ھے اور اس کے لیے تمہیں ہی میرے ساتھ جانا ھو گا۔۔

وہ سپاٹ انداز میں کہہ کر کرسی پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی۔

آج اسے احساس ھوا تھا کہ نہ چاہتے ھوئے بھی اسے اسکے وجود کی عادت ھو گئی تھی

اور وہ جو ساری زندگی اسے پاگل نفسیاتی سمجھتی رہی تھی اس نفسیاتی لڑکی کے چہرے سے ہی وہ اندازہ لگا لیتی تھی کہ اب وہ کیا سوچ رہی اور کس بات سے پریشان ھے ؟

"نہ جانے ایسا کیوں ھوتا ھے ؟ کہ جب کوئی ہم سے دور جا رھا ھوتا ھے تبھی ہمیں اس کی اہمیت کا احساس ھوتا ھے مگر تب تک اتنی دیر ھو چکی ھوتی کہ ہم چاہ کر بھی اسے روک نہیں پاتے۔۔۔

www.Novelshub.pk

"اسے بھی اب احساس ھوا تھا کہ وہ اس کے بغیر نہی رہ سکتی کیونکہ آج سے پہلے اسے یہ نہی معلوم تھا کہ وہ اس سے کبھی الگ بھی ھو سکتی ھے۔ کبھی دور بھی جا سکتی ھے اور اب اس کے جانے کے خیال سے ہی اس کے جسم سے جان نکلی جا رہی تھی۔

"وہ ہارے ھوئے جواری کیطرح سر جھکائے بیٹھی تھی

"مام۔۔۔

جینی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

وہ کتنا میٹھا بولتی تھی

اسکی تمام تر نفرت کے باوجود وہ اسے اسی کے مقام پہ رکھتی تھی اور اسی نام سے بلاتی تھی۔ وہ بہت معصوم تھی

تم پاکستان جاؤ گی۔۔

اس نے جیسے دھماکہ کیا تھا

اور میں تمہاری مام نہی ھوں نہ تم میری بیٹی۔۔۔

اس نے ایک اور انکشاف کیا تھا

جینی گنگ زبان کے ساتھ بس اسے دیکھ رہی تھی

www.Novelshub.pk

اس کے لیے یہ سب ناقابلِ یقین تھا

وہ کیسے یقین کرتی

"تم میری بیٹی نہی ہو جینی ڈارلنگ"

وہ اپنے ازلی لاپرواہ انداز میں اسے جتا کر بولی جو اسکا انداز تھا

تم جینفر ابراہیم 'سکندر ابراہیم کی بیٹی ہو جو ایک مسلمان اور پختون گھرانے سے تعلق رکھتا تھا

"وہ کھڑے ہوتے ہوئے اس کے بے حد قریب آکر اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے بولی

"مم۔۔ مگر۔۔ پپ۔۔ پھر میں ؟؟؟

"مم۔۔ میں۔۔۔

"وہ بولنا چاہتی تھی مگر الفاظ اس کی زبان سے ادا ہو کر ہونٹوں پر ہی دم توڑتے جا رہے تھے۔۔

"ہاں تم "میرے پاس ہو کیونکہ ایسا میں نے چاہا تھا اور اب تم واپس اپنے باپ کے پاس پاکستان جاؤ گی تو اسلیے کہ اب بھی ایسا میں چاہ رہی ہوں۔

"وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی اسے باور کرواتے ہوئے بولی جو یہ سب سن کر شدید صدمے میں تھی

www.Novelshub.pk

"اور ابھی وہ مزید کچھ بولتی کہ اس سے پہلے ہی وہ بے دم ہو کر کسی بے جان گڑیا کی طرح اسکے بازوؤں میں جھول گئی۔۔

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 9

"اس نے نمبر ملا کر موبائل کان سے لگایا"" مگر ہر بار کیطرح اس بار بھی اسے پاورڈ آف کا میسج ملا"

"وہ صبح سے دس بار اس کا نمبر ملا چکا تھا" مگر اسے نمبر آف مل رہا تھا۔

"کل رات ہی اس کی لارا سے تفصیلی بات ہوئی تھی" اور اس نے اسے یہ خوشخبری سنائی تھی" کہ سب معاملات ہینڈل ہو گئے ہیں" اور گھر والے ناراض تو ہیں" مگر اس بات پہ راضی بھی ہیں کہ وہ لوگ یہاں آسکتے اب۔

"وہ بے حد خوش تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا"

"داور اور پھپھو نے اعلی ظرفی دکھائی تھی" اور معاملے کو سمجھتے ہوئے بہت اچھا فیصلہ کیا تھا۔

www.Novelshub.pk

"سکندر کے دل سے بھی بوجھ اترا تھا"" ورنہ یہ مسلہ کہاں تک جاتا" وہ سوچنا بھی نہی چاہتا تھا" اور خوش بخت اسکی سب سے چھوٹی لاڈلی بہن" اس کا اس سب میں کوئی قصور نہی تھا۔ یہ ہی سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹا جارہا تھا"

"مگر شکر تھا" کہ سب کچھ طریقے سے ھو گیا تھا"

"زریاب نے بھی اس کی حمایت کی تھی"" اسلیے دیر سے ہی سہی" مگر بابا اور بی جان مان گئے تھے" مگر بی جان راضی اس بات پر ھوئیں تھیں" کہ لارا اسلام قبول کرے گی" اور جینی کا بھی مسلم نام رکھا جائے" اور وہ اس شرط پر بخوشی راضی ھو گیا تھا۔ کیونکہ وہ خود بھی اب یہ ہی چاہتا تھا کہ لارا مسلمان ھو جائے۔

"اس نے یہ سب اسکی محبت میں اور اپنی بیٹی کیلیے کیا تھا' پورے خاندان کی باتیں سنی تھیں، بی جان اور بابا کی ناراضگی جھیلی تھی، تو صرف اسلیے کہ وہ ان دونوں سے بے حد محبت کرتا تھا"" اور جینی تو اس کے دل کا ٹکڑا تھی" وہ اس سے جدا ھونے کا سوچ بھی نہی سکتا تھا" مگر اب محبت لارا سے خراج مانگنے والی تھی" اور اسے یقین تھا کہ اسے اس شرط پر کوئی اعتراض نہ ھو گا" جس کا ذکر اب تک اس نے اس سے نہی کیا تھا"" وہ چاہتا تھا پہلے وہ اسے یہاں لے آئے"" پھر ہی بتائے۔"حویلی کی محبت اسے اپنے ساتھ باندھ دے گی" اور وہ چاہے بھی تو انکار نہ کر پائے گی۔ مگر رات کے بعد آج صبح سے اس سے رابطہ نہی ھو پایا تھا۔"وہ پریشان ھوا تھا" مگر یہ سوچ کر

www.Novelshub.pk

خود کو تسلی دی کہ شائد وہ سو رہی ہو" اور موبائل کی چارجنگ ختم ہو"۔ وہ خود اس سے رابطہ کرے شائد ۔۔" بہر حال تمام معاملات ٹھیک ہوتے ہی اب وہ اس سے بات کرنے کیلیے شدت سے منتظر تھا۔۔

"اس نے کروٹ بدلتے مندی مندی آنکھوں سے گھڑی میں ٹائم دیکھا" تو سات بج رہے تھے۔" وہ ہڑ بڑا کے اٹھی۔ آج اسے جلدی کالج جانا تھا۔

"جب سے اسکا کالج میں داخلہ ہوا تھا"" اسکی روٹین کافی سخت ہو گئی تھی"

"اب وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی پائی جاتی" اور اس کا دانہ پانی اسے وہیں پہنچا دیا جاتا۔" میڈیکل کی پڑھائی محنت مانگتی تھی" جو وہ کرنے کو دل و جان سے تیار تھی۔"بی جان کو تو اس کی موٹی موٹی کتابوں سے چڑ ہو گئی تھی ،انہیں لگتا تھا" وہ پڑھ پڑھ کے پاگل ہو جائیگی کسی دن۔" صحت بھی برباد ہو گئی تھی۔

"نہ آنکھوں میں وہ چمک رہی تھی اب اور نا گالوں پہ سرخی۔ ایسا بی جان کا خیال تھا' باقی سب انکی پریشانی پہ ہنستے بھی تھے۔

"اس نے جلدی جلدی چپل پہنی" اور منہ ہاتھ دھونے غسل خانے کیطرف بھاگی"

www.Novelshub.pk

"نیم گرم پانی کے تین چار چھپاکے منہ پہ مار کے نیند کو بھگایا۔"وہ تو صد شکر کہ بوا موٹر چلا دیتی تھیں"کہ تازہ پانی آئے""ورنہ رات کے کھڑے یخ پانی سے تو ویسے ہی قلفی جم جاتی تھی۔

"ہائے آج تو موسم بھی خطرناک لگ رہا"

"وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتی استری کیا یونیفارم اٹھا کر کمرے میں بھاگ گئی"

"پتہ نہی شاہ زین اٹھا کہ نہی؟؟

"بال بناتے وہ خود سے باتیں کرنے میں بھی مصروف تھی، جس سے سبھی واقف تھے"

"افشیں نے ایک آنکھ کھول کے اس کی افراتفری دیکھی"اور دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔"اب اس کا سونا ناممکن تھا"کیونکہ اس نے تیار ھونے تک خود تو بو کھلانا ہی تھا"لیکن ساتھ دوسروں کو بھی جگائے رکھنا ھوتا تھا"۔حالانکہ اب"اسے کالج جاتے ایک مہینہ ھو گیا تھا"اور بیچارہ شاہ زین تو اس کے ڈر سے پورے وقت پہ تیار ھو کے گاڑی میں ہی بیٹھا ھوتا تھا"مگر پھر بھی اسے نہ جانے کیا خفقان تھا"کہ جلدی جلدی کی گردان کرتے وہ جاتی تھی"اور ویسے ہی واپس آتی تھی"اور آج تو تھا بھی اس کا پریٹیکل"اسلیے آج سب کی شامت آنی لازمی تھی"

"وہ بظاہر سوتے ھوئے مبہم مسکراہٹ کیساتھ اس کی تیاری ملاحظہ کر رہی تھی"جو صاف شفاف منہ پہ بنا کچھ لگائے"بس آنکھوں میں بھر بھر کاجل لگائے بے حد معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی"

www.Novelshub.pk

"اسے کسی بناؤ سنگھار کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اللہ نے اسے بے پناہ خوبصورتی اور معصومیت سے نوازا تھا"

"ایک الگ طرح کا ہی نکھار تھا اس کے چہرے پر" جو دل کو اس کی جانب کھینچتا تھا" اور وہ تھی بھی تو بہت پیاری طبعیت کی مالک "تو پھر وہ خود پیاری کیوں نہ ھوتی؟؟

"افشیں پیار بھری نظروں سے اسی کیجانب دیکھتے ھوئے سوچ رہی تھی"

"ڈارک براؤن کمر تک آتے لمبے بالوں کی سیدھی مانگ نکال کے دو تین بل ڈال کے اس نے چٹیا بنائی اور اپنی مخصوص کشمیری چادر ماتھے تک ڈال کے وہ بیگ اٹھائے جانے کو تیار تھی۔

"ایک آخری نگاہ شیشے میں نظر آتے اپنے سراپے پہ ڈال کر مطمئن ھو کے وہ افشیں کی طرف مڑی"

"او کے آپا۔۔ میں جا رہی اب۔۔" پلیز دعا کرنا میرا پریکٹیکل اچھا ھو۔۔

"پیار سے اس کے گال چوم کر وہ پیچھے ھوتے بولی"

"او کے میری جان۔۔ تم فکر مت کرو اچھا ھو گا سب۔۔ وہ بھی پیار سے اس کے گال تھپتھپاتے ھوئے اٹھ کر چلتے اس کے ساتھ ہی دروازے تک آئی۔

"وہ اللہ حافظ کہہ کر بی جان کے کمرے میں چلی گئی"

"یہ اس کا روز کا معمول تھا" بی جان کو خدا حافظ کہہ کے پھر ان سے خود پر حفاظتی پھونک مروا کر پھر ہی جاتی۔

www.Novelshub.pk

"وہ کمرے میں آئی تو بی جان سامنے ہی اپنے پلنگ پہ نیم دراز تسبیح کرنے میں مصروف تھیں،" اسے دیکھتے ساتھ ہی انکے چہرے پہ شفقت بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ بالکل خوش بخت کا پرتو تھی بس فرق صرف اتنا تھا کہ خوش بخت سنجیدہ تھی اور وہ چلبلی۔۔

" آجاؤ میری بچی۔۔ماشاٗاللہ اللہ بری نظر سے بچائے۔" وہ اسکے کھلتے گلاب جیسے صاف شفاف چہرے پر آیت الکرسی کا حصار اور چاروں قل کا ورد کرتے پھونک مار کر بولیں"

"بی جان آپ کیوں میرے لیے روز جاگتی ہیں" آپ سو جایا کریں پلیز، بلاوجہ میرے لیے آپکی نیند خراب ھوتی ہے"

"وہ شرمندہ ھوتی انکے پاس آکر بیٹھتے بولی؛

"وہ صرف اسکیلیے روز اس سے بھی پہلے جاگ رہی ھوتی تھیں۔اسکا ناشتہ تیار کروا کے اسے اپنے سامنے کرواتیں" اور دعائیں دے کر اور شاہ زین کو ہدایات دے کر پھر بھیجتیں۔

"اچھا۔۔یہ بھی خوب کہی تم نے؟؟

"مجھے سکون مل سکتا کہ تمہیں صبح ایسے ہی بھیج دوں؟

"اور تمہیں اپنے سامنے بھیجے بنا نہ تو مجھے نیند آئے گی نہ سکون اسلیے چپ کر کے ناشتہ کرو اب"

www.Novelshub.pk

"وہ اسے پیار سے ڈپٹ کر بولیں تو وہ لاڈ سے انکے گلے میں جھول گئی"

"بی جان۔۔ آپ میری جان ہیں"

"وہ شرارت سے کہتے انکے دونوں گال چوم کر بولی"

"آئے ہائے گل"۔۔ پیچھے ہٹو" اور شرافت سے ناشتہ کرو" وہ بھی بظاہر اسے ڈانٹ کر بولیں ورنہ انکی تو خود کی جان بھی اسی میں اٹکی ہوئی تھی"

"اوکے بوس۔۔۔"وہ فرمانبرداری سے کہتی جلدی جلدی دیسی گھی سے بنے پراٹھے کہ دو تین نوالے لیتے ہوئے بولی۔

"صبح صبح اس کا دل تو نہی کرتا تھا"" مگر بی جان کی محبت میں وہ کھا لیتی تھی بس۔۔

"اوکے بی جان اب میں جارہی دعا کیجیے گا"

"وہ ایک دو نوالوں کے بعد فوراً ہی ہاتھ کھینچ کر بولی"

"لو۔۔اتنا کم کھایا۔۔ صحت دیکھو اپنی؟؟

"کیسے کمزور ہو گئی ہو؟؟

"وہ فوراً ہی ہلکان نظر آنے لگیں"

"ارے بی جان۔۔بالکل ہٹی کٹی ھوں میں"" آپکی نظر ہی کمزور ھو گئی اب"

"وہ ہنستے ھوئے بولی"

"اچھا۔۔ چلو تمہیں باہر تک چھوڑوں"

"وہ اپنے گھٹنوں پر زور دیتے ھوئے اس کے ساتھ ہی اٹھتے ھوئے بولیں"

"اچھا چلیں"۔۔اسے پتہ تھا وہ باز نہی آئیں گی"جب تک اسے خود نہ خدا حافظ کہیں۔

"گل دوپہری۔۔ آج موسم ٹھیک نہی لگ رہا"

"دیکھو وہ کالی گھٹا کیسے امڈتی آرہی؟"میں تو کہتی ھوں" آج چھٹی کرلو"

"وہ جیسے ہی باہر نکلیں" آسمان پہ نظر پڑتے ہی پریشان ھوگئیں۔جو سرخ اور سرمئ ھو کے شام کا منظر پیش کر رہا تھا

"ارے بی جان"۔۔میں کونسا پیدل جارہی؟؟

"وہ انکی پریشانی پہ انہیں تسلی دیتے ھوئے بولی"

"اور"اگر آج میرا پریکٹیکل نہ ھوتا"تو چھٹی کرلیتی"بی جان" مگر جانا ضروری ھے نا"اور پھر شاہو ھے نا تو پھر پریشانی کس بات کی؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر انکا دھیان بٹانے لگی"

"اچھا۔۔۔"چلو خیر سے جاؤ"اور خیر سے آؤ"

"اللہ کی امان میں دیا۔۔

"شاہ زین دھیان سے گاڑی چلانا بیٹا"

"وہ اسے بھی ہدایت دینا نہی بھولی تھیں"

"جی بی جان۔۔ آپ فکر نہ کریں میں احتیاط سے لے کر جاؤں گا"

"وہ انکی پریشانی سمجھتا تھا"اسی لیے فوراًانہیں تسلی دیتے ہوئے بولا"

"وہ ان کے گلے لگ کر خدا حافظ کہتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی"

"شاہ زین نے دروازہ بند کیا اور خود فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کے گاڑی سٹارٹ کی"

"بی جان تب تک وہیں کھڑی رہیں پھر واپس مڑیں۔"آج موسم بہت سرد تھا""ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے جسم میں کپکپی طاری کر رہے تھے، حالانکہ جنوری کا اختتام تھا"مگر پھر بھی سردی کی شدت کم نہ ہوئی تھی۔

"وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے واپس کمرے میں آ گئیں۔۔۔

www.Novelshub.pk

"رات انکے گھٹنوں میں کافی تکلیف تھی""ٹھیک سے سو نہی پائیں تھیں"بعد میں"گل کیلیے جاگتی رہیں۔اب کہیں جا کے گھٹنوں میں آرام تھا"تو نیند بھی حاوی ہونے لگی"

"وہ تکیہ سیدھا کر کے آنکھیں موند گئیں"

"مام۔۔۔

"کک۔۔کیا میں آ آپ کی بیٹی نہی ہوں؟؟؟

"وہ شدید صدمے کی کیفیت میں تھی"

"ہوش میں آنے کے بعد اس کا پہلا سوال یہ ہی تھا"

"لارا نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا"

"اب جب وہ اسے واقعی دکھ نہی دینا چاہتی تھی"تو اسے مجبوراً ایسا کرنا پڑ رہا تھا۔"اس جھوٹ پر اسے سچ کی مہر لگانی تھی"تا کہ تمام کام ایک ہفتے کے اندر ہو سکے"ورنہ سب بہت مشکل ہو جاتا

"ہاں۔۔یہ سچ ہے جینی۔۔تم میری بیٹی نہی ہو"

"وہ ایک بار پھر اپنی بات دہراتے ہوئے بولی"

www.Novelshub.pk

"جینی کی کانچ جیسی نیلی اور کائی رنگ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے"

"جانے وہ کیوں رو رہی تھی؟؟

"اسے تو خوش ھونا چاہیے تھا

"پپ۔۔پھر۔۔میں کس کی بیٹی ھوں اور آپ کیساتھ کیوں ھوں؟؟

"اس کے منہ سے بمشکل چند الفاظ نکلے"

"لارا کو اس کے آنسو تکلیف دے رہے تھے""مگر وہ انہیں روکنے پہ قادر نہ تھی"

"اسے رونا ہی تھا ایک آخری بار۔۔"کیونکہ وہ قصوروار تھی کہ وہ لارا ڈیوڈ جیسی ماں کی بدقسمت بیٹی تھی"

"کیونکہ مجھے تمہارے باپ سے نفرت تھی اسلیے اسے تکلیف دینے کیلیے تمہیں اس سے چھین لیا۔

"وہ بے تاثر انداز میں اسے اپنی بدفطرت سے آگاہ کرنے لگی"

"تت۔۔تو۔۔اب کیوں؟؟

"مم۔۔میں آپ کیساتھ ہی رہنا چاہتی ھوں"مام۔۔مجھے نہی جانا کہیں بھی۔آ آپ بیشک مجھ سے نفرت کریں مم۔۔۔مگر مجھے یہیں رہنے دیں اپنے پاس۔۔

"وہ اٹک اٹک کر بمشکل ہچکیوں کے درمیان اپنی بات مکمل کر کے بولی"

www.Novelshub.pk

"لاراکو اس کی بات سن کے حیرت ھوئی تھی"

"اس نے ہمیشہ اس سے بر اسلوک کیا تھا" "دھتکارا تھا اسے 'ماں کی ممتا سے محروم رکھا" اور ہمیشہ اسے ہر مقام پہ نیچا دکھایا" اور وہ پھر بھی اس سے دوری کے خیال سے رو رہی تھی؟؟ اس کے پاس رہنا چاہتی تھی؟؟ اس سے محبت کرتی تھی؟؟

"اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولا سا اٹک گیا"

"وہ خود غرض عورت جس نے ہمیشہ اپنی ذات کے آگے کچھ نہی دیکھا تھا آج اس کی بے ریا محبت کے آگے ہار گئی تھی"

"اسے لگا کہ وہ بھی اس کی طرح رو دے گی مگر نہی اسے مضبوط ہی دِکھنا تھا ابھی۔۔

"نہی جینی۔۔ تم میرے ساتھ نہی رہ سکتی اب۔۔ وہ سرد لہجے میں بولی"

"کیونکہ میں شادی کرنا چاہتی ھوں اور اب میری آگے کی زندگی میں تمہاری کوئی گنجائش نہی ھے"

"ویسے بھی تم جس کی اولاد ھو تمہیں اسی کے پاس ھونا چاہیے۔۔

"ٹھیک ھے" میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا" مگر اب اسی غلط کو ٹھیک کرنے کا وقت آ گیا ھے"

www.Novelshub.pk

"وہ اپنے تیر جیسے لفظوں سے اسکا دل چھلنی کرتے فیصلہ کن انداز میں بولی" اور اس کی جانب ایک نظر دیکھا جو ساکت بیٹھی چپ چاپ اس کے اگلے فیصلے کی منتظر تھی"

"وہ مزاحمت نہی کر پاتی تھی"

"بلکہ ہمیشہ ہی وہ دل میں ڈھیروں شکوے لیے چپ ہو جاتی تھی"

"ابھی بھی ہونٹ سختی سے بھینچے چھوٹے چھوٹے بے داغ گورے ہاتھوں پہ گرتے آنسوؤں کے موٹے موٹے قطرے لارا کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے" مگر اگر آج وہ موم ہو جاتی تو شائد اس کے ساتھ سب سے برا کرتی۔ اسلیے دل پہ پتھر رکھ کے وہ کھڑی ہوئی"

"تم کل میرے ساتھ پاسپورٹ آفس چلو گی اس کے بعد تمہارا پاسپورٹ بنے گا اور تم واپس پاکستان جاؤ گی"

"ابراہیم سے میں نے بات کر لی ہے" وہ تمہیں لینے آئے گا"

وہ بات کرتے ہوئے اس کی جانب بھی دیکھ لیتی جو کسی بے جان مومی مجسمے کی مانند ساکت بیٹھی تھی مگر آنکھ سے گرتے بے مول آنسو اس میں زندگی کا پتہ دیتے تھے۔

"میرا اور تمہارا ساتھ یہیں تک تھا بس 'ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ بظاہر بے تاثر سرد لہجے میں بول رہی تھی مگر یہ اس کا دل جانتا تھا کہ اس کے آنسو کسطرح اس کے دل پہ آریاں چلا رہے تھے۔ اس احساس سے تو بہتر تھا کہ وہ بے حس رہتی۔

"محبت کے اس انمول جذبے نے اسے اندر تک توڑ دیا تھا"

"اس سے پہلے کہ اس مومی گڑیا کا صبر دیکھ کر اسکا ضبط چیخ جاتا وہ مزید کوئی بات کیے بنا اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا۔

"سکندر نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کیا مگر جواب ندارد۔۔۔

"کل سے لیکر اب تک پورا ایک دن گزر چکا تھا" مگر لارا سے اس کا کوئی رابطہ نہی ہو سکا تھا"

"آخر اس کا نمبر کیوں بند تھا؟ گھر کے لینڈ لائن نمبر پر بھی اس نے کال کی تھی مگر وہ بھی آف جا رہا تھا

"وہ بے حد پریشان ہو چکا تھا اب"

"وہ اسی عالم میں ٹہلتا ہوا سوچ رہا تھا کہ اور کس طریقے سے اس سے رابطہ کیا جا سکتا ھے کہ اچانک اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا۔

"اوہ۔۔۔ یہ خیال پہلے کیوں نہی آیا؟؟

www.Novelshub.pk

انکے فلیٹ کے ساتھ ہی ایک اور فلیٹ بھی تھا جن میں مسز سمانتھا رہتی تھیں وہ سنگل مدر تھیں اور وہ بھی جاب ایبل تھیں سکندر اکثر ہی انہیں اپنے فلیٹ کی چابیاں دے دیتا تھا کہ اگر وہ اور لارا کبھی لیٹ ھو جائیں تو جینی کیساتھ بیٹھ جائیں یا صرف دیکھ لیا کریں اور اس وجہ سے ان کا پرسنل نمبر سکندر اور لارا دونوں کہ پاس ہی تھا" وہ بہت نائس اور ملنسار تھیں"

"اس نے جلدی سے انکا نمبر ڈھونڈا اور ڈائل کر کے فون کان سے لگایا"

"صد شکر کہ بیل جا رہی تھی"

"ہیلو؟؟ مسز سمانتھا؟؟؟

"تیسری بیل پہ فون اٹھالیا گیا تھا"

"او ہیلو مسٹر ابراہیم کیسے ھو تم؟؟

کافی دن ھو گئے تمہیں دیکھا نہی؟؟

"وہ اسکی آواز سن کر خوش اخلاقی سے بولیں"

"جی میں پاکستان آیا ھوا ھوں"

آپ کیسی ہیں اور ایڈی سنی کیسے ہیں؟

www.Novelshub.pk

اس نے پریشانی کے عالم میں اخلاقی فرض نبھائے

وہ دونوں ٹھیک ہیں اور تمہیں یاد کرتے ہیں اور سب سے زیادہ تو جینی کو یاد کرتے ہیں

"وہ اپنے بیٹوں کا بتا کر ایک دم اداس ہو کر جینی کا بتانے لگیں"

"کک۔۔ کیا مطلب ؟؟

وہ ان کی بات سمجھ نہی پایا تھا

جینی ؟

اس نے نا سمجھی سے دوہرایا

ہاں جینی اور لارا" وہ دونوں بھی تو تمہارے ساتھ ہی ہیں نا پھر ؟؟؟

مسز سمانتھا بھی اس کے ایسے پوچھنے پہ حیران تھیں

"نہیں مسز سمانتھا" وہ۔۔۔ وہ تو وہیں تھیں"

"اسے سمجھ نہی آئی کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہیں"

"آ آپ کو نہی معلوم کیا ؟؟

www.Novelshub.pk

"پریشانی سے اس کا دماغ ماؤف ھوا جا رھا تھا"

"نہی" یہاں تو دس دن سے تمہارے فلیٹ کو تالا لگا ھوا ھے "میں پریشان تھی کہ آخر تم سب کہاں گئے" مگر اب تمہارا فون آیا تو دل کو تسلی ھوئی" مگر اگر تم اکیلے پاکستان آئے ھوئے ھو "تو پھر تمہاری بیٹی اور بیوی کہاں ہیں؟؟؟

"مسز سمانتھا خود بھی اب پریشان ھو گئیں تھیں"

"اور سکندر "اس کا تو سر بوجھل ھو رہا تھا"

"یہ سب کیا ھو رہا تھا" وہ سمجھنے سے قاصر تھا"

"پچھلی رات لارا سے جب بات ھوئی تھی" تو وہ بہت خوش تھی "اور اس کے پاس آنے کو بے تاب تھی" اس نے اپنے کہیں بھی جانے کا کوئی ارادہ اس کے سامنے ظاہر نہی کیا تھا" تو اب یہ سب کیا تھا؟؟؟

"وہ سوچ سوچ کے پاگل ہو رہا تھا"

"کہیں کوئی حادثہ نہ ھو گیا ھو؟؟؟

"اس کے دل میں برے خیال آنے لگے"

"مگر وہ اسی دن سے غائب ھے جس دن وہ یہاں آیا؟؟؟

www.Novelshub.pk

"ہیلو؟؟؟؟ابراہیم؟؟؟

"مسز سمانتھا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ خالی خالی نگاہوں سے موبائل کو دیکھنے لگا"

"اسے کچھ سمجھ نہی آرہا تھا کہ وہ کیا کہے"

"لائن شائد کٹ گئی تھی"

"وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے وہیں پڑے کاؤچ پر بے دم سا بیٹھ گیا"

"آخر وہ دونوں گئی کہاں؟؟؟

"وہ مستقل اسی سوچ میں غلطاں تھا" مگر الجھی ڈور کا کوئی بھی سرا اس کے ہاتھ نہی لگ رہا تھا"

"شائد مجھے خود وہاں جانا چاہیے"

"پھر ہی حالات کا رخ معلوم ھو سکتا"

"وہ یکدم کسی فیصلے پہ پہنچ کہ کھڑا ھو گیا"

"اور جلدی سے ایک چھوٹے بیگ میں کچھ ضروری چیزیں رکھنے لگا"

"اسے آج کی فلائٹ سے ہی ہر صورت واپس جانا تھا"

www.Novelshub.pk

"یہ فیصلہ وہ کر چکا تھا"

"کالج کے گیٹ کے سامنے شاہ زین نے گاڑی کو بریک لگائے"

"موسم خراب ھونے کیوجہ سے وہ تقریباً پونے گھنٹے میں پہنچے تھے "شکر ہی تھا کہ وہ حویلی سے جلدی نکلے تھے"

"کتنے بجے لینے آؤں آپکو ؟؟؟

"اس کے اترنے کے بعد وہ بولا"

"آااااں۔۔۔ "ایسا کریں دو گھنٹے تک آجائیں "کیونکہ آج بس پریکٹیکل ھے ""اسلیے جلدی آف ھو جائیگا" اور پھر واپسی پہ بارش ہی نہ ھو جائے "اسلیے میں رکوں گی نہیں۔۔۔

"وہ سوچ کے جواب دیتے ھوئے بولی"

"اسے پتہ تھابی جان بہت پریشان ھوں گی "مگر وہ بھی کیا کرتی "ان پریکٹیکلز کے نمبر لگنے تھے "اور سمجھنا بھی ضروری تھا "ورنہ بعد میں مشکل ھو جاتی "کیونکہ وہ گاؤں میں رہتی تھی ""اور باقی سب شہر میں "کمبائن سٹڈی کا نہ تو تصور تھا "اور نہ ہی اجازت "اسلیے اسے ہر حال میں کالج ہی آنا پڑتا تھا۔

"جی ٹھیک ھے "میں آکے آپکو کال کرونگا "تو آپ باہر آجایئے گا پھر"

www.Novelshub.pk

"وہ تحمل سے اس کی طویل بات سن کے مختصر بولا"

"اوکے۔ چلیں ٹھیک ھے !! پھر خداحافظ "

"وہ بیگ کندھے پر ڈال کے "دوسرے ہاتھ میں رجسٹر پکڑے "گیٹ کے اندر داخل ھوگئی"

"اوئے "یہ کون تھا؟؟؟؟

"جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ھوئی""سامنے ہی اس کی دوستیں جو جانے کب سے وہیں کھڑی تھیں شائد پورے جوش اور اشتیاق سے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے چیخ کر ہم آواز بولیں"

"اللہ؛؛؛؛ کیا قیامت آگئی ؟؟؟

"اس نے ایکدم کانوں پہ ہاتھ رکھ کے انکی طرف دیکھا"

"وہ چاروں اسی کے سیکشن کی تھیں"

"یار یہ کون ھے ؟جو تمہیں روز چھوڑنے آتا ھے ؟؟؟

"حفصہ کو بس یہ ہی جاننے کی جلدی تھی"

"کیوں کیا ھوا؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ حیران تھی اس کے صرف یہ پوچھنے پہ"

"پہلے بتاؤ تو؟؟؟

"رباب بھی بے چینی سے بولی"

"یاااار "بندہ کتنا ڈیشنگ ھے؟ جیسے کوئی وڈیرہ ھو"

"وہ اس کے کھدر کے سوٹ پہ کندھوں پہ بے نیازی سے ڈالی شال "اور گھنی داڑھی اور مونچھوں تلے سنجیدگی سے بھینچے لبوں سے مختصر بات کرتے اور دھیمی مسکراہٹ سے سخت متاثر ھو چکی تھیں"

"بھائی ھے کیا تمہارا؟؟؟

"علیشہ اور علیا یک زبان بولیں"

"اوھو۔۔۔کیا ھو گیا ھے تم سب کو؟؟

"وہ سب کو چپ کراتے ھوئے بولی"

"وہ شاہ زین ھے"

"اس نے تین لفظوں تعارف کروا کے بات ختم کی"

"شاہ زین؟؟؟؟؟ وااااہ کیا نام ھے"

"بالکل اس کی بارعب شخصیت کے عین مطابق"

"علیشہ اس کے نام میں ہی کھو گئی"

"لیکن سنجیدہ لگتا ھے بندہ"

"علیا کو اس کی سنجید گی پہ اعتراض تھا"

"اچھا ھے یار اس پہ سب کچھ"

"رباب تو دیوانی ہی ھو گئی تھی"

"اچھا یہ تو بتاؤ وہ تمہارا کیا لگتا ھے؟

"حفصہ متجسس تھی"

"میرا؟؟

"وہ خود کیطرف انگلی کر کے بولی'

"ہاں تمہارا"

"وہ سب بھی یک زبان ھو کے بولیں"

www.Novelshub.pk

"میرا کچھ نہی لگتا'

"نہ بھائی'نہ کزن"

"وہ کہہ کر کلاس کی طرف چلنے لگی"

"کیاااا؟؟؟

"تمہارا کچھ بھی نہی لگتا یہ؟؟؟

"وہ چیخ کر بولیں"

"مطلب ڈرائیور ہے؟؟؟

"رباب کو شدید صدمہ ھوا تھا" یہ جان کر

"نن۔۔نہیں ڈرائیور نہی ھے"

"گل کو اس کے لیے ایسا سننا شدید برا لگا تھا"

"تو پھر کیا ھے آخر وہ؟؟

"علیشہ کو اب اس کے گول مول جواب پہ غصہ آرہا تھا"

www.Novelshub.pk

"آخر وہ کھل کے کیوں نہی بتا رہی؟

"یاااااار۔۔۔وہ جو بھی ھے ویسے "میرے تو دل کو بھا گیا ھے"

"اتنا ہینڈسم بندہ تو ڈرائیور بھی چلے گا""کاش وہ مجھے مل جائے تو اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر میں تو لانگ ڈرائیو پہ نکل جانا"

"رباب چہرے پر الوہی چمک لیے آنکھیں بند کیے خوابوں میں کھو گئی تھی"

"تم سب پاگل ھو چکی ھو"

"گل کو ان سب پہ غصہ آرھا تھا"

"آخر وہ کیوں اسے اسطرح ڈسکس کیے جا رہی تھیں؟

"وہ نہ تو ڈرائیور ھے "اور نہ ملازم"

"وہ حویلی میں ہی رہتا ھے اور نانا جان کے دوست کا بیٹا ھے"

"اس نے تفصیلی جواب دے کر انکی غلط اور خوش فہمیاں دور کیں"

"ہیں؟؟؟؟؟سچ میں؟؟؟؟

"رباب کو پھر دورہ پڑا تھا"

www.Novelshub.pk

"ہاں سچ میں"

"وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی"

"اچھا سنو؟؟؟

"وہ اچانک اس کے قریب آ کر بولی"

"گل نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی"

"یاااار" تمہیں نہی لگتا کہ اس بندے کو ایسے ضائع نہی ہونے دینا چاہیے؟؟

"وہ رازدارانہ لہجے میں بولی"

"کیا مطلب؟؟؟

"گل اس کی بات بالکل نہی سمجھی تھی"

"میرا مطلب کیا تم اس میں دلچسپی رکھتی ہو؟؟

"وہ فوراً ہی مطلب کی بات پر آتے ہوئے بولی"

"تم پاگل ہو رباب؟؟

www.Novelshub.pk

"یار میں نے انہیں کبھی اس نظر سے نہی دیکھا اور وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں"

"اسے اس کی بے تکی باتوں پہ اب تپ چڑھ رہی تھی"

"آخر اس بات کا مطلب کیا تھا"

"وہ سب اس کے جھنجھلانے پہ ہنس پڑیں"

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا گلابو"

"وہ اس کے گال کھینچ کر بولی"

"اونہوں۔۔گل نے بے زاری سے اس کے ہاتھ جھٹکے"

"دیکھو"تم اس سے چھوٹی ھو"اور وہ تم سے بہت بڑا"

"وہ ہاتھ سے چھوٹے اور بڑے کا پیمانہ بتانے لگی"

"وہ چپ کر کے اس کی بکواس سنتی رہی"

"علیشہ معنی خیز انداز میں رباب کو دیکھنے لگی"جیسے وہ پہلے سے ہی اس کی بات کا مقصد جانتی ہو"

"لیکن!!مجھے اس کے بڑے ھونے پر کوئی اعتراض نہی"اسلیے پلیز میری اس بندے سے دوستی کروا دو نا؟؟

www.Novelshub.pk

"میں بات شادی تک خود ہی لیجاؤں گی"

"وہ اپنی مطلب کی بات پر آتے لجاجت سے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی"

"جو حیرت سے ان سب کو دیکھ رہی تھی"

"کیا وہ پاگل ہو گئی تھیں؟

"یار رباب تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟

"کچھ دیر بعد وہ حیرت کے جھٹکے سے نکل کر بولی"

"اسے اس کا شاہ زین میں اتنی دلچسپی لینا ایک آنکھ نہی بھا رہا تھا"

"جانے کیوں؟؟؟؟

"اس میں عجیب کیا ہے؟

"وہ اس کی حیرت پر حیران تھیں"

"روز تم نے کالج تو آنا ہی ہوتا"

"میں بھی تمہیں لینے گیٹ پر آجایا کرونگی"

www.Novelshub.pk

"اور یونہی آتے جاتے سیٹنگ ھو جائے گی"

"وہ پروگرام ترتیب دیتے آخر میں شرارت سے ایک آنکھ دبا کر بولی"

"وہ چپ چاپ اسے دیکھنے لگی" پھر دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹ کر ان سب کی طرف دیکھا"

"تم لوگوں کی اطلاع کیلیے عرض ہے" کہ وہ منگنی شدہ ھے" اور اپنی منگیتر سے بہت محبت کرتا ھے"

"وہ بڑی روانی سے جھوٹ بول کر انکی امیدوں پہ پانی پھیر گئی"

"اور ایسا اس نے کیوں کیا تھا؟ یہ وہ خود بھی نہی جانتی تھی"

"مگر ان سب کا شاہ زین میں اس انداز میں دلچسپی لینا اسے واقعی بہت برا لگا تھا"

"کیاااااااا؟؟؟

"وہ انگیجڈ ھے؟؟؟

"ان سب کو واقعی شدید صدمہ ھوا تھا"

"مگر اب وہ مطمئن تھی" اسلیے آرام سے مسکراتی رہی"

"اور تم" یہ اب بتا رہی ہو؟؟؟؟

www.Novelshub.pk

"رباب مری مری آواز میں بولی"

"تم سنتی تو بتاتی نا"

"وہ مزے سے اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے بولی"

"افففففف یار۔۔ میں بھی کہوں اتنا شاندار بندہ ایسے کیسے اکیلا پھرتا"

"علیا کو بھی تاسف ہوا تھا"

"جی جناب !!!اور اب چلو کلاس میں

بہت منالیا دکھ"

"وہ ہنستے ہوئے سب کو دھکے دیتی کلاس کیطرف دھکیلنے لگی"

"دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے"

"رباب اپنی بونگی لیکن دکھ بھری آواز میں تقریباً روتی ہوئی اس کے ساتھ گھسٹ رہی تھی"اور گل دوپہری کی قل قل کرتی ہنسی پورے گراؤنڈ میں گونج رہی تھی"

"اب وہ واقعی ہلکی پھلکی تھی"

"وہ سب بھی ہنستے ہوئے اندر کیطرف چل دیں"

www.Novelshub.pk

"واپس کب جارہے ھو؟؟؟

"مائک نے سرخ مادہ بلوریں کانچ کے نازک گلاس میں بھرتے اس کی جانب دیکھا" اور پوچھا"

"یہ سب سے مہنگی شراب تھی "جو اتنی سرخ تھی "کہ اس پہ خون کا گماں ھوتا تھا"

"مائک وہاں جب بھی آتا "اس کا من پسند مشروب وہی رہی تھی"

"وہ دونوں اس وقت اپنے ہی کلب کے بار میں بیٹھے تھے 'جہاں رنگ برنگی خوبصورت تتلیوں کا جہان آباد تھا""

"مگر مائک کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی"

"کیونکہ جس چیز کی بہتات زیادہ دل اس سے اوب جاتا ھے"

"مائک کیلیے بھی وہ صرف جسم تھیں"

"مگر پیٹر ہمیشہ ان لڑکیوں کو تتلیاں کہہ کر پکارتا تھا"

"جو مختلف رنگ ونسل میں اپنے خوبصورت اور بے داغ جسموں کو مختصر ساڈھانپے کلب کی سرخ روشنی میں دہکتاھواانگارہ لگتی تھیں"

www.Novelshub.pk

"جنہیں چھونے کی خواہش میں ہاتھ جل جائیں" مگر پھر بھی ہر کوئی کسی نادان بچے کی مانند اس انگارے کی جگمگاہٹ سے لطف اندوز ھونا چاہتا تھا"

"اور پیٹر کو یہ کھیل پسند تھا"

"وہاں موجود تمام تتلیوں کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا" کہ ان میں سے سب سے خوبصورت کون ھے ؟؟

"مائک صرف ان کا کاروبار کرتا تھا" مگر پیٹر اسے جنونی لگتا تھا"

"وہ کبھی کسی پر حیران نہی ھوا تھا"" مگر

وہ دنگ رہ گیا تھا تب "جب پیٹر نے اس کلب کا افتتاح کیا تھا" اور پہلی رات سب کو وہاں لطف اندوز ھونے کیلیے بلایا تھا"

"تو جس کو سب کے سامنے پیش کیا تھا"" وہ پیٹر کی اپنی ماں تھی"

"کیونکہ تب پیٹر کہ پاس اس سے بہتر کوئی آپشن موجود نہی تھا"

"وہ حیران ہوا تھا" اور اگر وہ اسے شیطان کا دوسرا روپ کہتا تھا" تو یہ کچھ غلط بھی نہی تھا"

"جو شخص اپنی ہی ماں کی بلی چڑھا سکتا ھو"

"وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا"

www.Novelshub.pk

"مگر دوسری بار حیرت اسے آج ھوئی تھی"

"اس جیسا شاطر، بے حس اور سفاک انسان کسی بچی کی محبت میں کیسے مبتلا ھو سکتا؟؟؟

"اور کیا اس کی وحشت بھری ذات میں محبت کی گنجائش نکلتی تھی؟

"مائک کو لگتا تھا" وہ کبھی بھی پیٹر کو سمجھ نہی پائے گا"

"چھے دن بعد"

"اس نے سگار کا دھواں اڑاتے ھوئے سکونت آمیز انداز میں کہا"

"چھے دن بعد؟؟؟

"وہ کیوں؟؟؟

"وہ حیران ھوا تھا"

"ہممممم۔۔۔"اس کی ماں سے یہ ہی ڈیل ھوئی ھے"

"وہ بالکل پر سکون تھا"

"پیٹر،،،، تمہیں نہیں لگتا تم اسے ہلکا لے رہے ھو؟؟

www.Novelshub.pk

"میں نہی جانتا" تمہاری اس ڈیل کا مقصد کیا ھے ؟؟ مگر جب تم اسے اٹھوا سکتے ھو تو پھر اتنی دیر کیوں ؟؟؟

"مائک کو اس کے اطمینان پر حیرت ھو رہی تھی"

"ایسا پہلی بار تھا" کہ وہ کسی کام میں اسطرح دیر کر رہا تھا" اور اپنے بجائے کسی اور کے اصولوں کے مطابق چل رہا تھا"

"وہ کچھ نہی کر سکتی"

"تم اطمینان رکھو"

"وہ مختصر بولا"

"ہمم" "مجھے انتظار ھے اور اشتیاق بھی"

"کہ آخر کون ھے وہ جس نے تمھیں اس قدر بے بس کر دیا ھے"

"کیا وہ اتنی طاقتور ھے ؟؟؟

"میں بھی اسے دیکھنا چاہوں گا"

"مائک نے مسکراتے ھوئے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور بولا"

"وہ شائد بہت ذیادہ پی چکا تھا"

www.Novelshub.pk

"اسے کوئی نہیں دیکھے گا مائک"

"تم بھی نہیں"

"وہ دوٹوک انداز میں بول کر پیچھے کو ہو کے بیٹھا"

"کیا مطلب ؟؟

"مائک اس کی نئی منطق پہ حیران تھا"

"اسے میری آنکھوں نے دیکھ لیا" یہ ہی کافی ہے"

"وہ میری ہے "تو اسے مجھے ہی دیکھنا چاہیے"

"ہے نا؟؟؟

"وہ اپنے ازلی پر اسرار اور سرد انداز میں بولا"

"اسے مائک کی بات پسند نہی آئی تھی"

"مگر' میں تو تمہارا پارٹنر ھوں"

"مائک اب نشے کی وجہ سے ہکلانے لگا تھا"

www.Novelshub.pk

"تم اس کام میں حصے دار ھو"

"اس میں نہیں"

"اپنی غلیظ نظریں اس سے دور رکھو"

"وہ نفرت انگیز لہجے میں پھنکار کر بولا"

"کیسی باتیں کر رہے ھو؟؟

"تم نے تو اپنی ماں میں بھی مجھے حصے دار بنایا تھا تو پھر اس میں کیوں نہیں؟؟؟

"وہ اس کی بات پہ ہنستے ھوئے بہکے انداز میں بولا"

"پیٹر اسے چند لمحے خاموش دیکھتا رہا"

"کیونکہ وہ میری ماں تھی" اور تب میرے پاس کوئی آپشن نہی تھا"

"وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا"

" مگر یہ میری بیوی ہو گی" اور اب میرے پاس بہت سے آپشن ہیں" جن میں سے ایک آپشن موت کا ھے "

"اگر تم پسند کرنا چاہو "تو اپنی ماں کیطرح میں تمھیں اس میں بھی حصے دار بنا سکتا ھوں؟؟؟

www.Novelshub.pk

"چکھنا چاہو گے؟؟؟

"وہ اس کے بے حد قریب ہو کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا سفاک لہجے میں بولا تھا"

"مائک کا حلق خشک ہونے لگا"

اسے اس پل پیٹر سے خوف محسوس ہوا تھا" اور اس لڑکی سے خطرہ"

"وہ جو کوئی بھی تھی" اس جیسے جنونی شخص کو اپنے آگے لگانے کی طاقت رکھتی تھی"

"کیونکہ مائک نے پہلی بار اسے اسطرح بھڑکتے اور آنکھوں میں لہو اترتے دیکھا تھا"

"اسے وہ اس پل کسی بھیڑیے کی مانند لگا" جو اپنے شکار پر کسی کی ایک نگاہ بھی برداشت نہ کر سکتا ہو" اور جھپٹ پڑتا ہو"

پیٹر" "میں،، مم،،، میں تو صرف مزاق کر رہا تھا"

"اگر تمہیں برا لگا" تو ایم سوری"

"وہ گھگھیاتے ہوئے فوراً ہی اس سے معافی مانگنے لگا"

"گڈ۔۔۔ مگر یہ مزاق مجھے اچھا نہی لگا"

"آئیندہ خیال رکھنا"

www.Novelshub.pk

"وہ اس کے گال تھپتھپاتا ہوا اٹھا" اور بنا ادھر ادھر دیکھے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا"

"بلڈی کریپ" اس کے جاتے ہی مائک نے منہ ہی منہ میں بدبدا کر اسے گندی گالی سے نوازا" اور خود بھی لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا"

"اوکے یار!! اللہ حافظ 'پرسوں ملتے ہیں پھر"

"وہ شاہ زین کے کال کرنے پہ سب کو خدا حافظ کہتی گیٹ تک آ گئی"

"کچھ دیر تو رکو" تم نے کونسا پیدل جانا؟

"اور کل تو چھٹی ہے" کچھ گپ شپ لگاتے بیٹھ کے؛؛

"حفصہ اسے روکتے ہوئے بولی"

"نہیں یار۔۔ موسم مجھے خراب لگ رہا؛؛ اور جاتے جاتے دیر ہو جائے گی پھر"

"گاڑی بھی آہستہ آہستہ چلانی پڑے گی"" کیونکہ رستہ خراب ہے"

"اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا" جو دو بجا رہی تھی"

"ہاں یہ تو ہے" ویسے کتنی دور ہے تمہارا گاؤں؟؟

www.Novelshub.pk

"رباب کو گاؤں کی زندگی بہت اٹریکٹ کرتی تھی؛

"اگر موسم خراب نہ ھو تو آدھا گھنٹہ لگتا بس"

"تم لوگ آؤ نہ کبھی؟ میں تمہیں پورے گاؤں کی سیر کرواؤں گی!!

"وہ فاصلہ بتاتے انہیں بھی دعوت دینے لگی"

"ہاں یار ضرور؛؛" کبھی بنائیں گے پروگرام ان پریکٹیکلز سے فارغ ھو جائیں ذرا"

"علیشہ نے خوشدلی سے دعوت قبول کرتے ہوئے کہا!!

"ان سب کو واقعی اس کا گاؤں اور حویلی دیکھنے کا شوق تھا"

"وہ سب بھی اچھی فیملیز سے تعلق رکھتی تھیں؛؛ مگر انکی حویلیاں نہی تھیں!!

"گل کا رہن سہن اسی لیے انہیں بہت پسند تھا"

"چلو ٹھیک ھے پھر 'پرسوں ملتے ہیں!!

"وہ سب کو ہاتھ ہلاتی باہر آ گئی؛؛ جہاں سامنے ہی سیاہ کرولا کے باہر وہ کریم رنگ کے گرم سوٹ پر کائی رنگ کی گرم شال اپنے مخصوص انداز میں کندھوں پر ڈالے 'پاؤں میں کھیڑی پہنے، بے نیازی سے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے شاہانہ انداز میں سب سے بے خبر تھوڑا سا سر کو جھکائے اسی کا منتظر تھا!!

www.Novelshub.pk

"اس نے اسے نہیں دیکھا تھا؛؛ مگر وہ آج دور سے اسے ہی دیکھتی بالکل قریب آگئی"

"سیاہ رنگ کے جوتوں میں مقید دو نازک پاؤں اس کی نگاہوں کا مرکز بنے تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا"

"آگئیں آپ!!

"مجھے پتہ ہی نہیں چلا"

"وہ حیران ھوتا ہوا بولا"

"مگر وہ چپ رہی؛؛ اور خاموش نظروں سے اسے دیکھا"

"کیا ہوا گل بی بی؟؟؟

"اسے کچھ الجھن ھوئی تھی اس کے اس انداز پہ"

"وہ اسطرح سنجیدہ کبھی نہی دِکھی تھی!!

"تم یہ سوٹ دوبارہ مت پہننا بالکل بھی اچھے نہی لگے؛؛؛؛

"وہ بولی بھی تو کیا"

"اچھا،،،،؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس کے اسطرح کہنے پہ ایک دم بجھ گیا؛؛؛

" چلیں ٹھیک ہے!!اور کوئی حکم ؟؟؟

"وہ ایک دم سنجیدہ ہوتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا، جو خود اب اپنے الفاظ پہ پشیماں تھی"

"حالانکہ وہ سب سے زیادہ آج ہی اچھالگ رہا تھا،، مگر وہ اس کی دوستوں کو بھی اچھا لگا اسلیے اسے اس سوٹ میں ہی تمام خرابیاں نظر آرہی تھیں"

"اور،،،،؟نہیں اور کچھ نہیں!!

"وہ بات مکمل کر کے گاڑی کیطرف بڑھی؛؛

"وہ خاموشی سے سامنے سے ہٹ گیا" اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا...

"وہ اندر بیٹھی تو اس نے دروازہ بند کیا اور پھر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی!!

"گل دوپہری کی بات اس کے دل پہ لگی تھی"

"اس کا چہرہ بالکل مرجھا گیا تھا"

"یہ ساری تیاری تو وہ کرتا ہی اس کے لیے تھا؛؛ کہ بس ایک نگاہ اس کی اسکی جانب اٹھے اور وہ سیر اب ہو جائے" مگر شائد وہ اس کے اچھے رویے سے کچھ زیادہ ہی امیدیں لگا بیٹھا تھا، کہ ایسے سوچ رہا تھا"

www.Novelshub.pk

"کہاں وہ اور کہاں وہ خانزادی؟؟؟

ءء بھلا اسکا اسکے ساتھ کیا میل؟؟

"وہ چپ چاپ ایک لفظ مزید بولے بنا دانتوں پر دانت جمائے احتیاط سے گاڑی چلا رہا تھا!!!

ءء ٹائم کیا ھوا ھے؟؟

"طویل خاموشی میں اسکی مترنم آواز گونجی تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اس کے دیکھنے پر فوراً ہی نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی"

ءء نجانے کیوں؟؟

ءء دو بج کر بیس منٹ،،

"اس نے گھڑی میں دیکھ کر بتایا اور دوبارہ لب بھینچ لیے؛؛؛

"گل دوپہری کو شرمندگی ھونے لگی"

"اس نے شائد اس کا دل دکھا دیا تھا"

"وہ دل ہی دل میں خود کو ڈانٹنے لگی"

"موسم اور بھی خراب ہو گیا ہے!!

www.Novelshub.pk

"ہم کب تک پہنچ جائیں گے ؟؟

"وہ دوبارہ بولی تھی؛؛

"اسے اس کی خاموشی کھل رہی تھی جو بولتا تو ویسے بھی نہی تھا مگر وہ جو ایک نرم سا تاثر اور آنکھوں میں موجود ہر وقت کی چمک اس لمحے مفقود تھی اور یہ ہی بات اسے چبھ رہی تھی؛؛

وہ بہت نرم دل تھی' کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا تھا، مگر آج انجانے میں ہی اس کا دل دکھا گئی تھی" جو خود بے حد اچھا تھا!!

" پتہ نہیں گل بی بی!! بارش کے آثار لگ رہے شائد دیر سے پہنچیں؛؛

" وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا"" جہاں گھرے سرمئی بادلوں نے سارے کو ڈھکا ہوا تھا' اور پانی سے بھرے بادل بس برسنے کو تیار کھڑے تھے!!

"کچھ کھایا آپ نے ؟؟؟

"اس کا اگلا سوال تیار تھا"

"شاہ زین نے اس بار دھیان سے اسے دیکھا"

ءءوہ بھی کتنی عجیب تھی،،

" کبھی وہ اس کیلیے "تم " تھا تو کبھی " آپ "

ءء نہیں،،

"اس نے یک لفظی جواب دیا"

"کیوں ؟؟؟

"وہ بھی اسی کے انداز میں بولی"

"اصل میں تو وہ اپنی شرمنگی کم کرنا چاہتی تھی تبھی بات سے بات نکال رہی تھی"

"بھوک نہیں تھی"

"وہ اسے جواب دینے کا پابند تھا"

"اس جیسی بے رخی وہ کر ہی نہیں سکتا تھا"

"وہ چپ ہو گئی"

ءءمزید کیا بولتی ؟؟

"سفر خاموشی اور سست رفتاری سے کٹ رہا تھا" کہ ونڈ اسکرین پر پڑتے بارش کے موٹے موٹے قطرے دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کر گئے ؛؛

www.Novelshub.pk

!!ہائے بارش،،،،وہ یک دم جوش سے بولی

"اسے بارش بہت پسند تھی،، جبکہ شاہ زین کچھ پریشان ہو گیا تھا!!

"ابھی انکا سفر کافی رہتا تھا،، اور وہ یہ ہی سوچ رہا تھا کہ کہیں بارش نہ ہو جائے ورنہ بہت مسلہ ھو جاتا!!

"راستے کچے ہونے کی وجہ سے پھسلن ھو جاتی اور گاڑی چلانا مشکل ہو تا"

"مگر وہ ہی ہوا جس کا ڈر تھا"

"دیکھتے ہی دیکھتے بارش نے زور پکڑ لیا؛؛

"شاہ زین نے موبائل اٹھایا کہ حویلی فون کر کے صورتحال بتادے 'شائد انہیں دیر ھو جائے آنے میں 'مگر موبائل کے سگنلز اڑ چکے تھے"

"وہ اب صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا" کیونکہ اگر وہ تنہا ھوتا تو کوئی مسلہ نہی تھا' پر اب وہ اس کے ساتھ تھی' اور یہ ہی چیز اسے پریشان کر رہی تھی!!

"گل بی بی۔۔۔ آپکے موبائل میں سگنل آرہے ؟؟؟

"وہ انتہائی احتیاط سے موڑ کاٹتے ھوئے اس سے مخاطب ہوا" جو خود بھی بارش کی تیزی دیکھ کر اب ہونق چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی"

www.Novelshub.pk

"نہیں شاہ زین!!میرے موبائل میں ایک بھی سگنل نہیں آرہا'اب کیا ہو گا؟؟

"ہم کیسے پہنچیں گے؟؟

"وہ فوراًہی ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ گئی؛؛

"آپ فکر نہ کریں گل بی بی"

"میں آپکو بحفاظت گھر پہنچاؤں گا؛؛

"وہ اس کا پریشان اور اڑا ہوا چہرہ دیکھ کر فوراًہی سب کچھ بھول کر اسے تسلی دیتے ہوئے بولا،،

"وہ سر ہلا کر مختلف سورتیں پڑھنے لگی۔۔

"مجھے تم پر یقین ہے!!

"وہ سرگوشی کے سے انداز میں بولی!!

"سڑک کچی اور تنگ ہونے کی وجہ سے گاڑی ڈگمگا رہی تھی،، مگر وہ بے حد آہستہ روی سے چلائے جارہا تھا کیونکہ یہاں آبادی نہیں تھی،اور وہ چاہتا تھا کسی طریقے گاڑی آبادی تک لیجائے تا کہ وہاں کچھ دیر ٹھہرا جاسکے!!

"بارش کی تیزی دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ یہ مینہ جلدی نہیں تھمے گا اور ان حالات میں انہیں کہیں رک کر ہی انتظار کرنا پڑتا کیونکہ حویلی جانے والا راستہ اس سے بھی خراب تھا!!

www.Novelshub.pk

"اس نے ہاتھ میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا تو ساڑھے تین ہو رہے تھے اور وہ ابھی تک کالج کے ہی رستے پر تھے۔۔

"اس نے بیک مرر سے اسے دیکھا جو شائد سردی کے باعث کانپ رہی تھی، کیونکہ پیٹرول ختم نہ ہو جائے اس وجہ سے اس نے ہیٹر بند کر دیا تھا" مگر اب اس کو تکلیف میں دیکھ کر اس نے خاموشی سے ہیٹر آن کر دیا!!

"وہ بہت احتیاط سے گاڑی چلا رہا تھا مگر یا تو اس کا دھیان اس کیجانب چلا گیا تھا یا واقعی اسے وہ گڑھا دکھائی نہیں دیا تھا۔

"ایک زبردست جھٹکا لگا تھا اور کار بالکل آگے کو ہو کر اس گڑھے میں گر گئی تھی،،"ایسے کہ گل دوپہری اچھل کر آگے کی دو سیٹوں کے درمیان جا کر ٹکرائی اور اس کے منہ سے زوردار چیخ نکلی تھی؛؛وہ بے حد خوفزدہ ہو گئی تھی جبکہ شاہ زین بھی آگے کو جھکا ہوا تھا مگر سیٹ بیلٹ ہونے کیوجہ سے اسکی بچت ہو گئی تھی۔۔

"وہ کافی زور آور اور مضبوط جسامت کا مالک تھا اسی لیے کار بالکل آگے کیطرف الٹنے کے باوجود وہ خود سے زور لگا کر پیچھے کو ہوا 'اور اسکی جانب دیکھا جو کپکپاتے ہاتھوں سے گھبراہٹ میں اس کا کندھا دبوچے بیٹھی تھی،،

"گل بی بی۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟

"اسے بس اسی کی فکر تھی"

www.Novelshub.pk

"شاہ زین مجھے آگے بٹھالیں "مجھے پیچھے ڈر لگ رہا ہے !!

"وہ ویسے ہی جھکے جھکے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر کے اسے دیکھ کر بولی؛؛

"وہ اس طرح کی سچوئشن میں بھی اس کی بات سن کے مسکرائے بغیر نہ رہ سکا"

"وہ کوئی بچی تھوڑی تھی جسے وہ وہیں سے اٹھا کے آگے بٹھالیتا؛؛

"ویسے بٹھاتو وہ اسے لیتا ہی پر شائد یہ طریقہ اسے پسند نہ آتا"

"وہ دل میں ہی اپنے خیال پہ عش عش کر اٹھا"

"گل بی بی۔۔ابھی آپ آگے نہیں آسکتیں" "مجھے باہر جا کر دیکھنا ہو گا کہ گڑھا کتنا بڑا ھے پھر ہی میں کچھ اندازہ کر سکتا ہوں !!

" مگر آپ ڈریں مت میں ہوں نا؟؟

"آپ کو گرنے نہیں دونگا"

"وہ اسے بھرپور تسلی دیتے ہوئے سیٹ بیلٹ کالاک کھولنے لگا تا کہ باہر جا کر گڑھے کی گہرائی دیکھ سکے "

"یہ تو اسے معلوم تھا کہ گڑھا زیادہ گہرا نہیں تھا کیونکہ انکی کار اس میں گری نہی تھی صرف پھنس گئی تھی مگر جو بھی تھا اس کا باہر نکلنا ضروری تھا"

www.Novelshub.pk

"سیٹ بیلٹ جیسے ہی کھلا اسکے جسم کو جھٹکا لگا کیونکہ اسکا سارا وزن اس بیلٹ پہ تھا اور جب وہ کھلا تو وہ ایک بار پھر جھٹکا کھا کر آگے کو ہوا مگر بہت جلد اس نے خود کو سنبھال لیا؛؛

"نن ءء نئ۔۔۔ آ آپ باہر مت جائیں" اگر آپ بھی اس گڑھے میں گر گئے ؟ تو میں واپس کیسے جاؤں گی ؟؟؟

"شاہ زین کے چہرے پر پھر مسکراہٹ نے چھب دکھلائی"

"کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس پریشانی میں کوئی لطف اندوز بھی ہو سکتا ھے مگر وہ بھی کیا کرتا کہ اس کی باتیں ہی اتنی معصوم اور بے ساختہ تھیں جس پہ صرف مسکرایا ہی جا سکتا تھا"

"اس پل وہ اس سے اپنی ساری ناراضگی اور شکوے بھول گیا تھا۔۔

ءءاچھا پھر احتیاط سے باہر جایئے گا،،

ءءوہ اگلی دونوں سیٹوں پر مضبوطی سے ہاتھ جما کر اسے ہدایت دیتے ہوئے بولی؛؛

"جو حکم،، وہ سینے پہ ہاتھ رکھ کے تھوڑا جھک کے بولا اور اپنی گرم چادر وہیں سیٹ پہ چھوڑ کے کار کا دروازہ کھول کے باہر پاؤں رکھا؛؛

ءءکیچڑ سے بھری گیلی اور کچی پھسلن زدہ سڑک پہ پاؤں رکھتے ہی اندر تک دھنس گیا مگر وہ کار کا ہی سہارا لیکر احتیاط سے آہستہ آہستہ قدم جماتے باہر نکلا اور تھوڑا سا آگے کو ہو کر اس جانب دیکھا جہاں کار الٹی ہوئی تھی!!

www.Novelshub.pk

ءءیہ ایک درمیانے سائز کا گٹر تھا جس پر سے بارش کی طغیانی کے باعث ڈھکن ہٹ گیا تھا تبھی انہیں پتہ نہی چلا اور گاڑی سیدھا اس میں جا کر پھنس گئی تھی !!

"جس سائیڈ سے وہ کھڑا تھا پہیہ اس کے مخالف سمت سے پھنسا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ تو اس طرف جا سکتا تھا اور نہ ہی وہ اکیلا یہ کام کر سکتا تھا کہ زور لگا کر کار باہر نکال سکتا؛؛

"اوپر سے بارش کا جھکاؤ بھی کچھ اسطرح تھا کہ وہ دو منٹ میں ہی پورا بھیگ گیا؛؛

ءءبارش کی بوچھاڑ اس سخت سردی میں سوئیوں کیطرح اس کے چہرے پر آ کر لگ رہی تھی کہ اس سے آنکھیں کھولنا مشکل تھا!

ءءاس نے ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا اور چاروں طرف دیکھا سڑک کے دونوں طرف جھاڑیاں اور گھانس پھونس تھی اگر کار وہیں چھوڑ کر سڑک پر چلا جاتا تو بہت مشکل تھا کیوں پھسلن اتنی ذیادہ تھی کہ وہ تو چل ہی لیتا مگر وہ نہ چل پاتی لیکن اگر ان جھاڑیوں والے رستے سے جایا جاتا تو گھاس ہونے کیوجہ سے کچھ بچت ہوتی اور پاؤں جمانے میں مدد ملتی"

"اب صرف گاڑی میں بیٹھنا بے کار تھا"" بارش رکنے کا انتظار کیا جاتا تو مزید دیر ہو جاتی اور اس خالی ویران سڑک پہ ایک عدد خوبصورت اور جوان لڑکی کا ساتھ انتہائی خطرناک تھا؛؛

ءءاس سے بہتر تھا کہ وہ جھاڑیوں والے رستے سے آبادی والہ رستہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ""

www.Novelshub.pk

"اس نے کچھ دیر رک کر مزید جائزہ لیا"" اور پھر ایک فیصلے پہ پہنچ کر واپس کار کے کھلے دروازے سے اندر آگیا"

"کک،،،، کیا ہوا؟؟

"وہ جو اتنی دیر سے چپ کر کے بیٹھی تھی فوراً بولی؛؛

"کچھ نہیں گل بی بی،، تیاری پکڑیں ہمیں پیدل چلنا ہو گا ذرا آگے تک؛؛؛

"آج آپکو جھاڑیوں کی سیر کرواؤں گا؛؛

"وہ مسکراتے ہوئے اس کی پریشانی کے خیال سے ہلکے پھلکے انداز میں اسے تسلی دیتے ہوئے بولا جو اس کی بات سن کے ہی ہمت ہار گئی تھی؛؛

ءءء کیاااااا؟؟؟ ہم،،، ہم پیدل چلیں گے ؟

"اتنی بارش اور کیچڑ میں کیسے ؟؟؟

"وہ شدید پریشان ہو گئی تھی"

"فکر نہ کریں آپ کو چلنا سِکھا دونگا"

"وہ نرم لو دیتی نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر بولا"

www.Novelshub.pk

"بس آپ نے حوصلہ نہیں ہارنا اور میرا ساتھ دینا ہے"

"وہ آج عجب ہی ترنگ میں تھا"

"مگر مجھے،، مجھے بہت سردی لگتی ھے؛؛

"وہ ایک اور نقطہ نکال کے بولی"

"وہ سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کار کے ڈیش بورڈ میں سے اپنی پسٹل، لائٹر اور سیگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر اپنے جیکٹ کی جیب میں رکھنے لگا جو وہ پہنتا تو نہی تھا مگر ساتھ رکھ لیتا تھا اور اب وہ ہی کام آنے والی تھی؛؛

"گل بی بی!! ہمیں چلنا تو ھو گا اگر حویلی پہنچنا ھے تو؟؟ کیونکہ یہاں ہماری مدد کو کوئی نہیں آنے والا اسلیے تھوڑی ہمت کریں شاباش!!

"وہ بچوں کیطرح اسے پچکارتے ہوئے بولا

جواب کی بار بس چپ رہی!!

"مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق اسے باہر نکلنا ہی تھا"

"شاہ زین نے اپنی جیکٹ اور چادر اٹھائی اور اس کی جانب دیکھا؛؛

"آپ اپنی کتابیں اور بیگ یہں س رکھ دیں"

www.Novelshub.pk

"گاڑی لاک ہو گی صرف موبائل اٹھالیں"" وہ اسے سمجھاتا ہوا احتیاط سے باہر نکل کر اس کی طرف آ گیا اور دروازہ کھول کر اپنا مضبوط ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تا کہ اسے باہر نکلنے میں مدد دے سکے؛؛

ءءوہ اپنی چادر کو اچھی طرح سر پہ جما کے سردی کی شدت سے سفید پڑتے چہرے کیساتھ اس کا چوڑی ہتھیلی والا ہاتھ تھام کر ڈرتے ہوئے باہر آئی اور لڑکھڑا کر گرنے ہی والی تھی کہ شاہ زین نے فوراً ہی اسے اپنے بازو کے حصار میں اس طرح سہارا دیا کہ جیسے وہ کانچ کی کوئی گڑیا ہو" مگر جیسے ہی وہ سنبھلی اس نے ویسے ہی ہاتھ ہٹالیا؛؛

"ان حالات میں مجبوری تھی کہ وہ اسے سہارا دیکر ہی چلتا مگر اپنے ہاتھ میں موجود اس کا نازک سا سفید و سرد ہاتھ اس پر کیسی قیامت ڈھارہا تھا یہ صرف وہ ہی جانتا تھا؛؛

ءءوہ تو شائد مر کے بھی یہ تصور نہی کر سکتا تھا کہ کبھی وہ اس کے اس قدر قریب اسے چھو بھی پائے گا مگر اس چھونے میں اتنی پاکیزگی سے بھری محبت،اور تکریم تھی کہ اس جذبے کو شائد کوئی بھی نہ سمجھ پاتا!!

"وہ فق چہرے کے ساتھ اس سے لگ کر کھڑی تھی"

"آگے ایک بھی قدم اٹھانے کی نہ سکت تھی نہ طاقت"

"اس نے وہیں کھڑے کھڑے ذرا سا آگے ہو کر حتی الامکان اس سے فاصلہ رکھ کر جھک کر گاڑی لاک کی اور سیدھا ہوتے اس کا ہاتھ تھامے چلنے کا اشارہ کیا"

www.Novelshub.pk

"وہ ڈرتے ڈرتے اس کا بازو دونوں ہاتھوں سے جکڑے اس کے پیچھے چلنے لگی"

"گیلی مٹی اس کے قدم جمنے نہی دے رہی تھی وہ بار بار پھسل جاتی اور وہ اتنی ہی نرمی اور خیال سے اسے تھام کر پھر اپنے برابر کھڑا کر لیتا"

"اس کے پاؤں من من کے ہو رہے تھے اوپر سے منہ پہ پڑتی بارش سے اس کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں اور ہونٹ سردی کی شدت سے نیلے،،وہ باقاعدہ کپکپا رہی تھی اب"

"وہ چلتے چلتے رک گیا اور اسے دیکھا جو مکمل بھیگ چکی تھی اب"

"اس کے رکنے پر وہ بھی رک کر اسے بمشکل دیکھنے لگی"

"اس نے اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود جیکٹ اس کی طرف بڑھائی"

"آپ یہ پہن لیں گل بی بی" ورنہ آپ سردی کیوجہ سے بے ہوش ہو جائینگی"

"وہ اس کے دانت کٹکٹانے پہ پریشان ہو گیا تھا"

"مم،،،میں کیسے پہنوں اگر میں نے آپکو چھوڑا تو میں گر جاؤں گی"

"وہ دانتوں کے میوزک کے درمیان اونچی آواز میں بولی"

"اسے گرنے کا بہت خوف تھا"

www.Novelshub.pk

"آپ مجھے کندھوں سے پکڑیں"

"اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے کندھوں پہ رکھے"

"اسے اس کے لمس سے ایک بار بھی الجھن محسوس نہی ہوئی تھی بلکہ تحفظ کا احساس ہوا تھا جیسے وہ اسکی سب سے محفوظ پناہ گاہ ہو"

"اس نے جیکٹ کی زپ کھولی اور اسکی چادر دونوں اطراف سے اوپر کر کے اسے کسی بچے کیطرح جیکٹ پہنائی اور زپ بند کر دی اس دوران اس کا سارا وزن اس کے کندھوں پر ہی تھا کیونکہ اس سے ایک منٹ کیلیے بھی خود سے کھڑا نہی ہوا جا رہا تھا اور وہ خود کیساتھ اسے بھی سنبھال رہا تھا"

"جیکٹ پہنانے کے بعد اس نے اپنی چادر بھی اسے ہی لپیٹ دی تا کہ وہ اس میں بالکل چھپ جائے"

"وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی بھی میلی نگاہ سے دیکھے جو بارش میں بھیگ کر اس وقت اور بھی پیاری لگ رہی تھی"

"وہ بالکل کسی فرمانبردار بچے کیطرح کھڑی اس کی ساری کاروائی دھیان سے دیکھ رہی تھی" مگر جیکٹ پہن کر اسے کچھ سکون محسوس ہوا جو باہر سے گیلی تھی اور اندر سے خشک اوپر سے چادر بھی آئی تو اس کی کچھ تسلی ہوئی !!

www.Novelshub.pk

"مگر اب'اسے بنا کسی گرم چیز کے دیکھ کہ بے چینی ہوئی جو صرف سوٹ پہنے ہوئے تھا اور وہ بھی اس وقت بالکل گیلا تھا؛؛

"آپ کو بھی تو سردی لگے گی نا"

"وہ اسے ویسے ہی تھامے تھامے بولی

"وہ بے ساختہ ہنس دیا"

"نہیں گل بی بی؛؛؛اگر آپ کو سردی نہی لگے گی تو مجھے بھی نہیں لگے گی وہ اسکے سر پہ اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے بولا"

"چلیں اب ؟؟؟

"اس نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا اور راستہ بدل کر جھاڑیوں کا رخ کیا"

"وہ اس سے دو قدم آگے تھا اور وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کے پیچھے تھی؛؛

ءءمیں چلوں اس راستے ءءء

ءءجو ہے تیرے دل کا راستہ !!

ءءجا بجا تجھے دیکھتا ہوں میں،،

"تجھ سے کوئی واسطہ !!

ءء تجھ سے کوئی واسطہ !!

ءء چن کتھاں گزاری ھے رات وے !!

ءء من وچ میرے توں وسدا،،،!!

"کیچڑ سے لت پت جوتوں اور جھاڑیوں سے بھرے اس دشوار رستے پہ اس کا مومی نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے اس کے دل میں گانے کہ یہ بول گونج رہے تھے"

"وہ نہیں جانتا تھا وہ کیا محسوس کر رہی مگر اسے تو یہ راستہ پھولوں کی راہداری دِکھ رہی تھی جس پہ وہ اس کیساتھ بس چلتے رہنا چاہتا تھا

"یہ سفر اس کی زندگی کا حسین ترین سفر تھا اور بارش کے سرد قطرے پھولوں پہ گرتی شبنم کی مانند اسکے چہرے پہ اپنی محبت کا عکس چھوڑتے جا رہے تھے

وہ دلکش مسکراہٹ کیساتھ بس چلتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

قسط نمبر 10

"تھکے ہوئے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتے اس نے ایک بار اس کا نمبر ملایا جو وہ پہلے بھی ہزاروں مرتبہ ڈائل کر چکا تھا مگر ہمیشہ کیطرح موبائل آف ہی مل رہا تھا!!

"وہ آج صبح ہی واپس آیا تھا اور اب اسے صرف ان دونوں سے ملنے کی جلدی تھی

"فلیٹ کے دروازے پہ پہنچ کے اس نے جیب سے چابیاں نکالیں مگر دروازے پہ پڑا تالا اس کا منہ چڑا رہا تھا

"یعنی اب اسے تالا تڑوانا پڑتا،،، ایک تھکی ہوئی گہری سانس بھر کے وہ مڑا اور ساتھ والے فلیٹ کی بیل بجائی

"کون ہے ؟؟؟

اندر سے مسز سمانتھا کی آواز آئی تھی اور ساتھ ہی دروازہ بھی کھل گیا

"ابراہیم،،؟؟وہ اسے اپنے سامنے یوں اچانک دیکھ کر خوش بھی ہوئیں اور حیران بھی؛؛؛

"ابھی کل ہی تو ان کی اس سے بات ہوئی تھی لیکن تب اس نے اپنے آنے کا ذکر نہیں کیا تھا اور اب وہ ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔

"تم کب آئے ؟؟؟

"کیسے ہو ؟؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ ایک ساتھ دو سوال کرتے ہوئے بولیں

"مسز سمانتھا؛؛؛ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟؟؟

"وہ انکے سوالات نظر انداز کرتے ہوئے ایک دم بولا

"اوہ۔۔۔ کیوں نہیں؛؛ اندر آؤ

"وہ ایک دم شرمندہ ہو گئیں

"شکریہ "وہ یک لفظی بول کر اندر داخل ہو گیا

"اس کا حوصلہ بالکل ٹوٹ گیا تھا

"آخر کہاں گئیں وہ دونوں؟؟؟

"سوچ سوچ کے اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا

"کچھ پتہ چلا جینی اور لارا کا؟؟

"مسز سمانتھا اس کی حالت پہ ترس کھاتے ہوئے ہمدردی سے بولیں

"اس نے سر اٹھا کے رتجگے کے باعث سرخ ہوتی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھا

www.Novelshub.pk

"نہیں مسز سمانتھا" مگر یقیناً اس کے پیچھے کوئی وجہ تو ہو گی۔ وہ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتی۔

"میری بیٹی کہاں ہو گی؟؟

"میرا دل درد سے بوجھل ہے

"وہ افسردہ لہجے میں بول کے ایک دم کھڑا ہو گیا

"اس کا دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ ہو رہا تھا

"کہاں جا رہے ہو اب؟؟؟

"مسز سمانتھا فکر مند ہوئیں

"تالا تڑوانا پڑے گا اور آپ کی فکر کا شکریہ مسز سمانتھا!! میں اب ٹھیک ہوں

"وہ بمشکل چہرے سے پریشانی جھٹک کر بولا اور باہر جانے کیلیے قدم بڑھائے

"وہ بھی اس کیساتھ ہی دروازے تک آئیں اور کچھ دیر وہیں افسردہ سی کھڑی اسے دیکھتی رہیں جو تھکے ہوئے قدموں سے سیڑھیاں اترتے انکی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا

"انہیں افسوس تھا اتنے پیارے شخص کی ناقدری پہ،،،

"وہ دروازہ لاک کر کے واپس آ گئیں۔۔

www.Novelshub.pk

"کیا ہو گیا آج؟؟

یہ گل دوپہری ابھی تک نہیں آئی

"بی جان کی جب آنکھ کھلی تو دوپہر ہو رہی تھی مگر موسم خراب ہونے کیوجہ سے گہری شام لگ رہی تھی۔

"وہ از حد پریشان ہو گئیں تھیں

"انہیں اس موسم میں ویسے بھی عجیب عجیب وہم ہوتے رہتے تھے۔

"وہ دو سے ڈھائی بجے تک آجاتی تھی

"مگر اب چار بجنے والے تھے اور ان دونوں کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا،، موبائل بھی دونوں کے بند جا رہے تھے

"گل افشیں!!! انہوں نے اسے آواز دی جو خود بھی دل میں پریشان تو تھی مگر اوپر سے انہیں تسلی دینے کیلیے چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے انکی جانب مسکرا کر دیکھا

"بی جان؛؛ آپ بالاوجہ پریشان ہو رہی ہیں

شاہ زین اس کے ساتھ ہی ھے اور پھر موسم بھی تو دیکھیں ذرا' شائد سگنلز کا مسلہ ہو

"وہ انہیں ایک بار پھر تسلی دیتے ہوئے بولی؛؛

www.Novelshub.pk

"تم نے غازیان کو فون کیا؟؟

"انہیں پھر بھی تسلی نہ ہوئی تھی

"جی،، میں نے فون کیا ہے' وہ کہہ رہے کہ وہ خود جا کے پتہ کرتے ہیں

"اس نے انکی ٹانگوں کی مالش کرتے ہوئے بتایا

"ٹھنڈ کیوجہ سے ان کے گھٹنوں میں سوجن ہو گئی تھی

"بی جان آپ فکر نہ کریں' غازی لالا آتے ہی ہونگے پتہ کر کے۔۔

"خدیجہ اور خولہ، ہالہ بھی ان کیساتھ ہی بیٹھی تھیں

"بی جان چپ چاپ تسبیح کرنے لگیں

ایک طرف یہ تسلی تو تھی کہ وہ اکیلی نہیں تھی مگر ساتھ ہی یہ پریشانی بھی تھی کہ جانے کیا ہوا جواب تک پہنچے بھی نہیں اور موبائل بھی بند۔۔۔

اوپر سے بارش جو مسلسل دو گھنٹوں سے لگاتار ہو رہی تھی اور ان کا دل ہولا رہی تھی۔

"افراسیاب خان تو اتنے پریشان نہیں تھے' انہیں شاہو پہ یقین تھا مگر نور بیگم جلدی دل چھوڑ جاتی تھیں۔۔

www.Novelshub.pk

"غازیان کافی آگے تک جا کر دیکھ آیا تھا کہ شائد کار خراب ہو گئی ہو مگر کسی بھی کار یا انکی موجودگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔۔

سگنلز بھی بہت خراب تھے،،، اسے لگ رہا تھا کہ یقیناً وہ کہیں رک گئے ہوں شائد مگر اب سوائے انتظار کے کوئی چارہ نہیں تھا

"ایسی طوفانی بارش اور خراب رستوں میں مزید آگے جانا انتہائی خطرناک تھا

اسلیے وہ مزید آگے جانے کے بجائے واپس آگیا تھا۔۔

"تالا ٹوٹ چکا تھا،،

وہ جلدی سے اندر داخل ہوا اور اپنی متلاشی نظریں چاروں طرف گھمائیں

"سب کچھ ویسے کا ویسا ہی تھا،، بس دو وجود کھو گئے تھے

"وہ چلتا ہوا کچن میں گیا جہاں سنک کے پاس کافی کے دو مگ پڑے تھے جن میں کافی سوکھ کر سیاہ ہو گئی تھی "یعنی اس کے پیچھے کوئی آیا بھی تھا جس کے ساتھ کافی پی گئی تھی

برتنوں پر مٹی کی دبیز تہہ بتا رہی تھی کہ انہیں کتنے دن سے استعمال نہیں کیا گیا

www.Novelshub.pk

"وہ مڑ کر واپس ڈرائنگ روم میں آگیا

"صوفے پر اسی کا سرمئی کوٹ پڑا تھا جو وہ پاکستان جانے سے پہلے اتار کر رکھ گیا تھا

"اس نے فریج کھول کے دیکھا،، کوک کے تین چار کین،، بریڈ،، انڈے اور جیم پڑی تھی

فریج بند کر کے وہ چلتا ہوا اپنے اور لارا کے بیڈ روم میں آگیا

"بیڈ کی چادر شکن زدہ تھی اور سائیڈ ٹیبل پہ پڑی ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھری ہوئی تھی، اس نے بے دلی سے سب دیکھا

"جینی کا بے بی کاٹ ویران پڑا تھا

"وہ پورے کمرے میں دیکھ رہا تھا کہ شائد کوئی سراغ مل سکے مگر فلیٹ کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ لارا خود اپنی مرضی سے ہی کہیں گئی ہے۔۔

"مگر کیوں؟؟؟

"اور اس کیوں کا جواب ہی اس کے پاس موجود نہیں تھا۔

www.Novelshub.pk

"اس نے ایک بار پھر کمرے کا جائزہ لیا اور اچانک اس کی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پہ پرفیوم کی بوتل کے نیچے سفید رنگ کے کاغذ پر پڑی جو اس زاویے سے رکھا گیا تھا کہ سب سے پہلے نظر اس پہ ہی پڑتی مگر اس نے اسے سب سے بعد میں دیکھا،

"اس نے جلدی سے کاغذ اٹھایا اور کھول کے دیکھا

"ابراہام ڈارلنگ۔۔۔

"جب تک تم یہاں پہنچو گے اور یہ خط پڑھو گے تب تک بہت دیر ہو چکی ہو گی

مگر شائد یہ ہی تمہاری قسمت میں ہو گا

میں جانتی ہوں تم حیران ہو گے کہ یہ سب کیا ہے؟؟؟

"لیکن اگر غور کرو تو یہ تمہارے ہی کیے کا نتیجہ ہے۔۔۔

"تمہیں پاکستان بھیجنے سے لیکر اپنی حقیقت بتانے تک کے تمام فیصلے میرے ہی تھے اور تم کتنے آرام سے سب مانتے گئے؟

مجھ جیسی بد کردار عورت؟؟ جس سے شادی کر کے تم پچھتا رہے تھے؟؟ اس کی وجہ سے آج تم اپنے خاندان میں ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے

www.Novelshub.pk

تمہیں کیا لگتا تھا میں بھول جاؤں گی سب اور کسی دبو بیوی کی طرح تمہارے بیک ورڈ خاندان کی بھینٹ چڑھ جاؤں گی ؟؟

تم جیسے دقیانوسی مرد شادی کرتے وقت کوئی اصول یاد نہیں رکھتے اور شادی کے بعد غیرت کا پرچم اٹھا کر عورت کو رسوا کرتے ہیں

تم نے جسطرح میری تذلیل کی۔۔ اسی طرح تم میری بدولت اپنے خاندان کی نظروں میں گروگے اور اپنی بیٹی کیلیے تڑپو گے 'جواب تمہیں کبھی نہی دِکھے گی

گڈ بائے ڈارلنگ۔۔۔ میں جانتی ہوں تم مجھے ہمیشہ یاد کروگے۔۔۔۔!!!!

"

"اس کی بے چین نگاہیں ہزار بار ان لفظوں کو پڑھ چکی تھیں،،

"کیا کوئی اتنا ظالم بھی ہو سکتا ہے ؟؟

"تو کیا یہ سب وہ صرف اس سے بدلہ لینے کیلیے کر رہی تھی ؟؟؟

"لارا کا ہر لفظ اس کی ذات کی تذلیل کر گیا تھا

وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے وہیں بیٹھ گیا

www.Novelshub.pk

"وہ ایک نفسیاتی عورت تھی اور شائد سکندر ابراہیم کو کسی کی آہ لگ گئی تھی

"جینی کا معصوم چہرہ اس کی نگاہوں میں گردش کر رہا تھا۔۔

وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی؟؟

"اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ اسے اپنی عزت سمجھتا تھا۔۔۔

"اس نے سارا گھر الٹ دیا تھا، کمرے کی ہر چیز تہس نہس تھی۔۔

وہ اس حد تک گری ہوئی عورت تھی؟؟ اس نے اپنے بدلے کیلیے اپنی ہی اولاد کو استعمال کیا تھا

ابراہیم نے پوری طاقت سے موبائل اٹھا کر دیوار میں مارا

"زندگی میں پہلی بار وہ یوں حوصلہ ہار گیا تھا

"اسے جینی چاہیے تھی!!!

اسے خبر بھی نہ ہوئی کہ وہ رو رہا ھے۔۔۔

"ہاں وہ رو رہا تھا کیونکہ وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

"وہ اس کی خواہش کے مطابق اور اپنی مرضی کے بغیر بھی اس کے ساتھ موجود تھی

"آفس میں انہیں تقریباً دو گھنٹے لگ گئے تھے۔۔

"وہ واپس نہیں جانا چاہتی تھی مگر اس کی زندگی کا فیصلہ ہمیشہ سے دوسرے کرتے آئے تھے

"وہ چاہ کہ بھی کبھی مزاحمت نہیں کر پائی تھی کہ اسے وہ سب کبھی نہیں چاہیے تھا جو اسے ملا؛؛؛!!

"وہ بھی نارمل زندگی جینا چاہتی تھی

آخر اس کے ساتھ ہی یہ سب کیوں؟؟

"جب وہ اس عورت) جو کہنے میں اس کی ماں تھی مگر کبھی اس نے ماں ہونے کا احساس نہیں دلایا تھا) کیساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی،، تب اسے رہنا پڑا؛؛ اس کی ہر زیادتی برداشت کرنی پڑی۔۔

اور اب جب اسے اس کے وجود کی عادت ہو گئی تھی اور شائد محبت بھی تو اب اسے اس سے دور کیا جارہا تھا اور یہ زخم دینے والی بھی اس کی نام نہاد ماں ہی تھی۔۔

"کیا کوئی کسی سے اس حد بھی نفرت کر سکتا ہے؟؟

اور کیوں؟؟؟

وہ نہیں جانتی تھی مگر اسے قبول ہو یا نہ ہو اسے ہاں کہنا ہی تھا

www.Novelshub.pk

"اس سرزمیں جسکا نام ہی وہ پہلی بار سن رہی تھی،، وہاں جانا ہی تھا

یہ ہی تو اس کی سب سے بڑی بزدلی تھی کہ کوئی بھی اس پر اپنی مرضی تھوپ سکتا تھا۔۔ اور وہ محرومیوں میں گزرے بیمار بچپن میں ماں اور باپ کی شفقت سے محروم ایک بزدل لڑکی،، جو اپنے حق کے لیے کبھی بھی نہیں بول سکتی تھی

ہاں وہ بزدل تھی

مگر اب اسے ایک دوست ایک سہارے کی ضرورت تھی جو اسے کندھا دیتا

وہ تھک گئی تھی تنہائی میں باتیں کر کر کے۔۔۔

وہ سر جھکائے ہمیشہ کیطرح خود سے محوِ گفتگو تھی۔۔

"یہ اس کا بچپن کا معمول تھا جب وہ چار سال کی معصوم سی بچی تھی

اور اس کے ننھے سے ذہن پر پہلی بار سوچوں نے دستک دی تھی

"اس کا باپ کہاں تھا؟؟

"کون تھا؟؟

اس نے کبھی اپنے باپ کو نہیں دیکھا تھا

www.Novelshub.pk

اور جس کے ساتھ وہ بچپن سے رہ رہی تھی وہ اسے ماں نہیں لگتی تھی

"مگر یہ جسم اسکا تھا اور اختیار اس عورت کا۔۔

وہ بہت بزدل تھی جو نہ کبھی کھل کر اپنی نفرت بتا سکی

نہ خوف؛؛

نہ الجھنیں،،

اور نہ محبت،،،

آپکا بہت شکریہ مسٹر جان؛؛!!!

آپ نے بہت تعاون کیا میرے ساتھ،،لارا کی تشکر بھری آواز آئی تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا

وہ باہر ویٹنگ روم میں بینچ پر بیٹھی تھی جبکہ وہ آفس میں مسٹر جان کے ساتھ تھی اور اب باہر آتے ہوئے اسے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔

وہ کپکپاتی اور بے جان ٹانگوں کیساتھ کھڑے ہوتے ہوئے سر جھکا گئی

"کون کہہ سکتا تھا کہ جرمنی جیسے آزاد ملک میں رہنے والی ایک پڑھی لکھی لڑکی ہے؛؛؛

اس کی شخصیت میں اگر کچھ نمایاں تھا تو وہ تھا اس کی ذات کا کھوکھلا پن۔۔

www.Novelshub.pk

یہ آپکی بیٹی ہے ؟؟؟

"مسٹر جان نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا جو کہیں سے بھی لارا جیسی خود مختار عورت کی بیٹی نہیں لگ رہی تھی
۔

جی یہ میری بیٹی ہے اور اب یہ پاکستان اپنے فادر کے پاس جانا چاہتی ہے۔۔اور اسے اس فیصلے کا اختیار ھے اب کیونکہ اٹھارہ کی ہو چکی ھے۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے بڑی روانی اور خوبصورتی سے جھوٹ بولتے ہوئے پہلے اسے اور پھر مسٹر جان کو دیکھا جو خود بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا رہا تھا

"او کے جینیفر ابراہیم ؛؛ آپ سے مل کے خوشی ہوئی۔۔بہت جلد آپ پاکسان جائیں گی۔۔کیسا ملک ہے وہ؟؟!

مسٹر جان اس سے دوستانہ انداز میں پوچھنے لگے، جو بالکل خاموش ایک بھی لفظ بولے بنا سر جھکائے ساکت کھڑی تھی

بلاشبہ وہ ایک بے حد حسِین جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتی معصومیت وسادگی کا امتزاج لیے ایک بھرپور لڑکی تھی ۔ایک عجب سی ساحرانہ کشش تھی جو اس میں محسوس ہوتی تھی مگر جانے وہ خوش کیوں نہیں معلوم ہوتی تھی

اداسی نے اس کی پوری ذات پر جیسے قبضہ کیا ہوا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

مسٹر جان کو اس کا حسن حزن و ملال کا مرقع لگا

وہ مسکراتی ہوئی کیسی لگے گی اسی خیال سے وہ اس سے مخاطب ہو بیٹھے مگر وہ بنا جواب دیے ویسے ہی سر جھکائے کھڑی رہی۔۔

اوکے مسٹر جان!!! تھینکس اگین؛؛!!!میرے خیال سے ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔

چلو جینی ڈارلنگ۔۔

اس نے پیار سے اس کا ہاتھ تھاما

وہ جانتی تھی اس کی ابتر حالت کو تبھی وہ جلدی سے الوداعیہ کلمات بولتی ہوئی اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لیجانے لگی۔

مسٹر جان نے بھی مسکراتے ہوئے انہیں گڈ بائے کیا

مگر انہیں اس لڑکی کی اداسی پہ افسوس تھا

کیا دکھ ہے تمہیں پیاری لڑکی؟؟!!

وہ دل میں سوچتے ہوئے واپس اپنے آفس کیطرف مڑ گئے۔۔

---

www.Novelshub.pk

"اس نے گیٹ کے عین سامنے اپنے قدم روکے اور اوپر دیکھا جہاں گرون وارڈ کا سائن بورڈ جگمگا رہا تھا۔۔

"وہ مزے سے چلتا ہوا گیٹ سے اندر داخل ہو گیا اور ارد گرد کا جائزہ لیتا چلتے چلتے سڑک کے اختتام پر آ گیا۔

"اس نے دائیں جانب کھڑی اس چھپی ہوئی بوسیدہ عمارت پر ایک طائرانہ نظر ڈالی۔۔۔

"وہ عمارت کہیں سے بھی گرون وارڈ کا حصہ نہیں لگتی تھی،،

اس نے کندھے اچکائے اور اپنے سر پہ پہنی پی کیپ کا رخ الٹی جانب کر کے آنکھوں پر لگے گلاسز اتار کر جیکٹ کی جیب میں رکھے۔

"اب اس کا رخ بلڈنگ کی اندر کیجانب تھا۔

"اس نے لوہے کا پرانا مگر مضبوط گیٹ (جو اپنی رنگت و مالیت کھو چکا تھا) کو زور سے دھکیلا۔

"ایک بھاری اور زور دار آواز کیساتھ گیٹ تھوڑا سا کھل کر شور مچا کر چپ ہو گیا۔

"اس بے ہنگم قسم کے شور سے کرسی پہ بیٹھا عمر رسیدہ چوکیدار فوراً چوکنا ہو کر بیٹھا اور ناگوار نظروں سے اس کیجانب دیکھا جس نے اس کی نیند میں خلل ڈال دیا تھا۔۔

"بنی نے بے حد خوشگوار انداز میں اسکی طرف دیکھا جیسے وہ اسکا کوئی پرانا پکا دوست ہو مگر اس کے چہرے پر اس دوستی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے!!

www.Novelshub.pk

"وہ اسی بیزاریت اور ناگواری سے اس کیجانب دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ کھسیانی ہنسی ہنستا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔۔

"کون ہو تم لڑکے ؟؟

"پہلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔۔

"وہ پہلی ہی ملاقات میں اس کی ناپسندیدہ شخصیت بن گیا تھا تبھی وہ انتہائی کرخت لہجے میں بولا جیسے باہر سے ہی دفعان کرانے والا ہو؛؛؛

"بنی نے تحمل سے اس کی بکواس سنی پھر سر نیچے کر کے گہرا سانس لیا جیسے تمام کھولن اپنے اندر دفن کی ہو۔۔

"پھر سر اٹھا کر اس سنکی بوڑھے کو دیکھا جو اس کی راہ کی سب سے بڑی دیوار بن کے بیٹھا تھا۔

"دیکھیں انکل۔۔!! میں باہر کے ملک سے آیا ہوں اور اپنی ایک دوست سے ملنے یہاں آیاں ہوں۔۔ بدقسمتی سے اس کا نمبر مجھ سے کھو گیا ہے مگر ایڈریس یاد تھا اس لیے ادھر آ گیا مگر اب مجھے یہ یاد نہیں کہ کونسا فلیٹ اس کا ہے تو پلیز اگر آپ مجھے کچھ گائیڈ کر دیں تو میں آپکا بے حد شکر گزار ہونگا۔۔

www.Novelshub.pk

"اس نے دھڑلے سے جھوٹ پہ جھوٹ بول کر انکل کی آنکھوں میں دھول جھونکنی چاہی اور اپنی بات مکمل کر کے اب وہ اس کیجانب آس بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا جو ساری بات سن کے یوں ساکت ہو گیا تھا جیسے اسی لمحے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔۔

"تو بیٹا آپکے پاس آپکی اس دوست کی کوئی تصویر بھی تو ہو گی نا؟؟؟

"کچھ دیر بعد انکل کی مکار اور استہزائیہ آواز میں پوچھی گئی بات پہ وہ بھی انکی یادداشت کو سراہے بنا نہ رہ پایا کہ بیشک انکی بوڑھی اور زمانہ شناس آنکھوں میں دھول تو کسی صورت جھونکی نہیں جاسکتی تھی۔۔

"جی انکل!!! تصویریں تو بہت سی ہیں مگر وہ میرے موبائل میں تھیں اور بدقسمتی سے میرا موبائل آج ہی یہاں آتے ہوئے چوری ہو گیا۔

وہ ان کے دل میں رحم ڈالنے کیلیے جتنا بھی ممکن تھا بے چاری سی شکل بنا کر بولا۔۔

"انکل پلیز۔۔ میری مدد کریں 'میرا اس سے ملنا بے حد ضروری ہے؛؛ میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں۔ میں سٹوڈنٹ ہوں اگر آپ چاہیں تو اپنا سٹوڈنٹ کارڈ آپکو دکھا دوں۔۔؟؟؟

"وہ انکی آنکھوں میں کچھ نرمی دیکھ کر جلدی سے مزید بولا کہ کہیں انکا ارادہ نہ بدل جائے۔۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ کافی دیر جانچتی نظروں سے اسے سر تا پیر دیکھتا رہا جو اپنی چال ڈھال اور صورت سے واقعی کسی اچھے گھرانے کا لگ رہا تھا۔۔

"کہاں رہتے ہو تم؟؟؟

وہ اب کے بار تھوڑا نرمی سے بولا

"آں انکل یہیں پاس ہی میرے انکل کا گھر ہے وہیں رہائش پذیر ہوں بلکہ میرے انکل کی بیکری بھی ہے آپ نے دیکھی ہو شائد؟

یہاں سے سیدھا جا کے دائیں جانب بنی اینڈ ہنی نام ہے؛؛!!

وہ ہاتھ کے اشارے سے پتہ سمجھاتے ہوئے جلدی سے بولا۔۔

"او،،،،وہ تمہاری بیکری ہے؟؟؟

"انکل کو کچھ اطمینان ہوا۔۔

"جی،،،جی۔۔وہ فوراً زور زور سے سر ہلانے لگا۔۔

" ہمممممم۔۔۔مجھے وہاں کے ہنی بسکٹس بہت پسند ہیں اکثر ہی میں وہاں خریداری کرتا ہوں۔۔

"وہ مسکراتے ہوئے للچائی نظروں سے تصور کر کے بولا

www.Novelshub.pk

"کیا سچ میں ؟؟؟

"میں اگلی بار آپ کے لیے پورا پیک لے آؤں گا۔۔

"وہ انہیں مزید لالچ دیتے ہوئے بولا تاکہ بس وہ کسی طریقے اسے اس کا پتہ بتا دے۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ چلو یہ بتاؤ کسطرح دِکھتی ہے وہ؟؟ شائد کچھ مدد ہو سکے تمہاری...!!

"وہ فوراً ہی مطلب کی بات پہ آتے ہوئے بولا

"بنی نے لب بھینچ کر اپنی مسکراہٹ روکی اور اسے حلیہ بتانے لگا

"ہمم۔۔۔ وہ پر سوچ نظروں سے غیر مرئی نقطے پر نظر ٹکا کر بولا

"بنی بے چینی سے اس کے ہمم کے بعد کا منتظر تھا۔۔

"جو حلیہ تم بتا رہے ہو؟؟ ویسی ایک لڑکی یہاں رہتی تو ہے

"کچھ دیر بعد اس کی سوچتی ہوئی آواز آئی۔۔

"بنی کی آنکھوں میں فوراً چمک آئی

"مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہاری دوست ہو گی

www.Novelshub.pk

"وہ اب پھر سے مشکوک انداز میں اسے دیکھ کر بولا

"کیوں ؟؟؟ ایسا کیوں لگ رہا آپکو ؟؟؟

"اسے شدید جھنجھلاہٹ ہوئی تھی

اتنی مشکل سے تو وہ اسے بتانے پر راضی ہوا تھا اور حلیہ بتانے کے بعد اب وہ پھر بدک گیا تھا۔۔

"کیونکہ وہ بچی پانچ سال سے یہاں رہ رہی مگر وہ بلڈنگ سے باہر شائد بمشکل پانچ بار نکلی ہو،، اور اسے دیکھ کے کوئی بھی کہہ سکتا کہ اس کا کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔۔

"وہ پورے یقین سے کہہ کر ایک دم دوبارہ اکھڑے لہجے میں بات کرنے لگا

"انکل۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں میں اس کا ایک اکلوتا دوست ہوں،، وہ۔۔ وہ دراصل ۔۔۔ وہ ایک دم ہچکچاتے ہوئے رک گیا۔۔

"کیا وہ ؟؟؟

"وہ ویسے ہی اسے دیکھ کر بولا

"دراصل وہ بیمار ہے اور اسے باہر نہ نکلنے کا فوبیا ھے،، اسے خوف آتا ہے زیادہ بھیڑ میں جانے سے۔۔ اسی لیے وہ باہر نہیں نکلتی۔۔

"میرے بہت زیادہ اصرار پر اس نے اپنا علاج کروایا تھا مگر جب میں ملک سے باہر چلا گیا تو اس نے علاج ترک کر دیا اب میں واپس آیا ہوں اسی سلسلے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔

"اس نے اپنے اور اس کے اک دو ٹکراؤ کے باعث محسوس ہونے والے اس کے خوف کی کیفیت سے اس کی شخصیت کا اندازہ لگاتے ہوئے پورے یقین اور اعتماد سے اندھیرے میں تیر چلایا جو پورے نشانے پر لگا۔۔

"وہ ساری بات سن کے افسوس سے سر ہلانے لگا۔۔

"بیچاری بچی۔ جانے کیوں ہے ایسی۔۔

چلو ٹھیک ہے !! تمہیں ضرور اس سے ملنا چاہیے

"وہ افسوس کرنے کے بعد اس سے بولا تو بنی کے پیٹ میں خوشی کے مارے تتلیاں سی بننے لگیں"

"یہاں سے اوپر جاؤ گے تو بائیں طرف کے فلیٹس میں سے دوسرا فلیٹ اس کا ہے لارا ڈیوڈ کی تختی لگی ہو گی!!!

"وہ مطمئن ہو کر اسے فلیٹ کا سمجھاتے ہوئے بولا

"او تو لارا نام ہے اس کا،،،، نائس نیم مگر کیا وہ اکیلی رہتی ہے جو اپنے نام کی نیم پلیٹ لگوائی ؟؟

"وہ دل ہی دل میں قیاس کرتے ہوئے 'سر کے اشارے سے اسے شکریہ کہتے اندر کی طرف چل دیا جہاں ماربل کی کافی چوڑی سرمئی سیڑھیاں اوپر کیطرف جا رہی تھیں

www.Novelshub.pk

وہ آرام سے چلتا ہوا اوپر آ گیا

"اوپر ایک لمبی سی لابی تھی جس میں ایک قطار میں دروازے تھے جو سب ایک ہی رنگ کے تھے اور اگر وہ پہلے سے ہی نام نہ جانتا ہوتا تو اسے بالکل بھی پتہ نہ چلتا کہ وہ کہاں رہتی ہے ؟؟؟

وہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے کچھ پل وہیں کھڑا رہا جیسے سوچ رہا ہو کہ اسے سامنے پا کر وہ کیا کہے گا؟؟

"اور وہ؟؟ وہ کیا سوچے گی اس کے بارے میں ؟؟؟

کیا وہ اسے پہچانے گی ؟؟؟

"یا اس دن کیطرح اجنبی بن جائے گی ؟؟؟

وہ وہیں کھڑا ہر قسم کی صورتحال سے نبٹنے کیلیے خود کو جیسے تیار کر رہا تھا

"اب آیا ہوں تو جانا تو پڑے گا

"ہمت کر بنی ہمت "۔۔۔

اس نے خود کو خود ہی تھپکی دی اور ایک گہرا سانس بھر کے چھوڑا اور پھر اس جانب قدم بڑھا دیے جس کا گارڈ نے بتایا تھا

"دروازے پہ رک کے اس نے پھر سے ادھر ادھر دیکھا

www.Novelshub.pk

"پوری بلڈنگ میں اتنی خاموشی تھی جیسے کوئی وہاں رہتا ہی نا ہو۔

"اسے تعجب ہوا پھر کاندھے اچکا کر اس نے سرمئی رنگ کی نیم پلیٹ پر نظر ڈالی جس پر سفید رنگ میں لاراڈیوڈ کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

"ہمت مجتمع کر کے بالآخر اس نے گھنٹی پر ہاتھ رکھا

"سکول میں بجنے والی گھنٹی کی ٹن ٹن کی تیز آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی،،اس نے گھبرا کے ہاتھ ہٹا لیا

"اسے اس شور سے بے حد کوفت ہوئی۔

کتنی عجیب گھنٹی تھی؟؟؟

"اس نے گھنٹی میں ایسی آواز پہلی بار سنی تھی۔

"دو منٹ رک کر اس نے پھر دائیں بائیں دیکھا'اسے لگ رہا تھا جیسے اب کی بار بیل دینے پہ مردے قبر سے نکل آئیں گے۔

"مگر اب کیا کرتا کہ بیل تو دینی ہی تھی

اسلیے الجھن محسوس کرنے کے باوجود اس نے دوبارہ گھنٹی پر ہاتھ رکھا،،،

www.Novelshub.pk

چیختی چنگھاڑتی گھنٹی سکول کی منہوس یاد لیکر دوبارہ اس کے کانوں میں بجی تو بے اختیار اسے کان میں کھجلی سی محسوس ہوئی۔۔۔

"دو سے تین بار طویل گھنٹیاں دینے کے باوجود اندر سے باہر آنے کے کوئی آثار سنائی نہی دیے تھے۔۔

"اس نے پھر سے لارا ڈیوڈ کے نام پہ نظر ڈالی۔۔

"سنکی بڈھا کہیں کوئی چالا کی تو نہیں کر گیا اس کے ساتھ ؟؟؟

اسے فوراً ہی اس پہ شک ہوا

"آآاااان،،، نہیں ایسا وہ کر نہیں سکتا کیونکہ ابھی اسے بسکٹ تو ملے ہی نہیں۔۔

فوراً ہی اپنا خیال مسترد کرتے ہوئے اس کے چہرے پر کمینی سی مسکراہٹ نے چھب دکھلائی۔۔۔

"تو پھر آخر وہ آ کیوں نہیں رہی ؟؟

"اس نے کوفت زدہ انداز میں ایک ٹانگ کا زور دوسری پہ منتقل کرتے ہوئے سوچا

"اممممممم۔۔۔ کیا کیا جائے ؟؟

سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں ہونٹوں پہ رکھے وہ دل میں کچھ اور ترکیب سوچ رہا تھا کہ مزید کیا کیا جا سکتا تھا مگر اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔۔۔

www.Novelshub.pk

"اس نے دروازے کالاک گھمانے کی کوشش کی مگر وہ لاک تھا۔۔

"مایوس ہو کر اس نے واپسی کیلیے قدم بڑھائے۔۔۔شائد وہ گھر پہ نہیں تھی۔۔

"وہیں کھڑے رہ کر انتظار کرنا بے کار تھا اور اس بڈھے سے پوچھنا وقت کازیاں۔۔

کیونکہ اسے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ گھر پہ موجود ہی نہیں تھی۔۔۔

"ہنہہہہہ۔۔بلاوجہ خوشامد کی کھوسٹ کی:::::

"اسے شدید غصہ آرہا تھا"

"سر جھٹکتے وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا بلڈنگ سے باہر آگیا

کیا بنا لڑکے ؟؟؟مل لیا بچی سے ؟؟

باہر نکلتے ساتھ پھر سے اس کا ٹاکرا اس سنکی بوڑھے سے ہوا

"اب کی بار بنی نے اس کے جیسا ہی کڑوا منہ بنایا اور بنا جواب دیے باہر جانے والے رستے کیطرف بڑھا،،،

"ارے سنو تو؟؟

"وہ کھڑے ہوتے اسے آواز دیتے بولا

www.Novelshub.pk

اس نے کڑے تیوروں سے اس کی جانب "ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو،،، بکو۔۔۔

اگلی بار آؤ تو یاد سے وہ شہد والے بسکٹ لیتے آنا

"بوڑھا منہ میں پانی بھرتے جیسے ذائقہ محسوس کرتے بولا تھا

"ضرو وور بڈھے۔۔ اگلی بار تیرے لیے زہر والے بسکٹ لاؤں گا تا کہ تو وہ کھا کے مر جائے اور میرا تجھ سے

واسطہ ہی نہ پڑے۔۔

"کالا بلا کہیں کا۔۔۔

"وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوتا دو انگلیوں سے اسے بائے بائے کرتا بنا کچھ بولے باہر نکل گیا"

"عجیب لڑکا ہے؛؛؛ جاتے ہوئے اتنا خوش اخلاق اور واپس آتے ایسے تیور؟

"بوڑھے کو بھی اس کی منافقت پہ شدید غصہ تھا تبھی بڑبڑ کرتے دوبارہ کرسی پر بیٹھ کے اونگھنے لگا۔۔۔

"سر پہ برستی مسلسل بارش اور تیز ہوا کے جھکڑوں کی لپیٹ میں وہ گرتی پڑتی اس کا ہاتھ تھامے مسلسل ایک گھنٹے

سے چل رہی تھی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"ایک تو کیچڑ میں پاؤں جمانا مشکل تھا اوپر سے گیلے اور اتنے سارے کپڑوں کا بوجھ لاد کر اس کے کندھوں میں درد ہونے لگ گیا تھا،، یہ تو شکر تھا کہ جھاڑیاں اور گھانس پھونس ہونے کی وجہ سے پھسلن نہیں تھی ورنہ شائد وہ ایک قدم بھی چل نہ پاتی۔۔۔

"شاہ زین،،،، اس نے چلتے چلتے اسے آواز دی جو بنا کسی بھی گرم کپڑے کے اس کا نرم سا ہاتھ تھامے کسی روبوٹ کیطرح چلتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

"شاہ زین نے رک کے اسے دیکھا جو شائد چل چل کے اب تھک گئی تھی کیونکہ اس کا چہرہ بالکل اترا ہوا اور گلابی لگ رہا تھا اور ہونٹ سردی کی شدت سے نیلے۔

"شائد اسے بخار ہو گیا تھا۔۔ وہ ایک دم پریشان ہو گیا

"بھلا کب چلی ہو گی وہ پہلے اتنا؟؟

کاش وہ اسے اٹھا کے چل سکتا۔۔

"اس نے دل میں سوچا اور پھر خود ہی اپنے خیال پر لعنت بھیجی۔۔

"شائد یہ اس کی سنگت اور تنہائی کا اثر تھا جو وہ ایسی بکواس باتیں سوچ رہا تھا۔۔

"گل بی بی !!! آپ ٹھیک تو ہیں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

وہ رک کر اس سے پوچھنے لگا جو اس کی بھاری لیدر کی جیکٹ اور گیلی چادر میں بمشکل ادھر ادھر ڈولتے کھڑے ہونے کی ناکام کوشش میں تھی

"مم... میں تھک گئی ہوں اور مجھے بھوک بھی لگ رہی۔۔ ہم کب تک پہنچ جائیں گے ؟؟؟

"وہ رونی صورت بنا کے اس کی طرف دیکھ کر بولی

"واااااہ۔۔ ایسی سادگی پہ کون نہ مر جائے۔

"وہ دل ہی دل میں اس پہ قربان ہو گیا"

"گل بی بی۔۔۔ آپ فکر نہ کریں اور ہمت کریں ہمیں رات ہونے سے پہلے آبادی تک پہنچنا ھے پھر میں آپکے کھانے کا بھی بندوبست کر دونگا۔۔

"وہ کسی بچے کی مانند اس کا حوصلہ بڑھاتے اسے تسلی دیتے ہوئے بولا حالانکہ وہ خود صبح سے بھوکا تھا اور اس سردی کی بارش میں صرف سوٹ میں اس کی بھی قلفی جم رہی تھی اب۔۔ لیکن اگر وہ ہمت ہار جاتا تو وہ تو شائد رونا ہی شروع ہو جاتی۔۔

"اچھا۔۔ لیکن میرے پاؤں درد کر رہے اور پاؤں میں کچھ چبھ بھی رہا ھے۔۔ تھوڑی دیر کہیں بیٹھ نہ جائیں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ انتہائی امید بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر اس معصومیت بھرے انداز میں بولی کہ شاہ زین کو اپنی ہنسی روکنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا۔۔۔

آخر اس کی گل دوپہری اتنی معصوم کیوں تھی؟؟ جیسے جنگل میں گم ہوا کوئی ہرنی کا بچہ۔۔۔

"اسے اس کیلیے اس سے بہتر تشبیہ اور کوئی نہ لگی۔۔۔

"پاؤں میں کیا چبھ گیا؟؟

اس نے فکر مند ہوتے اس کے جوتوں کیطرف دیکھا جو پانی سے بھرے ہوئے تھے۔

"پتہ نہیں۔۔وہ بے چارگی سے بولی۔۔

"اچھا۔۔آپ یہاں بیٹھیں میں دیکھتا ہوں۔۔

وہ اسے ایک درخت کے پاس بیٹھنے کو بولا

"وہ فوراً ہی وہاں جا کر بیٹھ گئی اور پاؤں آگے کیا

"شاہ زین گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس کا جوتا اتارا۔۔

"آآااااہ۔۔۔درد کی ایک ٹیس اٹھی اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

www.Novelshub.pk

"کیاہوا گل بی بی؟؟؟وہ بھی پریشان ہو گیااور جلدی سے جوتے کو الٹا کے دیکھا جہاں ایک بڑے سائز کا کانٹا پھنسا ہوا تھا

جوتا گیلا ہو کر نرم پڑ گیا تھا اسی لیے کانٹا جوتے میں دھنسنے کے بعد اس کے پاؤں میں بھی گھس گیا تھا اور جیسے ہی اس نے جوتا اتارا تو کانٹا بھی نکل گیا مگر پاؤں کے تلوے میں چھوٹا سا سوراخ ہو گیا تھا۔۔

"اس نے بے حد افسوس سے اس کیجانب دیکھا جس کی آنکھوں سے اس کی وجہ سے آنسو نکل رہے تھے،،

پھر اس کے پاؤں کیطرف دیکھا جو سوج گیا تھا اور بے حد سرخ ہو رہا تھا۔۔

"مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے آپکو تکلیف ہوئی

وہ سر جھکائے از حد شرمندہ تھا۔۔

"نہیں۔۔ آپکی وجہ سے تھوڑی ہوئی تکلیف 'وہ تو کانٹا نکلا اسلیے۔۔

وہ گال پہ آئے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"وہ دم بخود سا اسے دیکھے گیا

جو عجب دھوپ چھاؤں سا منظر پیش کرتی اسے مشکل میں ڈال رہی تھی۔۔

"اس نے ایک بار پھر اس کے سوجے ہوئے سرخ پاؤں کو دیکھا۔۔

www.Novelshub.pk

"آپ چل پائیں گی اب؟؟

وہ فکر مند تھا مگر جانا بھی ضروری تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ رستہ کیسا ھے؟؟رات ہوتے ہی کیسے کیسے کیڑے مکوڑے یا جانور نکل آتے۔اوپر سے بارش اور رستہ خراب۔۔

اس کی کوشش تھی کہ وہ جلد از جلد کسی آبادی میں پہنچ جائے۔۔

"کوشش کروں گی۔۔

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے صرف اس کی خاطر ہمت کر کے بولی ورنہ پاؤں میں اٹھتی ٹیسیں اسے لب بھنچنے پہ مجبور کر رہی تھیں۔

"وہ پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا

جانتا تھا کہ وہ ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔

اس کے پاؤں کی حالت کافی خراب تھی

"وہ کچھ دیر یونہی بے خیالی میں اسے دیکھتا رہا جو سرخ چہرہ لیے اسی کیجانب متوجہ تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔

"اچانک کسی خیال سے اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔

www.Novelshub.pk

گل خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ اٹھا اور اچانک اس پر جھک گیا

اس کے اسطرح خود پر جھکنے سے ایک دم اس کا دل ڈوب کے ابھرا۔۔

"وہ کیا کرنے والا تھا؟؟

"وہ جھک کر جیکٹ (جو اس نے پہنی ہوئی تھی) کی جیب سے لائٹر نکالنے لگا

اور اسے دِکھایا۔۔

گل دوپہری چور سی بن گئی۔۔ کہیں وہ سمجھ تو نہیں گیا تھا کہ وہ اس کے متعلق کیا سوچ گئی تھی؟؟؟ تبھی اسے لائٹر دکھایا۔۔

شرمندگی کے مارے اس سے نگاہیں نہ ملائی گئیں۔ وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی؟؟؟

"شاہ زین نے لائٹر جلا کے چیک کیا کہ کہیں گیلا ہونے کیوجہ سے وہ خراب تو نہیں ہو گیا؟؟

"مگر شکر تھا کہ وہ ٹھیک تھا۔۔

"مطمئن ہو کر اس نے اس کی جانب مہربان مسکراہٹ سے دیکھا اور اپنا گرم دھسہ جو اسے اوڑھایا ہوا تھا" کو کونے سے پکڑ کر شعلہ دکھایا

www.Novelshub.pk

وہ حیران ہو کر اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔

"تین سے چار بار کی کوشش کے بعد ننھے شعلے نے اپنا کام دکھایا تھا اور چادر میں سراخ کر دیا۔۔

درخت کے نیچے ہونے کیوجہ سے بارش سے بچت ہو گئی تھی۔

سراخ ہوتے ہی اس نے وہاں سے چادر جو پکڑا اور زور لگا کے پھاڑ دیا

"چرررر کی آواز کیساتھ گیلی چادر ٹیڑھی میڑھی پھٹ گئی۔۔

اس نے ایک سائیڈ پوری پھاڑ کے الگ کر لی اور اسے تہہ کرنے لگا۔۔۔

"وہ اب اپنی تکلیف بھلائے دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی"""

اس لمبی پٹی کو تہہ کر کے اس نے اس کا پاؤں اپنی گود میں رکھا اور وہ اس پہ لپیٹنے لگا

"اچھی طرح کس کر لپیٹنے کے بعد اس نے اوپر کی جانب اس کے دونوں سرے باندھ دیے اور مطمئین ہو کر اس کی جانب دیکھا جو اس کی ڈاکٹری سے کافی خوش نظر آ رہی تھی۔۔

"اررررے واہ۔۔۔ڈاکٹری میں پڑھ رہی اور گر آپ میں نظر آ رہے۔۔

"وہ تالیاں بجاتے اسے سراہنے لگی تو وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے مسکرا کر کھڑا ہو گیا۔۔

گل بی بی۔۔۔ہمتِ مرداں مددِ خدا۔۔۔

www.Novelshub.pk

چلیں اب؟؟؟؟

"میرے خیال سے مشکل تو ہو گی مگر کچھ آسرا بھی ہو جائیگا۔۔؟؟؟

وہ اس کی طرف دوبارہ ہاتھ بڑھاتے ہمت دلاتے ہوئے بولا جو خود بھی ہنستے ہوئے پاؤں جوتے میں پھنسا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔ کس کر بندھی ہوئی پٹی کے باعث پاؤں سن سا محسوس ہو رہا تھا اور اسی لیے درد بھی کم لگ رہا تھا۔۔

وہ اس کا مضبوط اور سرد ہاتھ تھام کر دوبارہ چلنا شروع ہو گئی جو اس کی چوٹ کی وجہ سے اب ذرا آہستہ چل رہا تھا ۔۔۔

"بارش کا زور اب کچھ کم لگ رہا تھا۔۔

مگر وہ پھر بھی کہیں رک کے کچھ دیر آرام نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

مغرب ڈھل چکی تھی۔۔۔ وہ بنا رستے کا تعین کیے چل رہے تھے۔۔

"خدا خدا کر کے وہ خار دار جھاڑیوں کا رستہ اختتام پذیر ہوا اور سڑک نظر آئی تو دونوں نے شکر کا سانس لیا۔۔

شاہ زین کو سڑک کے دوسری طرف آبادی کے آثار نظر آئے تو اس کے قدموں میں تیزی آگئی۔۔۔

"وہ عجلت بھرے قدموں سے اس کا ہاتھ تھامے سڑک پار کر گیا۔۔

"یہ کوئی چھوٹی سی بستی لگ رہی تھی جس میں بمشکل آٹھ، نو گھر تھے۔۔

گل دوپہری بھی اب منزل پہ آکے بالکل بے دم ہو گئی تھی۔وہ اب جلد از جلد خود کو اس گیلے بوجھ سے آزاد کرنا چاہتی تھی۔۔۔ٹھنڈ اس کی ہڈیوں میں گھسی جارہی تھی اور بخار کی تمازت اس کے چہرے پر سرخی بن کے دوڑ رہی تھی مگر اسے خود سے بھی زیادہ شاہ زین پہ ترس آرہا تھا جو سب کچھ اسے پہنا کے خود بنا کسی گرم کپڑے کے نہ جانے کب سے بارش میں بھیگ رہا تھا۔۔

"وہ کپکپاتے ہوئے اس کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

گھروں کے بالکل پاس آکر وہ رک گیا اور جو پہلا گھر آیا اسی کا دروازہ دھڑ دھڑا دیا۔۔۔

بارش اور رات کی سیاہی عجب ہولناک سا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

"دو سے تین بار زور سے دروازہ کھٹکھٹانے پر دور سے کھانسنے اور بڑبڑانے کی آواز آئی تو اس نے دوبارہ اٹھایا ہاتھ نیچے گرا لیا۔۔۔

کون ھے بھئی اس وقت؟؟؟

قریب آتی آواز میں خوف بھی تھا اور جھنجھلاہٹ بھی۔۔۔

"دروازہ کھولیں۔۔ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔۔۔

www.Novelshub.pk

وہ ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر قدرے اونچی آواز میں بولا۔۔۔

اس کی فریاد کے جواب میں خاموشی چھا گئی۔۔

وہ کچھ دیر وہیں دروازہ کھولنے کا منتظر رہا لیکن مسلسل خاموشی سے مایوس ہو کر ابھی آگے جانے ہی والا تھا کہ ہلکی سی آواز کیساتھ لکڑی کا پرانا اور بوسیدہ دروازہ کھل گیا۔۔

"شاہ زین نے بے اختیار تشکر بھری سانس خارج کی۔۔۔

"کون ہو تم لوگ؟؟؟اور اس وقت یہاں کیا کر رہے؟؟؟

"عام سے شلوار قمیض میں دھسہ لپیٹے سر پہ بارش سے بچنے کیلیے پرانا سا چھاتا تانے بوڑھا سا وہ چاچا مشکوک نظروں سے انہیں تول رہا تھا۔۔

"السلام وعلیکم چاچا۔۔ ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے پلیز۔۔ ہماری گاڑی بارش کی وجہ سے ایک کھڈے میں پھنس گئی ہے۔۔ جس کی وجہ سے ہم آگے نہیں جا پائے اور دوپہر سے چل رہے۔۔ ہم بہت تھک گئے ہیں۔۔ رات اگر آپ اپنے گھر پناہ دیدیں تو بہت مہربانی ہو گی؟؟؟

وہ اس کی مشکوک نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر جلدی سے پوری بات سے آگاہ کرتے ہوئے آخر میں لجاجت سے اس کی منت کرتے ہوئے بولا۔۔

www.Novelshub.pk

یہ تمہاری کیا لگتی ھے ؟؟؟اور کہاں سے آ رہے ہو تم دونوں ؟؟؟؟

چاچا کرخت آواز میں گل کیطرف دیکھ کر بولا کیونکہ وہ کالج کی وردی میں تھی اور چاچے کو مشکوک کر رہی تھی --

شاہ زین نے اس کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر چاچے کیطرف دیکھا۔۔

سچ پہ اس نے یقین کرنا نہیں تھا اور جھوٹ بولے بنا چارہ نہیں تھا۔۔۔

یہ میری زنانی ہے چاچا۔۔وہ اٹک اٹک کر بولتے ہوئے گل کو بالکل نظر انداز کر گیا۔۔

جو یہ بات سنتے ہی شرم اور غصے سے کان کی لو تک سرخ ہو گئی تھی مگر بولنے کی حالت میں نہ تھی تبھی سرخ چہرہ جھکائے بالکل خاموش کھڑی تھی البتہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر نا محسوس انداز میں کچھ پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔جو شاہ زین نے بھی محسوس تو کیا تھا مگر فی الحال اسی میں مصلحت تھی۔۔البتہ اس نے اس کی جانب دیکھنے سے مکمل گریز کیا تھا۔۔

یہ شہر میں پڑھتی ہے۔۔ڈاکٹر بن رہی،، آج اس کا پیپر تھا۔وہ ہی دلوانے گیا تھا کہ واپسی پر بارش ہو گئی۔۔

وہ آدھے سچ میں جھوٹ کی آمیزش کرتے ہوئے رک رک کر بولا۔۔

"او اچھا۔۔ڈاکٹرنی بن رہی۔۔

www.Novelshub.pk

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔

"چاچا مطمئین ہو کر زور زور سے سر ہلانے لگا۔

چلو آ جاؤ اندر دونوں۔۔۔وہ اطمینان ہونے کے بعد انہیں اندر بلانے لگا

وہ جلدی سے سے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔۔

یہ ایک بہت بڑا کچے صحن والا عام سا دیہاتی گھر تھا جس میں پیلے رنگ کا ٹمٹماتا ہوا بلب اپنی روشنی پھیلانے کی ناکام کوشش میں مصروف تھا۔

چاچے میں تو جیسے بجلی بھر گئی تھی۔

تیز تیز قدم اٹھاتے وہ کچی مٹی کا صحن عبور کر کے غڑاپ سے ایک کمرے میں گھس گیا۔۔

جبکہ وہ وہیں رک کر ڈرتے ڈرتے اس کی جانب دیکھ کر اسے تھامنے کو ہاتھ اس کی جانب بڑھا گیا۔ جانتا تھا کہ وہ گیلے کچے صحن کو پار نہ کر پائے گی۔۔۔

وہ ناراض نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور خود سے ہلکان ہوتی چلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔

اسے اس کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی مگر سوائے خاموش رہنے کے کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"شاہ زین نے بے چارگی سے اسے دیکھا اور پھر دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اس کے پیچھے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔۔

ارادہ یہ ہی تھا کہ اگر وہ گری تو اسے سہارا دے دے گا۔۔

"وہ پوری احتیاط سے پیلی ناکافی روشنی میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر زمین کی طرف دیکھتی چیونٹی کی رفتار سے بنا اس کے سہارے آخر کار صحن عبور کر کے بر آمدے میں پہنچ ہی گئی تھی۔۔ جہاں دو کمرے نظر آرہے تھے اور ان ہی میں سے ایک کمرے میں وہ چاچا کسی جن کیطرح گم ہو گیا تھا۔۔

"وہ بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا بر آمدے میں آگیا اور ایک بار پھر چور نظروں سے اس کی جانب دیکھا جو ناک کی سیدھ میں تنے ہوئے ناراض چہرے کے ساتھ صحن میں سردی کے باعث اتری دھند پر نظریں ٹکائے پتہ نہیں کیا کھوج رہی تھی۔۔

وہ شرمندہ تھا اپنے کہے الفاظ پر مگر اگر وہ ایسا نہ کہتا تو چاچے نے پتہ نہیں کیا سوچنا سمجھنا تھا اور اس کے بارے میں کوئی غلط سوچتا یہ اسے کہاں گوارہ تھا؟؟؟

"وہ بھی چاچے کے انتظار میں بر آمدے کے ستون کیساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"آجاؤ بھئی بچو۔۔۔ ایک دم چاچے کی کڑک دار آواز پر وہ ڈر کر اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔۔

"جس پر چاچے کا جاندار قہقہہ نکل گیا۔۔

www.Novelshub.pk

"شاہ زین بھی جوابی مسکراہٹ سے اس کا ساتھ دینے پر مجبور تھا۔۔

اس نے اس کی طرف دیکھ کر پہلے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ چپ چاپ اس نیم اندھیرے کمرے میں داخل ہو گئی جس میں دو لکڑی کی مضبوط رنگین چارپائیاں جوڑ کر رکھی گئیں تھیں اور ان پر موٹے موٹے روئی کے گدے اور ایک بڑے سائز کی شنیل کی موٹی رضائی تہہ کر کے رکھی ہوئی تھی۔۔

وہاں شائد کوئی سو بھی رہا تھا جس کو اٹھانے اور دوسرے کمرے میں منتقل کرنے کیوجہ سے چاچے کو کچھ دیر لگ گئی تھی۔۔۔

پتر۔۔ تم لوگ ذرا بیٹھو میں تم دونوں کیلیے کپڑوں کا بندوبست کرتا ہوں

وہ ان دونوں کو بیٹھنے کا کہہ کر خود اب دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا۔

کمرے میں بھی پیلا سا بلب جل رہا تھا۔۔

کمرہ کافی کھلا تھا مگر بے حد ٹھنڈا تھا۔۔

"وہ کپکپاتے وجود کیساتھ اس سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"کرسی پر بیٹھ جائیں گل بی بی۔۔۔

www.Novelshub.pk

کھڑے کھڑے تھک جائیں گی۔۔

کمرے کی خاموش فضامیں اس کی تفکر بھری آواز گونجی تو گل دوپہری نے اس کی جانب دیکھااور کوئی جواب دیے بنادوبارہ رخ موڑ گئی۔۔

"وہ اداس ساخود بھی کھڑارہا۔۔۔

یہ لے دھی رانی۔۔ یہ میری بیٹی کا سوٹ ھے اسے پہن لے۔۔

کچھ دیر بعد چاچاسرخ رنگ کاپرنٹڈ سستاساسوٹ لیے کمرے میں داخل ہوااور اسے دیتے بولا

گل نے چپ چاپ کپڑے تھام لیے۔۔

اور یہ۔۔۔ اب وہ ایک اور سوٹ جو سیاہ رنگ کا تھااور بالکل نیا تھااس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

لے بھئی جوان۔۔ یہ میرے بھائی کاسوٹ ہے۔۔ پچھلے مہینے مجھ سے ملنے آیاتھاتو یہیں بھول گیا۔۔ مجھے کیاپتہ تھاکہ یہ تیری قسمت کاتھا۔۔۔

وہ اپنی بات پہ قہقہہ لگاکر خود ہی لطف اندوز ہونے لگا

بہت شکریہ چاچا۔۔ وہ مشکور ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ سے سوٹ پکڑتے ہوئے بولاجو بالکل اسی کے ناپ کالگ رہاتھا

www.Novelshub.pk

شکریہ کی کیا بات بھئی۔۔ مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا

یہ مجھے تیرے ناپ کا ہی لگ رہا ھے کیونکہ نواز کا قد تیری طرح کا ہی ھے۔۔۔

وہ اندازہ لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا

نواز یقیناً اس کے بھائی کا ہی نام تھا۔۔

تم لوگ کپڑے بدل لو اس وقت تک میں تم لوگوں کیلیے چاء روٹی کا انتظام کرتا ہوں۔۔

وہ کہہ کر دروازہ باہر سے بند کر کے دوسرے کمرے میں چلا گیا

گل دوپہری نے ہڑبڑا کر پہلے بند دروازے کو اور پھر اسے دیکھا جو خود بھی چاچے کی فنکاری پر شرمندہ سا وہیں دنگ کھڑا تھا۔۔

آ آپ چینج کر لیں گل بی بی میں اس طرف چلا جاتا ہوں۔۔

وہ گڑبڑا کر کمرے کے آخر میں بنی گلے والی کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے بولا جہاں چھوٹی سی راہداری تھی اور اوپر شیڈ تھا۔۔۔

www.Novelshub.pk

"اور وہ تو شرم کے مارے زمین میں ہی نظریں گاڑھے کھڑی تھی۔۔اس کے جھوٹ کی وجہ سے ہی اسے یہ سب جھیلنا پڑ رہا تھا۔۔

"کچھ دیر بعد اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھا۔۔

"اس نے پیلے رنگ کا مایوسی کا تاثر دیتا وہ پیلا پژمردہ بلب بجھا دیا۔۔

گرم اور خشک کپڑے پہنتے ساتھ ہی اسے سردی کا احساس ہوا وہ جلدی سے چارپائی پہ چڑھ کے روئی کی اس موٹی اور نرم گرم رضائی میں دبک گئی۔۔

اسے خیال ہی نہیں رہا کہ وہ انہی گیلے کپڑوں میں اس چھوٹی سی تنگ راہداری میں اس کے کپڑے تبدیل کرنے کے انتظار میں باہر ہی کھڑا تھا۔۔

کچھ دیر بعد جب جسم کو گرمائش پہنچی تو اسے اس کی غیر موجودگی کا احساس ہوا۔۔

"اففففف میرے اللہ۔۔۔!!اس نے سر پہ ہاتھ مارا۔۔۔

"کتنی احسان فراموش ہوں میں ؟؟؟وہ پورے رستے میرا خیال رکھتا آیا اور جب میری باری آئی تو دیکھو میرا حال؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس کیلیے خود سے لڑتی جلدی سے اٹھی اور پاؤں کی چوٹ کیوجہ سے لڑکھڑاتی ہوئی اس گلے کی طرف گئی جو اچھاخاصا بڑا تھا مگر اس میں کھڑکی نہیں تھی۔

"اس نے اسی میں سے جھانکا تو وہ گلے کی دیوار کیساتھ ٹیک لگائے نیچے ہی کچی زمین پر بیٹھا تھا۔۔

"شاہ زین۔۔۔؟؟؟اس کی پکار پر وہ چونک کر سیدھا ہوا اور سر اوپر کر کے اسے دیکھا جو گلے میں سے آدھی اس کیطرف جھکی ہوئی تھی۔۔۔

"جی گل بی بی؟؟؟کچھ چاہیے آپکو؟؟

وہ سمجھا اسے کوئی کام۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے کچھ نہی چاہیے تت۔۔تم بھی کپڑے تبدیل کر لو۔۔۔بیمار پڑ جاؤ گے۔۔

وہ ناراض ہونے کے باوجود اس کا خیال رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ نرم سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتا ہوا کھڑا ہو گیا اور اس کی جانب رخ کیا۔۔

"اب میں یہاں آجاتی ہوں اور تم اندر آجاؤ۔۔

وہ مزید بولی۔۔

"نہیں آپ اندر ہی رہیں آپکو پہلے ہی بخار ہو رہا،،، میں۔۔۔یہیں کپڑے چینج کر لوں گا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ ایک پل کو رک کر اس تنگ راہداری کو دیکھتے ہوئے بولا جو نہ جانے کس مقصد کیلیے بنائی گئی تھی مگر اب چاچے کی الٹی حرکت کیوجہ سے کام آرہی تھی"

یہاں ؟؟؟؟ وہ آنکھیں پھاڑے پہلے اس کے ڈیل ڈول اور پھر اس تنگ سی جگہ کو دیکھ کر اپنی حیرت کا اظہار کرنے لگی۔۔

جی یہاں۔۔ آپ بس مجھے سوٹ پکڑا دیں

وہ اس کی حیرت کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا کیونکہ سخت سردی اور بارش میں چل چل کے اب اس کی بھی بس ہو گئی تھی۔۔ اور اب جیسے ہی تھوڑا سہارا ملا تو ہمت جواب دینے لگ گئی تھی۔

اچھا۔۔ میں لاتی ہوں۔۔ وہ سمجھ گئی اسی لیے فوراً پلٹی اور کرسی پہ پڑا سیاہ گرم سوٹ اٹھا کر واپس اس کی طرف آئی اور اسے پکڑا کر ویسے ہی واپس آ گئی۔۔۔

کمرے کی پیلی روشنی ایک بار پھر گل ہو گئی تھی۔۔

"گل بی بی ؟؟؟ اندر آسکتا ہوں ؟؟؟

دو منٹ بعد ہی اندھیرے میں اس کی اجازت طلب آواز آئی تو اس نے رضائی میں منہ دیے ہی جواب دیا

www.Novelshub.pk

"اسے شدید سردی لگ رہی تھی اور رضائی میں پوری طرح چھپنے کے باوجود بھی وہ بری طرح کانپ رہی تھی

وہ اندر آیا تو اسے سوائے اندھیرے کے کچھ بھی نظر نہ آیا' اندازے سے چلتا ہوا وہ سوئچ بورڈ تک آیا اور ہاتھ مارا۔۔

"مریل بلب نے اپنا جادو دکھایا اور پیلی روشنی کمرے میں پھیل گئی،،

"وہ دوسری طرف سے آکر چارپائی کے کونے پہ ٹک کر بیٹھ گیا اور مڑ کر اسے دیکھا جو رضائی میں گول مول سی ہو کر گیند کیطرح پڑی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا سر کسطرف ہے؟؟ البتہ دونوں چارپائیاں مستقل ہل رہی تھیں۔۔

گل بی بی؟؟؟؟ کچھ دیر اس رضائی کے گولے کو دیکھنے کے بعد اس نے اسے آواز دی تاکہ پتہ چل سکے وہ سر کہاں سے نکالے گی۔۔

"شاہ زین... مم.. مجھے بہت بہت سردی لگ رہی۔۔۔ اس کے آواز دینے کے جواب میں وہ اندر سے ہی کانپتی آواز میں بولی

اسے اب چارپائی کے ہلنے کی وجہ سمجھ آئی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ ایک دم پریشان ہو گیا اس کی تو خیر تھی وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا مگر وہ بہت نازک تھی اور ابھی اسکی حالت دیکھ کے وہ کافی بے چین ہو گیا تھا

"کھٹکے کی آواز پر اس نے دروازے کیطرف دیکھا جہاں چاچا ایک بڑی سی ٹرے لیے کھڑا تھا جس میں کھانے کا سامان تھا اور ساتھ اس کی بیوی تھی جو دونوں ہاتھوں سے جلتے کوئلوں سے بھری انگیٹھی اٹھائے کھڑی تھی۔۔

اس نے آگے بڑھ کر انگیٹھی پکڑ لی۔۔

شکریہ چاچا۔۔ آپکو رات کے اس وقت کافی تکلیف ہوئی ہماری وجہ سے۔۔

وہ واقعی انکی اس درجہ مہمان نوازی پہ شرمندہ ہو گیا تھا۔۔

گاؤں کے لوگ غریب بیشک ہوں مگر دل کے بہت امیر ہوتے ہیں۔۔

اوئے پاغلا۔۔۔ یہ کیسی بات کر دی بھئی۔۔"وہ اس کی شرمندگی پہ ہنس دیا"

"کوئی تکلیف نہیں ہوئی ہمیں۔۔ وہ بولتے ہوئے نیچے زمین پر انگیٹھی رکھ کے ساتھ ایک چھوٹی سی گدے نما چٹائی بچھا کر اس پہ ٹرے رکھنے لگا۔،،،، اور یہ تیری زنانی کہاں گئی؟؟؟

وہ گل کو نہ پا کر حیران تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ رضائی میں ہے چاچا۔۔وہ اس کی حیرت پر ہنس دیا۔۔وہ واقعی ایسے پڑی تھی جیسے رضائی تہہ ہو کے پڑی ہو

۔۔

ہائے بیچاری بچی۔۔بیمار تو نئی پڑ گئی ؟؟؟

چاچے کی بیوی بھی اب کے ہمدردی سے اس طرف دیکھ کر بولی۔۔

جی چاچا بس کچھ کھائیں گی تو ٹھیک ہو جائیں گی۔۔وہ دل میں پریشان ہوتے اوپر سے نارمل انداز میں بولا۔

"چلو ٹھیک ہے یہ تھرماس میں چائے ہے اور بس کھانے سے فارغ ہو کے برتن یہیں رکھ دینا اب۔۔وہ چائے کی بوتل اور مٹی کے پیالے ساتھ رکھتے ہوئے بولا

آرام کرو تم لوگ،، صبح میں پھر تمہارے ساتھ چلوں گا گاڑی دیکھنے۔۔کنڈی لگالو شاباش۔۔۔

وہ انہیں آرام کی تاکید کرتا اپنی بیوی کو اشارہ کرتے ساتھ والے کمرے میں گھس گیا۔۔

"وہ انکے جاتے ہی دروازہ اندر سے بند کر کے اس کی طرف پلٹا"اب جو میاں بیوی کا جھوٹ وہ بول چکا تھا اسے بھگتنا ہی تھا۔۔

"گل بی بی ؟؟اٹھیں کھانا کھالیں

"اس نے قریب جا کر آواز دی مگر رضائی میں کوئی حرکت نہیں تھی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اس پر سے رضائی ہٹا گیا۔۔ سامنے ہی وہ بخار کی حدت سے سرخ ہوتے چہرے کیساتھ بالکل بے سدھ سی پڑی تھی۔۔۔

اس کا دل ایک دم ڈوب گیا

"گل بی بی۔۔۔؟؟

"اس نے گھبرا کر اسے زور سے آواز دی""

"جنوری کی بارش اپنا کام دکھا گئی تھی

اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔ اس کے دو تین بار آواز دینے پہ اس کے وجود میں کچھ حرکت ہوئی۔۔

"اٹھیں گل بی بی ہمت کریں شاباش کچھ کھا لیں"

وہ انتہائی پریشان سا اس کے سرہانے کھڑا اسے اٹھانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"وہ نقاہت سے گردن بمشکل گھما کر اس کی طرف دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی،،

"اس کے پورے جسم میں درد کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں،،

www.Novelshub.pk

"وہ اسے سہارا دینے کی غرض سے چارپائی کے کنارے ٹک کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگا مگر اسکے چودہ طبق روشن ہوئے جب وہ بنا دوپٹے کے بمشکل اٹھ کر ڈولتی ہوئی اس کے سینے کے ساتھ سر ٹکا گئی اور بازو اس کے گلے میں ڈال دیے۔۔

"وہ ایک دم سانس روک گیا۔۔بخار کی شدت سے یقیناً وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی تبھی ایسا کر گئی تھی مگر اسے دوہرے عذاب میں ڈال گئی تھی۔

"اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن رک رک کر چلنے لگی۔۔اس کی گرم سانس اسے اپنے سینے پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔اس سے پہلے کہ وہ مرنے کے قریب ہو جاتا، نرمی سے اس کے بازو اپنی گردن سے نکال کے اس نے اسے واپس بستر پر لٹا دیا۔۔

وہ اتنا بے ضمیر نہیں تھا کہ رات کی اس تنہائی میں اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کی نیم بے ہوشی کا فائدہ اٹھاتا۔۔

وہ پھر سے کھڑا ہو گیا اور اس پر اچھی طرح رضائی دے کر انگیٹھی کے پاس جا کر بیٹھ گیا مگر اس بار وہ اس سے رخ موڑ گیا۔۔

کھانے کی ٹرے ویسی کی ویسی ہی پڑی تھی

www.Novelshub.pk

اس نے خاموشی سے ٹرے پرے کھسکا دی اور خود اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا مگر دوبارہ اس کے قریب جانے کی غلطی نہیں کی۔۔

نہ جانے وہ اسے کون سمجھ رہی تھی جو یوں اس کے گلے لگ گئی تھی 'شائد بی جان ؟؟

اس نے جیکٹ کی جیب سے سیگریٹ نکالا اور انگیٹھی میں سے ہی اسے سلگا کر کش لینے لگا۔۔

"بارش اب تھم چکی تھی"

رات چیونٹی رفتار سے سرک رہی تھی۔۔

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 11

"اس کا خط پڑھنے کے بعد بھی وہ وہیں رہا"

"اسے اب تک یقین نہیں آیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس حد تک برا کر سکتی ہے ؟؟؟

"وہ منتظر تھا کہ شائد وہ واپس آئے اور کر کہے کہ اسے صرف غصہ تھا اس پر جو اب ختم ہو گیا ہے۔۔

"اس نے اسے ہر جگہ تلاش کر لیا تھا جہاں بھی اسے ہلکا سا بھی شک و شبہہ تھا مگر وہ جانے کہاں چلی گئی تھی"

www.Novelshub.pk

"اس کے آفس گیا تو پتہ چلا کہ وہ تو کب سے آفس آئی ہی نہیں تھی۔۔

"اسے یہاں آئے ایک مہینے سے بھی اوپر ہو چکا تھا۔۔

"حویلی سے کتنی ہی بار بی جان اور بابا کا فون آچکا تھا۔۔

"زرش کی بہت اچھی جگہ بات طے ہو گئی تھی اس لیے زرمینے کی ناراضگی بھی جاتی رہی۔۔ بیشک اللہ جو کرتا بہتر ہی ہوتا۔۔

"داور اور خوش بخت کی شادی کی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔

"نور بیگم بھی اب اس سے اپنی ناراضگی ختم کر چکی تھیں بلکہ اب تو وہ خود بھی بے چینی سے اس کی اور جینی کی منتظر تھیں۔۔

"مگر وہ کیا کرتا اب ؟؟؟

"اس کا تو سب کچھ ہی اجڑ گیا تھا

"جن کیلیے وہ اپنے خاندان میں برا بنا وہ ہی اسے دغا دے گئے تھے۔۔

"اس کا دل بہت بے چین اور اداس تھا"

www.Novelshub.pk

"اب اسے لارا میں بھی کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی تھی وہ صرف اپنی بیٹی جینی کا خواہش مند تھا جو کہیں نہیں تھی اب۔۔

'اس کی معصوم چیخ وپکار اس کے کانوں میں گونجتی رہتی۔۔وہ اسے لگاتار پانچ ماہ ڈھونڈنے کے بعد مایوس ہو کر آخر کار واپس پاکستان آ گیا تھا۔۔

"مگر اب وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا اسکی آنکھوں میں جینی کی معصوم صورت گردش کرتی رہتی۔۔

"وہ ہی تو اس کی ماں اور باپ دونوں تھا"

"لارا تو اس کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی

نہ جانے وہ کیسی ہو گی؟؟

"وہ عورت اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟؟

"وہ مجھے یاد تو کرتی ہو گی؟؟

"وہ کتنی کتنی دیر بیٹھا خود سے سوال جواب کرتا رہتا۔۔

"اور جب ایک ماہ کے بعد بھی اس کی طبعیت و مزاج میں کوئی فرق نہ آیا تو افراسیاب خان نے اس سے خود بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ انہیں لینے گیا تھا مگر واپس خالی ہاتھ آیا تھا اور بالکل خاموش تھا"

" بیمار رہنے لگا تھا"

"انہیں وہ سب سے پیارا تھا۔۔ ایسا کیا ہوا تھا جو وہ کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتا تھا مگر اندر ہی اندر سے گھل رہا تھا۔۔

"اور جب انہوں نے اس سے وجہ پوچھی تو وہ جیسے ایک دم ٹوٹ گیا۔۔

"اس دن وہ بچوں کیطرح ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا اور ایسے کہ سب کو ہی رلا گیا تھا"

"بی جان کے تو دل پہ ہاتھ پڑا تھا اور اسی پل اس ان دیکھی عورت کیلیے غصہ اور بد دعا نکلی تھی۔۔

"اس نے تمام بات انہیں بتا دی اور جب دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا تو شرمندہ سا سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"افراسیاب خان کو بھی دلی صدمہ ہوا تھا" جوان کڑیل بیٹا جب اس طرح ٹوٹ کر روئے تو دل پہ کیا بیتتی ہے یہ کوئی ان سے آکر پوچھتا۔۔

"اچھا ہمت کرو۔۔ شیر جوان ہو۔۔۔ وہ اسے بظاہر کاندھے پہ تھپکی دیتے مضبوط لہجے میں بولے ورنہ دل تو اس کی حالت پہ خون کے آنسو رو رہا تھا"

"ان کا بیٹا کبھی اسطرح نہیں رویا تھا" مگر اولاد کا دکھ ایسا ہی جان لیوا ہوتا ہے۔۔

www.Novelshub.pk

"اس عورت نے جو کچھ بھی تمہارے ساتھ کیا اسے اس کا بدلہ اللہ سے ملے گا" اور تمہاری محبت اور لگن میں اگر تڑپ ہوئی تو اللہ پاک ایک نہ ایک دن ضرور تمہیں تمہاری اولاد سے ملوائے گا اور ایسا رستہ بنائے گا کہ تم بھی حیران رہ جاؤ گے۔۔ "بس تم حوصلہ رکھو اور ہمت مت چھوڑنا۔۔

" دعا کرو کیونکہ دعا تقدیر بدلنے کی طاقت رکھتی ھے۔۔

"انہوں نے اسے گلے لگا کر اس انداز میں تسلی دی کہ اس کا دل ایک دم ٹھہر سا گیا"

"اسے اس بات پہ عین ایمان آنے لگا کہ اگر وہ دل سے دعا کرے گا اپنی بیٹی سے ملنے کی تو اللہ اس کی دعاؤں کو رد نہیں کرے گا اور بیشک اللہ فرماتا ھے کہ تم ایک قدم میری طرف بڑھاؤ میں دس قدم تمہاری طرف بڑھاؤں گا"

"تو پھر وہ کیوں اور کیسے مایوس ہو جاتا

اس کے دل کو جیسے قرار آنے لگا"

"اس دن کے بعد سے وہ بس اپنی دعا کی قبولیت کا منتظر تھا کیونکہ دعا رد نہیں ہوئی تھی بس آزمائش ابھی باقی تھی اور جو وقت مقرر ہوتا تبھی وہ اپنی جینی سے مل پاتا۔۔۔

____

www.Novelshub.pk

"وہ چپ چاپ انگیٹھی میں پڑے کوئلوں کو ادھر ادھر کرتا رہا"

"کھانا ویسے ہی پڑا بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا"

"اس نے ایک لقمہ تک نہ لیا تھا'اس کی بھوک بالکل مر چکی تھی۔

"پپ۔۔۔پانی،،اس کے کراہنے کی آواز پہ "وہ لپک کر اس کے پاس آیا۔

"گل بی بی ؟؟؟

"اس نے ایک بار پھر اسے پکارا جو کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔

"پانی۔۔وہ پھر بولی تھی

"وہ فوراً کھانے کے ساتھ آئی بوتل میں سے پانی بھر کے اس کے قریب آیا،

"اٹھیں تھوڑی ہمت کریں اور یہ پانی پی لیں"

"وہ اس کے پاس آکر اسے دوبارہ سے اٹھانے میں مدد دینے لگا مگر اس بار اس نے اپنے اور اس کے درمیان حتی الامکان فاصلہ رکھنے کی کوشش کی۔۔

"وہ اس کے ہاتھ کے سہارے سے اٹھی اور دو گھونٹ پی کر پھر تکیے پر گر گئی۔

www.Novelshub.pk

"وہ پریشان اور بے بس سا کچھ دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ جو بخار میں تپ رہی تھی اور بری طرح کانپ رہی تھی۔

"ایسا بخار بہت جان لیوا ہوتا ھے کیونکہ یہ اگر سر پہ چڑھ جائے تو بندہ ہوش وہواس کھو دیتا اور اکثر لوگوں کی تو اس میں موت بھی ہوتے دیکھی تھی۔

"شاہ زین جانتا تھا کہ اسے اس وقت صرف گرمائش کی ضرورت ہے۔۔ تاکہ وہ پرسکون ہو جائے۔۔

"یا اللہ۔۔ "میں یہ سب کرنا نہیں چاہتا۔۔ "تو جانتا ہے میری نیت لیکن اگر میں نے ایسا سوچا تو شائد میں اسے ہمیشہ کیلیے کھو دوں مجھے معاف کر دینا۔۔

"وہ دل ہی دل میں معافی مانگتا ایک فیصلے پر پہنچتا جلدی سے انگیٹھی اٹھا کر چارپائی کے قریب لے آیا اور پھر خود بھی جوتے اتار کر چارپائی پہ اس کے پاؤں والی طرف بیٹھ گیا۔ "رضائی اٹھا کر اسنے اس کے دونوں پاؤں اپنی گود میں رکھے"

"سرد بے حد سرد پیروں کو چھوتے ہی اسے پھریری سی آگئی "اس کے گال تپ رہے تھے اور ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے تھے"

"اس نے اس کا ایک پاؤں اپنے گھٹنے پہ ٹکایا اور اپنا پورا زور لگا کر پاؤں کے تلوے ملنے لگا۔۔ مستقل سات سے آٹھ بار یہ عمل کرنے سے اس کے دونوں پیروں سے بالآخر گرمائش نکلنے لگی۔۔ "وہ کبھی پیر گود میں رکھ کے

www.Novelshub.pk

اوپر ہاتھوں سے دبا کے گرمائش پہنچاتا تو کبھی تلوے ملتا۔۔اس کی محنت رنگ لائی تھی اور وہ جو بے چین سی مسلسل پاؤں مار رہی تھی اب کچھ پر سکون ہوئی تھی۔

"اب وہ اٹھ کر اس کے سرہانے آگیا اور اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا مگر فوراً واپس کھینچ لیا اسے لگا اس نے کسی انگارے کو چھو لیا ہو۔۔

"اس نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیے اور اب انہیں ملنے لگا پھر اپنی ہتھیلیوں میں اس کے ہاتھ بند کر کے پھونک مارتا اس طرح کرنے سے اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات نظر آئے"

"اس نے اس کی رضائی اچھی طرح اس کے ارد گرد لپیٹی۔۔

"اور انگیٹھی پہ اپنے ہاتھ گرم کر کے پھر اس کے ہاتھوں کو لگاتا۔

"مگر اس کے یہ عمل روکتے ہی وہ دوبارہ کانپنا شروع ہو گئی تھی۔۔اب وہ صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا'اس نے موبائل میں وقت دیکھا تو دو بج رہے تھے اور سگنلز کا نام و نشان نہیں تھا۔

"وہ بے بس سا ہو کر وہیں اس کے پاس ہی بیٹھا تھا جب وہ سردی کے مارے سرک کر اس کے پاس آگئی اور اس کی گود میں سر رکھ گئی۔۔

"اسے جیسے ہزار والٹ کا کرنٹ لگا تھا وہ ایک دم پیچھے ہوا مگر کتنا؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ تو مزے سے اس کی گود میں گھس کے اب بالکل پر سکون سو رہی تھی۔۔

"وہ بالکل سیدھا سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا" جو رضائی گردن تک اوڑھے سو رہی تھی" ایک ہاتھ اس کی گود میں ہی رکھا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر سے لٹک رہا تھا"

"اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔اس کی قربت اسے پاگل کیے دے رہی تھی۔۔

"گگ۔۔۔ گل بی بی۔۔وہ بمشکل پھنسی پھنسی آواز میں بولا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی"

"اس نے اسکا سر اپنی گود میں سے نکالنا چاہا تو وہ اور بھی اس کے پاس آ گئی مگر اب وہ پر سکون تھی۔

"اس نے وہیں اکڑ کے بیٹھے بیٹھے اس کیجانب دیکھا۔ چہرے کی سرخی کم ہو کر گلابی ہو گئی تھی۔

"یعنی جیسے ہی اس کے جسم کو گرمائش پہنچی وہ آہستہ آہستہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی"

"وہ اسی پوزیشن میں بنا حرکت کیے چار بجے تک بیٹھا رہا اور جب اس نے دیکھا کہ اس کا بخار بالکل اتر گیا ھے تب اس نے انتہائی احتیاط سے اس کا سر اٹھا کر تکیے پر رکھا۔۔" اس دوران اس کا دل اس کے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔وہ بالکل چوکنا سا بیٹھا تھا کہ جانے اب وہ کیا کرتی اس کے ساتھ۔"خود تو ہوش سے بیگانہ تھی ساتھ اسے بھی پاگل کرنا چاہتی تھی۔۔

"انگیٹھی اب ٹھنڈی پڑ گئی تھی مگر کمرہ اب گرم تھا۔

www.Novelshub.pk

"وہ اٹھا تو اس کی کمر میں درد کی ایک ٹیس اٹھی۔۔" مستقل اکڑ کر بیٹھنے سے اسے اب شدید تھکان محسوس ہو رہی تھی"

"اس نے بنا آواز پیدا کیے چارپائی سے نیچے پاؤں رکھے اور آہستہ سے چارپائی تھوڑی دور کھسکائی۔۔

"رات کی خاموشی میں چارپائی گھسیٹنے کی آواز شائد چاچا تک بھی پہنچ گئی تھی تبھی وہ اڑتا ہوا آیا اور اس کا دروازہ ہولے سے کھٹکھٹایا۔۔

"افف ایک تو یہ چاچا بھی نا۔ وہ دل ہی دل میں جھنجھلاتا دروازے کی طرف آیا اور کنڈی نیچے گرائی تو سامنے ہی وہ ہشاش بشاش چہرے کیساتھ خرگوش جیسے تیز کان لیے کھڑا تھا"

"شاہ زین نے مسکرا کر اسے دیکھا"

"کیا ہوا چاچا آپ سوئے نہیں ؟!!

"یہ چارپائی گھسیٹنے کی آواز آئی تھی مجھے۔ وہ کھسیانی سی ہنسی ہنس کر تجسس سے بولا"

"جی وہ دراصل میری زنانی نیند میں اکثر ہی نیچے گر جاتی ھے تو میں چارپائی کو دیوار کیساتھ لگا رہا تھا"

"اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کتنا بے تکا بول رہا تھا"

"چاچا کچھ دیر حیران ہو کر اسے دیکھتا رہا پھر ایک دم ہی زور سے ہنس دیا"

www.Novelshub.pk

"بڑا مخولی انسان ھے تو۔۔وہ کھانستے اور ہنستے ہوئے بولا اور پھر ویسے ہی واپس چلا گیا۔

"اس نے گہری سانس بھر کے دروازہ بند کیا اور دوسری چارپائی پہ بغیر رضائی کے چپ کر کے سیدھا لیٹ گیا۔

"تھکاوٹ اتنی تھی کہ پتہ ہی نہ چلا کب وہ نیند کی وادیوں میں اترتا گیا۔۔

"رات اپنی سیاہی سمیٹ کر آہستہ آہستہ سمٹتی چلی گئی۔۔

"کمرے میں دو نفوس کے نیند سے بھرے سانس لینے کی آواز تھی بس۔۔۔

"اس نے کروٹ بدل کر آنکھیں کھولیں۔

"اس کا سر بھاری ہو رہا تھا

"وہ کہاں تھی؟؟؟

"اسے کچھ دیر کیلیے سمجھ نہ آیا"

"بے حد نقاہت محسوس کرتے ہوئے وہ اٹھی اور ادھر ادھر دیکھا"

اوہ۔۔ہم ابھی تک یہیں ہیں۔۔

www.Novelshub.pk

"اچانک اس کے ذہن میں جھما کہ سا ہوا اور رات کا سارا منظر آنکھوں میں گھوم گیا"

"کمرے میں وہ اکیلی تھی،،شاہ زین پتہ نہیں کہاں تھا۔

"وہ سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کے پھر لیٹ گئی"

"اسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی،اور بھوک بھی لگ رہی تھی۔کھٹکے کی آواز پہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا"

"اٹھ گئیں آپ گل بی بی؟؟طبعیت کیسی ہے اب؟؟؟؟

"شاہ زین اندر آتے اسے جاگتے دیکھ کر بولا"

"وہ صبح نو بجے اٹھ گیا تھا،چائے پی کر وہ چاچے کے ساتھ ایک دو لٹر کے لے کر اپنی گاڑی تک گیا تھا اور گڑھے میں سے کار نکال کے وہ واپس ابھی ہی آیا تھا"

"ٹھیک ہوں۔۔وہ پثمردہ لہجے میں بول کے دوبارہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔

"ایک ہی رات میں اس کا رنگ بالکل پیلا زرد ہو گیا تھا اور کمزور بھی ہو گئی تھی۔۔۔

"وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔

"آپ منہ ہاتھ دھو لیں اور کچھ کھا لیں پھر۔کل سے آپ نے کچھ بھی نہیں کھایا

کمزوری ہو جائے گی۔

"وہ بازو فولڈ کرتے ہوئے نظر چرا کر مصروف سے انداز میں بولا"

"پتہ نہیں وہ کیا سوچے گی اس کے بارے میں اگر اسے کچھ یاد آیا تو؟

"مجھے کیا ہوا تھا شاہ زین؟؟

"اس کی کمزور سی آواز آئی تو وہ جو دروازے کے پاس باہر کی اور دیکھ رہا تھا چونک کر اس کی طرف مڑا"

"آپکو۔۔۔بارش میں مسلسل بھیگنے کی وجہ سے بہت تیز بخار ہو گیا تھا،، آپکو یاد نہیں؟؟

"اسے حیرت ہوئی تھی اس کے پوچھنے پر۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے کچھ یاد نہیں۔۔

"وہ نقاہت سے بولی اور ساتھ پڑی کالی چادر اپنے اوپر لپیٹ لی۔

"اچھا چلیں آپ ناشتہ کر لیں پھر ہمیں نکلنا ہے۔۔

"وہ اس کی بات سن کے ہلکا پھلکا ہو گیا۔۔"بیشک اس کی نیت بری نہیں تھی مگر پھر بھی رات سے جو دل پہ بوجھ سا تھا وہ اب اتر گیا تھا۔۔۔

"اس نے گرم چائے کیساتھ پراٹھا اور آملیٹ رکھتے ہوئے کہا"

"وہ سر ہلا کر اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی باہر صحن میں آگئی"

www.Novelshub.pk

"پھیکی سی سرد دھوپ نے پورے صحن پہ اپنا بسیرا کیا ہوا تھا"

"رات کی بارش کے بعد موسم اور بھی سرد ہو گیا تھا"

"اس نے ٹھٹھرتے ہوئے چادر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹی اور صحن میں لگے نل سے ہاتھ منہ دھونے لگی۔ چاچے کی بیٹی فوراً بھاگ کے اس کیلیے تولیہ لے آئی جو اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ تھام لیا"

"اتنا سا چل کے ہی وہ بے حد تھک گئی تھی اور سانس پھول گیا تھا۔

"وہ واپس کمرے میں آئی تو شاہ زین کسی سے بات کر رہا تھا"

"اس نے چپ چاپ موڑھا کھسکایا اور پراٹھے کے دو چار نوالے لے کر چائے پینے لگی۔۔

"پتر اتنا کم کھایا؟؟؟

" تھوڑا اور کھا لو بخار کی وجہ سے نچڑ ہی گئی ہو۔۔

"چاچے کی بیوی جو ساتھ ہی بیٹھی تھی پیار سے بولی"

"نہیں آنٹی۔۔ بہت شکریہ آپکا۔۔ اب ہم جائیں گے۔۔ وہ مروت سے مسکرا کر بولی

"اسے بس اب گھر جانا تھا"

" یہ پاؤں پہ کیا ہوا؟؟؟

www.Novelshub.pk

"چاچے کی نظر اس کے پاؤں پہ پڑی تو فکر مندی سے بولا"

"یہ چوٹ لگ گئی تھی۔اس نے بھی اپنے پاؤں کیطرف دیکھا جو کافی سوجا ہوا لگ رہا تھا اور چوٹ والی جگہ سرخ اور نیلی سی تھی۔۔

"وہ ناشتہ کر کے کھڑی ہوئی تو شاہ زین بھی اٹھ گیا۔۔

"اچھا چاچا جی۔۔بہت بہت شکریہ آپ نے ہمیں پناہ دی،اعتبار کیا اور اتنا خیال رکھا۔۔آپکے یہ کپڑے میں کل یا پرسوں آ کے واپس کر جاؤں گا۔۔

"وہ بے حد مشکور تھا انکی مہمان نوازی پہ۔۔

"او نئی جھلا ہو گیا ھے کیا؟؟شکریہ کہہ کے نیکی ضائع نہ کر۔۔اور کپڑے سونے کے نئی بس رکھو اور خیر سے جاؤ شاباش اللہ کی امان میں۔۔۔

"چاچا نے پیار سے جھڑ کتے ہوئے خدا حافظ کہا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے سر جھکا کر پیار لیتے باہر نکل گیا۔۔

"وہ دونوں ساتھ چلتے کار تک آ گئے۔

"اس نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور جب وہ بیٹھ گئی تو وہ بھی آگے آ کے بیٹھ گیا اور الوداعی مسکراہٹ کیساتھ چاچا کو دیکھ کر گاڑی آگے بڑھا گیا"

"وہ جانتا تھا کہ کل کا دن بے حد کٹھن اور تھکا دینے والا تھا مگر نہ جانے کیوں شاہ زین کو یہ ایک دن پوری زندگی کا خوبصورت ترین دن لگا اس ایک دن میں اس نے اپنی پوری زندگی جی لی تھی۔

"وہ نہیں جانتا تھا کل کیا ہونا تھا؟؟"قسمت کا پھیر اسے کہاں لیجائے؟؟اور وہ اس کے پاس رہے بھی یا نہ مگر اس ایک دن میں اس نے وہ سب پا لیا تھا جس کا شائد وہ خواب میں بھی نہ سوچتا۔

وہ سیر اب ہو گیا تھا۔۔اسے اب دریا نہیں چاہیے تھا وہ تو چند قطروں سے ہی بھر گیا تھا۔۔

"اس نے مسکراتی نظروں سے بیک ویو سے اس کا مرجھایا اور پیلا چہرہ دیکھا اور کار کی رفتار تیز کر دی۔

"آپ کی بی جان سے بات ہوئی؟؟کچھ دیر بعد اس کی تھکی سی آواز آئی۔کل سے وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔

"جی گل بی بی۔آج صبح ہی حویلی بات ہو گئی تھی۔سب بہت پریشان تھے اور اب سب ہی منتظر ہیں۔۔آپ کو دیکھ کر ہی تسلی ہو گی۔۔

"وہ تفصیل بتاتے بی جان کا ذکر گول کر گیا"

"وہ رات سے بیمار تھیں لیکن ابھی اگر وہ بتاتا تو وہ بھی پریشان ہو جاتی۔۔

"ہممم۔۔وہ مزید کچھ نہ بولی تو وہ بھی خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔

---

www.Novelshub.pk

"وہ نیند میں تھا جب اسے موبائل بجنے کی آواز آئی۔۔رات گل کی پریشانی میں سب کی ہی جاگ کے کٹی تھی۔ صبح اس کے آنے کے بعد وہ کام کے سلسلے میں دوسرے گاؤں گیا اور دوپہر میں واپس آیا" ابھی اسے سوئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی جب موبائل کی بجتی مسلسل آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا۔" اسنے کروٹ بدل کے وقت دیکھا شام کے پانچ بج رہے تھے۔

" پھر موبائل اٹھا کے دیکھا۔ بیل بجنا بند ہو گئی تھی۔۔کوئی انجان نمبر تھا تبھی اس نے دھیان نہیں دیا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دوبارہ اسی نمبر سے بیل آنے لگی۔۔

"اس نے موبائل اٹھایا۔۔کون تھا یہ جو اتنا مستقل مزاج تھا اور نمبر بھی پاکستان کا نہیں تھا۔۔

"اس نے اٹھتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔۔

"السلام وعلیکم؟؟

"وہ ہمیشہ سلام کرتا تھا۔۔

"دوسری طرف خاموشی تھی۔۔

"وہ حیران ہوا"

".جی کون؟؟؟

www.Novelshub.pk

"ابراہام۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

"ائیر پیس سے آتی آواز اس کی ذات ہلا گئی۔۔

"یہ نام۔۔۔'اس نام سے تو بس وہ ہی بلاتی تھی۔۔وہ بالکل ساکت بے جان ہاتھوں سے موبائل پکڑے بیٹھا تھا
۔۔

"سترہ سال۔۔۔پورے سترہ سال بعد وہ اس کی آواز سن رہا تھا"

"کیسے ہو؟؟

"اس نے پوچھا تھا"

کیسا ہو سکتا ہوں؟؟

"اس نے بھی پوچھا تھا"

"میری بیٹی کیسی ہے؟؟

"کہاں ہے؟؟

"وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولا"

"تمہاری بیٹی تم جیسی ہے ابراہام اور ٹھیک ہے۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ سرسراتی آواز میں بولی"

"کیا چاہتی ہو اب ؟؟

"وہ بے تاثر آواز میں بولا"

"تمہاری امانت لوٹانا چاہتی ہوں بس"

"اس کی آواز میں کرب تھا"

"کونسی امانت ؟؟

"اسے تعجب ہوا"

"جینی"۔۔۔۔"جینیفر ابراہیم"۔۔۔۔

"دو دن بعد وہ تمہارے پاس ہو گی۔"اسے اپنالو"اور ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

"تم۔۔تم کیا کہہ رہی ہو؟؟

"وہ اس کی بات پہ انگشتِ بدنداں تھا"

"تو کیا خدا نے اس کی سن لی تھی؟؟

www.Novelshub.pk

"اس کی آزمائش ختم ہو گئی تھی؟؟

"اس کی دعا قبولیت کا شرف پا گئی تھی"

"اپنی بیٹی کے صدقے میں نے تمہیں معاف کیا لارا۔۔

"اس کے منہ سے کیسے یہ الفاظ نکلے وہ خود نہیں جانتا تھا" مگر آج اس نے اسے جو خوشی دی تھی اس کے آگے سب ہیچ تھا سب بے معنی تھا۔۔۔

"لائن کٹ گئی تھی شائد۔۔

"وہ خوشی سے تمتماتے چہرے کیساتھ باہر کیجانب بڑھا۔۔۔

"وہ اسے چھوڑنے ائیر پورٹ نہیں گئی تھی۔

"وہ جانتی تھی کہ اس کا اس کے ساتھ جانا خطرناک ہوتا اسلیے اس نے اسے اپنی دوست کیتھی کیساتھ ائیر پورٹ بھیج دیا تھا۔۔"تاکہ کسی کو اس پہ شک نہ ہو۔۔"ایک دن پہلے ہی اس کی تمام پیکنگ کر کے اس نے اسے کیتھی کے گھر شفٹ کر دیا تھا" تمام انتظامات پہلے سے ہی ہو چکے تھے۔

www.Novelshub.pk

"یہ سب کچھ انتہائی احتیاط اور خفیہ انداز میں ہوا تھا۔۔ کیتھی کو اس نے تمام بات بتادی تھی اور وہ ہمیشہ کیطرح اس کے ساتھ تھی۔"ابراہیم سے بھی اس کی بات ہو چکی تھی"وہ کراچی ائیر پورٹ پر اس کا منتظر تھا۔۔اور آج دوپہر تین بجے اس کی فلائٹ تھی۔۔"جس سے وہ ہمیشہ کیلیے اس سرزمیں پر قدم رکھتی جو ازل سے اس کی تھی مگر قسمت کی بگھی اسے تب وہاں لے کے جارہی تھی جب وہ اسے اپنانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

"اس نے کرسی پہ بیٹھے بیٹھے گھڑی کیجانب دیکھا۔۔سات بج رہے تھے۔

"وہ کتنی اداس تھی۔۔؟؟وہ روئی تو ہو گی؟؟

"کتنی بدنصیب تھی وہ؟؟نہ اسے باپ کی شفقت ملی نہ ماں کی محبت اور نہ بچپن کی معصومیت۔۔

"ہمیشہ اس کی ذات پر دوسروں نے من مانی کی۔۔وہ ایسی کیوں نہ ہوتی؟؟

"تنہائی کا شکار ایک محروم اور اکیلی بچی کیسی ہوتی ہے؟؟

"اس پر کسی نے غور ہی نہ کیا کبھی کہ وہ کس اذیت سے اپنی زندگی گزار رہی ھے؟؟

"ایک ضدی اور نفسیاتی،خود پسند عورت کی اولاد تھی وہ اور اسی کی ضد کی بھینٹ چڑھ گئی۔

"وہ جانتی تھی وہ بیمار ہے اب۔۔

"اس نے ہمیشہ اس کے ساتھ زیادتی کی تھی ہر معاملے میں مگر آج وہ مطمئین تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"ابراہیم اسے سنبھال لے گا"

"وہ ٹھیک ہو جائے گی"

"اور اسے بھی بھول جائے گی"

"ظالم کو کون یاد رکھتا ھے ؟؟

"وہ جس دن اسے بھول جائے گی اس دن ٹھیک ہو جائیگی۔۔

"مجھے معاف کر دینا جینیفر ابراہیم۔۔۔

"تمہاری ذات کے اس کھوکھلے اور خالی پن کی ذمہ دار میں ہوں۔۔

"سرگوشیانہ انداز میں بولتے ہوئے جینی کے وجود سے عاری اس بنجر گھر میں اکیلی بیٹھی وہ پیٹر کی منتظر تھی جس نے کل رات واپس آنا تھا۔ڈیل کے مطابق جینی کو لینے۔۔۔

"آج آٹھواں دن تھا۔۔

"معائدے میں سب سے بڑی غلطی وقت پہ نہ پہنچنے کی ہوتی ھے۔۔

"افسوس۔۔۔!!!اتنا بڑا ڈیلر ایک عام سے عورت سے مات کھا گیا۔۔

"اسے ایک دن دیر ہوئی تھی اور لارا کی کسی اور سے ڈیل ہو گئی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا"

"وہ آج بہت دل سے تیار ہوا تھا"

"ڈارک بلو رنگ کے تھری پیس میں اس کا دراز قد بے حد نمایاں تھا۔۔

"وہ ہمیشہ پینٹ کوٹ میں ملبوس ہوتا تھا"

"اس نے کوٹ کی جیب میں سے گھڑی نکالی اور وقت دیکھا تو سات بج رہے تھے۔۔

"وہ کبھی بھی گھڑی کلائی پہ نہیں باندھتا تھا کیونکہ وہ اپنے حساب سے وقت دیکھتا تھا'وقت کے حساب سے خود کو نہیں۔۔

"یہ بے حد نایاب اور قیمتی پاکٹ واچ تھی جسکی مالیت کروڑوں میں تھی۔۔

"وہ ایک دن دیر سے پہنچ رہا تھا۔

"ڈیل کے مطابق اسے کل لارا کیطرف پہنچنا تھا مگر کل ہی لڑکیوں کی ایک بڑی کھیپ اس کی منتظر تھی اور یہ کام اسے ہی کرنا تھا اور ویسے بھی وہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔۔وہ کہاں جاتی؟؟

"اگر پاتال میں بھی چلی جاتی تو وہ اسے ڈھونڈ لاتا۔۔

www.Novelshub.pk

"مگر افسوس۔۔۔ کہ اس کی نظر اس پہ تھی صرف اس پہ۔۔اور یہ ہی اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔۔

"اماں جان۔۔۔؟؟

"سہراب لالا؟؟

"سب کہاں ہیں؟؟

"سکندر کی کپکپاتی اونچی آواز پوری حویلی میں گونج رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سکندر؟؟! خیر ہو اللہ کرے۔۔

"بی جان انکے اس طرح بولنے پہ ڈر گئیں" وہ تو سو رہا تھا پھر یوں اچانک؟؟؟

"اماں۔۔ سب خیر ھے۔۔خوشی کی خبر ہے اماں۔۔

"وہ کبھی ہنستا اور کبھی رو دیتا۔

"باقی سب بھی ہال میں جمع ہو گئے"

"خوشی کی خبر۔۔؟؟

www.Novelshub.pk

"زریاب نے اسے ایک مدت کے بعد اسطرح پر جوش اور خوش دیکھا تھا ورنہ اس حادثے کے بعد تو وہ جیسے ہنسنا بولنا بھول ہی چکا تھا۔۔

"جی بھائی۔۔میری۔۔مم۔۔میری بیٹی جینی واپس آرہی میرے پاس۔وہ ہنستے ہوئے بمشکل رک رک کر بولا

"کیاااسچ میں ؟؟؟

"بی جان کی بھی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا"

"انہوں نے دیکھا تھا اسے راتوں کو جاگتے اور روتے ہوئے۔۔"انکے ہاتھ میں ہوتا تو سب ٹھیک کر دیتیں مگر قسمت کے آگے وہ بھی بے بس تھیں۔"دل مسوس کر رہ جاتیں۔

"بہت بہت مبارک ہو سکندر۔۔مگر یہ سب ہوا کیسے ؟؟

"سہراب خان نے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور مبارک باد دی۔

"بی جان بے حد خوش تھیں"

"لڑکیاں بھی پر جوش تھیں کہ انکی ایک ایسی کزن آرہی جسے وہ پہلی بار دیکھیں گی۔۔

"گل دوپہری بھی بہت خوش تھی مگر بخار کی وجہ سے کچھ مرجھائی ہوئی تھی،،کچھ پاؤں کی تکلیف تھی اسلیے خوش ہونے کے باوجود اسطرح اظہار نہیں کر پائی۔۔

www.Novelshub.pk

"سہراب خان کے پوچھنے پر وہ انہیں تمام بات بتانے لگا۔۔

"بیشک اللہ بے نیاز ہے اور بہت مہربان۔" دیکھا سکندر میں کہتا تھا طلب سچی ہو تو دعا قبولیت کا درجہ پا ہی جاتی۔۔

"افراسیاب خان بھی شور سن کر ادھر ہی آ گئے تھے۔اور محبت سے اسے گلے لگا کر تھپکی دی۔۔

"جی بابا آپ بالکل سچ کہتے تھے۔۔۔

"وہ تمتماتے چہرے کیساتھ ان کے گلے لگتے بولا"

"سب بے حد خوش تھے کیونکہ سکندر خوش تھا۔۔

"لمبی سیاہ کار جس کے شیشے بھی سیاہ تھے" سڑک کچلتی ہوئی اس کھڑکی کے عین نیچے آ کر رکی تھی۔اس نے جھانک کر دیکھا۔وہ ہی تھا۔۔

"وہ دوبارہ اسی حالت میں بیٹھ گئی"

"اسے اب کسی سے کوئی غرض نہی تھی"

"کار کا دروازہ کھلا تھا اور وہ پینٹ کوٹ میں ملبوس، سیاہ رنگ کے چمکتے بوٹوں میں باہر نکلا تھا۔

"اس کے ہاتھ میں قیمتی سگار تھا جس کا دھواں رات کی سرد فضا میں بار ہا مدغم ہوا تھا"

www.Novelshub.pk

"سر پہ گول کاؤ ہیٹ ہونے کیوجہ سے اس کا آدھا چہرہ بالکل چھپا ہوا تھا"

"اس نے باہر نکل کے ایک بار پھر گھڑی نکال کے وقت دیکھا رات کے دس بج رہے تھے"

"وہ مطمئین سا ہو کر بھاری بوٹوں کی دھمک کیساتھ بلڈنگ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔

"اس کی چال میں رعونت اور ہر قدم میں مضبوطی اور غرور تھا جیسے وہ جہاں بھی قدم رکھے گا وہ جاہ اس کی ہو جائیگی۔

"وہ آرام سے چلتا ہوا اس کے فلیٹ کے عین سامنے آ کر رک گیا اور بیل پر ہاتھ رکھا اور خود ذرا سا ترچھے رخ پہ کھڑا ہو گیا"

"دو منٹ بعد دروازہ کھل گیا"

"اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور اسی پر اسرار اور سرد مسکراہٹ سے اسے دیکھا جو اس کا خاصہ تھی"

"ہیلو۔۔۔لارا ڈارلنگ۔۔۔ کیسی ہو تم۔۔؟؟؟

"وہ دلکش تاثرات چہرے پر سجائے اپنی ہیٹ اتار کے اندر داخل ہوا"

"وہ کچھ بھی نہی بولی تھی"

"بے آواز قدموں سے چلتی ہوئی وہ واپس کرسی پہ آ کے بیٹھ گئی"

www.Novelshub.pk

"وہ بھی ڈرائنگ روم میں پڑے واحد کاؤچ پہ ٹانگ پہ ٹانگ جما کے بیٹھ گیا" اور گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا جو سفید رنگ کے پاؤں تک آتے بے ڈھنگے سے فراک میں بالکل سادہ وحشت زدہ چہرے کیساتھ ساکت بیٹھی تھی"

"وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔

"اداس ہو؟؟؟

"بالا آخر اس نے پوچھا"

"ہاں۔۔بہت۔۔۔مگر۔۔۔۔خوش۔۔بھی ہوں۔۔

"وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے عجیب سے انداز میں بولی"

"دو جذبے کبھی ایک ساتھ نہی ہو سکتے ڈارلنگ۔۔

"وہ سگار کا دھواں اس کے منہ پہ چھوڑتا ہوا گہرے انداز میں بولا"

"اب دیکھو آج میں بے حد خوش ہوں اور اس خوشی میں اداسی شامل نہیں ہو سکتی"

"وہ جیسے اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا"

"ہاں۔۔خوشی میں اداسی شامل نہیں ہو سکتی مگر پچھتاوہ ہو سکتا ہے۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ بھی اسی کے انداز میں بولی"

"وہ جواب میں نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا"

"آج وہ اسے عجیب لگی تھی"

"اسی کیطرح سرد اور پر اسرار"

'اچھا چھوڑو۔۔ کیا بحث ہے یہ؟؟

"اسے لاؤ۔۔

"وہ ایک دم بیزار ہوا تھا اور تحکم سے بولا"

"کسے؟؟؟

"وہ حیران ہوئی تھی"

"جینیفر۔۔ تمہاری بیٹی اور میری بیوی۔۔

"وہ آرام سے اسے جتاتے ہوئے بولا تھا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا"

'لارانے اسے دیکھا اور آنکھیں موند کر گہری سانس لی۔۔

www.Novelshub.pk

"تم سے کی گئی ہر ذیادتی کا انصاف آج ہو جائیگا جینی میری بیٹی،،، کبھی مجھے یاد کر کے آنسو مت بہانا۔۔ میں تمہارے انمول آنسوؤں کی حقدار نہیں۔۔

"وہ دل میں اس سے مخاطب ہوتی آنکھیں کھول گئی تھی۔

"وہ نہیں ہے۔۔

"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی"

"کہاں ہے ؟؟

"وہ ایک دم سرد ہوا تھا"

"جہاں اسے ہونا چاہیے"

"وہ کچھ نہ بولی تھی بلکہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی"

"وہ جانتی تھی وہ اس کا کیا حال کریگا؟؟ مگر اسے اپنے لیے یہ ہی سزا سب سے بہتر لگی تھی"

"میں نے پوچھا کہاں ھے وہ؟؟

"وہ لپک کر اس کے پاس آیا تھا اور اس کی نازک گردن اپنے ہاتھوں کے مضبوط شکنجے میں دبوچ کر بولا"

تمہیں دیر ہو گئی پیٹر۔۔

"وہ ہنسنے کی کوشش میں کھانستے ہوئے بولی"

"میری ڈیل کسی اور سے ہو گئی"

"تمہیں کل آنا تھا آج نہیں۔۔

"وہ اپنی گردن پر جمے اس کے ہاتھوں کی تنگ گرفت میں پھڑ پھڑاتی ہوئی ابلتی آنکھوں کے ساتھ بمشکل بولی"

"مطلب۔۔ تم نے کسی اور سے ڈیل کی ؟؟

"وہ دھواں ہوتے چہرے کیساتھ اس وقت کوئی وحشی درندہ لگ رہا تھا"

"ہاں۔۔ کک۔۔ کیوں۔۔ کہ وہ اسی کی ام۔۔ امانت تھی"

"اس کا دم گھٹ رہا تھا مگر پھر بھی وہ بولنے سے باز نہ آئی تھی"

"یو بلڈی بچ۔۔ تم۔۔ تم نے مجھ سے غداری کی ؟؟

پیٹر سے ؟؟؟

"وہ اس کی بات سن کے جیسے پاگل ہو گیا تھا"

"مائک ٹھیک کہتا تھا وہ اسے ہلکا لے گیا تھا"

www.Novelshub.pk

"وہ پورا زور لگا کر اس کی گردن دبانے لگا

وہ کسی ماہی بے آب کیطرح تڑپنے لگی"

"اس کا سانس بالکل بند ہو گیا تھا"

" گلے سے خرخرانے کی آواز آنے لگی"

"نیلی آنکھوں سے بے رنگ پانی نکل کر اس کی کنپٹیوں میں جزب ہونے لگا"

" جینی اور ابراہیم دونوں کے چہرے اس کی نگاہوں میں ایک پل کو گھومے اور پھر وہ ساکت ہو گئی۔۔

" مسلسل مزاہمت کرتے ہاتھ پاؤں بے جان ہوئے تو وہ پیچھے ہوا۔

" کمینی۔۔مجھے دھوکا دیا۔۔ تیرا انجام یہ ہی تھا۔تو اس قابل بھی نہی تھی کہ تجھے میں اپنے کسی گاہک کی زینت بناتا""وہ اس پر تھوک کر نفرت سے بولا جو بے جان دونوں بازو کرسی کے دائیں بائیں لٹکائے پھٹی آنکھوں سے مردہ حالت میں پڑی تھی"

"اس نے ہیٹ دوبارہ سر پہ جمائی، سگار سلگایا اور ایک گہرا کش لیکر اسے ٹانگ مار کے رستے سے ہٹایا اور خود پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کے چلتا ہوا باہر نکل گیا"

" دروازہ پھر سے لاک ہو گیا۔۔

www.Novelshub.pk

"ختم ہونے کو ہے سفر شائد"

"پھر ملیں گے کبھی مگر شائد"

"اس کا بے جان وجود نیچے ٹھنڈے فرش پہ پڑا تھا"

"آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر زندگی کی رمق تک نہ تھی۔۔

"لارا کی زندگی کا سفر تمام ہو گیا تھا۔۔

"وہ اس وقت کراچی ائیرپورٹ پر موجود تھی"

"اس نے ہاتھ پہ بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔

"اس کی فلائٹ دوپہر تین بجے تھی اور اس وقت رات کے دس بج رہے تھے"

"سات گھنٹے کے اس طویل سفر میں وہ بے حد تھک گئی تھی"

www.Novelshub.pk

"کیتھی آنٹی نے اسے بتایا تھا کہ اسے لینے ابراھیم انکل خود آئیں گے۔۔

"وہ اس وقت انتظار گاہ میں سب سے الگ تھلگ بالکل تنہا ایک خالی بنچ پہ اپنے سامان کیساتھ بیٹھی تھی"

"اس نے گہرے سرخ رنگ کی پلین پورے بازوؤں والی ٹاپ کے نیچے سیاہ رنگ کی لانگ اسکرٹ (جس پہ سرخ رنگ کے بڑے بڑے گلاب کے پھول بنے ہوئے تھے) پہنی ہوئی تھی۔ سر پہ گول کالے رنگ کی ہیٹ اور ہاتھوں پہ دستانے تھے"

"وہ ان کپڑوں میں بے حد حسِین مگر اداس لگ رہی تھی"

"اس کی ہلکی نیلاہٹ لیے کائی رنگ آنکھوں میں عجیب سی اداسی نے ڈیرا کر رکھا تھا۔

"وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو کھولتی اور بند کرتی تھی۔

"اور خوفزدہ انداز میں ایک نظر متلاشی چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی اور پھر نظر جھکا لیتی"

"وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے ایک ہی انداز میں سمٹ کر بیٹھی تھی"

"گلے میں جنیفر ابراھیم کا کارڈ لٹک رہا تھا۔

"السلام وعلیکم۔۔ جینیفر ابراھیم ؟؟؟؟

"کسی کے اچانک اس کا نام پکارنے پہ وہ اچھل پڑی اور ڈر کر آنے والے کو دیکھا"

www.Novelshub.pk

"وہ لگ بھگ چوالیس سال کے قریب ایک بے حد ڈیسنٹ اور پر کشش انسان تھے"

"سر کے بال سرمئی تھے کنپٹیوں سے ہلکے ہلکے سفید تھے"

"چہرے پر بھلی سی مسکراہٹ لیے وہ اسی سے مخاطب تھے"

"جینی نے ایک بار پھر ان کو دیکھا جو ہلکی بھوری داڑھی اور بالکل اس کے جیسی نیلی اور کائی رنگ آنکھوں میں بے پناہ محبت و شفقت کا جہان آباد کیے حسرت و حیرت بھری نگاہوں سے اسی کی جانب متوجہ تھے۔

"جج۔۔ج۔۔جی۔۔۔مم۔۔میں جینی ہوں۔۔

"وہ بمشکل آنکھوں میں آئے آنسو پیچھے دھکیلتے اٹک اٹک کر بولی

"میں سکندر ابراہیم۔۔ تمہارا بابا ہوں۔۔

"وہ بالکل اس کا اور لارا کا عکس تھی اور بے حد خوبصورت تھی"

"وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔ اس کے چہرے پر معصومیت تھی، بے حد معصومیت۔ جیسے وہ آج ہی اس دنیا میں آئی ہو۔۔

"وہ اپنا تعارف کروا کر اسے گلے لگانے کو دو قدم آگے بڑھے مگر وہ بدک کر کئی قدم پیچھے چلی گئی"

"نن۔۔ نہیں۔۔ انکل پپ پلیز دد دور رہیں"

www.Novelshub.pk

"وہ بے حد خوفزدہ تھی۔۔اور اس سے فاصلہ رکھنے کی کوشش میں ہلکان تھی

"انہیں اس کا رویہ عجیب لگا"

"کیا وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی؟

"کیا وہ ان سے نفرت کرتی ہے؟؟

"بیٹا میں تمہارا بابا ہوں مجھے انکل مت کہو اور اچھا چلو آ جاؤ شاباش آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔اداس ہو شائد ماں کیلیے؟؟

"انہوں نے خود سے سوال کر کے اس کے جواب بھی خود ہی ڈھونڈ لیے"

"وہ چپ چاپ انکے پیچھے چلنے لگی جو اسکے بیگز اٹھائے پر وقار چال چلتے اس سے تھوڑا آگے جا رہے تھے اور وہ بے آواز روتی ان کے پیچھے۔

"اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا"

"نہ یہ ملک، نہ یہاں کے لوگ،، اور نہ ابراہیم۔۔

"اسے واپس جانا تھا۔۔لارا کے پاس۔۔

"وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں کھولتی بند کرتی انکے پیچھے چلتی چلی جا رہی تھی"

www.Novelshub.pk

"ارد گرد گزرتے لوگ اسے عجیب مگر ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جس کا حسن ساحرانہ تھا مگر سحر کیسے پھونکنا ھے یہ ساحرہ نہی جانتی تھی۔۔

"کراچی سے وہ دونوں رات گیارہ کی فلائٹ سے پشاور کیلیے روانہ ہو گئے"" کیونکہ گاڑی میں اتنا لمبا سفر کرنا ناممکن تھا۔

"اس دوران وہ ایک لفظ نہ بولی تھی بلکہ سکندر کو اس کا رویہ بے حد عجیب لگا"" وہ بار بار اپنے کپڑوں سے نادیدہ شکنیں صاف کرتی تھی اس نے کھانا کھاتے ہوئے بھی اپنے دستانے ہاتھوں سے نہیں اتارے تھے اور وہ ان سے حتی الامکان فاصلے پر بیٹھی تھی۔"انہیں لگا کہ شائد وہ ان سے حد درجہ ناراض ھے اسی لیے وہ جیسا وہ چاہتی تھی ویسے ہی بیو کرتے رہے۔۔

"کراچی سے پشاور ائیر پورٹ تک کا سفر انتہائی اجنبیت اور خاموشی سے کٹا۔وہ اس کے اجنبیت بھرے رویے سے دکھی تھے"وہ ان سے بدگمان تھی بہت مگر پھر بھی وہ بے حد خوش تھے کہ وہ ان کے پاس آگئی تھی ہمیشہ کیلیے۔۔

"پشاور ائیر پورٹ پہ انہیں لینے شاہ زین آیا تھا جسے پہلے سے ہی وہ اپنی آمد کا بتا چکے تھے۔

www.Novelshub.pk

"پشاور سے آگے نوشہرہ صرف سوا گھنٹے کی مسافت پر تھا۔" انہوں نے اس کا سوٹ کیس دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے اس کی طرف شفقت سے ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ گھبراہٹ محسوس نہ کرے مگر وہ ان سے قدرے فاصلہ رکھ کر چلنے لگی جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ ان سے دوستانہ تعلقات نہیں رکھنا چاہتی۔

"انہوں نے شرمندہ ہوتے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا"

"ان دونوں کے درمیان سترہ سال کی دوریاں تھیں اور وہ انہیں چند گھنٹوں میں ختم کرنا چاہتے تھے اگر تو یہ ان کی خوش فہمی ہی تھی۔

"وہ دونوں آگے پیچھے چلتے باہر آئے تو شاہ زین جو کار کے ساتھ ٹیک لگائے انہی کا منتظر تھا سکندر ابراہیم کو دیکھ کر سیدھا ہو گیا۔

"انہوں نے بھی اسے دیکھ لیا تھا تبھی مسکراتے ہوئے قریب آ گئے۔

"السلام وعلیکم سکندر بھائی۔۔شاہ زین نے ان کے قریب آتے ہی سلام کیا"

"جینی نے حیران ہو کے سنا۔ اسے اس لفظ کی سمجھ نہی تھی مگر شائد یہ ہیلو کیلیے استعمال ہوتا تھا۔۔ اسے یہ ہی لگا کیونکہ سکندر نے بھی اسے دیکھ کر ایسے ہی الفاظ کہے تھے۔

"وہ چپ چاپ ان دونوں کے درمیان کسی بت کی مانند کھڑی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"سر جھکائے تابعدار۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔اس سے ملو شاہ زین، "میری بیٹی جینیفر ابراہیم۔۔

"انہوں نے اس کے سلام کا جواب دیتے ساتھ ہی پرجوش انداز میں اس کا تعارف کروایا"

"شاہ زین نے پہلی بار ان کے ساتھ کھڑی اس کمسن بچی کو دیکھا جو بمشکل پندرہ کی لگتی تھی اور دم بخود رہ گیا"

"وہ بے حد خوبصورت تھی،، سرخ و سفید رنگت، بوٹا سا قد، گلابی بھرے بھرے کٹاؤ دار لب، چھوٹی سی ناک اور کانچ سی آنکھیں،،، اس کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں نیلی اور کائی رنگت،، شاہ زین کو اس پل ادراک ہوا"" سکندر ابراہیم کی آنکھیں بھی بالکل اس جیسی تھیں۔۔ مگر اس کے حسن میں یاسیت کا رنگ جھلکتا تھا"

"حزن و ملال میں ڈوبی کانچ کی مورت۔۔

"شاہ زین کو اس میں عجیب سی کشش محسوس ہوئی۔۔

"اس نے مسکرا کر سلام کیا جس کے جواب میں وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی"

"سکندر بے ساختہ ہنس دیے اس کی معصوم حیرت پر۔۔

"اسے سلام کرنے کا نہیں پتہ شاہ زین۔۔

www.Novelshub.pk

"انہوں نے دونوں کی حیرت ختم کی۔۔

"اوہ۔۔سوری سکندر بھائی مجھے معلوم نہیں تھا میں سمجھا شائد۔۔

"وہ خجل سا ہوا۔۔

"کوئی بات نہیں"۔۔ چلیں جینی؟؟

انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے جینی سے بھی پوچھا"

"جج۔۔جی۔۔۔وہ فوراً زور سے سر ہلا کر بولی اور ہلکا سا مسکرائی"

"مسکرانے سے اس کے دونوں گالوں پہ گڑھے بنتے تھے جس کی وجہ سے وہ اور بھی پیاری لگتی تھی۔۔ مگر وہ بہت کم مسکراتی تھی۔

"وہ تینوں آگے پیچھے چلتے گاڑی کیطرف بڑھ گئے۔۔۔

"وہ ہال کمرے میں ان سب کے درمیان بیٹھی تھی"جو اسے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کیساتھ دیکھ رہے تھے۔۔

"اسے ان کی سمجھ نہی آتی تھی مگر انکے تاثرات دیکھ کے لگ رہا تھا کہ وہ سب اس سے مل کے خوش ہیں۔

www.Novelshub.pk

"ماشاءاللہ کتنی پیاری ھے جینیفر؟؟؟

"ضیغم نے مسلسل اسے نگاہوں میں فوکس کیے بے دھیانی میں کہا تو ساتھ بیٹھی افشیں اور بریرہ نے معنی خیز نظروں سے اس کی جانب دیکھا"

"اچھاااا؟؟؟واقعی؟؟؟

"وہ اس کے پیٹ میں کہنی مارتے یک زبان بولیں"

"آاااہ۔۔۔ظالمو۔۔کیوں مارا؟؟

"بہت پیاری لگ رہی وہ؟؟

"بریرہ نے فوراً ابرو اچکائے"

"نہی نہی" آپ سب سے زیادہ نہیں۔"میں تو بس ویسے ہی کہہ رہا تھا یار۔۔

"وہ فوراً ہی لائن پہ آگیا"

"سبھی اس کی بیچاری شکل دیکھ کر ہنسنے لگیں"

"بی جان تو واری صدقے جا رہی تھیں"

"انہیں وہ بالکل اپنے سکندر کا پرتو لگی"

www.Novelshub.pk

"گل دوپہری بے حد اشتیاق سے اسے سر تا پیر دیکھ رہی تھی جو کوئی چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی"

"ہائے آپا۔۔ ہماری ایک اور کزن اور وہ بھی اتنی سوہنی۔۔ میری توٹورای ہور ہونی۔۔

"سب کو شومارو ں گی"

"گل کی اپنی شوخیاں تھیں"

"بس کر دو گل۔۔ تم تو بلاوجہ ہر ایک کی دیوانی ہو جاتی ہو۔۔"اب اتنی بھی کوئی توپ چیز نہیں میڈم"۔۔

"بریرہ کو سخت ناگوار لگا تھا ہر ایک سے اس کی تعریف سننا" کیونکہ سب سے زیادہ اسے زاویار کی اس کی جانب توجہ کھل رہی تھی جو چپ چاپ صوفے پہ بیٹھا ایک ہاتھ کی بند مٹھی ہونٹوں پہ جمائے اس کا معائنہ کر رہا تھا۔۔

"زر مینے، امینے، افراسیاب خان، سہراب، زریاب، بچہ پارٹی سب اس وقت وہاں جمع تھے۔۔

"اس کی طبعیت خراب ہونے لگی تھی"

"کیتھی نے اسے سمجھایا تھا کہ اسے کچھ نہیں بولنا، سب سے ملنا ھے اور کسی کو شک نہیں ہونے دینا کہ اس کے ساتھ کیا مسلہ ھے۔۔ بعد میں آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

"مگر اب اتنے لوگوں کے شور اور بھیڑ سے اچانک اس کی طبعیت خراب ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"اس نے ایک نگاہ اوپر اٹھائی اور جلدی سے جھکالی۔

www.Novelshub.pk

"بہت سی آنکھیں تھیں"

"دیکھتی آنکھیں"

"اسے بھیڑ سے ڈر لگتا تھا"

'وہ اپنے دستانوں میں چھپے ہاتھوں کو اپنے اسکرٹ پہ رگڑنے لگی"

"پلکیں جھپک جھپک کر آنسو پیچھے دھکیلنے لگی۔۔

"زاویار جو کب سے نہ جانے کیوں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے اس کا رویہ عجیب لگا"

"وہ گھبرا نہی رہی تھی"

"وہ ڈر رہی تھی"

"وہ کراہیت محسوس کر رہی تھی"

"وہ ڈاکٹر ہونے کیساتھ بہت اچھا سائکاٹرسٹ بھی تھا۔

"بی جان نے نورین (سہراب خان کی بیوی) کی کسی بات پہ ہنستے ہوئے پیار سے اسے گلے لگایا"

"اور۔۔ اسے ابکائی آئی تھی"

www.Novelshub.pk

"وہ ایک دم منہ پہ ہاتھ رکھ کے جھکی تھی"

"سب اچانک چپ ہو گئے"

"شائد اس کی طبعیت خراب ہو گئی تھی"

"بی جان نے فکر مندی سے اسے دیکھا جو کرنٹ کھا کر ان سے دور ہوئی تھی"

"کیا ہوا بچی تم ٹھیک ہو ؟؟

"زر مینے نے بھی پریشانی سے اسے دیکھا"

"نن"۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔ کک۔۔ مجھ۔۔ مجھے وا۔۔ واپس۔۔ مم۔۔ مج۔۔ مجھے۔۔"وہ رو رہی تھی۔۔ اور کچھ بولنا چاہتی تھی مگر اس کے منہ سے ایک بھی لفظ نہی نکل پا رہا تھا۔

"زاویار بے اختیار اٹھ کے اس کے پاس آیا تھا"

"ریلیکس۔۔ شش۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔

"وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے پر سکون کرنے لگا"

"اسے یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اس کے ساتھ کچھ مسلہ ھے مگر کیا؟؟

"یہ سمجھنے کیلیے اسے سمجھنا ضروری ہوتا۔۔

www.Novelshub.pk

"شش۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔ گہرا سانس لیں"

"وہ اسے ایک مریض کیطرح ٹریٹ کرنے لگا"

"وہ پرسکون ہوئی تھی"

"سب اس کی اس اچانک حالت سے پریشان ہو گئے تھے۔۔

"افشیں بیٹا۔۔ جاؤ اسے کمرے میں چھوڑ آؤ شائد گھبرا گئی ھے۔۔

"بی جان نے افشیں سے کہا تو وہ بھی پریشان چہرہ لیے اٹھی اور اسے ساتھ لیے اپنے کمرے میں آ گئی"

"کیا ہوا تھا اسے اچانک؟؟

"نورین چچی بہت حیران تھیں"

"کچھ نہیں شائد اکیلی ھے اس لیے۔۔

"زاویار نے سب کو خاموش کروایا۔۔

"سکندر باہر تھے اسلیے انہیں اس سب کا معلوم نہی ہو سکا۔

"بریرہ کو شدید غصہ آ رہا تھا"

www.Novelshub.pk

"آخر کیوں سب اسے اتنی اہمیت دے رہے تھے۔۔

"وہ نفرت سے مٹھیاں بھینچے چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔

"ہنہہ پتہ نہیں کونسا عجوبہ پکڑ کے لے آئے ہیں ماموں۔۔وہ نخوت سے بال جھٹکتی بیزار ہو کر سیڑھیاں چڑھتی اوپر آگئی۔۔

"مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ انکی بیٹی ہو گی"

"وہ خود سے بولتی ہوئی جا کر اوپر ٹیرس میں کھڑی ہو گئی۔

"سب نیچے تھے اوپر صرف خاموشی ہی تھی۔۔

"سب سے زیادہ غصہ اسے زاویار پہ آرہا تھا جو ویسے تو کسی کو گھاس نہیں ڈالتا تھا مگر اب باہر سے آئی اس گوری چمڑی پر کیسے مر رہا تھا۔

"اس میں ایسا بھی کیا ھے؟؟ گوری تو میں بھی ہوں اور خوبصورت بھی،،وہ شدید جلن کا شکار ہو رہی تھی۔

"السلام وعلیکم۔۔وہ اپنے ہی دھیان میں کھڑی تھی جب اپنے بے حد قریب سے سلام کی آواز پر وہ اچھل کر پیچھے ہوئی اور گرتے گرتے بچی۔

www.Novelshub.pk

"ارررررے۔۔۔خیال سے۔۔ابھی گر جاتی،،

"غازیان نے تیزی سے اس کا بازو پکڑ کے اسے گرنے سے بچایا۔

"چھوڑیں میرا بازو۔۔سامنے غازیان کو دیکھ کے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا"

" جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔کچھ دن پہلے کا واقعہ پوری جزیات کے ساتھ یاد آ گیا"

" کیسی ہو؟؟اور اتنے دن کہاں تھی؟؟

"وہ اس کا انداز نظر انداز کر کے ایک دم پوچھنے لگا تو وہ حیران ہو کر دیکھنے لگی جو ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

"اپنے گھر تھی۔اب کیا اس پہ بھی آپ کو اعتراض ہے؟؟؟وہ انتہائی تپے ہوئے انداز میں اسے دیکھ کر بولی اور سائیڈ سے ہو کر جانے لگی کہ اس نے آگے ہاتھ کر کے اس کا رستہ روکا۔

"غازی لالا۔۔ہٹیں سامنے سے۔۔

"اسے اس کا ایسے کرنا بے حد ناگوار گزرا۔

"وہ اسے اب عجیب لگتے تھے۔۔

"اور خاص طور پر انکی آنکھیں،،کچھ کہتی ہوئی گہری آنکھیں۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ چپ چاپ ویسے ہی کھڑا اس کی جانب دیکھتا رہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ آئندہ مجھے لالا مت کہنا مجھے کوئی شوق نہیں تمہیں اپنی بہن بنانے کا۔ وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اس پر ہی نظریں جمائے بولا"

"افففف اللہ نہ کرے میرا آپ جیسا بھائی ہو۔

"وہ اس کی بات پہ ایک دم جھر جھری لیکر بڑبڑائی۔

"کیا کہا؟؟

"وہ ایک دم اس کا بازو پکڑ کے درشت لہجے میں بولا"

"کک۔۔کچھ نہیں۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔

"وہ پتہ نہی بات بات پہ اس کا بازو کیوں پکڑ لیتے تھے"

"وہ اب کے دل میں ہی اس سے مخاطب تھی"

"اور دوسری بات۔۔"اس دن کیلیے سوری۔۔"شائد مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔

"تمہارے ماموں کا گھر ھے جیسے مرضی آؤ جاؤ میں کون ہوتا ہوں روکنے والا اور نہ ہی تمہیں رکنا چاہیے۔۔ سمجھی؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس کے بے حد قریب ریلنگ پہ دائیں بائیں بازو ٹکائے اس سے معافی مانگ رہا تھا اور وہ۔۔۔؟؟؟ وہ تو بیہوش ہونے کے قریب تھی۔

"اس نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھائی اور اسے دیکھا جو کالے رنگ کے کاٹن کے سوٹ میں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے Let Me know کی بے حد دھیمی خوشبو جو اس کے اس طرح قریب آنے سے اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی اور عجب سا سحر پھونک گئی تھی،،، بے حد سحر انگیز لگ رہا تھا" اور بھرپور طریقے سے اسی کیجانب متوجہ تھا "

"ہلکی ہلکی شیو، تیکھا مغرور ناک، چوڑی پیشانی اور سوٹ کی ہم رنگ سیاہ چمکتی آنکھیں جن میں بلا کی ذہانت ٹپکتی تھی

"غا۔۔۔غازی لالا۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔

"وہ جو خود کو بہت خود اعتماد سمجھتی تھی اس پل اس کی اتنی سی قربت سے بے حال ہوتی بمشکل بولی تھی"

"وہ اس کی گھبراہٹ محسوس کر کے نامحسوس انداز میں مسکرایا تھا اور پھر پیچھے ہٹ گیا"

"جیسے ہی وہ پیچھے ہوا" وہ سرپٹ بھاگی تھی اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی بنا اسے دیکھے نیچے گم ہو گئی۔

"وہ سر پہ ہاتھ پھیرتا مسکراتے ہوئے وہیں ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

www.Novelshub.pk

"حویلی میں آجکل گل افشیں کی شادی کی تیاریوں کی ہلچل تھی۔

"بی جان نے سب کے سمجھانے پہ بالا آخر ہاں کر دی تھی۔ ویسے بھی لڑکے میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ بہت ہی سلجھے ہوئے اور اچھے لوگ تھے۔ دو بہن بھائی ہی تھے بس، ماں حیات نہیں تھی، بہن شادی شدہ تھی اور باہر کے ملک رہتی تھی۔ ملنے یہاں آئی تو افشیں پسند آگئی۔ انہیں وہاج کیلیے ایسی ہی سلجھی ہوئی دھیمے مزاج کی لڑکی چاہیے تھی اور پھر ایسی محبت اور چاہت سے مانگنے پر بی جان کیسے انکار کر پاتیں بھلا۔۔ اسلیے ہاں کر دی۔۔

عالیہ چاہتی تھیں کہ وہ وہاج کی شادی نبٹا کر ہی واپس لندن جائیں کیونکہ بار بار آنا ممکن نہیں تھا اسی لیے ہاں کرتے ہی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں۔۔ اور سب سے زیادہ مصروف اس وقت شاہ زین تھا کیونکہ ہر کام کی ٹھیک سے چیکنگ اور دیکھ بھال اسی کے ذمے تھی اور وہ بخوبی یہ ذمے داری نبھا رہا تھا مگر اس سب مصروفیت کے دوران بھی اسے اس کا خیال ہر دم رہتا تھا جو اس دن کے بعد سے اسے دِکھی ہی نہیں تھی۔ نہ کالج گئی۔۔ چھے سات دن گزر گئے تھے۔۔

تین دن تو مزید بیمار رہی اور اس کے بعد کتنی ہی بار وہ بہانے سے حویلی کے چکر لگا تا رہا کہ شائد اس کی ایک جھلک دیکھنے کو مل جائے۔ اس کا پاؤں جانے ٹھیک بھی ہوا تھا کہ نہیں،، اور کبھی یہ سوچ کر دل ڈوب جاتا کہ

www.Novelshub.pk

کہیں اسے اس رات کی تمام بات یاد تو نہیں آگئی؟؟ جانے کیوں مگر وہ اسے یہ بات چاہ کر بھی بتا نہیں سکا تھا۔

اسے خوف تھا کہ وہ اس سے دور نہ ہو جائے وہ اس کی نظروں میں بس اچھا رہنا چاہتا تھا۔

ابھی بھی وہ مہندی کے فنکشن کیلیے سجاوٹ کا سامان اور لائٹنگ اپنی نگرانی میں رکھوا کر اب کچن میں چائے بنانے آیا تھا۔۔

صبح سے کچھ بھی کھایا نہیں تھا بس کاموں میں مصروف رہا اب بھوک بھی لگ رہی تھی اور چائے کی بھی طلب تھی تبھی سوچا پہلے کچھ کھالے پھر اس نے دوبارہ چلے جانا تھا۔ پرسوں مہندی کا فنکشن تھا اور ابھی بہت سے کام باقی تھے۔

اس نے کچن کا دروازہ کھولا تو اندر کوئی بھی موجود نہیں تھا البتہ گوشت پلاؤ کی اشتہا انگیز خوشبو سارے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی بھوک یک دم چمک اٹھی۔

چائے کا اردہ ملتوی کر کے وہ دیگچے کیطرف بڑھا

پلیٹ میں چاول نکال کر ساتھ سلاد اور رائتہ رکھ کے وہ وہیں پڑے موڑھے پہ بیٹھ گیا اور ابھی پہلا چمچ ہی منہ میں ڈالا تھا کہ وہ کچن میں داخل ہوئی۔

www.Novelshub.pk

شاہ زین نے فوراًہاتھ روک کر اس کی جانب دیکھا جو زرد اور سیاہ رنگ کے کھدر کے سادہ سے سوٹ میں دوپٹہ شانوں پہ پھیلائے لمبے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا کر کے اپنے دھیان میں اندر آئی تھی مگر اسے سامنے دیکھ کے گڑبڑا گئی

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ موجود ہو گا

اس نے جلدی سے دوپٹہ سر پہ ٹکایا اور واپس جانے لگی کہ اس کی آواز دینے پہ رک گئی۔۔

السلام وعلیکم گل بی بی۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟؟

وہ جو اتنے دنوں بعدیوں اچانک اسے اپنے سامنے پا کر کچھ بھی بول نہی پایا تھا۔ دل تیز تیز دھڑکنے لگ گیا تھا۔ خود پر بمشکل قابو پا کے وہ اسے واپس پلٹتے دیکھ کر پکار بیٹھا تھا۔

یہ محبت بھی کیا چیز ہوتی ھے؟ اچھے بھلے انسان کو پاگل کر دیتی ہے۔۔

وہ دل کی کیفیت سے پریشان ہوتا اس کے بولنے کا منتظر تھا جو اس دن کے بعد آج ملی بھی تو نہ وہ شوخی تھی نہ شرارت۔۔

وہ ایسی کیوں ہو گئی تھی۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟؟

وہ مسکرا کر بولی اور اس کی جانب دیکھا جو آج براؤن رنگ کے گرم سوٹ میں ہمیشہ کیطرح پر وقار مگر کچھ تھکاوٹ زدہ لگ رہا تھا۔۔

"میں عام سا مسلسل۔۔۔

"تو خاص سا ہمیشہ۔۔۔۔۔

"وہ اس کے پوچھنے پر ہلکا سا مسکرایا""اور زیرِ لب شعر پڑھ کے اس کی جانب دیکھا"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ آپکا پاؤں کیسا ہے اب ؟؟؟

"وہ اسے جانے کیلیے پر تولتا دیکھ کر جلدی سے بولا"

"وہ اس سے بھاگ رہی تھی ؟؟

"مگر کیوں ؟؟

"پاؤں تو بالکل ٹھیک ہو گیا اب۔۔ اور فی الحال تو مہندی کی تیاری ہو رہی۔ اور مجھے ابھی بہت تیاری کرنی ہے اور آپکی سختی آنی شام میں۔۔ تیار رہیے گا۔

www.Novelshub.pk

"وہ مسکراتے ہوئے اسے خبردار کرتے بولی"

"میری سختی وہ کیوں؟؟

"وہ حیران ہوا تھا تبھی پوچھا"

"وہ اسلیے جناب کہ آپ کیساتھ ہم سب نے بازار جانا ہے اور اپنی اپنی میچنگ چیزیں لینی ہیں تو آپ دل تھام کے چلیے گا اس بار بارش ہوئی تو ہم سب کو کیسے سنبھالیں گے۔

"وہ شرارت سے کھلکھلاتے ہوئے اسے چھیڑتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرا دیا"

"وہ ویسی ہی تھی بس اسے ہی وہم ہوتے تھے"

"گل بی بی.. آپ ساتھ دیں گی تو کچھ بھی مشکل نہیں ہو گا"

"اس کے سامنے وہ خود سے باتیں کرتا تھا

"میں تیار رہوں گا۔۔ آپ ساتھ جائیں گی؟

"اس نے کسی خیال سے پوچھا تھا"

"بالکل میں ساتھ جاؤں گی میری تو سب سے زیادہ تیاری ہے اور آپ سے زیادہ کسی میں برداشت نہیں کہ مجھے جھیل سکے"

www.Novelshub.pk

"وہ ہنستے ہوئے بولی"

"میں تو تاعمر آپکو جھیلنے کو تیار ہوں آپ ساتھ تو دیں اپنا۔۔

"وہ پھر دل میں مخاطب ہوا۔۔

"جو حکم۔۔وہ سینے پہ ہاتھ رکھے تابعدار ہوا تھا۔۔

" چلیں ٹھیک ہے آپ کھانا کھائیں پھر۔۔

"مجھے تو شام کیلیے تیاری بھی کرنی۔۔

"وہ جلدی جلدی بولتی ہوئی ویسے ہی واپس چلی گئی۔۔

"وہ آنکھوں میں چمک لیے بنا کچھ کھائے ہی واپس مڑ گیا"

"بھوک تو خوشی سے مر گئی تھی"

"اب تو شام کی تیاری کرنی تھی"

"وہ سب اسے کمرے میں چھوڑ کے باہر چلے گئے تھے"

www.Novelshub.pk

"اس نے وحشت زدہ نظروں سے چاروں جانب دیکھا"

"اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ؟؟

'ہر بار کیوں ؟؟؟

"وہ ایسی کیوں تھی ؟؟

"وہ کپکپاتی ٹانگوں کیساتھ بمشکل چلتی ہوئی پلنگ کیساتھ نیچے زمین پر بیٹھ گئی"

'آنسو لڑیوں کی صورت آنکھوں سے نکل کر اس کی جرسی میں جذب ہو رہے تھے"

"وہ اپنے کپڑوں سے نادیدہ گرد جھاڑنے لگی"

"پھر اسے صاف ستھرا کمرہ میلا لگنے لگا"

"وہ اٹھی اور اپنے دستانوں سے سب صاف کرنے لگی"

"مگر کچھ بھی صاف نہیں ہو رہا تھا بلکہ اس کا اپنا آپ میلا ہو گیا تھا"

"وہ چلتی ہوئی باتھ روم آگئی اور وہاں موجود نل کیساتھ بیٹھ گئی"

"اب وہ پانی خود پر گرا رہی تھی"

www.Novelshub.pk

"یخ برفیلا پانی جو وہ خود پر بہا کر خود کو صاف کرنا چاہتی تھی"

"مگر کچھ بھی صاف نہیں تھا"

"سب میلا اور گیلا تھا"

"اس کے کپڑے بالکل گیلے ہو گئے تھے"

"مگر وہ بے حس و حرکت وہیں فرش پہ بیٹھی تھی"

"اور پھر شدید سردی میں ٹھنڈے پانی میں نہانے کیوجہ سے وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 12

"وہ سب عصر کے بعد بڑی جیپ میں بازار کیلیے نکلیں۔۔

"ڈرائیونگ شاہ زین کر رہا تھا"

"پیچھے گل دوپہری، بریرہ، ہالہ، خولہ، خدیجہ تھیں۔۔

www.Novelshub.pk

"حمیرا اور گل افشیں گھر ہی تھیں"

"آگے ضیغم تھا۔۔

"تقریباً پندرہ منٹ میں وہ لوگ پہنچ گئے"

"اچھا سنو اب،، سامنے سامنے رہنا۔۔

"آدھی لڑکیاں شاہو بھائی کی نگرانی میں رہیں آدھی میری۔۔" کیونکہ ابھی شام ہو جانی اور پھر واپس بھی جانا" تو سب ایک ہی جگہ مت پھنس جانا۔" ضیغم نے سب کو ہدایت دی۔۔" کیونکہ اتنی ساری لڑکیوں کو کوئی بھی ساتھ لیجانا نہیں چاہتا تھا"

"صرف ضیغم ہی ان کے ہتھے چڑھا اور اب وہ بڑی اماؤں کیطرح سب کو خبردار کرتا ہوا بولا"

"اس کے بوڑھیوں والے انداز پہ سب ہنسنے لگیں"

"پھر گل، ہالہ اور خولہ شاہ زین کیساتھ ہو گئیں" کیونکہ انہوں نے سوٹ کیساتھ میچنگ چوڑیاں اور جوتے وغیرہ لینے تھے" اور اندر بازار میں ضیغم نے جانے سے صاف انکار کر دیا۔ اور خدیجہ اور بریرہ نے اسے گردن سے پکڑا کہ چلو پھر ان کے ساتھ۔۔ انہوں نے دوپٹے میچ کرنے تھے۔

"شاہ زین ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ انتہائی تحمل سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔

www.Novelshub.pk

"وہ کبھی کہیں رک جاتیں کبھی کہیں۔۔

"خدا خدا کر کے ہالہ اور خولہ کی تو ساری میچنگ ہو گئی تھی۔بس گل کی چوڑیاں اور جھمکے رہ گئے تھے۔

"یہ کیسے ہیں؟؟اچانک اسکی نظر سلور رنگ کے بے حد نازک اور نفیس میناکاری جھمکوں پر پڑی تو اس نے فوراً اس جانب اشارہ کیا"

"شاہ زین نے بھی اس جانب دیکھا"

"وہ واقعی بہت خوبصورت جھمکے تھے اور ساتھ سلور ہی چوڑیاں جن میں چھوٹے چھوٹے زرکون لگے تھے ۔۔اسے بھی وہ بہت اچھے لگے۔

"ہاں یار۔۔یہ لے لو تمہارے سوٹ پہ اچھے لگیں گے"

"ہالہ اور خولہ بھی مطمئین تھیں۔۔

"گل نے جلدی سے وہ فائنل کیے اور اپنی اپنی شاپنگ قابو کیے وہ واپس گاڑی کیطرف بڑھیں جہاں بریرہ اور ضیغم وغیرہ پہلے سے ہی موجود تھے۔۔

"ان کی تیاری جلدی مکمل ہو گئی تھی اسلیے واپسی کی راہ لی۔۔

"اندھیرا ابھی اب پھیلنے لگا تھا" اسلیے کچھ کھانے پینے کا ارادہ ملتوی کرتے وہ لوگ جلد ہی واپس لوٹ آئے۔

www.Novelshub.pk

"اسے ہوش آیا تو وہ بستر پر تھی"

"اس نے متورم آنکھیں کھول کے ارد گرد دیکھا تو بی جان سامنے ہی بیٹھیں کچھ پڑھ رہی تھیں"

"اور سکندر اس کے سرہانے ہی بیٹھے تھے۔" جیسے ہی اسے آنکھ کھولتے دیکھا فوراً اس کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"اب کیسی طبعیت ہے؟؟؟

"وہ اس سے پوچھ رہے تھے"

"مجھ۔۔مجھے۔۔ کیا ہوا تھا؟؟؟

"وہ حیران تھی۔۔

"بیٹا تم باتھ روم میں بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔

"تم فکر مت کرو۔۔ میں روز تمہاری بات تمہاری ماں سے کرواؤں گا اگر تم اسلیے اداس ہو تو؟؟؟

"انہیں لگا شائد وہ اپنی ماں کیلیے اداس ہے اور یہ ہی صدمہ دل پر لے گئی ہے۔

"ان کی بات سنتے ہی اس کی آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا۔

www.Novelshub.pk

"زاویار جو اس وقت گھر ہی موجود تھا اور اسی نے اسے چیک کیا۔۔اس وقت بھی کمرے میں موجود اس کیلیے سکون آور انجکشن تیار کر رہا تھا۔

"اب کیسی طبعیت ھے؟؟

"اس نے شائستگی سے اس کے پاس آتے پوچھا اور دوستانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا"

"زندگی میں پہلی بار اسے کوئی اچھا لگا تھا ورنہ وہ اپنی ذات تک محدود ایک کم گو طبعیت کا مالک انسان تھا"

"میں ٹھیک ہوں۔۔وہ آنکھیں نیچی کر کے نقاہت سے بولی تھی۔

"وہ پھر سے مسکرا دیا"

"آپ ٹھیک ہی رہیں گی اب انشاء اللہ۔۔

"وہ اس سے باتیں کرتے اچانک ہی اسے انجکشن لگا گیا۔۔

"اسے اپنے بازو پر ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا۔

"مگر یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ اسے پتہ تک نہ چلا"

"سکندر اس دوران خاموش بیٹھے رہے۔

www.Novelshub.pk

"چاچو یہ شدید سٹریس ہیں" اسی لیے انہیں نیند کا انجکشن لگانا پڑا" اب یہ کل تک سوئیں گی اور پھر کچھ ریلیکس ہو جائیں گی۔۔ آپ ذرا باہر آئیں میرے ساتھ۔

"وہ سنجیدگی سے کہتا انہیں تسلی دینے لگا۔۔

"مگر وہ کچھ پریشان سے تھے۔

"اس کے بلانے پر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر باہر آ گئے۔۔

"زاویار۔۔؟؟ کیا ہوا ہے جینی کو؟؟

"باہر آتے ساتھ ہی انہوں نے اس سے پوچھا"

"انہیں اس کا انداز عجیب تو لگ ہی رہا تھا" مگر اس کی کنڈیشن اتنی تیزی سے خراب ہو گی اس کا اندازہ نہیں تھا۔

"جہاں تک مجھے اندازہ ہو سکا ہے ان کی سچوئشن کا۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے پھر خاموش ہو گیا" اور انہیں دیکھنے لگا کہ آیا انہیں بتانا چاہیے یا نہیں۔۔ کیونکہ اتنے طویل عرصے بعد ملی بیٹی کی اس بیماری کا سن کے ان کے دل پہ کیا بیتے گی؟!!؟

"زاویار جو بھی ہے تم مجھے حقیقت بتاؤ"

"مجھے وہ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔" خدانخواستہ اس کے ساتھ وہاں کچھ۔۔۔" آگے ان سے بولا ہی نہ گیا"

www.Novelshub.pk

"ظاہر ھے وہ جس قسم کے آزاد ماحول سے آئی تھی۔ایسی بات سوچنا نارمل تھا۔

"وہ اگر ایسا سوچ رہے تھے تو کچھ غلط نہ تھا۔

"نہیں چاچو۔۔ایسا کچھ نہیں ھے۔۔"اس نے فوراً انکی بات کاٹ دی"

"تو پھر۔۔وہ کچھ مطمئین ہوئے"

"مجھے لگتا ہے یہ اوسی ڈی پیشنٹ ہیں"

"وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

"اوسی ڈی پیشنٹ؟؟

"وہ اب بھی نہ سمجھے تھے۔۔

"Obsessive Compulsive Disorder"

"اس نے فل فارم بتاتے ہوئے کہا"

"اس میں ہر چیز کو صاف کرنے کا فوبیا ہوتا ھے"اسی لیے اس مرض میں مبتلا لوگ کسی بھی چیز کو چھونے سے گریز کرتے ہیں۔

www.Novelshub.pk

"وہ انہیں تفصیل بتاتے ہوئے بولا"

"لیکن ایک اور چیز بھی مجھے پریشان کر رہی۔

"وہ مزید بولتے ہوئے رک گیا"

"کیا؟؟؟

"وہ پریشان چہرے کیساتھ اس کی جانب ہی متوجہ تھے"

"انہیں بھیڑ سے خوف محسوس ہوتا ھے"

"اور طبعیت خراب ہوتی۔۔ یہ چیز اس مرض سے متعلق نہیں ھے۔۔

"یعنی یہ دو قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں"

"اور یہ کافی ہائی سٹیج ھے اگر اس پہ قابو نہ پایا تو شائد یہ پاگل پن کیطرف لیجائے"

"وہ بتانا تو نہیں چاہتا تھا مگر انہیں آگاہ کرنا بھی ضروری تھا"

"زاویار۔۔ میری بیٹی ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟؟

"میں دوبارہ اسے کھونا نہیں چاہتا"

www.Novelshub.pk

"وہ اس کیجانب دیکھ کر بچوں جیسے انداز میں بولے۔۔

"وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا"

"چاچو۔۔ آپ پریشان نہ ہوں، ہمت کریں"

"وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔۔

"وہ ان کے دونوں ہاتھ تھام کے بھرپور تسلی دیتے ہوئے بولا"

"یہ شادی کا فنکشن گزر جائے تو میں ان کو لے کر جاؤں گا"

"میرا ایک دوست بہت اچھا سائیکاٹرسٹ ہے"

"وہ ہی بتا سکے گا کہ اصل میں ان کے ساتھ کیا مسلہ ھے۔۔

"وہ انہیں پریشان دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے بولا"

"وہ بھی کچھ مطمئن ہو کر سر ہلا گیے۔۔

"اب جو بھی ہونا تھا، افشیں کی شادی کے بعد ہی ہونا تھا۔۔

---

www.Novelshub.pk

"آج افشیں کی مہندی تھی۔۔

"پوری حویلی اوپر سے نیچے تک کسی دلہن کیطرح سجی ہوئی تھی۔

"شاہ زین نے اپنی نگرانی میں گیندے کے پھولوں سے تمام سجاوٹ کروائی تھی"

"مہندی کے حساب سے ہر چیز میں پیلے رنگ کو ابھارا گیا تھا۔

"اوپری منزل کی ریلنگ سے ہر گیندے کی لڑی کے ساتھ سبز رنگ کی مرچیں بھی جل رہی تھیں جس کی وجہ سے پھول بھی جلتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔

"لڑکوں کو آج سر کھجانے کی فرصت نہیں تھی۔

" کھانے کی نگرانی سے لے کے ریسیپشن تک ایک ایک چیز کی دیکھ بھال کرنے کے بعد سب اوکے کر کے اب وہ تیار ہونے کیلیے گئے تھے"

"چونکہ گاؤں کا فنکشن تھا اسلیے جلد ہی شروع ہو جانا تھا"

"شاہ زین نے ہر چیز کا اچھے سے معائنہ کر کے ٹائم دیکھا تو چھے بج رہے تھے اور آٹھ بجے فنکشن شروع ہو جانا تھا اسلیے وہ بھی تیار ہونے چل دیا۔

----

www.Novelshub.pk

"ہائے ماشاُاللہ ۔۔۔" آپا کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔" گل اپنے کسی کام سے کمرے میں آئی تھی،" اسے بھی تیار ہونے کی جلدی تھی اب" مگر شہر سے جو بیوٹیشن بلوائی تھی اس نے پہلے افشیں کو تیار کرنا تھا اور بعد میں باقی سب کو۔۔

"گل افشیں اس کی تعریف پہ جھینپ گئی"

"باقی سب بھی ستائشی انداز میں اسے ہی دیکھ رہی تھیں" جو واقعی بے حد خوبصورت شرمائی شرمائی مہندی کے حساب سے پیلے اور سبز رنگ کے ٹخنوں تک آتے لمبے فراک اور گوٹا لگے دوپٹے کیساتھ نفیس سا میک اپ کیے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

"ہمیشہ سادہ سے حلیے میں رہی تھی"" اسلیے پہلی بار اس طرح سج سنور کے ایک الگ ہی روپ آیا تھا۔ کانوں میں بڑے بڑے سبز رنگ کے آویزے اور ہاتھوں میں سبز چوڑیاں، آج تو اس کی چھب ہی نرالی تھی۔

"سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔" اللہ نظرِ بد سے بچائے۔" خدیجہ نے پیار سے اس کی ٹھوڑی پکڑ کے کہا تو وہ گلابی چہرے کیساتھ نظر جھکا گئی۔۔

" آج تو وہاج بھائی کی خیر نہیں۔

"ہالہ اور خولہ شرارت سے آنکھیں مٹکا کر بولیں تو سبھی ہنسنے لگیں"

www.Novelshub.pk

"وہ ان سب کی شرارتوں کے ہالے میں بس دھیمے سے مسکراتی رہی۔۔

"چلو بھئی لڑکیو۔۔۔سب تیار ہو جاؤاب۔۔" آٹھ بجے فنکشن شروع ہو جانا ھے۔

"نورین چچی نے آکر سب کو دھمکایا"

"کیونکہ ایسے تو کسی نے کان نہیں دھرنا تھا۔

"حمیرا تو ابھی بچوں کو اور میاں کو تیار کر رہی تھی اسلیے وہ سب سے آخر میں تیار ہوتی۔ ہالہ اور خولہ کپڑے پہن کر اب میک اپ کروارہیں تھیں۔

"بریرہ نے خود ہی تیار ہونا تھا کیونکہ اس نے بیوٹیشن کورس کیا ہوا تھا یہ الگ بات کہ کرتی وہ صرف اپنا ہی میک اپ تھی۔

"آتشی گلابی رنگ کی لانگ شرٹ کے نیچے اورنج رنگ کا شرارہ پہنے وہ اس وقت اپنے میک اپ کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی"

"ڈریس کی مناسبت سے اس نے گلابی ہی میک اپ کیا تھا۔" شاکنگ پنک کلر کی لپ اسٹک اپنے کٹاؤدار ہونٹوں پہ پھیر کے اس نے ایک ادا سے اپنے شولڈر کٹ بالوں کو جھٹکا اور پھر مڑ کر ان سب کی طرف ناز سے دیکھا جیسے جتانا چاہتی ہو کہ "دیکھو ہے کوئی میرے مقابل ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ کافی خود پسند قسم کی لڑکی تھی"" مگر پھر بھی ان سب کو پیاری تھی"" کیونکہ طبعیت کی بری نہیں تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

"خدیجہ نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا"

"تھینکیو۔۔وہ کھکھلا کر بولی"

"پھر جھمکے کانوں میں ڈال کے اس نے ایک ناقدانہ نگاہ آئینے پر ڈالی اور مطمئین ہو کے بیڈ پہ پڑا پنک اور اورنج کمبینیشن کا دوپٹہ کاندھوں پہ ڈالا۔۔

"بال کھلے چھوڑوں یا باندھوں؟؟

"اب اس کی توجہ بالوں کیطرف گئی جو صرف کاندھوں تک تھے۔۔

"آااں۔۔ویسے کھلے چھوڑ دو پیارے لگتے تمہیں۔۔گل نے اس کے پرکشش اور تیکھے نقوش والے چہرے کی طرف دیکھا جو قدرے ڈارک میک اپ میں بہت دلکش لگ رہا تھا"

"اچھاااا۔۔ہاں یہ بھی ٹھیک ھے۔

"اس نے اپنے سلکی شہد رنگ بالوں کو دائیں بائیں برش کر کے ایسے ہی چھوڑ دیا۔۔

"اچھا اب میں ذرا اوپر سے اپنے جوتے اور پرس لے آؤں۔

www.Novelshub.pk

"وہ تیز تیز بولتی اوپر کی جانب بھاگی"

"باقی سب بھی جلدی جلدی اپنی تیاری سمیٹنے لگیں۔

\---

"وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتی بنا ادھر ادھر دیکھے آرہی تھی۔

"آآاااااہ۔۔۔اچانک اس کا سر کسی فولادی وجود سے جا کے ٹکرایا تھا۔۔

"ابھی وہ گرنے ہی والی تھی جب دو مضبوط ہاتھوں نے اسے گرنے سے بچایا اور کھینچ کے اپنے ساتھ لگا لیا"

"اس کی بندیا دھچکا لگنے سے اڑ کے پیچھے چلی گئی"

"اس نے تلملا کے سر اوپر اٹھایا"تو سامنے غازیان کو دیکھ کے اس کا واقعی دماغ چکرا گیا"

"آخر وہ اسی سے کیوں ٹکرا جاتی تھی ہر بار۔۔

"وہ خود بھی ان بے وقت کے تصادم پہ حیران و پریشان تھی۔

"دھیان سے نہیں چل سکتیں تم؟؟

"کبھی کہیں گر رہی ہوتی ہو کبھی کہیں؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ بھی جھنجھلایا تھا اس کے ہر وقت کے لڑھکنے پہ۔۔

"وہ ویسے ہی سر جھکا کے کھڑی رہی۔۔

"اب کیا ہوا؟؟ کھڑے کھڑے بیہوش تو نہیں ہو گئی؟؟

"وہ اس کے بت بنے رہنے پہ حیران ہوا تھا""جو بنا کسی حرکت کے اس کے پاس آرام سے کھڑی تھی۔

"اس نے سر اٹھا اس کی جانب دیکھا تو مبہوت سی ہو گئی"

"وہ سفید رنگ کے کاٹن کے کڑ کڑاتے شلوار قمیض پہ پیلے رنگ کا پٹکا گلے میں ڈالے

ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی مونچھ میں آنکھوں میں ہلکا سا غصہ لیے اس کو بازو سے تھامے بے حد خوبصورت لگ رہا

تھا"" جیسے کسی ریاست کا مغرور شہزادہ۔۔

"وہ کھو سی گئی۔

"اور۔۔ دنگ تو وہ بھی رہ گیا تھا اسے اس طرح سجے سنورے دیکھ کے۔۔

"جو سر تا پا سجی اس کے سامنے اس کے بے حد قریب کھڑی آج اس کا امتحان لینے پہ تلی ہوئی تھی"

"اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی"

"آ آپ ہر جگہ کیوں موجود ہوتے؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اسے اپنی ہی جانب متوجہ دیکھ کر گڑبڑا کے بولی تھی۔۔ یہ آج اسے کیا ہوا تھا؟؟ اس کھڑوس کو دیکھ کے کم از کم وہ ایسا نہیں سوچنے والی کچھ۔۔

"اس نے خود کو دل میں ڈپٹا جو آج اپنی من مانیوں پہ اترا ہوا تھا۔

"وہ اس کی بات پر دلکشی سے مسکرایا"

"اور گہری نظروں سے اسے دیکھا جو بھاگنے کو پر تول رہی تھی۔

"شائد قسمت کو یہ ہی منظور ہو؟؟؟

"وہ معنی خیزی سے اسے دیکھ کر شرارت سے بولا"

"اس میں قسمت کہاں سے آگئی"

"وہ اس کی منطق پہ حیران ہوئی تھی"

"جواب میں وہ کچھ نہی بولا بس ہاتھ اس کے سر کیجانب بڑھایا وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تو اس نے فوراً دوسرے ہاتھ سے اسے پھر گرنے سے بچایا"

"وہ کسمسا کر رہ گئی"

"وہ دونوں اس وقت سیڑھیوں کے درمیان کھڑے تھے اور اس نے اس کا رستہ روکا ہوا تھا"

www.Novelshub.pk

"نہ وہ نیچے جا سکتی تھی نہ اوپر۔۔

"پلیز ہٹیں مجھے اوپر جانا ھے"

"وہ منمنا کر بولی"

"ایسے کیسے اوپر جانا ھے؟؟

"اس نے اس کی بندیا سیٹ کرتے ہوئے شرارت سے اسے دیکھا جو اس کی جرات پہ یقیناً حیران ہوئی تھی"

"کک کیا مطلب؟

"آج وہ اسے بے حد منفرد لگا"

"مطلب ابھی تمہاری عمر ہی کتنی ھے کہ تم اوپر جانے کی باتیں کر رہی ہو"

"وہ کہہ کر اسے دیکھنے لگا جو ہونق چہرے کیساتھ اسے دیکھ رہی تھی"

"وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کے ہنس پڑا"

"اور اسطرح ہنستے ہوئے وہ اتنا پیارا لگا"" کہ وہ بس اسے ہی دیکھے گئی۔

"یہ تو بہت خوبصورت ہیں"

www.Novelshub.pk

"وہ دل ہی دل میں معترف ہوئی"

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔

"وہ ایک دم اسے نگاہوں میں قید کر کے بولا"

"تو وہ جو اسی کے متعلق سوچ رہی تھی""اس کے تعریف کرنے پہ بیہوش ہوتے ہوتے بچی۔

"جی؟؟؟؟؟وہ بدحواس سی ہو کر بولی"

"وہ مسکراتا ہوا ایک طرف ہو گیا اور اسے جانے کا رستہ دیا"

"وہ دھڑکتے دل اور من من کے قدم اٹھاتی بمشکل سیڑھیاں چڑھتی اوپر گئی۔

"کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے اس نے یونہی غیر ارادی نظر پیچھے ڈالی تو وہ وہیں ایک ٹانگ اوپر والی سیڑھی پہ رکھے اسی کیجانب مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے جانتا تھا کہ وہ مڑ کے دیکھے گی۔

"اس کا دل ڈوب کے ابھرا اور غڑاپ سے وہ اندر گھس گئی۔۔

"وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا سر پہ ہاتھ پھیر کے نیچے اتر گیا۔

---

www.Novelshub.pk

"وہ تیار ہو کر بازوؤں کے کف موڑتا بے دھیانی میں باہر آیا تھا جب اسے تھوڑے فاصلے سے کسی کے ہنسنے کی آواز آئی تھی۔۔

"فنکشن شروع ہو چکا تھا"

"گانوں کی تیز آواز یہاں تک آ رہی تھی۔

"وہ کام سے فارغ ہو کر نہانے چلا گیا تھا""اور ابھی ہی کپڑے بدل کر باہر نکلا تھا"

"آج اس نے بھی سفید رنگ کا بے داغ کڑکڑاتا سوٹ پہن رکھا تھا جس پر کتھئی رنگ کی چادر مفلر سٹائل میں لی ہوئی تھی۔ براؤن رنگ کی کھیڑی پہنے وہ سادگی میں بھی عجب بے نیاز شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

"تمام دن کی تھکاوٹ سے اس کی آنکھوں کے کنارے گلابی ہو گئے تھے"اور ہلکی سی حرارت محسوس ہو رہی تھی۔

"نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کا گلابی پن کسی کو بھی دل ہارنے پہ مجبور کر دیتا۔ مگر اس کو نہ تو اپنی خوبصورتی کا احساس تھا نہ اپنی بے نیازی کا۔

"وہ تو پہلے ہی دل ہار چکا تھا"

"اب اسے نہ کوئی سوہنی چاہیے تھی نہ ہیر،،

www.Novelshub.pk

"دونوں ہاتھ پشت پر باندھے اپنے ہی دھیان میں چلتا ہوا وہ صحن پار کر کے کچن کیطرف جا رہا تھا جب اس کا دھیان ان لڑکیوں کیطرف گیا جو اسے ہی دیکھ کر ہنس رہیں تھیں۔

"وہ چپ چاپ نظر جھکا کر پاس سے گزرنے لگا جب اسے گل دوپہری کی ہنسی کی آواز آئی اور اس کے بڑھتے قدم وہیں تھم گئے"

"دل نے شدت سے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی" اور دل کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے اس نے بے ساختہ اس طرف دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی۔

"وہ ان تین لڑکیوں کیساتھ کھڑی تھی جو اسے دیکھ کر ہنس رہیں تھیں اور اب اسے رکتے دیکھ کر چپ ہو گئیں تھیں"

"مگر وہ تو بس اس کی جھلک دیکھنے کو بے چین تھا جو اس سے رخ موڑے جانے کس کی جانب متوجہ تھی۔

"اے گل۔۔وہ دیکھ۔۔وہ ادھر آ گیا۔۔

"رباب نے اسے ٹھوکا دیا جو اپنی باتوں میں مصروف تھی"

"گل نے ان تینوں کو خاص دعوت دی تھی آنے کی اور وہ بخوشی راضی ہو گئی تھیں"

"ایک تو گاؤں دیکھنے کا شوق اور دوسرا شاہ زین انہیں یہاں کھینچ لایا تھا"

www.Novelshub.pk

"اور اب وہ اپنی تمام تر وجاہت اور دلکشی سمیت ان کے سامنے ہی کھڑا تھا"

"گل نے مڑ کر اسے دیکھا"

"اللہ۔۔یار یہ کتنا خوبصورت ہے۔۔

"رباب مستقل اس کے کانوں میں گھسی ہوئی تھی اور اسے اس کا یہ دیوانہ پن ایک آنکھ نہی بھا رہا تھا۔۔

"چپ ہو جاؤ۔۔

"اس نے اسے جھڑکا اور دو قدم آگے بڑھ کر اس کے عین سامنے آکر کھڑی ہو گئی"

"چلنے سے اس کے پاؤں میں پڑی سلور پازیبیں بھی بولی تھیں"

"اس نے چوڑیوں سے سجے ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے ہلائے اور مسکرا کر اس کی طرف دیکھا"جو بالکل ساکت وجامد آج ہر چیز بھلائے اسے ہی دیکھ رہا تھا"

"جو سلور اور پرپل انگرکھے میں ہلکے ہلکے میک اپ کیساتھ بڑے استحقاق سے اس کے دل پہ براجمان ہو کے بیٹھ گئی تھی"

"اس نے اس کے ہاتھ ہلانے پر اسے دیکھا"

"بے اختیار اس کے ذہن میں شہزاد قیس کی غزل آگئی جو اس پل اسے بالکل اس کے لیے ہی لگی۔۔

www.Novelshub.pk

"اَدائیں حشر جگائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے
خیال حرف نہ پائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بہشتی غنچوں میں گوندھا گیا صراحی بدن
گلاب خوشبو چرائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

قدم، اِرم میں دَھرے، خوش قدم تو حور و غلام
چراغ گھی کے جلائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غزال قسمیں ستاروں کی دے کے عرض کریں
حُضور! چل کے دِکھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

www.Novelshub.pk

چمن کو جائے تو دَس لاکھ نرگسی غنچے

زَمیں پہ پلکیں بچھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کڑکتی بجلیاں جب جسم بن کے رَقص کریں

تو مور سر کو ہلائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حسین پریاں چلیں ساتھ کر کے ''سترہ'' سنگھار

اُسے نظر سے بچائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں، بارِش میں اُس کو دیکھیں تو

اُکھاڑ پھینکیں قبائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

www.Novelshub.pk

وُہ پنکھڑی پہ اَگر چلتے چلتے تھک جائے

تو پریاں پیر دَبائیں، وُہ اِتنادِلکش ہے

وُہ چاند عید کا اُترے جو دِل کے آنگن میں

ہم عید روز منائیں، وُہ اِتنادِلکش ہے

زَمیں پہ خِرمنِ جاں رَکھ کے ہوشمند کہیں

بس آپ بجلی گرائیں، وُہ اِتنادِلکش ہے

جنہوں نے سائے کا سایہ بھی خواب میں دیکھا

وُہ گھر کبھی نہ بسائیں، وُہ اِتنادِلکش ہے

www.Novelshub.pk

اُداس غنچوں نے جاں کی اَمان پا کے کہا

یہ لب سے تتلی اُڑائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

شریر مچھلیاں کافِر کی نقل میں دِن بھر

مچل مچل کے نہائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حلال ہوتی ہے "پہلی نظر" تو حشر تلک

حرام ہو جو ہٹائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو کام سوچ رہے ہیں جناب دِل میں اَبھی

www.Novelshub.pk

وُہ کام بھول ہی جائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

چرا کے عکس، حنا رَنگ ہاتھ کا قارُون

خزانے ڈُھونڈنے جائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

چنے گلاب تو لگتا ہے پھول مل جل کر

مہکتی فوج بنائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

غزال نقشِ قدم چوم چوم کر پوچھیں

کہاں سے سیکھی اَدائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

سرہانے میر کے ٹک فاتحہ کو گر وُہ جھکے

www.Novelshub.pk

تو میر جاگ ہی جائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

حسین تتلیاں پھولوں کو طعنے دینے لگیں

کہا تھا ایسی قبائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

اَگر لفافے پہ لکھ دیں، "ملے یہ ملکہ کو"

تو خط اُسی کو تھمائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

عقیق، لولو و مرجان، ہیرے، لعلِ یمن

اُسی میں سب نظر آئیں، وُہ اتنا دلکش ہے

گلاب، موتیا، چنبیلی، یاسمین، کنول

www.Novelshub.pk

اُسے اَدا سے لُبھائیں، وُہ اتناد لکش ہے

مگن تھے مینہ کی دُعامیں سبھی کہ وُہ گزرا

بدل دیں سب کی دُعائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

نُجومی دیر تلک بے بسی سے دیکھیں ہاتھ

پھر اُس کو ہاتھ دِکھائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

ہمیں تو اُس کی جھلک مست مور کرتی ہے

شراب اُسی کو پلائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

بہانے جھاڑُو کے پلکوں سے چار سو پریاں

www.Novelshub.pk

قدم کی خاک چرائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وہ بالکل بھول گیا تھا کہ وہ کہاں ھے؟؟ کیوں ہے اور کس کام سے جا رہا تھا؟

"شاہ زین۔۔۔؟؟؟؟اس نے اسے اس طرح گم صم دیکھ کر زور سے آواز دی تو وہ ہوش میں آیا"

"جی،،جی گل بی بی۔۔وہ خجل سا ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا"

"وہ تینوں جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں معنی خیز انداز سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں"

"وہ سمجھ گئیں تھیں کہ وہ گل کیلیے خاص جذبات رکھتا ھے"کیونکہ جس طرح آج وہ سب کو بھلائے دیوانوں کیطرح اسے دیکھ رہا تھا کوئی عقل کا اندھا بھی یہ بات جان لیتا۔

"میرے ساتھ چلیں ذرا۔۔

"وہ اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر رہی تھی"

"وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا مگر پھر بنا کچھ کہے اس کے ساتھ چل دیا۔

"تھوڑی دور جا کر وہ رک گئی تو وہ بھی رک گیا"

www.Novelshub.pk

"سنیں۔۔وہ میری دوستیں آپ سے کچھ بات وات کرنا چاہتی ہیں"

"وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے ان کی طرف دیکھ کر بولی"

"مجھ سے بات؟؟وہ حیران ہوا"

"ہاں نا۔۔لیکن اگر وہ آپ سے پوچھیں کہ آپکی منگنی ہوئی تو آپ نے ہاں کہنا ھے"

"وہ جلدی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی کہ کہیں جھوٹ پکڑا ہی نہ جائے"

"میری منگنی؟؟وہ اس کی بات پہ ایک بار پھر حیران ہوا تھا"

"ہاں جی۔۔اور آپ نے بس یہ ہی کہنا ھے"اور مجھ سے وجہ بھی نہیں پوچھنی۔۔

"وہ اسے حکم دیتے ہوئے بولی تھی"

"وہ اس کی معصوم ادا پہ دل و جان سے فدا تھا"

"دل ایک دم ہی نئی لے پہ چلنے لگا یعنی وہ بھی اس کیلیے دل میں خاص جذبات رکھتی ہے"

"اس کی آنکھوں نے خوش رنگ خوابوں کی ڈور تھام لی۔

"جو حکم۔۔وہ اس کے کہنے پہ سر خم کرتے ہوئے بولا تو وہ فوراً ہی کھکھلا کے ہنس دی"

www.Novelshub.pk

"تھینکیو۔۔ چلیں آئیں پھر۔۔

"وہ اسے بلاتے ہوئے واپس ان کی جانب آئی اور اس کا تعارف کروایا"

"کچھ دیر ٹھہر کر وہ چلا گیا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگیں"

"کیا ہوا؟؟

"وہ ان کے اس طرح دیکھنے پہ حیران ہوئی

"تم نہیں جانتی کیا؟؟

وہ یک زبان بولی تھیں

"نہیں۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟

"وہ بھی اسی انداز میں بولی"

"یار۔۔۔وہ تمہیں چاہتا ہے"

"علشبہ آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی"

ت"م لوگ پاگل ہو گئی ہو لگتا ہے"

www.Novelshub.pk

"وہ ان کے بے تکے اندازوں پہ زور سے ہنسی"

"تم مانو یا نہ مانو، ہم تو جان گئے۔اس کی آنکھوں میں صرف اور صرف تمہارا عکس جھلک رہا ہے اور تم خوش قسمت ہو کہ اتنا خوبصورت شخص تمہارے پیچھے پاگل ھے"

"وہ رشک بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں"

"اففف۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اور چلو اب فنکشن شروع ہو گیا ھے"

"وہ ان سب کو جھٹلاتے ہوئے اس طرف چل دی جہاں افشیں کو لا کر سٹیج پہ بٹھا دیا گیا تھا"

"مگر وہ ان کو تو جھٹلا آئی تھی اور خود ان کی ہی کہی باتوں میں الجھ گئی"

"اسے ایسا کبھی محسوس نہیں ہوا تھا" "مگر اس کا حد سے زیادہ خیال رکھنا، "فکر کرنا، نرم نگاہوں سے دیکھنا سب اسی جانب اشارہ کر رہے تھے۔

"اففف۔۔میں بھی نا۔۔ان بد تمیزوں کے چکر میں آ گئی۔

"وہ سر پہ ہاتھ مارتی سٹیج پہ چڑھ آئی" "جہاں سب مہندی کی رسم کر رہے تھے"

"لیکن وہ مسلسل خود کو کسی کی گہری اور پر تپش نگاہوں کے حصار میں محسوس کرتی رہی"

www.Novelshub.pk

"وہ متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نگاہ اس پر پڑی جو ایک سائیڈ پہ اکیلا کھڑا سگریٹ کے کش لگاتا اسی کیجانب متوجہ تھا"

"وہ ذرا اندھیرے میں کھڑا تھا اسلیے کم ہی اس پر نظر پڑتی۔۔اسے متوجہ دیکھ کر وہ رخ پھیر گیا"

"اسے بھی لگا کہ شائد اسے ہی مغالطہ ہوا ہو گا۔۔اسلیے وہ تمام باتیں ذہن سے نکالے باتوں میں مصروف ہو گئی

۔

"رات کو بارہ بجے کہیں جا کے تمام ہلہ گلہ ختم ہوا اور بی جان کے ڈانٹنے پہ سب کچھ سمیٹا گیا۔

"اب سبھی تھک چکے تھے اسلیے بستر بنتے ہی جسے جہاں جگہ ملی وہ وہیں لیٹ گیا"

"وہ بھی اب کپڑے چینج کرنا چاہتی تھی" مگر کمرے میں باری لگی ہوئی تھی اسلیے وہ چائے بنانے کچن میں آ گئی"

"صحن میں اس وقت حشر ہوا پڑا تھا""پھولوں کی لڑیاں کچھ ٹوٹ گئیں تھیں""کچھ وہیں لٹک رہی تھیں"

"کرسیاں، مہندی کی پلیٹیں پھولوں کی پتیاں، سب سے بچتی بچاتی وہ کچن تک پہنچ ہی گئی۔

"بوا وہیں موجود تھیں اور چائے چولہے پہ چڑھی ہوئی تھی

"ہائے بوا۔۔تھینک یو سو مچ۔۔چائے رکھ دی۔میرے بھی سر میں درد ہو رہا تھا اور ویسے آپ نے یہ اتنی ساری چائے رکھی کیوں؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ خوشی سے انہیں پیچھے سے گلے لگا کر پوچھنے لگی۔

"انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا جو آج سب سے پیاری لگ رہی تھی"

"انہوں نے بے ساختہ دل میں ماشاءاللہ پڑھا"

گل بیٹیا۔ یہ شاہ زین نے چائے رکھنے کو کہا۔ آپکو تو پتہ ہے چائے کے بنا اس کا گزارہ نہیں اور اب تو ویسے بھی بخار ہے اسے۔۔ بیچارہ بچہ۔ کام بھی تو اتنا کیا بخار تو ہونا ہی تھا"

"وہ اپنے دھیان میں بولتی گئیں"

"شاہ زین کو بخار ہے ؟؟

"وہ حیران ہوئی تھی۔ کیونکہ پورے فنکشن میں تو وہ موجود رہا تھا ہاں جیسے ہی سب کچھ سمٹا تب وہ نہیں تھا" اور کسی نے اسے بلایا بھی نہیں۔

"اچھا کہاں ہے وہ ؟؟

"اس نے کسی خیال سے پوچھا"

"وہ بیٹا اپنے کمرے میں ہے۔

"انہوں نے اسے بتاتے چائے کپ میں انڈیلی اور ساتھ بسکٹ اور سر درد کی گولیاں۔۔

www.Novelshub.pk

"یہ مجھے دیں میں دے آتی ہوں اور ساتھ طبعیت بھی پوچھ لوں گی"

"وہ ان کے ہاتھ سے ٹرے لیتے بولی تو وہ بھی مطمئین ہو گئیں۔

"وہ ٹرے لے کے چلتی ہوئی اس حصے کیجانب آگئی جہاں اس کا کمرہ تھا"

"اندھیرا ہونے کیوجہ سے اسے ڈر بھی لگا"" مگر اب واپس نہی جاسکتی تھی اسلیے دھڑکتے دل کیساتھ دروازہ دھکیل کے اس نے دیکھا اس کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا بند تھا۔۔

"وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے تک آگئی"

"اسے دور کھڑے گھوڑوں سے بے حد خوف آرہا تھا جیسے ابھی وہ رسہ توڑ کے اس کی طرف بھاگ پڑیں گے"

"افففف اتنے خوفناک ماحول میں یہ کیسے اکیلا پڑا یہاں؟؟

"وہ دل میں بولتے اندر آئی۔

"کمرے میں نیم اندھیرا تھا"

"شاہ زین؟؟

"اس نے ذرا سا جھانک کر دیکھا اور اسے آواز دی"

"اسے وہ کہیں نہیں دِکھا تھا"

www.Novelshub.pk

"وہ کمرے میں آگئی اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی"

"وہ شائد باتھ روم میں تھا"

"اس نے اندازے سے لائیٹ جلائی تو پورا کمرہ روشن ہو گیا تھا"

"اس نے ستائشی انداز میں دیکھا"

"پورا کمرہ صاف ستھرا تھا اور لگتا ہی نہیں تھا کہ یہاں کوئی اکیلا رہتا ھے"

"کمرے میں ڈبل بیڈ کیساتھ سائیڈ ٹیبلز تھیں"

"کھڑکیوں پر کیمل کلر کے پردے تھے"

"ایک الماری اور سٹڈی ٹیبل تھی جس پر ترتیب سے شاعری اور کچھ معلوماتی کتابیں رکھی ہوئیں تھیں"

"ساتھ ہی اس کا پرس، چابیاں اور سیگریٹ کیس پڑا تھا"

"اس نے گندا سامنہ بنایا"

"توبہ یہ سیگریٹ،، فضول شوق۔

"زہر لگتا تھا اسے یہ سیگریٹ۔۔

www.Novelshub.pk

"دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پلٹی"

"وہ اپنے دھیان میں باہر آیا تھا جب اسے وہاں دیکھ کر حیران ہوا"

"اسے لگا کہ شائد بخار اس کے سر پہ چڑھ گیا ھے جو اسے اب وہ دِکھنا شروع ہو گئی تھی"

"جبکہ وہ اسے سرخ آنکھوں سے اپنی جانب غور سے دیکھتے ہوئے گھبرا گئی تھی"

"وہ کیوں اسے اسطرح عجیب انداز میں دیکھ رہا تھا"

"پہلی بار اسے اس سے خوف محسوس ہوا جو چلتا ہوا اس کے بالکل قریب آ گیا تھا"

"گل کا دل ایک دم ڈوب گیا وہ ڈر کے پیچھے ہوئی تو سٹڈی ٹیبل سے ٹکرا گئی"

"شائد اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی یوں اس کے کمرے میں آنے کی۔۔

"شاہ۔۔شاہ زین؟؟بے یقینی سے اس کے منہ سے اس کا نام نکلا تھا"

"وہ اس کے بے حد قریب آ گیا جو مجسم حالت میں اسی سج دھج کیسا تھ اس کے سامنے تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے ہوش گنوا بیٹھا تھا"

"اس نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چھوا تو اسے کرنٹ لگا"

"وہ واقعی موجود تھی اور ششدر سی اسے دیکھ رہی تھی"

www.Novelshub.pk

"وہ فوراً پیچھے ہٹا"

"گل بی بی؟؟ آپ اس وقت یہاں؟؟

"وہ گریبان کے بٹن بند کرتے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ اس وقت کیوں آئی تھی اس کا امتحان لینے؟

"اس نے بوجھل ہوتی سرخ آنکھیں میچیں"

"آ۔۔آپ کو بب۔۔بخار تھا۔میں طبعیت پوچھنے آئی تھی"

"وہ شائد ڈر گئی تھی اس کے انداز سے۔

"طبعیت پوچھنے یا مزید خراب کرنے۔۔

"وہ ہلکا سا بڑبڑایا اور پھر پلٹ کر اس کی طرف دیکھا جو اڑی رنگت کیساتھ وہیں جمی کھڑی تھی"

"میں ٹھیک ہوں آپ جائیں۔۔

"وہ ذرا سخت انداز میں بولا تھا کیونکہ اسے خوف محسوس ہوا تھا اس کے اسطرح اکیلے اس کے کمرے میں آنے سے۔۔

"وہ بالکل پاگل تھی۔۔اسے اس پل ادراک ہوا تھا"

www.Novelshub.pk

"آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں میرے ساتھ ؟

"وہ اس کے سخت بولنے پہ فوراً ہی روہانسی ہوئی تھی"

"وہ کہاں اس کی سختی برداشت کر سکتی تھی۔

"میری طبعیت ٹھیک ہے آپ جائیں"

"وہ حتی الامکان خود کو نارمل کر کے بولا تھا البتہ اس کی طرف دیکھنے سے اس نے گریز کیا تھا"

"آپ ڈاکٹر کے پاس جا کے چیک کروائیں""آپ نے بھی تو میرا خیال رکھا تھا اسلیے مجھے بھی آپ کا خیال۔۔۔

"وہ اس کے سختی سے بولنے کے باوجود وہیں کھڑی رہی اور ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہو پائی تھی جب وہ جارحانہ انداز میں مڑ کر اس کا بازو تھام گیا"

"آپ کیوں نہیں سمجھتیں ہیں گل؟ کہ مجھے آپکی اس وقت موجودگی نہیں چاہیے؟؟

"کیوں آپ کو خیال نہیں؟؟

"کیوں آپ میری برداشت کا امتحان لینا چاہتی ہیں؟؟

"میں ہر بار خود کو نہیں آزما سکتا"

"محبت کرتا ہوں آپ سے بے حد بے انتہا۔

www.Novelshub.pk

"اسے محبت ہی رہنے دیں، آزمائش مت بنائیں"

"وہ بخار کی حدت سے تپتا ہوا چہرہ لے کر لب بھینچے اس کے بے حد قریب کھڑا تھا""اتنا کے اس کے کپڑوں سے آتی پرفیوم اور سیگریٹ کی ملی جلی خوشبو سے وہ عجیب سے احساس میں گھِر گئی"

"آپ کک۔۔ کیا کہہ رہے ہیں یہ؟؟

"وہ اس کے اس اچانک اظہارِ محبت پہ دنگ تھی۔

"تو کیا رباب وغیرہ ٹھیک کہہ رہی تھیں؟؟

"کیوں کیا آپ انجان ہیں اس سب سے؟؟

"اور اگر ایسا ہے تو کیوں گل بی بی؟؟؟

"آپ کو کیوں نہیں احساس؟؟

"کیا میری محبت، میرے احساسات کی کوئی اہمیت نہیں آپکے نزدیک؟؟

"کیوں میں آپکی ہر بات مانتا ہوں؟؟

"میری آنکھوں میں کبھی بھی جھانکنے کی فرصت نہی ملی آپکو؟؟

"میری شدت میری چاہت کبھی، کبھی ایک بار تو آپکو احساس ہونا چاہیے تھا؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس وقت شائد واقعی حواسوں میں نہی تھا۔

"مم۔۔میرا بازو۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

"شائد اس کے بازو پر اس کی گرفت ذیادہ ہی سخت تھی جو وہ آنکھوں میں آنسو لے آئی تھی"

"یہ درد تو کچھ بھی نہیں میرے درد کے آگے جو میں ہر روز ہر پل سہتا ہوں آپکی بے توجہی کیوجہ سے۔۔

"جائیں بی بی آپ۔۔آپ لوگ صرف حال پوچھ سکتے ہیں محسوس نہی کر سکتے

وہ قمیض کے بازو فولڈ کرتا رخ موڑ کر بولا"

"وہ جانے کیوں اتنا تلخ ہو رہا تھا"

"اجنبی، بے پروا اور کڑوا۔۔

"وہ چپ چاپ کچھ دیر اس کی پشت کو دیکھتی رہی اور پھر روتے ہوئے منہ پہ ہاتھ رکھ کے بھاگ گئی۔۔

"وہ مزید افسردہ ہو گیا۔

"اے شخص میں تیری جستجو میں"

www.Novelshub.pk

"بے زار نہیں،، تھک گیا ہوں۔۔

"وہ واقعی اب تھک گیا تھا"

"اپنا آپ بے معنی لگنے لگ گیا تھا"

"اس کا دوستوں کے سامنے اس کیلیے جھوٹ بولنے سے وہ خوش فہم ہو گیا تھا مگر اب اس کی حیرانی پہ وہ مایوس ہو گیا تھا۔

"اگر وہ انجان تھی اس کی محبت سے تو پھر اس پر یہ استحقاق کیسا؟

"یہ حکمرانی کیسی؟؟

"وہ گرنے والے انداز میں بستر پر ڈھے گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"آج افشیں کی رخصتی تھی اور صبح سے ایک افرا تفری کا سماں تھا۔شاہ زین کی طبعیت ناساز تھی اسلیے افراسیاب خان نے اسے زبردستی ڈپٹ کر آرام کرنے کو کہا تھا۔اور اب وہ بے چین سا ہر دو منٹ کے بعد اٹھ کر آتا اور کبھی زاویار سے پوچھتا کہ کچھ کام تو نہیں تو کبھی ضیغم اور زارون کے پاس کھڑا ہو جاتا۔ابھی بھی وہ رات کے ہی سوٹ میں جس پہ لاتعداد شکنیں تھیں اٹھ کہ باہر آیا ہی تھا جب غازیان کی نظر اس پہ پڑ گئی۔

www.Novelshub.pk

"او بھائی۔۔تجھے سکون کیوں نہیں ہے آخر؟؟

"وہ اسے بخار میں تپتے چہرے کیساتھ چوتھی بار باہر آتے دیکھ کر جھنجھلا گیا""اس کے اسطرح کہنے پہ اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

"میں تو بس۔۔وہ اس کی محبت پر شرمندہ سا ہو گیا"

"سب اس کا بے حد خیال رکھ رہے تھے اور غازیان تو خاص طور پہ اس پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔مگر جسے وہ دیکھنا چاہتا تھا وہ رات کے بعد ایک بار بھی نظر نہیں آئی تھی۔وہ رات والے اپنے سخت رویے پہ پشیمان تھا مگر پھر بھی اب اس نے دل میں پختہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ مزید اس کے پیچھے نہی جائیگا۔وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

"وہ تو بے خبر تھی اس کے ہر جذبے سے۔۔

"تو وہ کیوں یہاں بے مول ہو رہا تھا۔۔

"اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بہت دور چلا جائے گا۔۔

"وہ واپس اپنے کمرے میں آتے ہوئے دل کو مضبوط کر رہا تھا کہ کیسے سب کو بتائے گا اپنے جانے کی وجہ۔۔

"سب ناراض ہونگے۔۔

www.Novelshub.pk

"اور اسے تو منانا بھی نہیں آتا تھا۔

"وہ آج زنک اور گلابی رنگ کے لانگ فراک میں لائٹ سا میک اپ کیے بالوں کو کھلا چھوڑے افسردہ مگر بے حد حسین لگ رہی تھی۔

"سب اس کی اداسی کو افشیں کے جانے سے منصوب کر رہے تھے مگر کوئی نہی جانتا تھا کہ اس کا یہ ملال تو کسی کی بے توجہی کی بنا پر ہے۔

"وہ حیران تھی کہ وہ ایک دم اسطرح کیوں ہو گیا"

"وہ تو اس کی توجہ اور محبت کی ہی عادی تھی"

"اس کی نرم گرم نگاہوں کے سائے میں رہنا اسے اپنا حق لگتا تھا"

"ہاں اسے حیرت ہوئی تھی اس کے ایسا کہنے پر مگر برا نہیں لگا تھا"

"لیکن وہ کل رات سے بالکل بدل گیا تھا"

"اس نے کسی کے بلانے پر مڑ کر دیکھا تو وہ بالکل سامنے ہی کالے رنگ کے سادہ سے سوٹ میں کچھ تھکا تھکا سا چہرہ لیے زاویار کی کسی بات پر دھیمے سے مسکرا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی اداسی کا ڈیرہ تھا۔ سنجیدہ تو وہ پہلے بھی ہوتا تھا مگر اب اس کی آنکھوں میں عجب طرح کا حزن و ملال تھا۔

"یونہی بات کرتے اس نے بھی سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے وہ ہی دشمنِ جاں کھڑی تھی جس کی وجہ سے وہ اس حال میں تھا۔ اسکے دیکھتے ہی وہ رخ موڑ گئی"

"وہ اس سے ناراض تھی۔

"وہ اس کے یوں رخ موڑنے پہ ہلکا سا مسکرا دیا۔ یہ سچ تھا کہ اس کے ایسا کرنے پہ اسے رنج ہوا تھا مگر اب وہ مزید خود کو بے مول نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بات اب اس کی انا کی تھی۔ وہ خانزادی تھی اور وہ راجپوت۔۔ ان دونوں کا میل نہی تھا اور وہ دل میں جانے کیا کیا خواب سوچ گیا۔

"وہ بے دھیانی میں اس پر ہی نگاہیں جمائے دل میں محوِ گفتگو تھا۔ اسے خبر ہی نہی تھی کہ کہیں دو آنکھیں اسے کب سے اپنی نگاہ میں رکھے ہوئے ہیں۔

"وہ اب افشیں کے گلے لگی ہوئی تھی"

"بارات لاھور روانہ ہونی تھی اسلیے جلد ہی رخصتی کا شور مچ گیا۔ رستہ لمبا تھا۔" رات کو جانا خطرناک ہوتا۔

www.Novelshub.pk

"افشیں کا رورو کے برا حال تھا۔ باقی سب بھی آبدیدہ تھے۔ مگر آخر یہ دن حویلی کی سبھی لڑکیوں پہ آنا تھا"

"گل دوپہری کی ہچکی بندھ گئی تھی ماں کے بعد ماں جائی بھی اب جدا ہو جانی تھی۔

"وہ اس کے گلے لگی روتی رہی۔ آخر بی جان نے ہی اسے الگ کیا"

"اور روتی دھوتی افشیں گاڑی میں بیٹھ کر رخصت ہو گئی۔

"گل وہیں کھڑی دھول اڑاتی گاڑیوں کے نشاں دیکھتی رہی"

"اسے خبر ہی نہیں تھی کہ اس کے آنسو کسی کے دل پر کیسے بھالے بن کے گر رہے۔

"شاہ زین کا دل کیا کہ وہ اس کے سارے آنسو اپنی پوروں پہ سمیٹ لے اور اسے بتائے کہ وہ کتنی خاص ہے اس کیلیے۔

"مگر یہ سب صرف ایک خواب ہی ہو سکتا تھا۔۔

"وہ دل مسوس کر چپ چاپ اسے آنسو بہاتے دیکھتا رہا اور پھر اسی خاموشی سے پلٹ گیا۔۔

"شادی کا ہنگامہ سرد پڑتے ہی سب کچھ روٹین پہ آ گیا تھا۔

"گل افشیں کے بعد گھر سونا سونا ہو گیا تھا"

www.Novelshub.pk

"بی جان بھی اداس تھیں۔روز بات ہوتی۔

"گل دوپہری چپ چاپ پھرتی رہتی، اب وہ کمرے سے کم ہی نکلتی تھی۔

"جینی شادی میں شریک نہی ہو پائی تھی اور سبھی کو اس کی وجہ معلوم تھی۔

"افشین کی شادی کو پندرہ دن گزر چکے تھے"

"سب کچھ معمول پہ تھا، غیر معمولی تو شاہ زین کا رویہ تھا۔جانے وہ ان دنوں کہاں گم رہتا تھا۔

"اسے کالج چھوڑنے جاتا بھی تو بالکل خاموش اور لیے دیے انداز میں رہتا"

"وہ بھی اس دن کے بعد چپ تھی"

"وہ کیا کہتی۔۔اس کا رویہ اسے کچھ کہنے ہی نہی دیتا تھا۔

"اس نے دوبارہ کوئی تردید ہی نہی کی اس بات کی۔۔وہ منتظر ہی رہی۔۔

"جانے کیوں اسے برا نہی لگا تھا مگر اس دن کے بعد وہ خود ہی بدل گیا"

"کیوں ناراض تھا وہ؟

"وہ نہیں جانتی تھی مگر اس کی محبت اور توجہ کی عادی ہو گئی تھی"

www.Novelshub.pk

"اور وہ اپنا عادی بنا کے چھوڑ رہا تھا۔

"یہ سب سے زیادہ اذیت تھی"

"افشیں کی جگہ اب جینی گل کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔ اس کی بیماری کے پیشِ نظر اسے اکیلے رکھنے سے گریز کیا گیا تھا۔

"یہاں آ کر اس کی طبعیت بہت تیزی سے بگڑی تھی۔

"وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ لارا کے پاس کیسے رہی مگر انہیں لگ رہا تھا کہ اس رشتے میں خسارہ جینی کے حصے میں آیا تھا۔

"کھٹ پٹ پر گل نے مڑ کر اسے دیکھا جو بے چینی سے ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھ رہی تھی"

"کچھ چاہیے ؟؟

"اس نے نرمی سے پوچھا"

"اسے وہ بہت اچھی لگتی تھی مگر وہ بہت خاموش طبع تھی اور ڈری ہوئی اسلیے وہ اس سے گفتگو میں احتیاط کرتی تھی"

www.Novelshub.pk

"مم۔۔میرے دستانے؟؟

"وہ اٹک اٹک کر بولتے مسلسل ہاتھوں کو اپنے فراک سے رگڑ رہی تھی"

"گل کو اس کی حالت پہ ترس آیا"

"وہ بے حد و حساب حسن کی دولت سے مالا مال تھی۔اس کی شخصیت میں مقناطیسی کشش تھی مگر افسوس کہ وہ بس ایک جیتی جاگتی موم کی گڑیا ہی تھی۔اس کی ذات میں اتنا بڑا خلا تھا کہ شائد وہ ٹھیک ہو بھی جاتی تو وہ خلا پر نہ ہو تا۔

"وہ میلے ہو گئے تھے دھونے کیلیے دیے ہیں" اور آپ کے لیے زاویار بھائی نے یہ ڈسپوزیبل گلوز بھیجے ہیں۔وہ اسے ایک پیکٹ دیتے ہوئے بولی جس میں دو سو تک دستانے موجود تھے۔

"شکریہ۔۔وہ مشکور ہوئی تھی"

"گل نے مسکرا کر اسے دیکھا"

"اس میں شکریہ کی کیا بات؟؟ہم بہنیں ہیں اور دوست بھی۔مجھے بالکل عجیب نہی لگ رہا کچھ بھی اسلیے آپ فکر مت کرو۔وہ پیار سے اسے تسلی دیتے ہوئے بولی تو اس کے چہرے کا کھنچاؤ کچھ کم ہوا۔

"وہ جلدی سے پیکٹ کھول کر اس میں سے گلوز نکال کر پہننے لگی۔

www.Novelshub.pk

"گل خاموشی سے اسے اپنے کام میں مصروف دیکھتی رہی اور پھر دوبارہ پڑھنا شروع ہو گئی۔ اسکے آج کل ٹیسٹ چل رہے تھے۔ اسلیے وہ کم ہی فارغ نظر آتی تھی۔

"جینی اب اپنے بستر کو صاف کر رہی تھی

جو وہ دن میں دس سے گیارہ بار کرتی تھی۔۔

ٹک ٹک۔۔۔ دروازے پہ ہوتی دستک سے دونوں نے اس طرف دیکھا تو زاویار کو کھڑا پایا۔

زاویار بھائی۔۔ اس نے مسکرا کر انہیں دیکھا جو جینی کو دیکھ رہا تھا

کیسی ہو بھئی دونوں؟؟

لڑتی وڑتی تو نہیں؟؟

وہ بھی مسکراتا ہوا اندر آگیا

نہیں بھائی۔۔ اتنی کیوٹ لڑکی سے کوئی لڑ سکتا ہے بھلا؟؟

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی جو بے چینی سے اپنے دونوں ہاتھوں کو مستقل ایک دوسرے میں پھنساتی اور پھر الگ کر لیتی۔

زاویار نے اس کی بے چینی نوٹ کی تو خاموش ہو گیا۔

www.Novelshub.pk

اچھامیں یہ کہنے آیا تھا کہ۔۔وہ ذرا رکا اور اسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی

"جینیفر۔۔۔اس نے اچانک اسے پکارا"

"وہ چونک کر متوجہ ہوئی"

"وہ ہلکا سا مسکرا دیا"

"آپ تیار رہیے گا ہمیں شام کو کسی سے ملنے جانا ہے۔ آپکے بابا بھی ساتھ جائیں گے "

"وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا اور پھر منتظر نظروں سے اسے دیکھا کہ شائد وہ کچھ کہے مگر وہ ویسے ہی بیٹھی تھی"

"البتہ چہرے کا رخ دوسری جانب کر لیا تھا۔

"جیسے اسے یہ سب اچھا نہیں لگا تھا"

"اسے اس کی اس معصوم ادا پہ بے ساختہ پیار آیا تھا۔وہ چھوٹی سی چینی گڑیا لگتی تھی۔

"اوکے زاویار بھائی یہ تیار ہو جائیگی۔"کپڑے میں اپنا کوئی سوٹ دے دوں؟؟

"گل نے اس کی طرف سے جواب دیتے ہوئے پوچھا"

"اونہوں۔۔یہ نہیں پہنیں گی اور ویسے بھی جو یہ کپڑے پہنتی ہیں وہ بھی ٹھیک ہوتے۔وہ اس کی طرف سے دھیان ہٹا کر بولا۔جانے کیوں مگر جب بھی وہ اس کے سامنے آتی۔وہ خود کو اس کی طرف کھنچتا محسوس ہوتا۔

www.Novelshub.pk

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اس موم کی گڑیا کو مسکراتا ہوا دیکھے، ان دیکھے خوف سے آزاد، مگر اس کے لیے وقت درکار تھا شائد۔ اور اسے یقین تھا ایک دن وہ ضرور مسکرائے گی۔

وہ اپنی سوچوں میں گم جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا۔

____

میں اک کانچ کی گڑیا۔۔ 🧕❤

ہوائے دہر کی زد میں کبھی ٹوٹی۔۔

کبھی بکھری۔۔

میں وقت کی آنکھ میں ٹھہرا ہوا۔۔

بے رنگ سا آنسو۔۔

کہ جس کی منزلیں زمین کی

پہنائیاں ٹھہری۔۔

میں آنگن کے درو دیوار پر ٹھہرا۔۔

www.Novelshub.pk

اک خزاں زدہ موسم۔۔

جسے کوئی دیکھنا چاہے

نہ خواہش ہو چھونے کی۔۔

میں اک کانچ کی گڑیا۔۔

میں بے رنگ سا آنسو۔۔

میں خزاں زدہ موسم۔۔

مگر،رکو ،سنو ،دیکھو۔۔

میں انسان بھی تو ہوں۔۔

میرے احساس کے زخمی بدن کو

نرم لفظوں کامرہم دو۔۔

میرے بے رنگ ہاتھوں کو کبھی تو
کوئی رنگ دے دو

محبت نہ سہی____

مگر اتنا ہی کردو تم۔۔

www.Novelshub.pk

فقط اعتبار کا اک لازوال پل

مجھے دے دو____!!! 🤦‍♀️ ❤

"وہ چپ تھی، بے حد چپ۔۔

'اداس تھی، نیلے سمندر میں کائی جمی ہوئی تھی۔

"آج اس کا اپائنٹمنٹ تھا"

"زاویار کا دوست تھا بہت اچھا سائکاٹرسٹ تھا۔ اس نے اس سے جینی کے متعلق ڈسکس کیا تھا اور آج اسی سلسلے میں وہ لوگ اس کے کلینک آئے ہوئے تھے

سکندر اس کے دائیں اور زاویار بائیں طرف بیٹھا تھا

"وہ نیلے رنگ کے بڑے بڑے پھولوں والے لانگ فراک میں ملبوس تھی"

"ہاتھوں پر سفید رنگ کے دستانے تھے"

"فراک اتنا لمبا تھا کہ صرف جوتے ہی نظر آرہے تھے"

"اپنے سنہری بالوں پر گہرے نیلے اور سفید رنگ کی گول ہیٹ پہنے وہ اداسی کا مجسمہ لگ رہی تھی"

www.Novelshub.pk

"صاف شفاف کسی بھی قسم کی آرائش سے پاک چہرہ انتہائی دلکش اور حسِین تھا۔وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اگر وہ نہ بھی بولتی تو کوئی بھی اس پر فدا ہو جاتا

"زاویار جو پہلے اندر کچھ بات کرنے گیا تھا اب واپس آکر اس نے سکندر کو اشارہ کیا"

"انہوں نے پیار سے اسے دیکھا اور چلنے کا اشارہ کیا"

"وہ کسی مورت کیطرح ہی بے تاثر چہرے کے ساتھ اٹھ کر ان دونوں کیساتھ چل پڑی

اس کے اندر قیامت برپا تھی۔ مگر اس میں مزاحمت کرنے کی جرآت نہی تھی۔

وہ ان کے ساتھ گھسیٹتی جارہی تھی۔

"کیا نام ہے آپکا؟؟؟؟

"ڈاکٹر حیدر جن کو پہلے ہی زاویار اس کی کنڈیشن بتا چکا تھا' نے اس کی جانب دیکھا جو بے حد مضطرب لگ رہی تھی جیسے ابھی وہاں سے بھاگ جائیگی۔

"ان کے اسطرح صرف اس سے مخاطب ہونے پر اس نے اڑی رنگت سے پہلے انہیں اور پھر سکندر کو دیکھا'

"بب۔۔بابا۔۔؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ بد حواسی سے انہیں پکار کر بولی"

"سکندر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا۔اس کی شخصیت مسخ ہو کر رہ گئ تھی۔

"پہلی بار اس نے انہیں بابا کہہ کر بلایا تھا

جیسے وہ انہیں مدد کیلیے پکار رہی ہو"

"بیٹا نام بتاؤ اپنا شاباش"

"انہوں نے جیسے پچکارتے ہوئے اسے کہا"

"مگر وہ پلکیں جھپک جھپک کر اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرتی رہی"

"اس کے ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے"

"بابا۔۔ مم۔۔ مجھ۔۔ مجھے جج۔۔ جانا ہے"

"وہ اٹک اٹک کر بولتی بالکل میلے میں کھوئی ہوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی"

"انہوں نے بے بس ہو کر زاویار کیجانب دیکھا۔

"میرے خیال سے آپ دونوں کو اسے میرے ساتھ اکیلے چھوڑ دینا چاہیے"

www.Novelshub.pk

"ورنہ اسطرح یہ ٹھیک طرح سے کمیونیکیٹ نہی کر پائیں گی"

"ڈاکٹر حیدر ان دونوں کیطرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولے"

"جی ضرور مگر پلیز نرمی سے بات کیجیے گا۔زاویار نے اٹھتے ہوئے التجا کی"

"ڈونٹ وری زاویار۔۔میں پورا خیال رکھوں گا"

"وہ مسکراتے ہوئے اسے تسلی دیتے بولے"

"سکندر کو بھی مجبوراً اس کے ساتھ ہی باہر آنا پڑا کیونکہ اس کے بہتر علاج کیلیے ایسا کرنا ضروری تھا۔

"ان دونوں کے باہر جاتے ہی وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے جو اپنے دونوں ہاتھ گود میں رکھے بے چینی سے ایک پاؤں مسلسل ہلا رہی تھی"

"کیا نام ہے آپکا؟؟

"انہوں نے دوبارہ اپنا سوال دوہرایا اور سامنے رکھا پیپر ویٹ ہلکا سا گھما کر جیسے اس کا دھیان ادھر کرنا چاہا مگر یہ اتنا آسان نہی تھا۔

"وہ اس کے ساتھ اکیلے میں سخت پریشانی کا شکار تھی"

"اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا بلکہ وہ بار بار پیچھے مڑ کر گلاس ڈور کے اس پار ان دونوں کو دیکھتی تھی۔

www.Novelshub.pk

"جینی۔۔۔؟؟

"ادھر دیکھو میری طرف۔۔

"انہوں نے اس بار اسے اس کے پیار کے نام سے مخاطب کیا تو وہ چونک کر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیا آپ پڑھتی ہو؟؟

"وہ اس کی خاموشی سے بنا مایوس ہوئے اب اگلے سوال کی جانب آئے۔

"اب تک کے آئے تمام کیسز میں وہ انہیں سب سے مشکل لگی"

"جو ایک لفظ بھی بولنے پر آمادہ نہی تھی۔

"وہ کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتے رہے جب وہ ویسے ہی گم صم کیفیت میں بالکل خاموش بیٹھی رہی تو انہوں نے باہر بیٹھے زاویار کو کال کی اور اندر بلایا"

"اسے صرف پروفیسر ہاشم ہی ہینڈل کر سکتے تھے اور انکا ارادہ اسے وہیں بھیجنے کا تھا۔

---

www.Novelshub.pk

"وہ گیٹ سے باہر نکلی تو سامنے ہی سیاہ کرولا کے ساتھ ٹیک لگائے، بازو سینے پہ لپیٹے وہ اپنے دھیان میں گم اس کے ہی انتظار میں کھڑا تھا۔ اس نے اپنی سیاہ کشمیری چادر سر پہ درست کی اور متوازن چال چلتی ہوئی اس کے قریب آگئی۔

"السلام وعلیکم۔۔ کیسی ہیں آپ؟؟

"اسکے قریب آتے ہی اس نے سنجیدگی سے سلام کر کے حال پوچھا"

" صبح اسے چھوڑنے وہ نہیں آیا تھا۔ آجکل وہ اکثر ہی کام کے سلسلے میں حویلی سے گم رہتا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ وہ مختصر جواب دیتی اس کا حال پوچھے بنا خود ہی دروازہ کھول کے پیچھے بیٹھ گئی"

ا"س نے بغور اسے دیکھا جو آج غیر معمولی سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

"گاڑی سٹارٹ کر کے اس نے بیک ویو مرر سے دوبارہ اسے دیکھا جو چہرے کا رخ موڑے سڑک پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی"

"رستہ خاموشی سے کٹنے لگا۔ دونوں ہی چپ تھے"

www.Novelshub.pk

"وہ تو بالکل ہی خاموش ہو گیا تھا اس دن کے بعد۔ اسے شدید قلق تھا کہ کیوں وہ اس کے سامنے عیاں ہوا اور اپنے جذبے رائیگاں کیے۔ اس پر تو کوئی اثر نہی ہوا تھا۔ شائد وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی" تبھی اس نے اس بات کو اہمیت تک نہی دی۔

"وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں غرق تھا"

"گل نے ایک نظر اسے دیکھا جو لب بھینچے بالکل سیدھا بیٹھا صرف ڈرائیو کر رہا تھا"

"یہ بولتا کیوں نہیں؟؟ میری طرف دیکھتا تک نہیں اب۔۔ آخر ایسا کیا ہو گیا؟؟

"میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں۔ ٹھیک ہے مجھے حیرت ہوئی تھی اسطرح اس کے اچانک اظہار پہ مگر برا تو نہیں لگا۔

"وہ دل میں اسی کے متلعق بات کرتی بے دھیانی میں اسی پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔

"بلاوجہ مجھ پہ اتنا غصہ کیا، ڈانٹا بھی اور پھر منایا بھی نہیں۔۔ اسے پھر سے غصہ آنے لگا۔ اس کی ہر وقت کی توجہ کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اب ذرا سی بھی کمی اسے چبھ رہی تھی۔

"خود پر جمی اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے اس نے بیک ویو سے اسے دیکھا۔ جو پتہ نہیں کن سوچوں میں گم اداس اور غمگین لگ رہی تھی۔

"آپکی پڑھائی کیسی جا رہی؟؟

"جانے کیوں وہ اسے مخاطب کر بیٹھا"

"شائد اس کی اداسی زائل کرنے کے لیے۔" جس کی وجہ سے تو وہ انجان تھا مگر شائد محبت اسی کو کہتے ہیں۔ درد دینے والے کا درد خود تو برداشت کر لیتے مگر اسے کوئی غم ہو یہ نہی سہا جاتا"

"ٹھیک۔ وہ یک لفظی جواب دے کر منہ موڑ گئی"

"وہ ناراض تھی اور اس کے منانے کی منتظر تھی۔

"وہ اس کے لیے دیے انداز پہ خاموش ہو گیا"

"اسے اب پختہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس کے اس دن کے رویے اور باتوں پہ اس سے از حد ناراض تھی۔

" چلیں گل بی بی بہت جلد آپ کی ناراضگی زائل ہو جائے گی۔ وہ کرب سے سوچتے ہوئے دل میں اس سے مخاطب ہوا۔

" گل نے غور کیا کہ اب وہ اس کا نام نہی لیتا تھا بلکہ صرف آپ کہہ کر کام چلا لیتا تھا۔

"اسے غصے کی شدت سے رونا آنے لگا"

" آخر وہ کیوں اسطرح کر رہا تھا اس کے ساتھ ؟؟ عزت تو وہ اب بھی کرتا تھا،"سب کچھ بظاہر ٹھیک تھا مگر کچھ بھی ٹھیک نہی تھا۔

www.Novelshub.pk

"پلیز تیز چلائیں گاڑی۔ سر میں درد ہو رہا میرے۔۔

"وہ چیخ کر بولی تو شاہ زین پھر سے اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔

"وہ شدید غصے میں لگ رہی تھی۔

"اس نے سر ہلا کر گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔

"وہ آنکھوں میں آئے آنسو پلکیں جھپک جھپک کر روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔

"اس سے اس کی یہ بے رخی برداشت نہی ہو رہی تھی۔

"وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ محبت جیسے روگ میں مبتلا ہو چکی ہے" جانے کب سے ؟؟

"وہ دیکھتا بھی نہیں ہے پکارتا بھی نہیں"

"یہ کیسی جنگ ہے جس میں وہ ہارتا بھی نہیں!!!!

"اس نے تھک کر سر پیچھے ٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔

"دونوں ہی شدید غلط فہمی کا شکار تھے

www.Novelshub.pk

مگر اپنی اپنی انا میں دونوں ہی پہل کرنے سے گریزاں تھے۔

"آیئے مادام۔۔پلیز آپ ہی کا گھر ہے۔۔

ضیغم نے مزاحیہ انداز میں اس کے لیے خود دروازہ کھول کر دونوں بازو پھیلا کر اسے آنے کا اشارہ کیا جس پر وہ کھکھلا کر ہنسی، کسی نے یہ منظر بغور ملاحظہ کیا تھا۔

وہ آج بہت دنوں بعد اس طرف آئی تھی، افشیں کی شادی کو تقریباً تین ماہ ہونے والے تھے،، اس دوران وہ دو سے تین بار حویلی آئی تھی۔ شادی کے بعد وہ بہت نکھر گئی تھی۔ سنجیدگی کی جگہ خوش مزاجی نے لے لی تھی ۔وہاج کی سنگت نے اس پہ ایک الگ ہی بہار دکھائی تھی۔

سبھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔

گل دوپہری کے امتحانات ہونے والے تھے وہ ان میں مصروف رہتی، زاویار ہاسپٹل ہوتا تھا اس نے لاہور سے اپنا ٹرانسفر نوشہرہ کروالیا تھا۔

www.Novelshub.pk

ضیغم اور زارون کی بھی یونیورسٹی کی مصروفیات ہوتی تھیں مگر ضیغم کو بریرہ کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی تھی تبھی جیسے ہی کچھ فری ٹائم ملا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ بہت دنوں سے ادھر نہی آئی تھی۔۔ آج آخر کار وہ خود اسے لینے پہنچ گیا تھا تو مجبوراً اسے آنا ہی پڑا کیونکہ ضیغم کو وہ کبھی انکار نہی کر پاتی تھی۔

افففف۔۔ پورے جوکر ہو تم۔۔ وہ ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے بولی

شکریہ مادام ذرہ نوازی ہے آپکی۔۔

وہ اسی انداز میں ہلکا سا سر خم کیے بولا

اوہو۔۔ زہے نصیب۔۔ بریرہ بی بی آئی ہیں

غازیان سیڑھیاں اترتے طنزیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا جو جاتی سردیوں کی نرم گرم ڈھلتی دوپہر میں ہلکے بادامی رنگ کا سادہ سا کاٹن کا سوٹ پہنے جس پر شکنوں کا جال بچھا تھا، بالوں کا ڈھیلا سا بن بنائے بے نیازی سے آرام دہ انداز میں دیوار کیساتھ ٹیک لگائے کشن پہ بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے ساتھ ہی وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی البتہ اس کے طنز پہ کچھ نہی بولی۔

غازیان اس کے چپ رہنے پہ خود بھی عین اس کے سامنے صوفے پہ ایک بازو پیچھے پھیلائے بیٹھ گیا اور گہری نظروں سے اسکا جائزہ لینے لگا۔ جو اس کی موجودگی میں شدید الجھن کا شکار تھی۔ ضیغم کو ان دونوں میں ہونے والی سرد جنگ کی کچھ خبر نہی تھی۔

www.Novelshub.pk

جی بھائی دیکھیں ذرا۔ اتنی منتیں کروائیں میڈم نے اور تب جا کے آنے پہ راضی ہوئیں۔

ضیغم اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا جبکہ غازیان اس کی بات پہ سر ہلا کے دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا جو انگلیاں چٹخاتے اب جانے کو پر تول رہی تھی۔

تم بھی پاگل ہو ضیغم۔ ایسے نخریلے لوگوں کے نخرے کیوں اٹھانے جن کو آپکے خلوص اور محبت کی کوئی قدر ہی نہیں۔

وہ بات ضیغم سے کر رہا تھا اور دیکھ اسے رہا تھا۔

وہ اس کے طنز پہ دل ہی دل میں تلملا رہی تھی۔ آخر زچ ہو کے اسے دیکھا جو مسلسل اسے ہی نگاہوں میں قید کیے مزے سے بیٹھا تھا۔

ضیغم اوپر چلیں؟؟؟

اس نے اسے مکمل طور پہ نظر انداز کر کے پوچھا تو وہ اس کے اسطرح کہنے پہ سلگ کر رہ گیا۔

ہاں یار چلو۔۔ اوپر ٹھنڈی ہوا چل رہی وہیں بیٹھ کے چائے کا مزہ لیتے ہیں۔

وہ فوراً ہی تیار ہو گیا۔

او کے میں پھر اوپر جا رہی تم چائے لے آؤ پلیز۔

www.Novelshub.pk

وہ کہتے ہوئے اٹھ کر بنا اس کی طرف دیکھے سیڑھیاں چڑھ گئی

وہ لب بھینچے چپ چاپ وہیں بیٹھا رہا

غازی بھائی میں چائے بناتا ہوں آپ بھی اوپر جائیں اور اسے کمپنی دیں ذرا تب تک۔

ضیغم نے اسے کہا اور خود اس کی سنے بنا ہی باہر نکل گیا

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور نپے تلے قدموں سے اوپر آ گیا

افففف۔۔ بہت ہی طنزیہ ہیں یہ غازی لالا۔

حد ہوتی ہے ویسے۔ عجیب کھڑوس انداز

وہ ریلنگ سے نیچے جھانکتی اس کی ہی برائیوں میں غرق تھی اسے خبر ہی نہی ہوئی وہ کب اس کے عین پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا تھا اور انتہائی سکون و صبر سے اپنے بارے میں اس کی گوہر افشانیاں سن رہا تھا

وہ اپنے دھیان میں پلٹی تو اسے اپنے اتنے قریب اور ایک دم سامنے دیکھ کے ہلکی سی چیخ مار کے پیچھے ہوئی۔

پھر دل پر ہاتھ رکھ کے اسے دیکھا

آ آپ۔۔ تو نیچے تھے

وہ بوکھلاہٹ میں بے تکا سا بولی

وہ بنا جواب دیے چپ چاپ ویسے ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

وہ آج اس کے اسطرح مسلسل خود کو دیکھنے پہ شدید کنفیوز ہو رہی تھی

آخر وہ خود ہی اس کے ساتھ سے گزر کے جانے لگی جب اس کی بوجھل اور گھمبیر آواز نے اس کے قدم جکڑے

اس انکار کی وجہ ؟؟؟

وہ اس کے پیچھے سے بولا

اس نے مڑ کر اسے دیکھا

وہ کچھ بڑھی شیو کیساتھ تھکا تھکا سا لگا

کک۔۔ کونسا انکار ؟؟

وہ جان کے انجان بنی۔

شکر ہے اس وقت کوئی بھی موجود نہی تھا۔

تم اچھی طرح جانتی ہو بریرہ پھر یہ انداز کیوں ؟

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا

www.Novelshub.pk

غازی لالا۔۔میں۔۔

وہ بولنے ہی لگی تھی جب اس کا غضبناک انداز دیکھ کے دوبارہ چپ ہو گئی جو اس کے لالا کہنے پہ گھور کے دیکھ رہا تھا۔

ایک ماہ پہلے غازیان نے گل افشیں کے ذریعے اپنی پسند کا انکشاف کرتے ہوئے بریرہ کیلیے پیغام بھجوایا تھا۔

سبھی بے حد خوش تھے۔غازیان ایک پڑھا لکھا اور نہایت سلجھا ہوا انسان تھا ہاں دونوں میں عمروں کا فرق تھا مگر پھر بھی یہ کوئی اتنی بڑی بات نہی تھی۔

بریرہ اور وہ دونوں ایک ساتھ سجتے تھے۔ابھی بات بڑوں تک نہی گئی تھی۔پہلے وہ اس کی رائے جاننا چاہتا تھا تبھی آگے کچھ سوچا جا سکتا تھا۔وہ شادی میں زبردستی کا قائل نہی تھا۔ہاں وہ نک چڑھی حسینہ اس کے دل پہ براجمان ہو گئی تھی مگر شادی جیسے اتنے اہم فیصلے میں دونوں فریقین کی مرضی ضروری تھی اسی لیے اس نے گل افشیں کے ذریعے پچھوانے کا فیصلہ کیا تھا مگر جھٹکا اسے تب لگا جب بریرہ نے سنتے ہی صاف انکار کر دیا اور وجہ بھی کوئی نہی بتائی۔

اس کے بعد کتنی ہی بار سب نے اس سے انکار کی وجہ بھی پوچھی مگر وہ اپنی ضد پر بضد تھی کہ اسے صرف غازیان سے شادی نہی کرنی۔

www.Novelshub.pk

اسے یہ سب سن کے شدید دکھ ہوا تھا آخر انکار کی وجہ بھی تو ہو چلو وہ پیچھے ہٹ جاتا مگر اس نے تو آنا ہی چھوڑ دیا تھا اور آج وہ ایک ماہ بعد آئی تھی وہ بھی اسلیے کہ اسے لگا تھا کہ وہ باہر ہو گا۔

ضیغم کو پسند کرتی ہو؟؟؟

وہ ایک دم بولا

جی؟؟؟ وہ حیران ہوئی تھی

نہیں،، بالکل بھی نہیں۔ آپ کیسے ایسا سوچ سکتے ہیں؟؟

اسے اب غصہ آیا تھا

وہ مجھ سے چھوٹا ہے اور میرے بھائیوں جیسا ہے

وہ جانے کیوں اسے وضاحت دے گئی تھی

تو پھر؟؟

وہ کچھ مطمئن ہوا تھا

"بس۔" مجھے نہی کرنی شادی وادی"

"وہ سر جھکائے عجیب سے احساسات کا شکار ہو گئی"

www.Novelshub.pk

"وہ زاویار کو بھی نہی چاہتی تھی اور غازیان جب سامنے آتا تو دل اس کی جانب بھی اب کھینچنے لگا تھا"

"اس کی مقناطیسی چمکتی آنکھیں، جن میں اسے اپنا عکس صاف نظر آتا تھا اور دل چاہتا تھا کہ وہ اس کے آس پاس ہی رہے مگر یہ نہ محبت تھی نہ پسند، پتہ نہیں یہ کونسی کیفیت تھی وہ خود نہی جانتی تھی۔

"شادی نہیں کرنی یا مجھ سے نہیں کرنی؟؟

"وہ ایک دم ہلکا پھلکا ہو گیا تھا ضیغم کا سن کے، اور اب اس کے ساتھ ہی ریلنگ سے ٹیک لگائے اس کا گلابی چہرہ دیکھنے لگا جو چہرے پہ پڑتی ہلکی سی دھوپ میں ہونٹ چباتی اس سے کتراتی ہوئی لگ رہی تھی"

"آپ بہت سڑیل ہیں"

"بالا آخر وہ بولی"

"وہ اس کی بات پہ بے ساختہ مسکرا دیا"

"تو کیا یہ وجہ تھی انکار کی؟؟

"اس نے اس کے جھکے سر پہ ہلکا سا انگلیوں سے ٹچ کیا"

"اور آپ ڈانٹتے بہت ہیں اور وہ بھی صرف مجھے،،

"اس کا ایک اور شکوہ تیار تھا"

www.Novelshub.pk

"اور؟؟

"وہ اب دونوں بازو سینے پر لپیٹے عین اس کے سامنے آکر دلچسپی سے اسے دیکھ کر بولا جو اس کے اسطرح متوجہ ہونے پہ پزل سی ہو گئی۔

"اور آپ ہنستے نہیں"

"وہ سٹپٹاتے ہوئے بولی"

"اور؟؟؟

"وہ اب کے ہنستے ہوئے بولا"

"اور،،وہ حیران سی سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی جو شائد دوسری بار اس کے سامنے یوں کھل کے ہنسا تھا"

"اور بہت پیارا لگ رہا تھا"

"اور آپ۔۔"آپ خشک مزاج انسان ہیں"

'بندہ ذرا رومانٹک بھی تو ہوتا ہے"

"وہ اب کے اس کی ہنسی میں کھوئی اٹک اٹک کر بولی"

"اور؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا"

"اور بس۔۔۔

"وہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہونے لگی"

"اگر تمہارا ساتھ مل جائے تو،،،

"وہ کہتے کہتے رکا"

"تو؟؟؟

"وہ متجسس ہوئی"

"تو نہ میں سڑیل رہوں گا"

"نہ خشک مزاج"

"نہ سخت گیر"

"نہ سنجیدہ"

"وعدہ کرتا ہوں"

www.Novelshub.pk

"وہ نرم گرم نگاہوں سے اسے دیکھتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا"

"تمہارے لیے بدل جاؤں گا بریرہ اگر تم ہاتھ تھامو؟؟

"بدل دو مجھے اور اپنے رنگ میں رنگ لو"

"بتاؤ دو گی میرا ساتھ مجھے بدلنے میں؟؟

"وہ مسکراتی آنکھوں سے اس کیجانب اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا"

"تو وہ کسی ٹرانس میں آتے ہوئے اس کی چوڑی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ گئی جو اس نے نرمی سے دبا کے چھوڑ دیا'

"تھینک یو۔۔

"وہ گھمبیر انداز میں بولا"

"وہ سر جھکائے ویسے ہی کھڑی تھی"

"اس پل اس کی آنکھوں میں دیکھنا سب سے مشکل تھا"

"مم۔۔ میں جاؤں اب؟؟

"وہ شرم سے بوجھل پلکیں گرائے بمشکل بولی تو اس کا یہ شرمیلا سا روپ دیکھ کر وہ مبہوت سا رہ گیا"

www.Novelshub.pk

"اپنے سوال کے جواب میں خاموشی محسوس کر کے اس نے گھنیری پلکیں اٹھائیں تو اسے خود کو ہی دیکھتے پایا"

"آپ پلیز مجھے کنفیوز مت کریں"

"وہ اٹک اٹک کر بولی"

"آپ ہوتی ہی کب ہیں جناب ؟؟

"وہ شرارت سے بولا"

"میں جارہی۔وہ تیزی سے نیچے جانے کو بڑھی"

"اوکے جائیں مگر واپس میرے پاس ہی آنا ھے آپکو۔۔اور تب میں رومانٹک انداز میں آپ کو جانے سے روک لوں گا"

"وہ ہنستے ہوئے شرارت سے اسی کی باتوں کو دوہرا کر بولا"

"تو وہ بنا جواب دیے بھاگ گئی"

"نیچے اتری تو ضیغم کہیں نہی تھا"

"افففف۔۔کیا واقعی یہ غازی لالا تھے ؟؟؟"اس نے اپنے تپتے گلابی گال دونوں ہاتھوں سے تھپتھپائے اور بنا رکے اپنے پورشن کیطرف آگئی۔۔اب مزید اس میں سکت نہی تھی کہ وہاں ٹھہرتی۔

www.Novelshub.pk

"مگر جو بھی ہوا تھا وہ ٹھیک ہوا تھا"

"وہ بے حد مطمئین تھی اپنے اس فیصلے پر"

"اسے ایسا ہی ہمسفر چاہیے تھا"

"بیشک اللہ جو بھی کرتا بہترین کرتا ہے بس ہم ہی سمجھ نہیں پاتے۔

"وہ اب مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سوچ رہی تھی"

"آگے کا سفر یقیناً بہت خوبصورت ہوتا یہ ہی سوچتے وہ بستر پہ دھپ سے گری اور آنکھیں موند لیں"

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 13

"آج اس کا پروفیسر ہاشم کیساتھ اپائٹمنٹ تھا۔

"تین ماہ قبل جب وہ ڈاکٹر حیدر کے کلینک بیٹھی تھی تو اس کی حالت سے وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ یہ کیس انکے لیے نہیں بلکہ اسے صرف پروفیسر ہاشم ہی ہینڈل کرسکتے ہیں" جو ایک بہت بڑے مذہبی اسکالر ہونے کیساتھ بہت ہی سمجھدار سائکاٹرسٹ بھی تھے" اور یہ دونوں شعبے ہی انکا جنون تھے۔ تبھی انہوں نے انہیں کال کی تھی

www.Novelshub.pk

مگر یہ سن کے انہیں پریشانی ہوئی تھی کہ وہ اپنے کسی کورس کے سلسلے میں دوماہ سے لندن تھے اور ایک ماہ بعد واپسی ممکن تھی۔

"یہ تین ماہ جسطرح سکندر ابراہیم نے کاٹے یہ وہ ہی جانتے تھے۔ جینی کی حالت دن بدن مزید بگڑتی جارہی تھی ۔وہ نہ تو کسی سے ملتی تھی نہ بات کرتی تھی۔ "بلکہ اب وہ واپس جرمنی جانے کی ضد کرتی تھی" جہاں وہ برسوں صرف ایک کمرے تک محدود رہی تھی" تبھی اس کی بیماری کبھی ظاہر ہی نہ ہو سکی تھی۔

" مگر وہ اسے کیسے اور کسطرح واپس بھیجتے؟؟ اس کے پاکستان آنے کے ٹھیک دس دن بعد انہیں کسی انجان نمبر سے کال آئی تھی کہ لاراڈیوڈ اپنے ہی فلیٹ میں مردہ حالت میں پائی گئی ھے۔ "چونکہ لاسٹ ڈائل میں انہی کا نمبر تھا"" اسلیے ہاسپٹل والوں نے انہیں ہی کال کر کے آگاہ کر دیا تھا۔

"خوبصورت، طراحدار اور ایک خود غرض عورت اپنے انجام کو پہنچ گئی تھی۔

" سکندر کو افسوس ہوا تھا۔ اس اجنبی عورت کی موت پہ۔

" مگر جینی انہیں واپس اسی مدعے پر لے آئی تھی۔ وہ اس کے لیے بے حد پریشان تھے مگر سوائے انتظار کے کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

" اور آج پروفیسر ہاشم سے انکی اور جینی کی پہلی ملاقات ہونے جارہی تھی۔

www.Novelshub.pk

"وہ جینی کیساتھ اس عالیشان آفس کی انتظار گاہ میں بیٹھے تھے" جب ریسیپشن پر موجود لڑکے نے نہایت شائستہ انداز میں انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا" تو وہ جینی کو ساتھ چلنے کا کہتے انکے روم کیطرف چل دیے۔" آج وہ اکیلے ہی آئے تھے"" زاویار مصروفیت کی بنا پر نہی آ سکا تھا۔

"وہ خاموشی سے اٹھی اور گھسٹتے قدموں سے ان سے ذرا فاصلے سے ماربل کے سفید چمکتے فرش پر چلنے لگی۔

"آج اس نے منی چاکلیٹی اسکرٹ کے نیچے سکن لیگی پہنی تھی، سکن فل بازوؤں اور بند گلے والی شرٹ پہنے آج وہ اپنے سنہری بالوں کو صرف پونی باندھے آئی تھی۔" وہ ہمیشہ پورے کپڑے پہنتی تھی اور یہ ہی چیز اس میں کشش کا باعث تھی۔" کیونکہ وہ غیر مسلم تھی اور آزاد ملک کی باسی تھی مگر پھر بھی وہ اپنے پہناوے اور رویے سے مسلمان لگتی تھی۔

"وہ دونوں آگے پیچھے انکے لگژری مگر سادگی اختیار کیے کمرے میں داخل ہوئے"

"جینی کا سر بالکل جھکا ہوا تھا۔

"سکندر نے پورے کمرے پر تفصیلی نگاہ ڈالی۔ ہر چیز بے حد قیمتی مگر نفاست لیے ہوئے تھی۔

"کمرہ کافی کشادہ اور فل کارپٹڈ تھا۔

"دروازے کی داہنی دیوار کے ساتھ نیلے رنگ کے چمڑے کے آرام دہ صوفے پڑے تھے"

www.Novelshub.pk

"صوفوں کے آگے لکڑی کی بھاری مگر سادہ ڈیزائن کی بڑی سی بادامی رنگ کی میز پڑی تھی۔ جس پر چار درمیانی سائز کے کانچ کے باؤل پڑے تھے۔ جن میں مختلف قسم کی چاکلیٹس، میوہ، اور ٹافیاں تھیں۔

"انہیں ایک اسکالر کے آفس میں یہ سب دیکھ کے عجیب لگا۔

"کمرے میں آمنے سامنے دو بڑی کھڑکیاں تھیں۔ایک صوفے کے پیچھے جہاں سے باہر کا تمام منظر نظر آتا تھا" اور ایک انکی کرسی ٹیبل کے پیچھے جو سڑک کیجانب کھلتی تھی۔ مگر اس وقت اس پہ بادامی رنگ کے پردے گرے ہوئے تھے۔

"پروفیسر ہاشم جو کے پچپن سال کے قریب

آنکھوں پر ہلکے نیلے رنگ کا نظر کا چشمہ لگائے بک ریک کے قریب کھڑے کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے۔

"ان کے چہرے پر سجے نیلے رنگ کے چشمے سے سکندر کو اندازہ ہوا جیسے انہیں یہ رنگ بے حد پسند تھا کیونکہ کمرے میں بھی ہر چیز میں نیلا تاثر تھا جو نگاہوں کو تازگی اور ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔

"السلام وعلیکم۔" انہوں نے کچھ ہچکچا کر سلام کیا تو انہوں نے ہلکا سا چونک کر انہیں دیکھا۔

"اوہ۔۔وعلیکم السلام سکندر صاحب آئیں بیٹھیں پلیز۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ فوراً ہی پر جوش انداز میں انکے سلام کا جواب دیتے متوجہ ہوئے" اور اپنی اس نظر کی عینک کو درمیان میں سے کھول کے بغور جینی کو دیکھا جو وہاں آ کے بالکل بھی خوش نہیں لگ رہی تھی۔

"یہ میری بیٹی ھے جینیفر ابراہیم۔ انہوں نے انہیں اس کیجانب متوجہ دیکھ کر اسکا تعارف کروایا"

"جینیفر ابراہیم ؟؟

"انہیں اس کے نام پہ تعجب ہوا تھا"

"جی۔۔ میری بیوی عیسائی تھی اور میری ان کے ساتھ لو میرج تھی۔

"انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے قدرے شرمندگی سے کہا۔

"اووو۔۔ لو میرج۔۔ وہ مزاحیہ انداز میں ان کی بات دوہرا کر بولے تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیے۔

"تو۔۔ مس جینیفر کیسی ہیں آپ ؟؟؟

"وہ اب کے اس کی طرف دیکھ کر مخاطب ہوئے۔

"اس نے ایک نظر انہیں دیکھا اور سر ہلا کر جواب دیا۔

"لفظوں کے معاملے میں کافی کنجوس ہیں آپ ؟؟؟

"وہ پھر سے اسے مخاطب کر کے بولے۔

www.Novelshub.pk

"سکندر کو انکا ہلکا پھلکا انداز دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا۔

"یہ تو بالکل ٹھیک ہیں تو آپ انہیں یہاں کیوں لائے ہیں؟؟

"وہ اس کی کیس فائل پڑھتے ہوئے ایک دم سر اٹھا کر حیرت سے بولے"

"جی؟؟؟انہیں انکے اسطرح کہنے پہ ان سے بھی زیادہ حیرت ہوئی۔

"ہاں بھئی۔۔یہاں لکھا ھے کہ بچی صفائی ستھرائی کی شوقین ہے ہر چیز کو صاف رکھتی ہے۔

"وہ اس کی کیس ہسٹری کو پڑھتے ہوئے بولے"

"جی۔۔سکندر نے یک لفظی جواب دیا""کیونکہ انہیں وہ پروفیسر لگ ہی نہی رہے تھے۔۔انہیں اپنا یہاں آنا بیکار لگا تھا"

"صفائی تو نصف ایمان ہے میاں۔پھر اگر وہ ایک غیر مسلم ہو کر ایسے آزاد ملک میں رہ کر جہاں ہر شخص خود مختار ہے،"خود کو اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھتی ہے تو اس میں کیا مضائقہ ھے؟

"وہ لطیف سا طنز کرتے ہوئے ہلکا سا مسکرائے تو سکندر کو ان کا مدعا اب سمجھ آیا تھا۔

"وہ ذو معنی گفتگو کیساتھ بڑی گہری باتیں کرتے تھے۔

www.Novelshub.pk

"آپ بالکل بجا ہیں پروفیسر صاحب مگر صفائی ستھرائی حد سے تجاوز کر جائے تو وہ بیماری کہلاتی ہے۔ یہ کسی سے ملتی نہیں، بولتی نہیں بھیڑ سے ڈرتی ہے پلیز کچھ حل بتائیں میں اپنی بیٹی کو اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ بہت امید لے کر آیا ہوں آپکے پاس۔

"وہ بے بسی سے اس کی حالت بیان کرتے بولے تو وہ جو بغور انکی بات سنتے جینی کو بھی گاہے بگاہے دیکھ رہے تھے ان کی بات کے اختتام میں ہلکا سا مسکرائے "پھر میز کے نیچے تھوڑا سا جھک کر کچھ نکالا "اور دوبارہ سیدھے ہوئے۔ "ان کے ہاتھ میں دستانے تھے جو وہ اپنے ہاتھوں پہ چڑھانے لگے اس دوران وہ بس مسکرا کر دونوں کیجانب دیکھ لیتے۔

"پھر انہوں نے صفائی کے متعلق ایک انگلش بک اپنے دستانوں میں قید ہاتھوں سے اٹھائی اور اس کی طرف بڑھائی۔ تو وہ جو اس دوران بالکل جامد و ساکت بیٹھی تھی کتاب پر نظر پڑتے ہی کچھ دلچسپی سے متوجہ ہوئی"

"جینی۔۔ آپ وہاں بیٹھ کے اس کا مطالعہ کر سکتی ہو جب تک آپکے بابا یہاں ہیں۔

"انہوں نے پر شفقت انداز میں اسے مخاطب کیا اور کتاب اس کی جانب بڑھائی جو اس نے بڑے آرام سے ہاتھ آگے کر کے پکڑ لی۔ کیونکہ انکے ہاتھ بھی دستانوں میں تھے۔ پھر وہ اٹھی اور پیچھے رکھے صوفے پر جا کے بیٹھ گئی۔

www.Novelshub.pk

"سکندر بہت حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔" انہیں یقین نہی آیا کہ وہ ایک اجنبی کی اسطرح بلا چوں چرا اس بات مان جائیگی۔۔

"پروفیسر ان کی حیرت پر مسکرائے تھے"

"مریض کو کبھی بھی اس مرض کا احساس دلا کر ٹیس مت کریں" بلکہ پہلے اس کی ہاں میں ہاں ملا کے اسے ایزی کریں۔" اس کے دل کا غبار نکلنے دیں تب ہی وہ خود اپنے علاج پر آمادہ ہو گا۔ زور زبردستی سے معاملے صرف خراب ہوتے ہیں۔

"وہ تحمل و بردباری سے انہیں سمجھاتے ہوئے بولے۔

"جینی صرف او سی ڈی پیشنٹ نہیں ہے" بلکہ اس کے ساتھ وہ شیزوفرینیا(Schizophrenia) کی بھی مریض ہے۔

"اب کے انہوں نے سنجیدگی سے ایک نظر اسے کتاب پڑھتے دیکھ کر ان پر انکشاف کیا۔

"شیزوفرینیا؟؟؟ یہ کونسی بیماری ہے ؟؟

"وہ اس بیماری سے بالکل انجان تھے"

www.Novelshub.pk

" یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جو ڈپریشن سے ہوتی ہے۔ اسے اگر Silent killer کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ کبھی بھی ایک دم ظاہر نہی ہوتی" بلکہ کبھی کوئی ایسی بات جو مریض کو ناگوار گزرے یا کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جس سے یہ بیماری واضح ہو۔

"انہوں نے اس کی تھوڑی سی تفصیل بیان کی"

"مگر پروفیسر صاحب جینی کو کیا ڈپریشن ہو سکتا؟؟

"وہ الجھن کا شکار تھے"

"وہ ان کی بات پہ مسکرا کر سر ہلانے لگے"

"سب سے بڑا ڈپریشن تو یہ تھا کہ وہ ایک بروکن فیملی سے تعلق رکھتی ہے۔

"انکی بات پر وہ بے حد پریشانی کا شکار ہو گئے"

"تو پھر اس کا علاج کیا ہے اور جینی کو کن وجوہات کی بنا پر ایسی مہلک بیماری ہوئی؟؟

"وہ جلد از جلد بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتے تھے" تا کہ اس کا علاج جلد کیا جا سکے۔

www.Novelshub.pk

"دیکھو سکندر۔۔"جس ملک میں جینی کی پیدائش ہوئی"جن حالات میں وہ رہی"ایسے حالات میں اس بیماری کا شکار ہونا کوئی خاص بات نہیں۔کیونکہ ہم مسلمانوں میں اس کے امکانات ایک فیصد ہیں اس کی وجہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا جبکہ غیر ممالک اس بیماری کا شکار کم از کم پندرہ فیصد لوگ ہیں۔۔

"اب علاج کی شروعات سب سے پہلے اسکے مذہب سے کرو تاکہ اسے اسی حساب سے ٹریٹ کیا جاسکے۔

"وہ بے حد تحمل مزاجی اور سکون سے انہیں مدعا سمجھانے لگے تو سکندر کو اس پل لگا کہ ڈاکٹر حیدر نے بالکل ٹھیک آدمی کے پاس انہیں بھیجا تھا"کیونکہ انہیں یہاں آکے ایک نئی امنگ پیدا ہوگئی تھی۔

"آج کیلیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ جینی اب بور لگ رہی۔۔

"وہ شفقت سے اسے دیکھتے مسکرا کر بولے جواب واقعی بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی"مگر پروفیسر ہاشم شائد اسے پسند آئے تھے تبھی ابھی تک اس نے جانے کی ضد نہی کی تھی"

"انہوں نے بھی مڑ کر اسے دیکھا تو مسکرا دیے"

"جی پروفیسر صاحب بہت جلد آپ سے دوبارہ ملاقات کرونگا اب۔

"وہ اٹھتے ہوئے مصافحہ کرتے بولے تو انہوں نے بھی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا"

"جینی سمجھتے ہوئے فوراً ہی اٹھ کر کھڑی ہوگئی"

www.Novelshub.pk

"اب اسے اردو سمجھ آنا شروع ہو گئی تھی اور کچھ ٹوٹی پھوٹی وہ بول بھی لیتی تھی"

"او کے مس جینی۔۔ آپ سے جلد ملاقات ہو گی"

"اب کے انہوں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا کر ان کا دستانوں میں چھپا ہاتھ تھام گئی"

"سکندر نے یہ منظر بھی حیرت سے دیکھا"

"یہ واقعی ایک جادو تھا شائد۔۔

"بہر حال جو بھی تھا انہیں ڈاکٹر ہاشم سے مل کے بے حد اچھا لگا تھا"

"سیاہی مائل نیلے آسمان پر جگمگ کرتے تارے اور آدھا چاند بے حد خوبصورت لگ رہا تھا"

"بڑا سا سرخ اینٹوں والا ٹھنڈا صحن اور جاتی فروری کی ہلکی سی خنک راتیں جسم کو راحت بخش رہی تھیں"

"یہ دس مرلے پہ بنا سادہ مگر کافی کشادہ گھر تھا"

"بڑے بڑے چار کمروں کے آگے ماربل بر آمدہ ایک بیٹھک اور باتھ روم کچن پر مشتمل گھر بہت صاف ستھرا اور پر سکون تھا"

"میں جانتا ہوں تم کیوں حویلی چھوڑنا چاہتے ہو اب؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ صحن میں بان کی چارپائی پہ سیدھا لیٹا سیگریٹ کے کش لگاتا اداس سا آسمان کی جانب نگاہ کیے گہری سوچ میں گم تھا" اور غازیان کے الفاظ اس کے کانوں میں سر گوشیاں کر رہے تھے "

"گل دوپہری کو پسند کرتے ہو؟؟

"اس نے جب حویلی سے جانے کی بات کی تو سبھی بہت ناراض ہوئے" افراسیاب خان کو یقین نہیں آیا وہ کسی صورت اسے نہیں جانے دینا چاہتے تھے مگر وہ بھی کیا کرتا؟؟ بیشک ان کے بہت احسانات تھے اس کی ذات پر "مگر اب وہ تھکنے لگا تھا" وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کبھی کہ اس کی نظروں کے سامنے ہی وہ کسی اور کے نصیب میں لکھ دی جائے مگر جب سے اس نے اپنی محبت اس پر عیاں کی تھی" "تب سے وہ شدید بے چینی کے عالم میں تھا۔ وہ اب وہاں نہی رہنا چاہتا تھا۔ وہ شرمندہ تھا سب کو ناامید اور اداس کر کے مگر وہ اپنی پہچان کھو رہا تھا اس نزدیکی سے تو دوری ہی بہتر تھی جس میں جاں کنی کا عالم تھا۔

"مگر اسے خبر ہی نہیں ہوئی کہ اس کی محبت اب اتنی شدت اختیار کر گئی ہے کہ اس دن اس سے صرف گل ہی آشنا نہی ہوئی تھی بلکہ غازیان بھی یہ راز پا گیا تھا" تبھی اس کی حد درجہ اداسی اور کرب کو وہ جان گیا تھا اور جب اس نے حویلی چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو اس کے یقین پہ مہر لگ گئی۔

"اسے یہاں آئے آج دوسرا دن تھا۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ گاہے بگاہے چکر لگاتا رہے گا بس اب وہ خود اپنے بل بوتے پہ کچھ کرنا چاہتا تھا۔ ویسے بھی اس کا گھر حویلی سے کچھ فاصلے پر ہی تھا"

www.Novelshub.pk

"افراسیاب خان اور بی جان تو اس سے از حد ناراض تھے مگر بہت منتوں کے بعد بالا آخر وہ انہیں منا ہی چکا تھا"

"اور جب سب سے ملنے کے بعد آخر میں وہ غازیان سے ملا تو جو انکشاف اس نے کیا اس پہ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

"کب، کیسے، کہاں وہ عیاں ہوا تھا اسے خود نہی پتہ چل سکا تھا" اور وہ پورے وثوق سے اس کے چہرے پہ اپنی نظریں جمائے کہہ رہا تھا"

"نہیں غازی بھائی۔۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ھے میں تو ان کی بہت عزت کرتا ہوں"

"اس نے جواب میں شدت سے انکار کرتے ہوئے کہا"

"وہ اس کی بات پر بے اختیار مسکرایا تھا

"میں نے کب کہا کہ تم عزت نہیں کرتے ؟؟" مگر تم نے یہ نہیں بتایا کہ محبت بھی کرتے ہو؟

"وہ ذو معنی انداز میں اسے جتاتے ہوئے بولا"

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے"

"سر جھکائے جوتے کی نوک سے کچی زمین اکھیڑتے اس نے کرلاتے دل کیساتھ اس کی باتوں کی بھی نفی کی تھی"

www.Novelshub.pk

"شاہ زین۔۔تم بہت اچھے ہو یار۔۔ایک آئیڈیل انسان ہو۔اور مجھے بہت پیارے ہو بھائیوں کیطرح او کے اسلیے کبھی بھی ہمیں خود سے الگ مت سمجھنا"

"وہ پیار سے اس کا کندھا تھپتھپا کر بولا"

"اپنا خیال رکھنا میرے دوست۔میں تم سے ملنے آؤں گا بہت جلد"

"وہ اسے گلے لگا کے محبت سے بولا تو وہ بھی اداسی سے مسکرا دیا اور آج وہ اپنے گھر تھا۔تھوڑی سی زمین بھی تھی جس پر اس نے زمینداری کرنے کا سوچا تھا"

"وہ آتے ہوئے گل کو خدا حافظ کہہ کر نہیں آیا تھا ہمت ہی نہ تھی مگر اب دو دن سے ہر پل ہر جانب اس کی یاد اور اس کا ہی تصور تھا"

"ابھی تو دو دن ہوئے تھے اور یہ حال تھا""آگے کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتا تھا مگر اک عجب سی بے کلی تھی جو اسے سکون نہیں لینے دیتی تھی۔اسکے پاس یادوں میں بس ایک وہ رات تھی جس میں وہ اس کے پاس تھی بے حد پاس اور وہ لمحے اس کی زندگی کے قیمتی ترین لمحے تھے""جن کے سنگ اس نے اپنی باقی زندگی گزارنی تھی۔کیونکہ یہ تو طے تھا کہ اگر وہ نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں"

"سگریٹ جل جل کے راکھ بن گیا اور وہ سوچتے سوچتے ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔دو دن سے جاگ جاگ کے اب کب نیند آئی پتہ ہی نہ چلا"

www.Novelshub.pk

"گزرتی رات اس کو نیند کی تھپکی دے کر غم بھی ساتھ لے گئی۔

"تیری قربتیں بھی سراب ہیں، یہ بھلا ہوا جو ملیں نہیں،،،،

تیری دوریاں بھی عذاب ہیں میری دشتِ جاں سے ٹلیں نہیں___!!

کسی آگ نے وہ دھواں دیا، مجھے دیکھنے بھی کہاں دیا

کبھی کیا لگے، کبھی کیا لگے، کسی زاویئے پہ یقیں نہیں___!!

"وہ اداس سی ریلنگ کے پاس کھڑی نیچے دیکھتے ہوئے اسے ہی سوچ رہی تھی۔

"دو دن ہو گئے تھے اسے نہیں دیکھا تھا"

"جانے کہاں تھا وہ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"کس سے پوچھتی ؟؟

"اور سب کیا سوچتے ؟؟

"اب وہ بچی نہیں تھی مگر اس کے معاملے میں یہ دل واقعی بچہ بن گیا تھا"

" آج اسے ادراک ہوا تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی تھی اور اس محبت کی جڑیں بہت گہری اور پرانی تھیں۔

" مگر جب تک اسے احساس ہوا تب تک دیر ہو چکی تھی شائد۔

"کالج بھی اسے چھوڑنے اور لینے آجکل غازی لالا جا رہے تھے اور حیرت تو اسے اس بات پر تھی کہ اس شخص کے چلے جانے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا؟؟

"کیا وہ کسی کیلیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا؟

" اسے دکھ ہوا اور آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگیں"

"سب کچھ معمول پہ تھا"

" اسے سب سے چڑ ہونے لگی تھی"

"اس خود غرضی سے نفرت ہونے لگی تھی"

"اور وہ ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ کہاں تھا؟؟

"اس کے پاس اس کا نمبر تو تھا مگر وہ کیوں اس کو فون کرے؟؟ کیا اسے اس کی یاد نہیں آئی؟؟

"وہ تو اس سے محبت کا دعویدار تھا تو پھر اب کہاں ہے وہ محبت؟؟

"اسے اس سے بھی شکوے ہونے لگے"

"آجکل اس کا دل کسی بھی کام میں نہی لگتا تھا"

"بے مقصد گھنٹوں بیٹھ کے اس کی ہر بات سوچتی رہتی تھی اور وہ رات؟؟

"اس رات کا ہر پل اس کی یاد میں محفوظ تھا"

"اس کا از حد خیال رکھنا اور اس کی شرافت سب یاد تھا اسے"

"کیسے وہ سردی اور بخار سے بیگانہ ہو کر اس کے قریب آگئی تھی اور وہ؟؟

"اس نے واقعی اس سے محبت کی تھی"" مگر اس سے بھی پہلے اس کی عزت کی تھی" تبھی اس رات من پسند شخص کے پہلو میں ہونے کے باوجود وہ اس سے دوری رکھے ہوئے تھا"

"اسے سب یاد آگیا تھا بس اسے شرمندہ نہی دیکھ سکتی تھی تبھی جھوٹ بول گئی"

"وہ جانتی تھی اس کی نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا اور عجیب بات تو یہ تھی کہ اسے کچھ بھی برا نہی لگا تھا"

www.Novelshub.pk

"وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اسے اس کی محبت دل و جان سے قبول ہے مگر وہ سنتا تب نا؟؟

"خود سے ہی اظہار کیا اور خود ہی جدا ہو گیا اور وہ اس کی یاد میں تڑپ رہی تھی ماہی بے آب کیطرح۔۔

"مگر کس سے کہتی ؟؟؟

"اس نے تھک کے ایک افسردہ سانس خارج کی اور ریلنگ سے ہٹ گئی یہ غور کیے بغیر کہ پودوں کے پاس کھڑا غازیان کب سے اسے نوٹ کر رہا تھا۔

"اس کی اداسی، مرجھایا انداز اور سنجیدہ پن سب چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے کہ وہ پگلی بھی محبت کے غم میں مبتلا ھے۔ بھلا وہ ایسی کب تھی ؟؟

"وہ تو گل دوپہری تھی جو تپتی دوپہر میں بھی ٹھنڈک کا احساس دیتی کھلتا پھول تھی مگر اب وہ پھول خود ہی مرجھا گیا تھا۔

"ایسا کیوں تھا وہ خوب جانتا تھا اور بہت جلد اس گلاب کو پانی دے کے دوبارہ ہرا ابھرا کرنا تھا"

"وہ کچھ سوچتا اور مسکراتا ہوا افراسیاب خان کے کمرے میں چلا گیا"

____

"سائکلنگ کرتا ہوا وہ گیٹ کے سامنے چند منٹ کیلیے رکا اور تھوڑا سا اچک کر اندر جھانکا"

www.Novelshub.pk

"گارڈ اونگھ رہا تھا"

"بنی چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر افسردگی سے سر جھٹک کر دوبارہ سائکل چلانے لگا مگر اس کا دل بوجھل ہو گیا تھا"

"اس دن کے بعد وہ دوبار آیا تھا مگر فلیٹ میں کوئی نہیں تھا گھنٹیاں بجا کر وہ مایوس سا واپس لوٹ جاتا۔

"پھر وہ پڑھائی میں مصروف ہو گیا اور تقریباً دس دن بعد دوبارہ آیا تو گارڈ اسے دیکھتے ہی پر جوش سا ہو گیا"

"وہ بھی سیدھا اسی کیطرف آیا کہ شائد کوئی خوشی کی خبر ہو مگر جو انکشاف اس نے کیا بنی بالکل بے دم سا ہو گیا۔

"جسے وہ لارا سمجھ رہا تھا وہ اس کی ماں تھی جو پر اسرار طریقے سے مردہ حالت میں اپنے فلیٹ میں پائی گئی تھی"

"پانچ دن بعد اس کی بدبو دار لاش باہر نکالی گئی۔"فلیٹ میں وہ اکیلی تھی اور اس کی بیٹی جینی کہیں بھی نہیں تھی ۔

"بلڈنگ میں طرح طرح کی باتیں اور مفروضے تھے مگر اسے اس سب سے کوئی سروکار نہیں تھا۔وہ جس کی تلاش میں تھا وہ کہاں گئی؟؟

"اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا"

"اسے اس سے پہلی نظر کی محبت ہوئی تھی جو حاصل نہ ہونے پہ ناسور بن گئی تھی"

www.Novelshub.pk

"اس کے بعد وہ روز وہاں آتا تھا اور سوالیہ انداز میں گارڈ کو دیکھتا تھا اور اس کا نفی میں ہلتا سر دیکھ کر مایوسی سے واپس لوٹ جاتا"

"اچھا خاصا خوش رہتا تھا وہ۔ جانے کہاں سے اسے محبت ہو گئی تھی"

"جرمنی کی سرد فضاؤں میں اداسی کی گیلی باس تھی اور ایک نوجوان خوبصورت لڑکا سردی کی پرواکیے بنا کسی کی یاد میں روز سڑکیں ناپنے آجاتا تھا"

"اس کی نیلی جامد آنکھوں میں درد ہلکورے لیتا تھا اور قدم ایک ہی رستہ چومتے تھے"

"مگر سرد موسم کب کسی کا احساس کرتے ہیں؟؟

"نہ ہوائیں پیغام دیتی ہیں کہ دیکھو ایک بار پلٹ کے پیچھے دیکھو کوئی کب سے تمہارا منتظر ہے۔

"وہ سڑک کنارے چپ چاپ بیٹھا آتے جاتے لوگوں کو خالی نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر تھکے ہوئے قدموں سے اوجھل ہو گیا

اس کی یک طرفہ محبت کا انجام جدائی تھا"

What is Schizophrenia ???

www.Novelshub.pk

"آج تین بعد وہ اور زاویار اکیلے ہی ان سے ملاقات کرنے آئے تھے۔ جینی جواب گل بنفشے تھی، تین دن پہلے مسلمان ہوچکی تھی اور اس نیک کام میں ڈاکٹر ہاشم کا ہی ہاتھ تھا جنہوں نے خود اسے کلمہ پڑھوایا تھا اور وہ اٹک اٹک کر ان کے پیچھے وہ کلمات دوہراتی گئی۔ اور آج وہ انہیں اس بیماری سے آگاہ کرنے والے تھے"

"شیزوفرینیا ایک ایسی بیماری ہے جو ڈیپریشن سے پیدا ہوتی ہے۔ ہم مسلمانوں میں ڈپریشن کی بیماری کو اتنا سر پہ سوار نہیں کیا جاتا کیونکہ الحمدُ للہ ہمارے پاس اپنا ڈپریشن نکالنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ وہ بہت خوبصورت انداز میں انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہے تھے اور ان کا ہر لفظ جیسے دل پہ اتر رہا تھا کسی الہام کیطرح۔

"لیکن باہر کے آزاد ممالک میں یہ چیز اسلیے اتنی مہلک ہوچکی ھے کہ انہیں سمجھ نہیں آتی وہ اس بیماری کا علاج کیسے کریں وہ اسے ختم کرنے کیلیے مزید برائی کیجانب مائل ہوجاتے ہیں جس سے مزید پریشانیوں میں گھر جاتے ہیں۔ ان کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں کہ وہ اس پہ کامل یقین رکھ کے دعا مانگیں، کوئی انہیں دن میں پانچ بار برائی سے اچھائی کیطرف نہی بلاتا۔ دین سے غافل لوگ پریشاں نہ ہوں تو کیا کریں؟؟

"وہ مزید برائی کی دلدل میں دھنستے جاتے ہیں اور انکا بیمار ذہن مفلوج ہوجاتا ہے۔

"ڈپریشن کئی وجوہات پر مبنی ہوتا ہے۔

www.Novelshub.pk

"مگر یہ بیماری ان کے دماغ کو جکڑتی ہے"" جن کا بچپن محرومی اور تنہائی میں گزرا ہو۔۔ایسے بچوں پر اس کے نقصانات زیادہ ہوتے ہیں خاص کر جب وہ اکلوتے بھی ہوں اور یہاں پر پھر ہمارا مذہب جیت جاتا ہے بیشک ہمارا دین مکمل ہے۔"وہ کچھ توقف سے دوبارہ بولے"

"زاویار اور سکندر انتہائی توجہ سے ان کا ایک ایک لفظ بغور سن رہے تھے"

"یہ انگریزوں کے رواج کہ بچے دو ہی اچھے"

"وہ شگفتگی سے بولے"

"مگر اگر آپ غور کریں کہ ہمارے مسلمان گھرانوں میں ایسا کوئی رواج نہیں وہ آج بھی اپنے دین کے مطابق چل رہے ہیں کہ معصوم جانوں کو قتل مت کرو، ہر بچہ اپنا رزق ساتھ لیکے آتا ہے اور آپ سب دیکھیں کہ یہاں ایسی بیماری کا امکان نہیں اگر ایک گھر میں پانچ بچے ہیں اور وہ پانچوں ہی آسائشات سے محروم ہیں یاماں باپ کی توجہ سے کمی ہے تو وہ سب ایک دوسرے سے شکوے شکایت کر کے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتے ہیں" مگر جہاں صرف ایک بچہ ہو گا اور اس کے ساتھ ایسے مسائل ہونگے تو وہ خود سے جنگ کرے گا اور جانے دن میں کتنی بار کرے گا کیونکہ وہ تنہا ہو گا اور تنہا انسان کب تک لڑ سکتا ہے؟

"وہ ہار جائے گا۔" مسلسل جنگ وجہد کی کیفیت اسے اندر سے کھوکھلا کر دے گی""اسی لیے غیر مسلم میں اس بیماری کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

www.Novelshub.pk

"یہ ہی مسلہ اس بچی کیساتھ ہوا ہے۔" جیسے حالات اس کے ساتھ پیش آئے اور وہ تنہا خود سے لڑتی رہی۔ کسی نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ وہ کیوں ایسے کر رہی ؟؟

"آہستہ آہستہ وہ منظر سے غائب ہوتی گئی"

"اس نے تنہائی کو اپنا دوست بنالیا" اور سارے شکوے شکایات وہ خود سے یا تنہائی سے کرنے لگی۔

"اس بیماری کی دو قسمیں ہوتی ہیں

ایک مثبت علامات

ایک منفی علامات

مثبت علامات میں وہ سب کچھ مثبت سوچتا ہے اور اسے سب کچھ بالکل ٹھیک لگتا ہے اسی لیے اس کے جلد ٹھیک ہونے کے امکانات ہوتے۔

"جب کہ منفی علامات والا مریض خطرناک حد تک منفی خیالات رکھتا ہے۔

"وہ ہمیشہ اپنے موقف پہ ڈٹا رہتا ھے اور اسے لگتا ھے کہ وہ تو ٹھیک کہہ رہا مگر لوگ اسے غلط سمجھ رہے۔

"مگر یہ بات وہ کبھی بھی کہہ نہی پاتا" "کیوں کہ اس میں سب سے پہلے مزاحمت کی حس ختم ہوتی ہے۔

"وہ سب کو دیکھتے ہوئے دل میں باتیں کرتا ھے۔

www.Novelshub.pk

"وہ انہیں ایک ایک نقطہ بتاتے دونوں کیجانب دیکھ بھی لیتے۔

" کبھی کبھی اس بیماری کو لوگ بھوت یا تعویز دھاگوں کے اثرات سے بھی تشبیہ دیتے کیونکہ اس میں مریض جو سوچتا اور تصور کرتا ہے وہ ویسا ہی ہونے لگتا ہے۔

"وہ مزید بولے"

"لیکن ڈاکٹر وہ صرف سوچنے سے کیسے ویسا ہو سکتا ہے ؟

'سکندر کو یقین نہیں آرہا تھا"

"ہمارا دماغ۔۔وہ وضاحت کرتے ہوئے بولے

"یہ ہمارے پورے جسم کو کنٹرول کرتا ھے"

"اگر کوئی شخص سالوں خود کو اس بات کا یقین دلاتا رہے کہ وہ ہوا میں اڑ سکتا ہے تو ایک وقت ایسا آئیگا کہ وہ اڑنے لگے گا"" کیونکہ اس کا دماغ اسے اس بات پہ آمادہ کریگا۔

" جیسے کہ ہم کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور وہ ہم کر لیتے ہیں"" کیونکہ ہمارا دماغ ہمیں سگنل دیتا ہے۔

"اسی طرح ایسے مریض جو سوچتے ہیں" ویسے ہی ہونے لگتا ہے کیونکہ وہ تو پہلے سے ہی پر یقین ہوتے ھیں۔۔

"اس کا علاج کیا ہے ؟؟

www.Novelshub.pk

"زاویار نے بات سمجھتے ہوئے سوال کیا"

"اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کی کسی بات کی نفی نہ کی جائے بلکہ جس وجہ اور حالات کی بنا پر وہ ایسا ہوا اور اسے یقین ہو کہ قصوروار وہ وجہ تھی تو اسے اسی جانب موڑ دیا جائے۔

"وہ اب انہیں علاج کا طریقہ بتانے لگے"

"مطلب ؟؟

"زاویار کو سمجھ نہ آئی"

"مطلب کہ اس کی بات کا یقین کریں اسے احساس دلائیں کہ آپ اس کے ساتھ ہیں" "اور جو بھی خدشات اسے لاحق ہیں اس کے مطابق آہستہ آہستہ اسے زندگی کیطرف لائیں۔ یہ کام بہت آہستہ روی سے اور صبر آزما ہے مگر وہ ٹھیک ہو گی اس کا مجھے یقین ہے۔

"وہ پورے یقین سے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولے"

"کوئی میڈیسن ؟؟

"سکندر ابراہیم جو اتنی دیر سے بالکل خاموش تھے ایک دم بولے

"اسے میڈیسن کی نہیں محبت اور وقت کی ضرورت ہے جس کی کمی کے باعث وہ اس حال تک پہنچی۔

www.Novelshub.pk

"اور اسے میرے پاس بھیجیں میں اسے دینی تعلیم دینا چاہتا ہوں۔

"انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو وہ دونوں ہی ان کی اس بات پہ بے حد خوش ہوئے۔ وہ تو خود بھی چاہتے تھے کہ گل بنفشے ان کے پاس زیادہ وقت گزارے کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ وہ ان کی بات جلد سمجھے گی۔

"انہیں امید تھی"

"انہیں یقین تھا"

"وہ ان کے پاس کافی دیر سے بیٹھا تھا۔

"آج اس نے آف کیا تھا۔

"اور خاص طور پہ افراسیاب خان سے ملاقات کرنے آیا تھا۔

"شاہ زین کو گئے ہوئے دس دن گزر چکے تھے اس دوران اس نے بس ایک بار ہی فون کیا تھا اور سب کی خیریت پوچھ لی تھی۔

"وہ آجکل زمینوں کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔

"اسی لیے حویلی آ نہیں سکا تھا۔

www.Novelshub.pk

"کیا بات ہے برخوردار۔۔؟؟ کوئی کام ہے؟؟ بہت سنجیدہ لگ رہے ہو؟؟

"انہوں نے سب کے جانے کے بعد آرام دہ حالت میں نیم دراز ہو کر اس کی طرف دیکھا جو گومگو کی کیفیت میں بیٹھا کسی الجھن کا شکار تھا اور ان کے ایک دم پوچھنے پہ گڑبڑا سا گیا۔

"جج۔جی داجان۔۔وہ فوراً ہی متوجہ ہوا

"کس بات پر پریشان ہو؟؟؟

"انہوں نے شفیق مسکراہٹ سے پوچھا"

"یوں تو انہیں اپنے تمام پوتے پوتیاں بہت پیارے تھے مگر ان سب میں غازیان سب سے عزیز تھا کیونکہ وہ بظاہر اخروٹ کی مانند سخت چھال رکھتا تھا مگر صرف وہ جانتے تھے کہ وہ بے حد حساس اور محبت کرنے والا انسان تھا۔اور آج اگر وہ پریشان تھا تو یقیناً کوئی تو بات تھی۔

"داجان۔۔اپنی گل دوپہری اب بڑی ہو گئی ہے۔

"وہ ڈائریکٹ مدعے پہ آتا ہوا بولا"

"یوں بھی اسے گھما پھرا کر بات نہیں کرنی آتی تھی۔وہ بہت صاف گو تھا"

www.Novelshub.pk

"اچھا۔۔مجھے تو بہت چھوٹی لگتی، تین سال کی نٹ کھٹ شرارتی بچی جو سارا دن اپنی قل قل کرتی ہنسی سے سب کا دل لگائے رکھتی تھی"

"گل کے ذکر پر انکا دل محبت سے بھر گیا"

"جی داجان۔وہ ہمارے لیے بیشک چھوٹی ہی رہے گی مگر اب بڑی ہو گئی ہے ڈاکٹرنی بن جائے گی۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا

"ہمم۔۔یہ تو خوب کہا بچیاں کب بڑی ہو جاتیں پتہ ہی نہیں چلتا"

"وہ ایک دم افسردہ سے ہو گئے۔

"جی۔۔داجان۔وہ میں سوچ رہا تھا کہ اب اس کا بھی سوچا جائے۔وہ رک رک کر بولتا ساتھ انکے چہرے کے تاثرات بھی جانچ رہا تھا جو نا سمجھی سے اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"میرا مطلب اگر مناسب وقت پر اچھا رشتہ مل جائے تو دیر نہیں کرنی چاہیے"

"وہ نظر چراتے ہوئے بڑی بوڑھیوں کیطرح مشورے دینے لگا"

"افراسیاب خان اس کے انداز پر بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس دیے"

"جانے وہ کیا سوچے بیٹھا تھا"

www.Novelshub.pk

"کوئی رشتہ ہے پھر تمہاری نظر میں ؟؟

"وہ اب کے سنجیدہ ہوتے بولے"

"اگر واقعی کوئی رشتہ تھا تو وہ بھی سوچتے کیونکہ گل افشیں کا رشتہ بھی غازیان کے توسط سے ہی ہوا تھا اور وہ بے حد خوش تھی۔

"شاہ۔۔شاہ زین داجان۔۔وہ نام بتاتے ڈر بھی رہا تھا مگر اب آیا تھا تو بتانا تو تھا"اس گھامڑ نے تو مرتے دم تک منہ سے نہیں پھوٹنا تھا کچھ۔اور محبت کی یہ پرائی جنگ اسے ہی لڑنی تھی۔

"وہ سر پہ ہاتھ پھیرتے دانت پیستے سوچ رہا تھا"

"شاہ زین ؟؟؟حسبِ توقع انکی حیرت بھری آواز آئی تھی"

"اپنا شاہو ؟؟؟انہوں نے دوبارہ پوچھا تھا

"جی داجان۔۔وہ مرے مرے انداز میں یقین کی مہر لگا گیا تھا۔

"ہممممممم۔۔انہوں نے ہنکارہ بھرا۔

"شاہ زین کا خیال ہی کیوں آیا تمہیں۔کیا اس نے کچھ ایسا کہا تم سے ؟؟؟

"نہیں داجان بالکل نہیں۔اس نے جلدی سے نفی کی۔کہیں بات بننے کے بجائے بگڑ جاتی۔

www.Novelshub.pk

"تو پھر؟؟؟وہ بھی جیسے بال کی کھال کھینچ رہے تھے"

"پھر یہ کہ وہ بہت اچھا انسان ہے۔ ہر ایک کا خیال رکھنے والا، سب کی عزت کرنیوالا اور سب سے بڑی بات اس کی تربیت بھی آپ ہی کے زیرِ سایہ ہوئی تو شک وشبے کی گنجائش ہی نہیں نکلتی کہ وہ طبعیت کا کیسا ہو گا؟؟اس نے نہایت مدلل انداز میں اس کی بھر پور حمایت کی۔

"وہ اس کی تمام بات سن کے بھی سوچ میں ڈوبے رہے۔

"مگر غازیان شاہو۔۔کچھ دیر بعد انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے درمیان سے ہی ان کی بات کاٹ دی۔

"داجان گل بہت شوخ و چنچل اور لا ابالی طبعیت کی مالک ھے۔اس کے ساتھ ایسا ہی تحمل مزاج انسان چاہیے جو اس کے بچپنے کو محبت سے برداشت کرے۔اور آپ تو اسے بچپن سے جانتے ہیں۔آپ کے کے دوست کا بیٹا ہے۔ہاں ہم ذات نہیں مگر بہت اچھے مزاج وعادات کا مالک ہے،"سب سے بڑی بات کہ خود دار ہے بہت۔ "خود سے کچھ کرنا چاہتا تھا تبھی یہاں سے چلا گیا۔۔

"اس سے جتنا ممکن ہو سکتا تھا اس نے اس کی ذات کو کھول کے رکھ دیا اور جواب کے انتظار میں انہیں دیکھنے لگا"

"جن کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ آیا ان کا جواب ہاں ہے یا نا۔۔

"ہمممم۔۔کہہ تو ٹھیک رہے ہو ماشاءاللہ گھر کا بچہ ہے۔تم سب کیساتھ ہی پلا بڑھا ہے بس حیرت ہوئی مجھے مگر پسند ہے مجھے وہ بہت۔۔

"بالا آخر پانچ منٹ کے طویل وقفے کے بعد ان کی سوچتی ہوئی آواز آئی تو غازیان کی جان میں جان آئی۔

"تو کیا آپکو قبول ہے پھر رشتہ ؟؟

"اس نے جلد بازی سے کام لیا"

"برخوددار۔۔ اتنی جلدی تو تمہیں اپنے رشتے کی بھی نہیں تھی جتنی شاہ زین کی ہے۔

"وہ اس کی بے چینی دیکھ کر شگفتہ انداز میں بولے تو وہ بے اختیار ہنس دیا"

"جی داجان بس اس کی خوشی واقعی زیادہ ہے۔۔

"وہ سر کھجاتے ہوئے بولا تو انہوں نے پیار سے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"مجھے تم پر پورا اعتماد ہے۔ تمہارا فیصلہ غلط نہیں۔ بس گل سے اس کی مرضی پچھوا لینا جانے وہ یہ سب پسند کرے یا نہیں۔۔

"انہیں ایک اور فکر لاحق ہوئی تھی"

"آپ فکر نہ کریں داجان سب ٹھیک ہو گا" "اور گل کی مرضی کیساتھ ہی ہو گا"

"وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولا"

"اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے اتنا بڑا معرکہ سر کر لیا تھا۔

www.Novelshub.pk

"اب اس رانجھے کو جا کے بتانا تھا جو مجنوں بن کر اپنے گھر میں اس وقت ہیر کا غم منا رہا تھا"

"وہ دل میں تین عاشقوں کو گڈ مڈ کرتے تیزی سے باہر نکل گیا"

"واحد اسلام ایسا مذہب ہے "جو ہر لحاظ سے مکمل ہے، اور جس میں کسی شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں۔

"بڑے سے ہال میں کم از کم ۱۰۰ بینچز لگے ہوئے تھے جن پر ایک قطار میں لڑکے اور دو قطاروں میں لڑکیاں بیٹھی ہوئیں تھیں"

"وہ سب جوان تھے اور کالج، یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تھے۔

"پروفیسر ہاشم کی گھمبیر آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی۔

"سب سے آخر والے بینچ پر سیاہ عبائے میں ہاتھوں پر ہم رنگ دستانے چڑھائے، چہرے کو حجاب سے کور کیے سنجیدہ مگر بھرپور توجہ کیساتھ انہیں سن رہی تھی جو خود بھی گاہے بگاہے ایک مسکراتی تسلی دیتی شفیق نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہے تھے۔

"ایک ماہ سے مسلسل وہ اس ادارے میں آرہی تھی جہاں پروفیسر ہاشم ایک گھنٹے کا لیکچر دیتے تھے۔

www.Novelshub.pk

"اس کے علاوہ اس کے ان کے ساتھ سیشن بھی مسلسل چل رہے تھے، جس کی وجہ سے اس کی شخصیت میں واضح نکھار آیا تھا۔ وہ صفائی ستھرائی کا اب بھی حد سے زیادہ خیال رکھتی تھی مگر اب اسے اس چیز کا ادراک ہو گیا تھا کہ وہ شدت پسند ھے اور اسے اپنی اس عادت پر خود ہی قابو پانا ہے۔ وہ دوبارہ بیمار نہیں ہونا چاہتی تھی"

"غفلت کی جس دلدل میں برسوں سے وہ دھنسی ہوئی تھی اب وہ اس سے باہر نکل آئی تھی۔

"وہ بھی ایک نارمل زندگی جینا چاہتی تھی اور اسی لیے اس نے پہلا قدم اٹھایا تھا اور اسے سہارا دینے والے ہاتھوں میں سب سے پہلے اس کے بابا پھر زاویار خان اور پھر پروفیسر ہاشم تھے۔

"وہ ایک بار پھر سوچوں کے دھارے پہ بہہ رہی تھی۔ وہ کبھی بھی کسی ایک جگہ پہ فوکس نہیں کر پاتی تھی۔

"اور ہم کتنے گنہگار ہیں پھر بھی ہمارا رب ہمیں دن میں پانچ بار موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کر سکیں، اور اس میں بھی رب کا فائدہ نہیں ہمارا فائدہ ہے" "رب تو بے نیاز ہے اسے ہم گنہگاروں کی عبادت کی کیا ضرورت ؟؟

"پروفیسر ہاشم کی بارعب آواز نے اسے پھر خیالات کی دنیا سے باہر کھینچا"

"وہ پوری توجہ سے اپنا دھیان انکی طرف کر کے سننے لگی"

"وہ ترجمے و تفسیر کیساتھ قرآن پاک کی بھی تعلیم لے رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

"اور جتنا جانتی جارہی تھی اتنا اسے اپنی پچھلی زندگی پر افسوس ہو رہا تھا"

"وہ اپنی ماں لاراڈیوڈ کی بھی شکر گزار تھی جس نے ایک بہت بڑا احسان کیا تھا اسے پاکستان زبردستی بھیج کر اور وہ اس کی مغفرت کیلیے دعا گو تھی۔

"کچھ دن پہلے ہی سکندر ابراہیم نے اسے اس کی موت کا بتادیا تھا۔

"اسے افسوس ہوا تھا اور بسسس۔۔۔

"لیکچر ختم ہو چکا تھا۔۔۔

"سب سٹوڈنٹس ایک ایک کر کے باہر نکلتے چلے گئے۔

"سب سے آخر میں وہ سست روی سے چلتی ڈاکٹر ہاشم کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور ہلکا سا مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"گل بنفشے۔۔ کیسی ہیں آپ اب؟؟

"ڈاکٹر ہاشم نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا اور حال پوچھا

"جی سر،، میں بالکل ٹھیک ہوں اب الحمدُللہ۔۔۔

"وہ رک رک کر نرم انداز میں بولی"

"اب وہ کافی شستہ اردو بولتی تھی۔

www.Novelshub.pk

آپکو لینے کون آئیگا؟؟؟

"انہوں نے اس کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے پوچھا"

"شائد بابا۔۔۔وہ ان کے پیچھے چلتے ہوئے سر جھکا کر بولی"

"ہمم۔۔اور آج آپ نے خود سے جانا ہے""گیٹ سے باہر اور پورے اعتماد سے چلنا ہے"

"وہ اسے کلاس سے باہر تک چھوڑ کر رک گئے اور بولے۔

"میں اک،،اکیلی کیسے؟؟؟

"وہ گھبرا کر بولی۔

"اوں ہوں۔۔۔پھر وہ ہی بات؟؟؟

"ڈاکٹر ہاشم نے ہلکا سا ڈپٹا"

"آپ اکیلی ہی اس دنیا میں آئیں تھیں نا؟؟

"انہوں نے پوچھا تو وہ زور سے سر ہلانے لگی۔

"آپ نے محتاج نہیں ہونا' کوشش کریں""پہلا قدم اٹھائیں۔

www.Novelshub.pk

"گریں گی تبھی تو سیکھیں گی"

"وہ پیار سے اسے پھر سمجھا رہے تھے"

"جج،،جی سر۔۔میں..میں کوشش کروں گی۔

"وہ جلدی سے سر ہلا کر بولی"

"شاباش۔۔آپ میری سب سے پیاری اسٹوڈنٹ ہیں اور مجھے فخر ہے آپ پہ۔۔

"وہ اس کا سر تھپک کر بولے اور پھر خدا حافظ کہتے آفس کیطرف چلے گئے۔

"وہ بھی محتاط قدموں سے ناک کی سیدھ میں چلتی ہوئی گیٹ سے باہر آگئی"اور متلاشی نظروں سے چاروں جانب دیکھا تو سامنے ہی زاویار کار کے ساتھ کھڑا نظر آیا"

"اسے دیکھ کے اسے سکون ہوا"

"اس نے بھی اسے ہاتھ ہلایا

"وہ ٹکرانے سے بچتی بچاتی اس تک پہنچی۔

"السلام وعلیکم۔۔پھولی سانسوں کیساتھ سلام کر کے وہ ہونق چہرے کیساتھ کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی"

"وعلیکم السلام" کیسی ہیں؟؟

www.Novelshub.pk

"آج اسے بنا کسی کے اکیلے گیٹ سے آتے دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

"یعنی وہ اب ٹھیک ہو رہی تھی"

"مم۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ چلیں؟؟؟

"وہ حتیٰ الامکان خود کی کیفیت پر قابو پاتے بمشکل بولی"

"وہ ہولے سے ہنس دیا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

"وہ غڑاپ سے اندر بیٹھ گئی"

"وہ بھی ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا اور ایک بھرپور نظر اس پہ ڈالی جو ماتھے پہ آئے پسینے کے ننھے ننھے قطرے صاف کرتی انتہائی کنفیوز سی بیٹھی تھی"

"کیا ہوا؟؟؟ آپ ٹھیک ہیں؟؟!

"اس نے آہستہ روی سے موڑ کاٹتے پوچھا"

".جی میں ٹھیک ہوں زاوی بھائی۔۔

"وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی"

"زاوی نام اس نے ہی ایجاد کیا تھا جو زاویار کو بے حد پسند آیا تھا۔

www.Novelshub.pk

"بھوک لگی ہے ؟؟

"اس نے پھر سے اسے مخاطب کیا،

"جی لگی ہے مگر بی جان کیساتھ کھاؤں گی۔۔وہ دھیمے سے بولی تو وہ ایک بار پھر مسکرا دیا۔وہ بھی باقی لڑکیوں کی دیکھا دیکھی نور بیگم کو بی جان ہی کہنے لگی تھی۔

"جب سے اس نے اسلام قبول کیا تھا""خوبصورت تو وہ پہلے بھی تھی مگر جو نکھار اور نور اس کے چہرے سے اب چھلکتا تھا اس کا شمار نہیں تھا۔

"زاویار کو ہمیشہ ہی ایک ان دیکھی کشش اس میں محسوس ہوتی تھی۔

"ابھی تک اس کے جذبات واحساسات سے وہ واقف نہیں تھی اور نہ ہی ابھی وہ ایسا کچھ چاہتا تھا۔

"پہلے وہ ٹھیک ہو جائے بس یہ ہی اسکی خواہش تھی"

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔

"اللہ ہو اکبر،،اللہ ہو اکبر"

"دور سے آتی اذان کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی"

www.Novelshub.pk

"اس نے پوری آنکھیں کھول کے کروٹ بدلی اور موبائل میں ٹائم دیکھا۔

"پانچ بج رہے تھے، ہلکاہلکا اندھیرا اور دھندلی سی صبح تھی۔

"سردیاں اپنے پر سمیٹنے کو تھیں مگر کھلا علاقہ ہونے کیوجہ سے صبح اور رات میں سردی کا عالم وہی تھا۔

اس نے گردن موڑ کر گل کو دیکھا جو شنیل کی موٹی رضائی میں چھپی خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔

"وہ مسکرادی اور آہستہ سے اٹھی اور باہر صحن کی طرف چل دی۔

"وہ نماز کا وضو ہمیشہ باہر صحن کے نل سے کرتی تھی۔

"باہر نکلتے ساتھ ہی سرد ہوا کے جھونکے نے اس کا استقبال کیا مگر اس سرد موسم کی تو وہ ازل سے عادی تھی۔

"اپنے گرد لپٹی بادامی چادر کو اس نے مزید لپیٹا اور آسمان کیجانب نگاہ کی"

"حی علی الصلوۃ" (آؤ نماز کیطرف)

"حی علی الصلوۃ" (آؤ نماز کیطرف)

مؤذن کی بلند اور پر نور آواز اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

"وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں سردی کی پرواہ کیے بنا چلتی ہوئی نل کیطرف آگئی اور نل کھول کر سب سے پہلے ہاتھ دھوئے۔

"رات کا جما ہوا یخ پانی اسے ٹھٹھرنے پر مجبور کر گیا مگر اس وقت جو اس کی ذہنی کیفیت تھی وہ ان سب کیفیات پر حاوی تھی۔

"حی الفلاح "(آؤ کامیابی کی طرف)

"حی الفلاح "(آؤ کامیابی کی طرف)

"اس نے تین بار کلی کی۔

"اللہ ہو اکبر "اللہ ہو اکبر "(اللہ سب سے بڑا ہے)

"اب وہ اپنے پاؤں دھو رہی تھی"

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ"

www.Novelshub.pk

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے پھر سے آسمان کیطرف دیکھا اور شہادت کی انگلی اٹھا کر دوسرا کلمہ دل میں پڑھا اور واپس کمرے میں آ گئی۔

"جائے نماز بچھا کر اب وہ نماز کی نیت کر کے کھڑی ہو گئی۔

"وہ بار بار بھول جاتی تھی"

رک رک کر پڑھتی تھی۔

"مگر وہ سچے دل سے پڑھ رہی تھی اور آنسو ایک قطار کی صورت اس کی نیلی اور کائی آنکھوں سے بہتے ہوئے چادر میں گم ہوتے جا رہے تھے۔

"اور اللہ سن رہا تھا"

"دیکھ رہا تھا"

"محسوس کر رہا تھا"

"کہ اس کا بندہ کس تکلیف میں ہے"

"وہ روتی جاتی تھی"

"اور اب اس کی نماز ہچکیوں میں گم ہو گئی تھی۔

www.Novelshub.pk

جانے وہ روتی کیوں تھی؟؟؟

"مگر اس کے بعد اسے سکون ملنا تھا"

"کیونکہ اللہ نیت دیکھتا ہے"

"اللہ بے نیاز ہے"

بیشک۔۔۔۔

"وہ اپنے کپڑے استری کر رہا تھا جب دروازے پہ بیل ہوئی۔ اس نے استری سائیڈ پہ رکھی اور خود دروازہ کھولنے چل دیا۔

آج اسے حویلی سے آئے پورا ایک ماہ ہو گیا تھا اس دوران وہ کافی مصروف رہا۔ کچھ زمینوں کے معاملات تھے وہ حل کیے۔ اور آجکل وہ اپنی پڑھائی کے سلسلے میں مصروف تھا اس نے ایف اے تک پڑھا تھا پھر حویلی کے معاملات میں پڑ کے اس کا تعلیمی سلسلہ بالکل ہی رک گیا تھا مگر اب وہ دوبارہ اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتا تھا اور یہ اب پرائیوٹ طریقے سے ہی ممکن ہو سکتا تھا۔ اسی لیے آج وہ ایک ٹیوٹر سے ملنے جا رہا تھا۔

"اس نے دروازہ کھولا تو سامنے نک سک سے تیار فریش چہرے کیساتھ غازیان کھڑا تھا۔

www.Novelshub.pk

السلام و علیکم غازیان بھائی آپ۔۔

اس نے پر جوش طریقے سے اسے سلام کیا تو جواب میں وہ اس کے گلے لگ گیا۔

"کیسے ہو بھئی ؟؟

تم تو آئے ہی نہیں دوبارہ۔ میں نے سوچا میں ہی اس بے مروت سے حال چال پوچھ آؤں۔

وہ اندر آتے ہوئے شکوہ کن انداز میں بولا تو اس کے شکوے پہ وہ واقعی شرمندہ ہو گیا۔

یہ سچ تھا کہ وہ دوبارہ حویلی جا ہی نہ پایا تھا۔

"کچھ مصروفیت کیوجہ سے اور کچھ وہ اس کے سامنے سے بھی کترا رہا تھا اب۔

بس غازی بھائی مصروف ہی اتنا رہا ان دنوں اس لیے معزرت۔۔

وہ فوراً ہی معذرت کر گیا۔۔

ارے نہیں یار۔۔ میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔

وہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ اندر آتے بولا

یہ کیا ہے آپ کے ہاتھ میں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

وہ اس کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھ کر بولا

او یہ۔۔ہاں یہ لو منہ میٹھا کرو تم۔۔

وہ ایک دم اٹھا اور ایک گلاب جامن تقریباً اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔

لیکن کس خوشی میں ؟؟ آپکی بات پکی ہو گئی کیا؟؟؟

وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

میری بھی ہو جائیگی بات پکی مگر ابھی تو گل دوپہری کے ہاتھ پیلے ہونے والے۔اسی کی مٹھائی ہے یہ۔۔

"وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا"

"اس مجنوں کو تو کنارے لگایا جائے"

"وہ دل ہی دل میں اس کی حالت سے لطف اندوز ہونے لگا جس کے چہرے پہ یہ سنتے ہی بارہ بج گئے تھے۔

کیا،،، گل بی بی کا رشتہ ؟؟؟

"گلاب جامن اس کے منہ میں چاشنی کے بجائے زہر گھول گیا۔

یہ کیا خبر سنادی تھی ؟؟

www.Novelshub.pk

"تو کیا وہ واقعی اس کی قسمت میں نہیں تھی ؟؟؟

"وہ بالکل ساکت اور خاموش سا کھڑا تھا"

"ہیلو ؟؟؟ کہاں کھو گئے ؟؟ مبارک نہیں دو گے ؟؟؟

"غازیان کو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کے ہنسی آئے جا رہی تھی۔

"جو بالکل کسی لٹے پٹے مسافر کیطرح لگ رہا تھا۔

"بہت مبارک ہو آپ کو۔۔

" بمشکل گلاب جامن نگل کر اس کے منہ سے الفاظ نکلے۔

"ہمم خیر مبارک۔۔بس اب تیاری پکڑو شادی میں شریک ہونے کی کیونکہ تمہارے بنا تو یہ شادی ہو بھی نہیں سکتی۔۔

"وہ شرارتی تاثرات چہرے پر سجائے ذو معنی انداز میں بولا تو وہ اس کا ساتھ دینے کو مارے باندھے مسکرایا ورنہ دل تو یہ کر رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ کے کہیں دور نکل جائے۔

"پوچھو گے نہیں کون ہے وہ خوش قسمت جس کیساتھ اپنی گل کی قسمت جڑی۔

"غازیان کو اب اس کی حالت پہ ترس آنے لگا تھا۔

www.Novelshub.pk

"آپ بتادیں۔۔وہ ہارے ہوئے انداز میں بولا اور ساتھ پڑی کرسی پر ڈھے گیا۔

"شاہ زین عبید" وہ اس کا پورا نام لیتے آرام سے صوفے پہ بیٹھ کے اس کے تاثرات دیکھنے لگا جو پورا منہ کھولے جھٹکے سے سیدھا ہو گیا تھا"

"آپ،،، آپ.. کیا کہا آپ نے؟؟؟؟

"حیرت اتنی زیادہ تھی کہ اس سے ٹھیک سے بولا بھی نہیں گیا۔

"جی جناب۔۔وہ آپ ہی گھامڑ ہیں جس کی نیا پار لگوا کے آرہا ہوں ابھی۔

"اسے اس پہ اب تپ بھی چڑھ رہی تھی"

جو اب بھی ہونق بنا چپ چاپ بیٹھا تھا"

"یہ۔۔یہ کیسے ہوا غازی بھائی میں۔۔"مجھ سے۔۔

"ہاں تم سے گل کی بات طے کر دی گئی ہے""اب باقاعدہ اعلان کچھ دن تک ہو جانا""اسلیے مجھے گلے لگاؤ بیوقوف انسان اور نکل آؤ حیرت سے۔۔

"وہ ہنستے ہوئے اسے ڈپٹ کر گلے لگا گیا"

"وہ اس کے گلے لگ گیا شدت سے محبت سے۔

www.Novelshub.pk

"کیا دعائیں یوں بھی مستجاب ہوتی ہیں؟؟؟

"وہ شکر ادا کرتے اس کے گلے لگا رہا"

" آپ بہت اچھے ہیں غازی بھائی"

"وہ اس کے گلے لگے لگے ہی بولا"

"تم بھی بہت اچھے ہو تبھی تمہیں اپنی بہن کا ہاتھ تھما رہا ہوں اب اسے خوش رکھنا بس۔

"وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتا ہوا ہنسا"

"ہمیشہ خوش رکھوں گا۔ کیا وہ راضی ہیں؟؟

"وہ ایک دم متفکر ہوا"

"اسے ابھی کچھ پتہ نہیں اس بارے میں۔" اگر کہو گے تو بتا دوں گا اور فکر مت کر وہ راضی ہو گی اتنا جانتا ہوں
۔

"وہ اسے تسلی دیتے بولا"

"نہیں آپ انہیں کچھ مت بتائیں پھر۔

www.Novelshub.pk

"میں.. میں انہیں سرپرائز دینا چاہتا ہوں"

"وہ کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے بولا"

"اچھا جیسے تمہاری مرضی لیکن بس اب تیاری پکڑو میرے ساتھ ہی تمہارا بھی سہرا سجنا۔۔

"وہ شرارتی انداز میں کالر کھڑے کرتے بولا"

"حاضر۔۔وہ سینے پہ ہاتھ رکھتے ذرا سا جھکا۔

"وہ دونوں ہی ہنس دیے"

"خوشیوں نے دروازے پر دستک دی تھی"

"آنے والے سارے دن رنگوں سے بھرپور تھے"

"وہ کالج سے واپس آئی تو اقشیں آئی ہوئی تھی۔

"گول کمرے سے بی جان کے بولنے کی آواز آرہی تھی۔

"وہ بیگ اٹھائے اسی طرف آگئی"

www.Novelshub.pk

"السلام وعلیکم۔۔اس نے اندر آتے با آواز بلند سلام کیا تو افشیں نے مسکرا کر جواب دیتے اٹھ کر اسے گلے لگایا
۔

"گل نے ذرا غور سے اسے دیکھا وہ کچھ بھری بھری لگ رہی تھی اور چہرے پہ ایک الگ ہی قسم کا نکھار اور روپ
تھا"

"آپا۔۔ خیر تو ہے بہت خوبصورت ہو گئی ہو اور موٹی بھی۔

"وہ شرارت سے آنکھیں مٹکا کر بولی تو افشیں نے اسے ایک دھپ لگائی"

"خیر ہے سب۔ تم اپنی آنکھیں مت گھماؤ"

"وہ جھینپ کر بولی"

"خیر ہے۔۔ خیر ہے اور خیر سے تم خالہ بننے والی ہو۔

"نورین چچی نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے خوشی کی خبر سنائی"

"ہائے سچ ؟؟؟ وہ خوشی سے چلاتی ہوئی ایک بار پھر اس کے گلے لگ گئی۔۔

"اللہ گل چھوڑو بھی۔۔افشیں اس کی چیخوں اور گول گول گھمانے سے عاجز آ کر بولی"

"ہائے آپا آپکو نہیں پتہ میں کتنی خوش ہوں آج۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ ویسے ہی بھنگڑا ڈالتے بولی"

"بی جان بھی دیکھے سے مسکراتی رہیں"

"آخر حویلی کی پہلی خوشی تھی"

"ہاں بھئی خوش ہو لو پھر تو تم نے بھی اڑ جانا"

"سلمہ تائی نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا"

"وہ کم ہی اس طرف آتی تھیں۔ آج افشیں کی وجہ سے اس سے ملنے آئیں تھیں"

"کیوں میں نے کہاں اڑنا؟؟؟

"وہ حیران ہوتی انکی طرف مڑی۔

"جہاں افشیں اڑی وہاں۔۔

"وہ معنی خیزی سے افشیں کیطرف دیکھ کر بولیں تو گل نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"ارے بھئی تیاری پکڑو ہاتھ پیلے ہونے والے تمہارے بھی بہت جلد۔۔

نورین چچی نے پیار سے اس کی ٹھوڑی چھو کر کہا تو وہ ان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بھی نا سمجھی سے سب کو دیکھنے لگی

www.Novelshub.pk

کک۔۔ کیا کہہ رہی ہیں چچی ؟؟

"وہ ہکلا کر بولی"

"ان کی تو عادت ہے شرارت کرنے کی گل تم جاؤ کپڑے بدلو اور کھانا کھاؤ' بعد میں بات کرتے ہیں۔

"بی جان نے پیار سے اسے دیکھتے جیسے ٹالا تھا۔

"وہ دل میں پریشان ہوتی بظاہر سر ہلاتی کمرے میں آ گئی۔

"چچی اور تائی کی باتوں سے اس کے دل کو پنکھے سے لگ گئے تھے۔

"اگر جو وہ لوگ کہہ رہیں سچ ہوا تو؟

"وہ ڈوبتے دل کیساتھ پلنگ پہ گر سی گئی۔

"کیوں ؟؟

"آخر کیوں ایک بے پروا شخص سے اسے محبت ہو گئی ؟؟

"اور کیسے وہ کسی اور رشتے میں بندھ سکتی ہے ؟؟ جب دل ہی راضی نہ ہو تو ؟؟

"وہ بے بسی سے لیٹی نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ہی سوچ رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

"کہاں ہیں آپ شاہ زین پلیز واپس آجائیں آپکی گل دوپہری مرجھا رہی ہے۔۔

"دل پریشانی سے ڈوبا جارہا تھا۔

"تھک کر اس نے آنکھیں موندلیں"

"حویلی میں ایک بار پھر خوشیوں کے شادیانے بج اٹھے تھے۔

غازیان اور بریرہ کی بات پکی ہوتے ہی شادی کی تیاریاں تیز ہو گئی تھیں۔

"سبھی دوبارہ سے پرجوش ہو گئے تھے

"بازاروں کے چکر، افراتفری کا ساماں تھا۔

گل کو اقشیں کی شادی یاد آگئی۔ کیسے وہ سب شاہ زین کیساتھ بازار گئیں تھیں

اب بھی سب کچھ وہی تھا بس وہ نہیں تھا۔

وہ بظاہر خوش باش مگر دل میں اداسیوں کے ڈیرے جمائے چپ چاپ تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔

بڑوں میں اس کے رشتے کے حوالے سے بھی بات گردش کر رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

جانے کون تھا جس کا رشتہ آیا تھا اور سب کو بہت پسند آیا تھا اور سب سے زیادہ غازیان کو۔۔

بہت جلد شائد انہیں ہاں کہہ دی جاتی۔

وہ زرد رنگت کیساتھ دل کا درد چھپائے سب سے کتراتی پھر رہی تھی۔

کل غازی بھائی کی مہندی تھی اور وہ اب تک نہیں آیا تھا۔

کتنا سنگدل تھا وہ؟؟

ایسا گیا کہ مڑ کے واپس ہی نہ آیا۔

وہ پژمردہ چہرے کیساتھ کل کیلیے اپنا سوٹ ہینگ کرتے اسی کے متعلق سوچ رہی تھی۔

گل۔۔؟؟ یہ دیکھیں بی جان نے میرے لیے یہ فراک سلوایا ہے۔۔ یہ بھاری ہو جائے گا۔۔

وہ اپنا سفید رنگ کا ٹشو کا سوٹ جس پہ گولڈن موتیوں کا نفیس سا کام کیا ہوا تھا لٹکا رہی تھی جب پیچھے سے گل بنفشے کی آواز پہ مڑی جو ہاتھ میں بہت خوبصورت آتشی نارنجی رنگ کی کلیوں والی لمبی فراک کے ساتھ جامنی رنگ کا دوپٹہ جس کے چاروں طرف بہت خوبصورت شیشے کا کام کیا ہوا تھا لیے کھڑی تھی۔

افففف۔۔ کتنا خوبصورت فراک ہے۔۔

وہ واقعی مبہوت ہو گئی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

بی جان نے بہت پیارا فراک بنوایا ہے اور یہ تمہیں بے حد خوبصورت لگے گا۔۔

وہ ستائشی انداز میں فراک اس کے ساتھ لگا کر بولی

"لیکن۔۔میں۔۔یہ کیسے پہنوں گی ؟؟

"میں نے تو کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے "

"وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھی"

" تبھی تو جچیں گے تم پر پگلی۔۔

"وہ اس کی ہچکچاہٹ سمجھ رہی تھی"

"میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں بنفشے کہ تم ان مشرقی کپڑوں میں کیسی دِکھو گی ؟؟

"اسلیے یہ ضرور پہننا، بی جان خوش ہو نگی۔

"وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ ہلکے سے مسکرا کر چپ ہو گئی۔

"گل بھی خاموشی سے کپڑے سیٹ کرنے لگی۔

---

www.Novelshub.pk

"آج بریرہ کی مہندی تھی"

"دونوں پورشن میں ایک افراتفری کا عالم تھا"

"فنکشن سات بجے شروع ہو جانا تھا"" اسلیے سبھی کام سمیٹ کے تیاری میں لگے ہوئے تھے۔

"لڑکیاں سب بیوٹیشن سے تیار ہو رہی تھیں۔

"گل نے البتہ انکار کر دیا تھا وہ خود ہی تیار ہوئی تھی"

" سبھی اس کے کپڑوں پہ پہلے تو بولے جو بے حد سادہ تھے" مگر وہ بس سب کے جواب میں مسکراتی رہی۔۔

" ہلکے سے پنک میک اپ کے ساتھ بالوں کا فرنٹ ٹوئسٹ بنائے وہ بہت ڈیسنٹ اور خوبصورت لگ رہی تھی۔

" مگر ایک سوگواری کی سی کیفیت اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

"اس نے ہاتھوں میں گولڈن چوڑیاں چڑھا کے آخری بار شیشے میں اپنا اداس عکس دیکھا اور باہر نکل آئی۔

"بی جان نے اپنی نگرانی میں اسے تیار کروایا تھا اور بیوٹیشن سے ہلکا سا میک اپ بھی کروایا۔۔

"وہ اپنا بھاری فراک بمشکل سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی" اور آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو ایک پل کیلیے خود بھی دنگ رہ گئی"

www.Novelshub.pk

"کیا یہ وہ تھی؟؟؟

"آئینے میں نظر آتے وجود پر اسے کسی اور کا گمان ہوا"

"ماشاءاللہ" آپ بہت حسین ہیں اور بہت معصوم۔۔

"بیوٹیشن بھی اس کے حسن پہ فدا ہو چکی تھی جو نارنجی رنگ کے فراک پہ سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کیے سر پہ حجاب لیے بالکل لائٹ سے میک اپ اور آنکھوں میں کاجل کی موٹی دھار کھینچے کسی کا بھی ایمان ڈانواں ڈول کرنے کی طاقت رکھتی تھی۔

"اس نے مسکرا کر داد وصول کی اور بی جان کے کمرے کی طرف چل دی"

"اس طرح کے کپڑوں میں چلنے کا اس کا یہ پہلا تجربہ تھا تبھی وہ احتیاط سے نیچے دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔

"جامنی رنگ کے کھسے میں اس کے دودھیا پاؤں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے"

"زاویار جو اپنے ہی کسی کام سے باہر نکلا تھا اسے آتے دیکھ کر سب بھول گیا جو سہج سہج چلتی جیسے اس کے دل پر قدم رکھتی آ رہی تھی۔

"کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں بے حس و حرکت کھڑا وہ اسے دیکھتا سب فراموش کر گیا۔

www.Novelshub.pk

"زاوی بھائی۔۔بی جان اندر ہیں؟؟؟

"وہ اس کی دلی حالت سے بے خبر اس کے سامنے آکر رک گئی"

"ہمم وہ تو اندر ہیں اور ایک منٹ،،،وہ بولتے ہوئے ایک قدم آگے آیا اور اس کی آنکھ میں لگے کاجل کو کونے سے اپنی انگلی پہ لگایا پھر مسکرا کر اسے دیکھا جو حیران تھی اس کی اس اچانک حرکت پہ۔۔

"اس نے اس کے ماتھے پہ ہلکا سا کاجل کا نشان لگا دیا۔

"اررے،،، یہ کیا؟؟؟

"اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔

" نظر کا ٹیکا لگایا ہے۔ہمارے ہاں خوبصورت بچوں کو لگایا جاتا ہے۔

"وہ آنکھوں میں شرارت بھرے بظاہر سنجیدگی سے بولا تو وہ سمجھ کر سر ہلانے لگی۔

" آپ اندر جائیں اور کسی کے ساتھ ساتھ ہی رہیے گا۔

"وہ مزید تاکید کرتے بولا تو وہ فوراً فرمانبراری سے سر ہلانے لگی۔

"زاویار کو اس کی معصومیت میں اپنا دل ہاتھوں سے جاتا محسوس ہوا۔

www.Novelshub.pk

"وہ خود بھی حیران تھا کہ وہ کسی کے بارے میں اس انداز میں سوچ رہا تھا ورنہ خوبصورتی کے لحاظ سے دیکھا جاتا تو حویلی کی سبھی لڑکیاں بہت خوبصورت تھیں اور اس کی کولیگز جن کا ہر وقت کا ساتھ تھا مگر کبھی ایسی فیلنگز نہیں آئیں تھیں جو اس کیلیے پہلی نظر میں ہی آئیں۔

"وہ بی جان کے کمرے میں جا چکی تھی"

"وہ بھی سر جھٹکتے ہوئے باہر آگیا"

"اے گل۔۔ یہ مہندی کی پلیٹیں پکڑو اور ایک ایک سب کو پکڑاتی جاؤ۔

"وہ کچن کیطرف چائے کا کہنے جا رہی تھی" جب نورین چچی نے اسے آواز دے کے مہندی کا پورا تھال تھمایا۔

"اففف چچی میں کیسے میرا سفید سوٹ ہے۔۔وہ بوکھلاتے ہوئے بولی"

"اررے تم کیسے نہیں ؟؟ سب سے پہلے تم ہی تیار ہو گئی ہو اسلیے تمہاری باری اب

"وہ ہنستے ہوئے کہہ کر واپس پلٹ گئیں

"وہ سٹیل کا دیو نما تھال پکڑے کپڑوں کو بچاتی ہوئی صحن میں لگے ٹینٹ کیطرف آگئی جہاں آدھی لڑکیاں تیار ہو کے بیٹھی تھیں

"اپنے دھیان میں آتے وہ صرف تھال پہ نظر رکھے ہوئے تھی کہ کہیں مہندی اس کے سلک کے سفید سوٹ پہ نہ لگ جائے اور اسی چکر میں اس نے دیکھا ہی نہیں سامنے سے آتے شخص سے بری طرح ٹکرا گئی۔

"افففففففف" وہ حیران پریشان تھال کو ایک بڑی قلابازی کھا کے اوندھے منہ گرے دیکھ رہی تھی اور ساتھ مہندی کی چھوٹی چھوٹی پلیٹیں جن کی مہندی اس وقت زمیں بوس ہو چکی تھی"

"اس نے انتہائی صدمے اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے سر اٹھا کر ٹکرانے والے کو دیکھا جو خود بھی اسٹیچو بنا پلک جھپکائے بنا اسے دیکھ رہا تھا"

"السلام وعلیکم "وہ نگاہ اس پر جمائے ہی بولا جو سفید رنگ کی لمبی قمیض اور چوڑی دار پاجامے میں سلیقے سے دوپٹہ کاندھوں پر پھیلائے ہلکا ہلکا میک اپ کیے کچھ کمزور مگر پھر بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام "اس نے ہونٹوں میں بدبدا کر سلام کا جواب دیا اور ایک ناراض نگاہ اس پہ ڈالی جو ایک ماہ بعد بالا آخر اس کے سامنے موجود تھا"

"ایش گرے رنگ کا کاٹن کا سوٹ پہنے چہرے پہ بڑھی شیو کے ساتھ مسکراتی، کچھ کہتی گہری آنکھیں،، وہ تو پہلے سے خوبصورت ہو گیا تھا۔

"اس نے چور نگاہ سے اس کا جائزہ لیا"

www.Novelshub.pk

"وہ ہی پاگل تھی جو اس کے غم میں گھل رہی تھی،، اسے تو شائد بھول بھی چکی تھی اس رات کی بات۔۔۔

"کیسی ہیں آپ؟؟

"دونوں ہاتھ پشت پر باندھے وہ اپنے مخصوص انداز میں پوچھتا اسی کیجانب متوجہ تھا۔

"مجھے کیا ہونا ہے؟؟ ٹھیک ہوں میں بالکل"

"وہ جانے کیوں تڑخ کر بولی تھی"

"شائد اس کا پرسکون انداز چبھ رہا تھا"

"اچھاااااا۔۔۔ چلیں اللہ ٹھیک ہی رکھے۔۔

"وہ جانے کیوں مسکرایا تھا"

"بہت مبارک ہو آپ کو" سنا ہے بہت جلد آپ کسی کے نام لکھ دی جائیں گی؟؟

"وہ بغور اس کا کملایا چہرہ دیکھتے مزید بات بڑھاتے بولا تھا"

"دل ابھی سیر ہی کہاں ہوا تھا اسے دیکھنے سے"

"خیر مبارک" اس نے دو لفظوں میں بات سمیٹی تھی"

www.Novelshub.pk

"پلیز راستہ دیں مجھے کام ہیں کچھ،،،

"اسے جانے کیوں اس کی بے حسی پہ رونا آرہا تھا جو جانے کس بنا پہ اتنا خوش لگ رہا تھا جیسے ہفتِ اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

"جی ضرور۔۔اور ایک اور بات۔۔۔۔

"وہ اسے راستہ دیتے ایک بار پھر مخاطب کر گیا"

"جی؟؟؟

"وہ جاتے جاتے مڑ کر بولی"

"بہت اچھی لگ رہی ہیں،،،

"وہ ویسے ہی دھیمی مسکراہٹ کے درمیان بولا"

"شکریہ" مگر آپ بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔۔وہ تعریف وصول کر کے جل کر بولی اور تیز قدموں سے باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔

"ہمممم "ناراض لگ رہیں بہت زیادہ"

وہ پر سوچ انداز میں وہیں کھڑا رہا"

www.Novelshub.pk

"منالوں گا آپ کو بہت جلد"

"چلیں یہ یقین تو ہوا کہ کہیں نہ کہیں آپ کے دل کے کسی کونے میں میری محبت موجود ہے جس کا شائد آپکو بھی ادراک نہیں مگر یہ ناراضگی، غصہ، جھنجھلاہٹ سب اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔۔

"آپ مانیں یا نا مانیں مگر یہ وقتی جدائی آپ کو بھی جلا رہی ہے گل بی بی۔۔

"وہ دل میں اس سے مخاطب ہوتا وہیں کھڑا تھا"

"مطمئن سا شاداں سا۔۔۔

بریرہ کو لا کر سٹیج پہ غازیان کیساتھ بٹھا دیا گیا تھا

"دونوں کی جوڑی ہی لاجواب تھی

"سفید رنگ کے کاٹن کے شلوار قمیض پہ سبز چنری کا دوپٹہ گلے میں ڈالے اگر غازیان بے حد خوبرو لگ رہا تھا تو پیلے رنگ کے لہنگے چولی میں بریرہ بھی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

بی جان تو واری صدقے جا رہی تھیں

www.Novelshub.pk

"وہ کچھ دیر کھڑی سب کے خوش باش چہرے دیکھتی رہی پھر خاموشی سے وہاں سے ہٹ کر ذرا ایک سائیڈ پہ کھڑی ہو گئی۔

"اسے ایک دم اس سارے شور سے وحشت سی ہونے لگ گئی تھی

"اس کا دل ڈوب رہا تھا، سب کے ہنسنے کی آوازیں اس کے کانوں میں لگ رہی تھیں

"وہ پریشان سی ہو گئی، یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا اب ؟؟

وہ تو ٹھیک ہو گئی تھی مگر اب یہ کونسی کیفیت تھی۔

وہ دل پہ ہاتھ رکھے بے دم سی کرسی پر ٹک گئی

"سبھی رسم میں مصروف تھے اسلیے کسی کا بھی دھیان اس کی جانب نہیں گیا۔

وہ دونوں ہاتھوں میں سر گرائے چپ چاپ بیٹھی تھی۔

گل.بنفشے ؟؟؟

کسی نے اسے پکارا تھا شائد۔۔ اسے آواز دور سے آتی محسوس ہوئی تھی

اس کا دماغ سن ہو رہا تھا

آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

زاویار نے تھوڑا سا آگے ہو کر اس کا چھپا ہوا چہرہ دیکھا

"سٹیج پہ اسے موجود نہ پا کر وہ اسے ہی ڈھونڈتا ہوا اس طرف آ گیا تھا

"جج۔۔جی میں۔۔میں ٹھیک ہوں

"وہ فوراً ہی الرٹ ہو کر بیٹھی مگر اس کے چہرے سے اب پژمردگی جھلک رہی تھی

"کیا ہوا ہے آپ کو؟؟

وہ از حد پریشان ہو گیا تھا اس کیلیے جو ابھی کچھ دیر پہلے تک بالکل ٹھیک تھی اور اب ایک دم مرجھائی ہوئی لگ رہی تھی۔

میں۔۔زاوی بھائی۔۔میں۔۔وہ کھڑے ہوتے اس کی طرف مڑی تھی کہ ایک دم اسے چکر آیا تھا اور وہ لہرا کر اس کے بڑھے ہاتھ تھامنے کی کوشش میں گر گئی۔

".بنفشے؟؟ اسے ایک دم گرتے دیکھ کر وہ لپک کر اسے تھام گیا تھا جو بیہوش اس کے بازوؤں میں جھول رہی تھی

۔

"اسے اچانک کیا ہوا؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اتنے عرصے بعد اس کی اس کیفیت پہ پریشان ہوا تھا مگر موقع ایسا تھا کہ کسی کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا تبھی اسے بازوؤں میں بھر کے بی جان کے کمرے کا رخ کیا

ابھی فی الحال اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

"ایکسیوز می مس۔۔۔؟؟؟

"وہ سٹیج پر سے رسم کر کے نیچے اتری تو پیچھے سے اسے کسی نے آواز دی

"اس نے مڑ کر دیکھا"

وہ جو کوئی بھی تھا کافی ہینڈسم تھا

نیلے رنگ کی جینز پہ ٹی پنک کلر کی کالر شرٹ پہ کلین شیو چہرے کیساتھ وہ لمبا اونچا اور خوش شکل سا نوجوان تھا جو اسی کی جانب متوجہ تھا

"اس نے ایک نظر اسے دیکھ کے دائیں بائیں دیکھا کہ شائد وہ کسی اور کو بلا رہا ہو۔

"میں آپ ہی سے مخاطب ہوں۔۔

"وہ اس کے دائیں بائیں دیکھنے پہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔

www.Novelshub.pk

"جی فرمائیں؟؟؟

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آ کے رک گئی

"وہ۔۔میں۔۔میرا مطلب ہے کہ آپ افشیں بھابی کی سسٹر ہیں؟؟؟

"اس کے براہ راست پوچھنے پر وہ کچھ گڑبڑا سا گیا۔

"جی میں آپکی بھابی کی سسٹر ہی ہوں

وہ اس کے گڑبڑانے پہ ایک دم کھکھلا کر ہنستے ہوئے بولی

"وہ دم بخود سا اسے ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

اسے وہ بہت اچھی لگی تھی،

وہ پچھلے دنوں ہی باہر کے ملک سے آیا تھا، وہاج اس کا فرسٹ کزن تھا اور اسی کیساتھ وہ شادی میں شریک ہوا تھا کیونکہ اسے گاؤں کی زندگی بہت دلچسپ لگتی تھی۔

"آپ وہاج بھائی کے کیا لگتے ہیں؟؟

"اس نے شاہ زین کیطرف دیکھتے ہوئے مزید ہونٹ پھیلا کر اس سے پوچھا جو اس کی توجہ پہ ایک دم کِھل سا گیا تھا

www.Novelshub.pk

جبکہ شاہ زین کا چہرہ وہ دور سے بھی مرجھایا ہوا دیکھ سکتی تھی جو جلے پیر کی بلی کی مانند ادھر سے ادھر چکراتا انہیں کیطرف متوجہ تھا۔

"میں وہاج بھائی کا کزن بھائی ہوں"

"وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا تھا"

"،ہمم۔۔ آپ سے مل کے اچھا لگا

"وہ اسے ہی دیکھتے ہوئے بولی جواب سیگریٹ سلگا کر کھڑا ہو گیا تھا

"گل کے دل میں ٹھنڈ پڑ گئی اس کی جلن دیکھ کر، یعنی وہ صرف بن رہا تھا اس کے سامنے، یہ سوچ آتے ہی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

"مجھے تو آپ سے مل کے آپ سے بھی زیادہ اچھا لگا۔

"وہ اپنی ہی ہانک رہا تھا

"جی آپ کھانا اچھے سے کھائیے گا مجھے اندر بلا رہے پلیز۔۔۔

"وہ اسے جاتے دیکھ کر بدمزہ سی ہو گئی اسلیے جلدی جلدی بولتے خود بھی وہاں سے چلی گئی

"بات سنیں؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ کچن کیطرف جارہی تھی جب شاہ زین نے اسے پکارا"

"جی سنائیں؟؟؟

"وہ رک گئی اور اس کی طرف دیکھا جو سیگریٹ کا آخری کش لیتا اس کی طرف آرہا تھا"

"وہ کون تھا اور کیا کہہ رہا تھا آپ سے؟؟؟

"جلن کے احساس سے چور وہ ڈائریکٹ مدعے پر آیا تھا"

"گل نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو اس پل کافی سنجیدہ لگ رہا تھا

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟؟

"وہ تنک کر بولی

"آپکو بلاوجہ ہر ایرے غیرے سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

"وہ مزید بولا تھا

"اچھا وہ کیوں؟؟؟

"وہ دو قدم چل کے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اور بھنویں اچکا کر اسے دیکھا جو حسد کی آگ میں جل رہا تھا اور بتا بھی نہیں پا رہا تھا۔

"آپ کی اب شادی ہونے والی ہے اسلیے۔۔

"اسے کچھ اور نہ سوجھا تو بودا سا جواز پیش کیا۔

ورنہ سچ تو یہ تھا کہ اس کا اس بکو اسی سے ہنس ہنس کے بولنا اسے زہر سے بھی برا لگا تھا مگر روکتا کس حق سے ؟؟؟

"او اچھا۔۔وہ آنکھیں گھما کر بولی"

"مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا مگر آپکو اتنی فکر کیوں ہو رہی بھلا؟؟؟

"وہ مسکراتے ہوئے دل جلانے والے انداز میں بولی"

"وہ میرا ہونے والا شوہر ہے اور وہ میری تعریف کر رہا تھا۔

"وہ فرضی اتراہٹ کیساتھ بول کر آگے چل دی مگر یہ کیا؟؟؟

"اس کی کلائی اس کے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں تھی"

"پلیز۔۔آپ کسی سے بھی بات نہیں کریں گی اب۔۔اور اسے میری التجا سمجھیں یا حکم۔۔ آپ کو ماننا ہی ھے۔

"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا تو وہ اس کے رنگ دیکھ کر حیران رہ گئی"

"لیکن کیوں ؟؟؟ اور میں کیوں آپ کی بات مانوں ؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ ہاتھ چھڑاتے بولی تھی"

"کیوں کہ مجھے پسند نہیں۔۔

"اور آپکا ہونے والا شوہر کم از کم وہ لنگور ہر گز نہیں ہے، آپکو جس نے بتایا غلط بتایا ہے۔۔۔

"وہ نرمی سے بولتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندھیرے میں گم ہو گیا۔

"وہ وہیں کھڑی اس کے لفظوں کے حصار میں بندھی رہی جو ایک بار پھر اپنے ہونے کا احساس دلا کے اسے پاگل کر گیا تھا"

Home Sick by Zaina Zulfi

قسط نمبر 14

"اب کیسی طبعیت ہے میری جان؟؟؟

"فنکشن کے بعد سکندر کو جیسے ہی اس کی خرابی طبعیت کا پتہ چلا وہ از حد پریشان ہو گئے تھے۔

"بابا۔۔۔وہ آنکھوں میں آنسو لیے انہیں دیکھتی رہی"

"جی بابا کی جان"وہ اس کے رونے پہ دل مسوس کر رہ گئے"

www.Novelshub.pk

"باباکیا میں کبھی ٹھیک نہیں ہو پاؤں گی ؟؟؟

" آنسو اس کی اداس آنکھوں سے ٹپ ٹپ کر کے گرنے لگے "

"زاویار کو لگا جیسے سمندر رو رہا ہو۔۔

"گل بنفشے۔۔ کس نے کہا آپ ٹھیک نہیں ہیں ؟؟؟

" آپ بالکل ٹھیک ہیں "خود کو اسطرح کہہ کر آپ بیمار کر رہی ہیں بس۔۔

"وہ اسے بھرپور تسلی دینے لگا کیونکہ اس کی رنجیدگی دیکھی نہیں جارہی تھی۔

"نہیں ہوں میں ٹھیک "میں نارمل نہیں ہوں بابا۔۔

"وہ اس پل بالکل ہمت ہار گئی تھی جیسے " تبھی پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع ہو گئی "

"سکندر بے بسی سے کبھی اسے روتے ہوئے اور کبھی زاویار کا پریشان چہرہ دیکھ رہے تھے "

"وہ اس معاملے میں بالکل بے بس تھے اور نہ ہی اس پل اس کی تسلی کیلیے ان کے پاس کوئی الفاظ تھے۔

"تم ہزاروں لوگوں سے بہتر ہو۔بنفشے پتر، خود اپنا ہر کام کر سکتی ہو، کسی کی محتاج نہیں ہو کیا یہ کافی نہیں ؟؟

"تم نابینا نہیں پیدا ہوئیں، معذور نہیں، سماعت سے بے بہرہ نہیں،، اور جو لوگ ایسے ہیں تو ان کا کیا قصور ہے

؟؟

"تم ان میں سے نہیں ہو"

"بی جان جو کب سے اس پہ کچھ نہ کچھ پڑھ کے پھونک رہی تھیں، پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے بولیں"

"ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو نعمتیں ہیں ہم ان کا شکر ادا نہیں کرتے "بلکہ جو تھوڑی بہت خامیاں ہیں ان پر روتے رہتے،، وہ مزید بولیں تو اس کے آنسو خود بخود تھم گئے"

"ان کی تسلی بھری آواز اس کے زخموں پر مرہم رکھنے لگی۔

"پتر آزمائش تو اسلیے ہم پہ آتی کہ اللہ دیکھتا ہے کہ میرا یہ بندہ اس آزمائش پہ پورا اتر سکتا ھے ؟؟

"اللہ اپنے پیارے بندوں کو ہی تو آزمائش کیلیے چنتا ہے"

"تم چنی گئی ہو"

"اور جب وہ اس آزمائش پر پورے اترتے تو انہیں انعام سے نوازتا ہے۔

"تم پر بھی یہ چھوٹی سی آزمائش تھی"" جس کے بدلے تمہیں انعام ملا گمنامی کی اس زندگی سے چھٹکارے کا انعام "

"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں"

"تم سب سے بہتر ہو"

www.Novelshub.pk

"بس یہ یاد رکھو اور تم ان آزمائشوں کو ختم کر سکتی ہو، تم میں کوئی کمی نہیں۔۔

"تم مسلمان ہو اور تمہیں کیا چاہیے ؟؟

"تم آلِ محمد ﷺ سے ہو"

"تم بخشے ہوئے لوگوں میں سے ہو"

"تم دین کی پیروکار ہو "میری بچی مت رو کے خود کو ارزاں کرو"

"تم انمول ہو"

"وہ اسے اس کی اہمیت بتا رہی تھیں اور "وہ سن رہی تھیء سمجھ رہی تھی"

"اس کا دل ٹھہر گیا تھا"

"وہ خدا کا شکر ادا کرنے لگی کہ اس کے پاس کتنے پیار کرنے والے رشتے موجود تھے"

"وہ گرنے لگتی تھی اور کتنے ہی ہاتھ اسے تھامنے کو لپکتے تھے"

"وہ کیوں ناشکری کر رہی تھی ؟؟؟؟

"اس نے مسکرا کر بی جان کو دیکھا اور ان سے لپٹ گئی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ ٹھیک ہو رہی ہے"

"وہ ٹھیک ہونے کی کوشش بھی کر رہی ہے"

"مگر وہ پرفیکٹ نہیں ہو سکتی۔

"یہ خلا اس کی ذات میں تاحیات رہے گا"

وہ ایک ایسی مشینری ہے جسے مرمت کر کے چلانا ہو گا"

"ڈاکٹر ہاشم انتہائی سنجیدگی سے انہیں بتاتے ہوئے اس کی کیس فائل بھی ساتھ ساتھ دیکھ رہے تھے۔

"مگر ڈاکٹر صاحب اب تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئی تھی اسے دوبارہ کوئی پینک اٹیک نہیں ہوا۔

"سکندر ابراہیم نے الجھن سے انہیں دیکھا"

"وہ ایسی رہے گی سکندر"

"اس میں برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہے۔

"وہ نہ تو بہت زیادہ خوشی برداشت کر سکتی ہے اور نہ ہی غم۔۔

www.Novelshub.pk

"دونوں صورتوں میں وہ ڈپریشن میں چلی جائیگی" کیونکہ وہ ایک مرمت کیا ہوا پرزہ ہے جو چل تو رہا ہے مگر وہ رک بھی سکتا ہے۔

"اس بیماری نے اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے مگر یہ بات اسے کبھی مت بتائیں،،

"ایسے مریض ہمیشہ ایک سہارے کے انتظار میں رہتے ہیں کیونکہ ان میں خود سے فیصلہ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

"وہ خود بخود ہی کسی ایسے شخص کے تابع ہو جاتے ہیں" جن سے وہ دلی طور پر قریب ہوتے ہیں۔

"اس لیے اگر ان کی ہمت بڑھائی جائے تو ان میں کچھ کرنے کا جوش بھر تا رہتا ھے" "لیکن جہاں آپ نے مایوسی کا اظہار کیا تو وہ کسی بوسیدہ عمارت کیطرح ڈھے جاتے ہیں۔

"وہ ایک ایک کر کے بیماری کا ہر پہلو بتانے لگے"

"یعنی اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے؟؟؟

"وہ بات کی تہہ تک پہنچتے ہوئے بولے"

"ایگزیکٹلی" وہ مسکرائے تھے"

www.Novelshub.pk

"اسے ایک ایسے سہارے کی ضرورت ہے جو اس بیماری کو سمجھے اور اسے کھڑا کرنے میں اس کی مدد کرے کیونکہ ایسے لوگوں کو سٹرانگ پرسنیلیٹز کی ضرورت ہوتی ہمیشہ۔۔۔

"اس مرحلے پر آ کے اسے ایک نئے رشتے کی ضرورت ہے، اور یہ ہی اس کیلیے ضروری ہے بہت۔۔

"شائد یہ سننے میں عجیب لگتا ہے اکثر لوگ کہتے اس کی شادی کر دو سنبھل جائے گا / گی مگر کبھی کبھی ایسا کرنا ہی سب سے بہتر ہوتا ہے۔۔۔

"اسے اب آپکی یا میری ضرورت نہیں ہے"" بلکہ ایک ایسے سہارے کی ضرورت ہے"" جو اسے ہر قدم پر بڑھ کے تھام لے اور ایسا رشتہ صرف اور صرف ایک شوہر کی صورت میں ہی میسر ہو سکتا ہے۔

"کیا آپکی نظر میں کوئی ایسا شخص ہے جو گل.بنفشے کو بکھرنے سے بچا لے ؟؟

"انہوں نے سوچ میں ڈوبے سکندر ابراہیم کو متوجہ کیا۔۔

" ہمممم۔۔ہاں،،، وہ ایک دم چونکے تھے۔

"ایسا شخص ؟؟؟؟

"انہوں نے بے دھیانی سے انہیں دیکھا تھا"" اور ذہن میں زاویار کا عکس نمایاں ہوا تھا۔

"بیشک صرف وہ ہی تھا جو ان کی گل.بنفشے کو مرجھانے سے بچا سکتا تھا"

www.Novelshub.pk

"وہ اس پل صرف ایک باپ بن کر سوچ رہے تھے۔۔

"جی پروفیسر صاحب۔۔"ایک شخص ہے تو بس دعا کیجیے وہ میری بیٹی کا نصیب بن جائے۔

"وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولے تھے"

"انشاءاللہ سکندر اچھی امید رکھو اور کوشش کرو اللہ کامیاب کریگا۔۔

"وہ انہیں بھرپور تسلی دیتے بولے"

"انشاءاللہ۔۔وہ دل میں بولے تھے اور ان سے ہاتھ ملا کر باہر آ گئے"

"اب انہیں زاویار سے ملنا تھا"

"انہیں امید تھی کہ وہ مایوس نہیں ہونگے"

زاویار ہی وہ شخص تھا جس کے ساتھ انکی بنفشے خوش رہ سکتی تھی۔۔

"وہ سوچتے ہوئے پارکنگ ایریا کیطرف آ گئے"

"وہ کچن میں کچھ کھانے کی غرض سے آئی تو بوا کی چھوٹی نواسی صالحہ اسے دیکھ کے ہنسنا شروع ہو گئی"

www.Novelshub.pk

"کیا بات ہے صالحہ ؟؟؟ہنس کیوں رہی ہو ؟!

"اسے خاص طور پہ اس کا یوں ہنسنا اچھنبے میں ڈال گیا"

"باجی جی،،اب تو حویلی میں روز ہی شادی ہو گی جی۔

"وہ ویسے ہی ہنستے ہنستے منہ میں دوپٹے کا گولہ ٹھونس کر بولی"

"اچھا۔۔کس کی روز شادی ہونی ؟؟؟

"اسے اس کی ہنسی اور بے تکی باتوں پہ خود بھی ہنسی آنے لگی۔

"اس وقت کچن میں کوئی نہیں تھا دوپہر کے کھانے کی تیاری ایک بجے سے شروع ہوتی تھی۔وہ آجکل امتحانات سے فری ہو کر گھر ہی تھی اسلیے سو کر ہی دیر سے اٹھی تھی۔

"وہ جی پہلے افشیں باجی کی شادی ہوئی"

"پھر بریرہ باجی کی تو شادی کو ابھی صرف دس دن ہی ہوئے اور۔۔اور۔۔

"وہ انگلیوں پر شادیاں گنواتے پھر اس کی طرف دیکھتی ہنسنے لگی"

"اور؟؟؟اسے اب کوفت ہو رہی تھی اسکے پاگلوں کیطرح ہنسنے سے۔

www.Novelshub.pk

"وہ جی اب آپکی بھی شادی ہونی بہت جلدی۔۔

"بالا آخر وہ بول ہی پڑی"

"وہ جو بھوک کے مارے کھیرے ہی کھانے بیٹھ گئی تھی اس کی بات پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"میری شادی؟؟؟؟؟

"وہ اپنی طرف اشارہ کر کے بولی"

"جی باجی جی آپکی شادی اور کس کی،،"وہ اس کی بے خبری پر اس سے بھی زیادہ حیران تھی"

"کس سے سنا تم نے؟؟؟

"وہ ایک دم غصے میں آئی تھی"

"یعنی کیا واقعی رشتے والی بات سچ تھی"

"او جی سبھی باتیں کر رہے تھے اور صبح بریرہ باجی کو جب ناشتہ دینے گئی تو وہ بھی غازیان لالا سے بات کر رہی تھیں"

"وہ اس کے غصے سے بولنے پہ گڑبڑا کر جلدی جلدی بتانے لگی"

"بلاوجہ کی بکواس پہ کان دھرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی تم؟؟

www.Novelshub.pk

"اور یہ کیا تم جاسوسیاں بھی کرتی ہو؟؟

"اس کا دماغ خراب ہونے لگا تبھی اسی پہ الٹ پڑی"

"جج۔۔۔جی بب۔۔باجی آئیندہ نہیں سنوں گی جی۔۔نن نئ جی وہ تو ناشتہ دینے گئ تو کان میں پڑ گئ بات،،

"وہ اس کے آپے سے باہر ہونے پہ گھگھیانا شروع ہو گئ"

"اچھا سنو؟؟؟

"وہ اسے کھسکتے دیکھ کر دوبارہ بولی"

"جی باجی؟؟وہ الٹے قدموں پھر اس کے سامنے تھی"

"کیا تم یہ جانتی ہو کہ میری شادی کس سے ہونے والی ہے؟؟

"وہ بظاہر بے نیاز بنتی کڑے تیوروں سے اسے دیکھ کے پوچھنے لگی مگر جواب میں وہ اسے ایسے دیکھنے لگی جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو"

"نئ باجی جی مجھے یہ کیسے پتہ ہو گا جی کہ آپ کی شادی ہونی کس سے ہے؟؟

"وہ حیران پریشان سے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھنے لگی"

www.Novelshub.pk

"ہمم۔۔ اچھی بات ہے کہ نہیں پتہ ورنہ دوسروں کو بتاتی پھروگی اور خبر دار دوبارہ تمہارے منہ سے ایسی بات نہ سنوں میں۔۔

"اسے اس کی لاعلمی پہ شدید مایوسی ہوئی تھی، کاش اس بندے کا اسے علم ہو جاتا تو عقل ٹھکانے لگا دیتی مگر اب اپنا بھرم بھی تو رکھنا تھا اسلیے مزید اسے ہی ڈانٹتے ہوئے واپس اپنے کمرے کیطرف چل دی۔

"بی جان پلیز۔۔۔ مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی"

"جب سے اسے اس رشتے کا پتہ چلا تھا" "اسے شدید ٹینشن ہو گئی تھی"

"اسی لیے اب وہ بی جان کے کمرے میں چلی آئی تھی تا کہ انہیں اس خیال سے باز رکھ سکے جو نہ جانے کہاں سے ان کے دماغ میں آ گیا تھا"

"پتر شادی تو سنتِ رسول ہے ایک نہ ایک دن کرنی ہی ہوتی ہے اور اگر اچھا رشتہ آ جائے تو دیر نہیں کرنی چاہیے
"

"وہ اس کے رونے دھونے پر پر سکون انداز میں تسبیح کرتے بولیں

www.Novelshub.pk

"کونسا اچھا رشتہ ؟؟ کہاں سے اچانک آگیا آخر ؟ اور میرا ہی کیوں آپ ہالہ کی کر دیں یا پھر خدیجہ کی یا یا.بنفشے کی کر دیں نا،، میں ہی بلی کا بکرا کیوں بنوں ؟؟؟

"وہ روہانسی ہو کر بولی"

"ان کی بھی ہو جائیگی انشاء اللہ "انکے والدین کریں گے،، تمہارے والدین تمہارا کر رہے۔۔

"وہ مسکرا کر اسی سکون سے بولی تھیں"

"بی جان مجھے نہیں کرنی شادی میں بتا رہی ہوں اور ابھی تو میں پڑھ رہی ہوں،،،

"اب کے وہ ضدی انداز میں بولی تھی"

"پڑھتی رہنا،، پڑھنے سے کون منع کر رہا ہے تمہیں،،،

وہ پیار سے بولیں جانے انہیں کیا ہوا تھا؟؟

"ساتھ بیٹھی.بنفشے اس کی تلملاہٹ پر دبی دبی ہنسی ہنس رہی تھی"

"اووووواقعی ؟؟ اتنے اچھے شوہر نہیں ہوتے کہ بعد میں بھی پڑھنے دیں"

"وہ پاؤں پٹخ کر بولی"

"وہ بہت اچھا ہے خود بھی پڑھ رہا تمہیں بھی پڑھائے گا"

www.Novelshub.pk

"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولیں اور پھر سے تسبیح کرنے لگ گئیں"

"مجھے پھر بھی نہیں منظور۔۔

"وہ قطعی انداز میں بولی"

" دیکھ گل ایک بات میں نے تیری مانی تھی۔ یہ ہی موئی شہر کی پڑھائی والی"

"اب یہ رشتے سے میں انکار نہیں کرنے والی، تیری طرح جھلی نہیں ہوں میں اور تجھے بھی ہماری خوشی کیلیے ماننی ہو گی ہماری بات۔۔

"وہ ایک دم سنجیدہ ہو کر بولی تھیں۔

"وہ چپ چاپ انہیں دیکھتی رہی"

"ٹھیک ہے کر دیں دفع مجھے اس منہوس کیساتھ جو پتہ نہیں کہاں سے ٹپک پڑا ہے۔

" آپ سب مجھے بوجھ سمجھتے ہیں بس"

"وہ چیخ کر جو منہ میں آیا بولتی ہوئی بھاگ گئی"

"توبہ ہے اس لڑکی کی زبان خندق ہے جیسے،

اتنے پیارے بچے کو منہوس کہہ گئی"

www.Novelshub.pk

"بی جان کو پہلی بار اس پہ غصہ آیا تھا جیسے۔

"بی جان آپ اسے بتا دیں نا کہ کس سے اس کا رشتہ ہو رہا ہے ؟؟

وہ واقعی بہت اچھے ہیں ایک بار میں ان سے مل چکی ہوں"

".بنفشے نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا"

"اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس سے کیوں چھپائی جا رہی یہ بات"

"میں تو خود بھی بتانا چاہ رہی ہوں اسے تا کہ اس کی ٹیں ٹیں بند ہو، روز میرا سر کھاتی ہے مگر جانے غازیان نے کیا سوچا ہوا قسم دی ہوئی سب کو کہ کوئی اسے یہ نہیں بتائے گا کہ اس کا رشتہ شاہ زین سے ہونا ہے۔

"جانے اس بات میں کونسی حکمت ہے"

"وہ بچہ بیچارہ تب تک گالیاں کھاتا پھرے"

"انہیں واقعی ان سب کی اس نرالی منطق کی سمجھ نہیں آ رہی تھی"

"لیکن بی جان اسطرح چھپانا بھی تو ٹھیک نہیں 'ہو سکتا ہے وہ انہیں اس نظر سے پسند کرتی ہی نہ ہو"

"اس نے اپنے خدشے کا اظہار کیا"

www.Novelshub.pk

"ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو مگر اس بات پر بھی غازیان ذمے داری لے رہا کہتا کہ اس کی فکر نہ کروں کہ اسے انکار ہو گا بس چپ رہوں۔

"ویسے یہ بات تو میں بھی جانتی ہوں وہ پسند کرتی ہو گی،،

"اتنا سا تھا جب وہ اسے یہاں لے کر آئے تھے"

"انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کا بچپن یاد کیا"

"بڑا ہی پیبا بچہ تھا، چپ چاپ سب کا خیال رکھنے والا، اب بھی ہے"

"اس کے بارے میں بات کرتے ان کے چہرے پر پیار بکھر گیا"

"ماں بن کے پالا ہے اسے بھی، اور یہ گل ؟؟

"یہ تو دیوانی ہے اس کی بچپن سے ہی،" سارے کام اسے ہی کہتی تھی اور وہ بھی مجال ہے جو انکار کر جائے"

"وہ مسکراتے ہوئے اس کے بارے میں بولتی چلی گئیں"

"ان کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس شخص کی حویلی میں کیا اہمیت ہے"

"اسی لیے تو اپنے جگر کا ٹکڑا دے رہی ہوں اسے، جانتی ہوں قدر کریگا اور گل کیلیے وہ بہترین انتخاب ہے، جسطرح کی وہ لا ابالی ہے اس کیلیے ایسا ہی تحمل مزاج انسان چاہیے۔

www.Novelshub.pk

"بی جان یہ آپکو ملے کہاں سے ؟؟

"اسے بھی تجسس ہونے لگا"

"تمہارے داجان کے بہت قریبی دوست کا بیٹا ہے، راجپوت ہے۔۔

" آج بھی وہ دن یاد ہے جب عبید بھائی اور فریحہ بھابھی دونوں کا روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا یہ سکول میں تھا اسلیے ساتھ نہیں تھا اور کیسے سب نے ہی ساتھ چھوڑ دیا اسکا تب یہ چودہ سال کا تھا"

"تمہارے داجان کے سکول کے دوست تھے عبید بھائی اور ہمارا بہت آنا جانا تھا وہاں

"وہ اسے بتاتے ہوئے ماضی میں کھو گئیں"

"شاہ زین بہت اکیلا ہو گیا تھا، سب اسے نوکر بنا کے رکھنا چاہتے تھے"

"خالائیں اپنے گھر بار والی تھیں رکھ نہیں سکتی تھیں جانے مجبوری تھی یا کیا مگر ان کی طرف سے انکار ہو گیا"

"ماموں بھی مجبور ہو گئے"

"باقی چچا تھے تو وہ مفت کا ملازم سمجھ کے لے گئے۔

"وہ تو ایک بار شاہ زین نے تمہارے داجان کو خود چھپ کے فون کیا اور بہت رویا"

"ہمارا تو دل مٹھی میں آ گیا جیسے"

www.Novelshub.pk

"ماں باپ کا لاڈلا کیسے رل رہا تھا"

"وہ بات کرتے رونے لگ گئیں، اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے"

"تمہارے داجان اسی دن اسے لینے چلے گئے"

"وہ لوگ تو اسے دینے پر کسی صورت راضی نہیں تھے کیونکہ شاہ زین اکلوتا وارث تھا اور عبید بھائی کا سب کچھ اسی کا تھا مگر وہ چھوٹا تھا اسلیے چچا بہت آرام سے سب ہتھیا لیتے، دو سال کیس چلتا رہا، شاہ زین کسی صورت ان کے پاس جانے کو راضی نہیں تھا، آخر کار جیت ہماری ہی ہوئی اور اسطرح یہ حویلی آ گیا اور تب سے اب تک یہ یہیں ہے ہمارے پاس۔۔

"وہ ٹھنڈی سانس بھر کے ماضی سے حال میں واپس آئی تھیں"

"اور بی جان انکا گھر وہ کہاں ہے؟

"وہ ان کے چپ ہونے پر بولی، اسے اچھا لگ رہا تھا یہ سب جاننا۔۔

"وہ یہیں ہے رسالپور میں ہی۔۔ اب وہیں تو ہے وہ۔ دس مرلے کا گھر ہے، ایک کنال زمین ہے،، جاؤں گی میں اب ملنے تم بھی چلنا،،

"وہ بتانے لگیں۔۔

www.Novelshub.pk

"یہ شروع سے ایسے ہی سنجیدہ ہیں؟؟؟

"اسے اس کی ذات میں دلچسپی ہونے لگی"

"نہیں ایسا سنجیدہ تو یہ بھائی صاحب اور بھابی کی وفات کے بعد ہی ہوا، پہلے تو ہنستا کھیلتا تھا" باتیں کرتا تھا،، اب تو جیسے اپنی ہی ذات میں محصور ہو گیا ہے۔۔

"وہ نماز کیلیے اٹھتے ہوئے بولیں"

"ہمم۔۔۔ لیکن جو بھی ہے وہ بہت اچھے انسان ہیں۔۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی اٹھتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں بہت اچھا ہے وہ قدر کرنے والا، محبت کرنے والا۔۔۔

"اللہ پاک ان دونوں کو خوش رکھے ہمیشہ"

"ان کے منہ سے دعائیں نکلنے لگیں"

"آمین۔۔ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

"کون ہے وہ شخص آخر؟؟؟

"کوئی کچھ بتاتا کیوں نہیں؟؟

www.Novelshub.pk

"تو کیا آپ میری قسمت میں نہیں تھے شاہ زین؟؟

"اس کی سوچوں کا دھارہ پھر اسی کی طرف مڑ گیا"

"اگر ایسا تھا تو محبت کا وہ لمحہ ہم دونوں کے درمیان آیا ہی کیوں؟؟

"میں انجان ہی رہتی تو کتنا اچھا تھا؟؟؟

"وہ اداس سی کھڑکی سے باہر دیکھتی لاتعداد سوچوں میں گم تھی"

"اسے تو شائد یاد بھی نہیں کہ اس کی باتوں کا خمیازہ مجھے بھگتنا ہو گا"

"کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا؟؟؟

"اور اب وہ محبت، وہ فکر وہ خیال سب کہاں ہیں؟

"اسے کیوں سمجھ نہیں آتی کہ میں ناراض ہوں اس سے،، مجھے منا لے تو میں مان جاؤں،، اس کی آنکھوں میں درد ہلکورے لینے لگا۔

"وہ بدل گیا ہے،، بھول گیا ہے مجھے اور شائد وہ محبت نہیں تھی پسندیدگی تھی"" جس کے رنگ اتنے کچے تھے کہ بارش کی چند بوندوں سے دھل گئے"

"وہ یاسیت سے سوچتے ہوئے کھڑکی سے ہٹ گئی۔

www.Novelshub.pk

"شائد کچھ لوگ ہماری قسمت میں نہیں ہوتے وقت جیسے دھکا لگا کر انہیں ہماری زندگیوں میں پھینک دیتا ہے اور ہم خوش فہم ہو جاتے ہیں۔۔۔

مگر در حقیقت وہ صرف آنکھوں کا دھوکا ہوتے ہیں اور کچھ نہیں۔۔

"وہ سمجھ گئی تھی قسمت کی بگھی اسے شاہ زین کی زندگی سے دور لیجائے گی اور وہ بے بس سی سوائے سر جھکانے کے اور کچھ نہی کر پائے گی۔

"دو بے مول آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر اس کی کنپٹی میں جذب ہو گئے اور شائد یہ آخری رنج تھا جو اس نے منانا تھا۔

"اے ابنِ آدم"

ایک میری چاہت ہے، ایک تیری چاہت ہے،

تو ہو گا وہی جو میری چاہت ہے،

پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے آپ کو اسکے جو میری چاہت ہے،

تو میں وہ بھی تمہیں دونگا جو تیری چاہت ہے،

www.Novelshub.pk

اگر تو نے مخالفت کی اسکی جو میری چاہت ہے،

تو میں تمہیں تھکا دونگا اس میں جو تیری چاہت ہے،

پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔

"بابا آپ نے مجھے بلایا تھا، کیا ہوا خیریت ہے؟؟

"وہ ڈاکٹر ہاشم سے مل کے واپس آئی تو تھکاوٹ کیوجہ سے کچھ کھائے پیے بنا ہی سو گئی تھی،، کچھ دیر پہلے وہ اٹھی تو خولہ نے آکر اسے پیغام دیا کہ سکندر ابراہیم اسے اپنے کمرے میں بلا رہے"

"وہ انکے باقائدہ پیغام دے کر بلانے پر ایک دم پریشان سی ہو گئی تبھی فوراً ہی چلی آئی۔ اور اب اتنی دیر سے وہ انکے کمرے میں تھی جبکہ وہ انتہائی سنجیدہ چہرہ لیے بک ریک کے پاس کھڑے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے شائد --

"کچھ دیر ان کے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد وہ بالا آخر خود ہی بولی تھی"

"انہوں نے چونک کر اسے یوں دیکھا جیسے ابھی ہی اس کی آمد سے باخبر ہوئے ہوں

"بابا؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ ازحد پریشان ہو گئی تھی، دل ڈوبنا شروع ہو گیا تھا۔۔وہ بہت جلد اور بہت معمولی باتوں پر بے حد پریشان ہو جاتی تھی اور ایسا کرنا اس کے اختیار میں نہیں تھا۔۔

"یہ نظم پڑھی ہے تم نے ؟؟؟

"بہت اچھی ہے۔۔

"اس میں اللہ بندے سے مخاطب ہے"

"اپنی چاہت اور اس کی طلب کی تکرار ہے"

"وہ بالکل غیر متوقع سی بات بولے"

"وہ چپ چاپ انہیں دیکھتی رہی۔۔اسے واقعی انکی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی

"وہ اس کی الجھن پر مسکراتے ہوئے پلٹے اور اسے دیکھا"

"زندگی بدلاؤ کا دوسرا نام ہے۔۔ ہمیں نہیں پتہ اگلے پل کیا ہونے والا ہے ہمارے ساتھ"" مگر ہم پھر بھی ہر پل جیتے ہیں،، جینا پڑتا ہے"

"ہم اللہ سے شکوے کرتے ہیں 'شکر نہیں کرتے۔۔

www.Novelshub.pk

"اگر ہم اللہ کی رضا میں راضی ہو جائیں تو ہمیں کبھی بھی شکوہ نہ ہو کیونکہ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے اس میں شر نہیں ہوتی بیشک،، خیر ہوتی ہے،، وقت اور حالات ہمیں سمجھا دیتے ہیں، بس اس وقت سمجھ نہیں آتی --

"وہ طویل بات کر کے چپ ہو گئے اور پھر اسے بغور دیکھا جو ان کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی"

"میں نہیں جانتا کہ زندگی کے اٹھارہ سال تم نے اس عورت کیساتھ کسطرح گزارے؟؟

"مگر آج میں یہ یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آگے کی زندگی تمہارے لیے بہترین ثابت ہو گی اگر تم مجھ پہ یقین کرو تو؟؟!!

"تمہیں مجھ پر یقین ہے کیا بنفشے؟؟؟؟

"وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے بولے تھے"

"آپکی وجہ سے ہی تو یقین کرنے لگی ہوں خود پر، دوسروں پر،، آپ میری وہ سیڑھی ہیں بابا جس پر چڑھ کر میں منزل تک پہنچی ہوں۔۔ ورنہ اس سے پہلے تو میں ایک گمنام زندگی گزار رہی تھی۔

وہ پیار سے انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی تو انہیں اس کے اسطرح مان دینے پر بے اختیار پیار آ گیا۔۔

"یعنی میں تمہارے لیے جو بھی فیصلہ کرونگا وہ تمہیں قبول ہو گا؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ پھر بھی کشمکش کا شکار تھے جیسے۔ مگر وہ چاہتے تھے زاویار سے بات کرنے سے پہلے وہ اس کی رائے جان لیں"

"آنکھ بند کر کے آپ کوئی بھی فیصلہ کر سکتے ہیں بابا کیونکہ آپ میرے لیے ماں اور باپ دونوں کا درجہ رکھتے ہیں "

"اس نے نرمی سے ان کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھ کے جیسے انہیں حوصلہ بخشا تھا"

"میں نے تمہاری شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے گل"

"وہ بنا تمہید سید ھابات کیطرف آتے ہوئے بولے اور اس کی جانب دیکھا" جس کیلیے واقعی یہ سب غیر متوقع تھا اسی لیے بالکل خاموش سر جھکائے بیٹھی تھی"

"میں اعتراض نہیں کرونگی مگر یہ سب اسطرح اچانک کیوں بابا؟؟؟؟

"حامی تو وہ پہلے ہی بھر چکی تھی اب کس بات کی توجیہہ پیش کرتی مگر حیرت بھی تھی کہ اچانک یہ سب کیوں؟؟!

"یہ ہی بہتر رہے گا میری بچی،، میں چاہتا ہوں گل دوپہری کیساتھ ہی تمہاری بھی رخصتی کر دوں،،، ماشائاللہ اب تم اس قابل ہو کہ ہر رشتے کو نبھا سکو"

"وہ ڈاکٹر ہاشم کیساتھ ہوئی تمام گفتگو کو ہذف کر کے بولے"

"وہ بالکل چپ تھی" سچ تو یہ تھا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہے؟؟؟

www.Novelshub.pk

"اس سب کیلیے تیار نہیں تھی مگر ان کے فیصلے پہ اعتراض بھی نہیں تھا"

"کیا ہوا بنفشے ؟؟ میری بچی کوئی زبردستی نہیں ہے اگر تم راضی نہیں" تو میری وجہ سے کسی قسم کا بوجھ محسوس مت کرنا،،، میرے لیے سب سے پہلے تم ہو بعد میں سب ہیں"

"وہ اس کی خاموشی کو اس کا انکار سمجھے تبھی فوراً اس کی دلجوئی کی کہ کہیں وہ کوئی بوجھ محسوس کرے"

"وہ ان کے کہنے پہ ایک دم ہلکی پھلکی ہو گئیءء

"بابا میرے لیے بھی سب سے پہلے آپ اور آپکا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر ہو گا۔۔

"بس ایک گزارش ہے کہ پہلے گل دوپہری کی شادی کریں اس کے بعد میری۔۔ میں اس کی شادی انجوائے کرنا چاہتی ہوں پورے دل سے۔۔

"اس نے مسکرا کر اپنی خواہش کا اظہار کیا تو وہ ہنس دیے۔۔

"جیسے تمہاری خوشی اور پوچھو گی نہیں کہ تمہارے لیے کس کو پسند کیا ہے ؟؟

"انہیں اس کے نہ پوچھنے پر حیرت ہوئی تھی۔

"نہیں بابا۔۔ مجھے آپکی پسند پر اعتبار ہے آپ میرے لیے کبھی غلط نہیں سوچ سکتے،، ہاں اگر پھر بھی میرے ساتھ کچھ غلط ہوا تو وہ میری قسمت میں ہو گا،، گل بنفشے کبھی بھی آپکو موردِ الزام نہیں ٹھہرائے گی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ سر اوپر کر کے پختہ انداز میں بولی تو وہ اس کے یقین کی حد دیکھ کے حیران رہ گئے،،،

"اللہ پاک تمہارے بہت اچھے نصیب کرے اور میرا سر نہ جھکے یہ ہی دعا ہے۔۔۔

وہ اسے گلے لگائے دل میں دعا گو تھے۔۔۔

"مہندی لگا کے رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری

آئیں گے تیرے سجنا"

ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ووووو۔۔

"وہ گول کمرے میں آئی تو وہاں ایک طوفان آیا ہوا تھا جیسے،،،

"آج اتوار تھا اور سبھی موجود تھے اور اس وقت محفل جمی ہوئی تھی۔

"زاروں نے ڈیک پر اونچی آواز میں گانا لگایا ہوا تھا،،، ضیغم فلمی انداز میں سر پہ اسی کی کالج والی چادر ڈال کے شرمانے کی بونگی اداکاری کر رہا تھا اور بریرہ شاہ رخ خان بن کے اس کے ارد گرد کانپ رہی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"بنفشے کا ہنس ہنس کے براحال تھا، اس کیلیے یہ سب کچھ بہت انوکھا اور دلفریب تھا۔ ہالہ خولہ اور خدیجہ تماشائی بنے تالیاں بجا رہے تھے"

"وہ وہیں دروازے میں کھڑی ان کی بیہودگیاں دیکھتی رہی،، بی جان نورین چچی کیساتھ کہیں گئی ہوئیں تھیں تبھی یہ لوگ پاگل ہو گئے تھے،، اس نے سر ہلا کر جیسے انکی حالت پہ افسوس کیا تھا۔

"پتہ نہیں کس بات کی خوشیاں چڑھی ہوئیں تھیں اور سب سے زیادہ غصہ اسے بریرہ پہ آ رہا تھا، ابھی غازی لالا دیکھتے تو شامت آتی ءء

"شوخی کہیں کی،، وہ برا سا منہ بنائے منہ میں ہی بدبدا کے واپس مڑی مگر اس سے پہلے کہ وہ واپس اپنے کمرے میں جاتی ضیغم شیطان کی مکار نگاہوں نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ کا جول بنا بنا ہی اسے دیکھ کر چیخ اٹھا،،،

زارون بھاگتا ہوا آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا لا کر درمیان میں کھڑا کر دیا،، گل کا دل کر رہا تھا کہ کوئی چیز اٹھا کر ان سب کے سر پہ دے مارے۔

"آخر کس بات پہ ہو رہا تھا یہ ناچ گانا؟؟

"وہ شدید زچ ہو کے سب کو دیکھ رہی تھی مگر جا نہیں پا رہی تھی کیونکہ سب نے اسے ایسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا جیسے پولیس مجرم کو گھیرتی ہے اور اوپر سے گانوں کی چنگھاڑتی آواز،، کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بس لب بھینچے دیکھ رہی تھی سب کو،،،،

www.Novelshub.pk

"دلہے کا سہرا سہانا لگتا ہے،،،،!!!

دلہن کا تو دل دیوانہ لگتا ہے،،،،!!!

"گانے کے بول اب تبدیل ہو چکے تھے اور بریرہ پاگلوں کیطرح اس کے گرد بے ڈھنگے اندز میں ناچتے ہوئے اپنا پاگل پن دکھا رہی تھی۔ جبکہ ضیغم اور زاروں سٹیل کے تھال کو الٹا کر اس پہ اپنا شوق پورا کر رہے تھے۔

"بند کرو یہ بکواس یار۔۔۔

"وہ ایک دم چیخ کر بولی تھی۔

"ہالہ نے فوراً ہی ڈیک بند کر دیا،

یہ بکواس کہاں سے ہو گئی لڑکی؟؟؟خوشی ہے ہماری۔۔۔اور تمہیں کیا ہوا ہے؟؟؟

"بریرہ حیران سی دھاک پہ ہاتھ رکھے اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور اسے دیکھنے لگی جو دن بدن چڑچڑی ہوتی جا رہی تھی۔ جانے کیوں؟؟؟؟

"مجھے فی الحال تو کچھ نہیں ہوا مگر تم سب کیوجہ سے ہارٹ فیل ضرور ہو جائیگا"

"وہ دل پہ ہاتھ رکھ کے کہتی وہیں بنفشے کیساتھ بیٹھ گئی۔

www.Novelshub.pk

"بی جان نے لڑکے والوں کو ہاں کہہ دی تھی اور تب سے ہی شور و غل کا سماں تھا،، اور وہ شدید چڑچڑی ہو گئی تھی،،نہ اسے کسی کا بولنا اچھا لگتا تھا نہ سننا۔۔

"عجیب سی یاسیت نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

"ہم تو بنفشے کا دل بہلا رہے تھے جو رو رہی تھی کب سے۔۔۔

"ضیغم نے دھپ سے اس کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے صفائی سے جھوٹ بولا تو وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں کیونکہ وہ اسے منتیں کر کے چپ رہنے کے اشارے کر رہا تھا۔

"کیوں۔ کیا ہوا کیوں رو رہی تھی تم؟؟

"حسبِ توقع وہ فوراً ہی پریشان ہو گئی۔

"وہ کک کچھ نہیں ضیغم نے مجھے دھکا دیا تو میں گر گئی اسلیے۔۔

"وہ گڑبڑاہٹ میں اسی پہ الزام رکھ گئی اور ضیغم کی آنکھیں باہر ابل پڑیں

"لڑکی تو ہوشیاری کر گئی"

"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور ناراضگی سے اسے دیکھا جو اب دبی دبی ہنسی ہنس رہی تھی۔

"اچھا یار۔۔ یہ بتاؤ تمہارا موڈ کیوں آف ہے؟؟

www.Novelshub.pk

"بریرہ بنفشے کیساتھ بیٹھتے ہوئے بولی

اب اس کی خوب دوستی ہو گئی تھی اس سے۔۔ جب سے غازیان سے اس کی شادی ہوئی تھی وہ بہت خوش رہتی تھی،، اور پہلے کی اپنی فضول سوچوں اور جیلسی پہ اسے ہنسی آتی تھی اب۔

غازیان اتنا اچھا محبت کرنیوالا انسان تھا کہ اسے سب سے بڑھ کر پیارا اب وہ ہی ہو گیا تھا۔۔

"اس کی زندگی بے حد خوبصورت ہو گئی تھی اور وہ بہت مطمئن تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔ وہ کہہ کر چپ ہو گئی"

"بنفشے کو اس پہ ترس آنے لگا تھا اب' وہ کتنی تکلیف میں تھی کیوں کہ وہ بے خبر تھی اسلیے۔۔

"اس کا دل اس کیلیے موم ہونے لگا۔۔

اچھا تمہیں پتہ ہے جن موصوف کا تمہارے لیے رشتہ آیا ہے وہ کیسا ہے ؟؟؟

"بریرہ جان بوجھ کے اس کا خاموش انداز نظر انداز کر کے بولی تو وہ ایک نظر اسے دیکھ کے دوبارہ سر جھکا گئی

نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی غرض ہے

وہ ناخن چباتے ٹینشن سے بولی

"اررے سنو تو۔۔ سنا ہے وہ چالیس سال کا ہے مگر بہت ڈیسنٹ ہے۔۔ لگتا نہیں بالکل بھی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ رازدارانہ انداز میں اس کی طرف جھک کے بولی

" ضیغم اور زارون اس کے سفید جھوٹ پر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش میں سرخ ہوئے جا رہے تھے جبکہ ہالہ اور خولہ متجسس سی ساتھ ہی بیٹھیں اس کے تاثرات ملاحظہ کر رہی تھیں جو یہ بات سن کے جیسے سکتے میں آگئی تھی

"چالیس سال ؟؟؟؟ کچھ دیر بعد اس کے منہ سے ٹوٹے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ،، جسے دیکھ کے وہ سب ہی بوکھلا گئے،، کیونکہ مزاق میں کی بات سب کے گلے ایسے پڑنے والی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا"

"اررے رے۔۔ گل یار مزاق کر رہی تھی وہ چالیس کا بالکل نہیں ہے۔ تم دل چھوٹا مت کرو۔۔ بلکہ پچاس کا ہے۔۔

"کیوں بنفشے ؟؟؟

"بریرہ اسے اور رلاتے بنفشے کو دیکھتی شرارت سے آنکھیں مٹکا کر بولی" جو اسے اس جھوٹ سے باز رہنے کے اشارے کر رہی تھی،، کیونکہ گل کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"مارے گئے۔۔ بھاگو بی جان آگئیں'

www.Novelshub.pk

"ضیغم نے بی جان کی آواز سنتے ساتھ ہی سب کو خبردار کیا اور خود ایک ہی جست میں سیڑھیاں پھلانگتا اوپر بھاگا "

"پیچھے ہی زارون، ہالہ، خولہ اور بریرہ بھی کھسک لیں۔۔

"اور گل بھاں بھاں کرتی رونے کا شغل منا رہی تھی جبکہ بنفشے کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ سچ بول کے اسے چپ کروائے یا چپ رہ کے اسے روتے دیکھے "

"دوسرا آپشن اسے ٹھیک لگا تھا اسلیے اب وہ بلکل چپ بیٹھی اس کی سوں سوں سن رہی تھی"

"آخر کونسی دشمنی نکالی ہے آپ نے بی جان مجھ سے جو ایک بڈھے سے میری شادی کروانا چاہتی ہیں۔۔

"وہ جیسے ہی اندر آئیں سامنے ہی وہ روتی دھوتی نظر آئی اور ساتھ بنفشے افسردہ منہ بنائے بیٹھی۔

"اسے کیا ہوا اب ؟؟

"وہ ویسے ہی باہر سے تھکی ہوئی آرہی تھیں،، پہلے شاہ زین سے مل کے آئیں اسکیلیے کچھ چیزیں بنائیں تھیں وہ دیں پھر اسی کے ساتھ بازار نکل گئیں گل کی مہندی کا سوٹ دیا ہوا تھا کام کروانے کیلیے اور واپسی پہ وہ ہی چھوڑ

www.Novelshub.pk

کے گیا مگر اندر نہ آیا،،،انہوں نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا اب دن ہی کتنے رہ گئے تھے۔۔ مگر جیسے ہی واپس آئیں اسے اسطرح روتے دیکھ کے دل ہی ہول گیا مگر جب بات پتہ چلی تو دل کیا دو لگا ہی دیں

کس نے یہ شوشہ چھوڑا؟

"وہ وہیں پڑے تخت پوش پر بیٹھ گئیں۔بنفشے جلدی سے ان کیلیے پانی لائی۔

"جس نے بھی چھوڑا مگر آپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا بی جان،،وہ دوپٹے سے ناک رگڑتی ان سے شکوہ کرتی بولی"

"آئے ہائے لڑکی۔۔کیا بولے جا رہی ہو؟؟

"انہیں اس کی باتوں کی بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی"

"مجھے لگتا تھا آپکو مجھ سے سب سے زیادہ پیار ہے"

"اس کا نیا شکوہ تیار تھا"

"بی جان نے بیزاری سے اسے دیکھا،، آخر اب ہوا کیا تھا"

"بی جان بریرہ نے بتایا کہ جن کا رشتہ آیا وہ پچاس سال کا ہے"تب سے ہی رو رہی۔۔

".بنفشے نے جلدی سے کہہ کر مشکل آسان کی۔

www.Novelshub.pk

"ہاں تو کیا ہو گیا؟؟ مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا یہ تو سنا ہی ہو گا۔

"انہیں بریرہ پر کم اور اس پر زیادہ غصہ آیا تھا جو بنا تصدیق کیے رونے دھونے لگ گئی تھی تبھی غلط فہمی دور کیے بنا ہی بولیں۔

"اور جب شادی ہو گی تو دیکھ لینا کتنا بوڑھا ہے،،، فضول میں پہلے ہی شور مت مچاؤ"

"وہ جیسے ناک پر سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولیں"

"بدلے میں وہ ویسے ہی سوں سوں کرتی رہی"

"آئے بنفشے پتر یہ ذرا مجھے کمرے تک چھوڑ آ۔۔ آج تو بہت تھک گئی۔۔

"وہ ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں""تو وہ لپک کر ان کے پاس آئی اور ہاتھ پکڑ کے آہستہ آہستہ چلتی انہیں کمرے میں لے گئی۔

"پیچھے سے وہ کچھ دیر وہیں صدمے کی کیفیت میں بیٹھی رہی پھر خود بھی اٹھ کر اپنے کمرے کیطرف چلدی"

"آج اس کا بھوک ہڑتال کا ارادہ تھا"

کیسے ہیں چاچو؟؟

www.Novelshub.pk

وہ شام کو ہاسپٹل سے ڈیوٹی کر کے آیا تو سامنے ہی سکندر نظر آ گئے،،وہ بھی انہی کے پاس آ گیا

"کافی دن سے ان سے تفصیلی ملاقات نہیں ہو پائی تھی۔

وہ بھی کچھ دن سے مصروف تھا،،اور جب واپس آتا تو وہ نہیں ہوتے تھے۔۔آج بالا آخر ملاقات ہو ہی گئی

"میں بالکل ٹھیک تم کدھر ہو نظر ہی نہیں آتے۔

"وہ شفیق انداز میں جواب دیکر اسے مسکرا کر دیکھنے لگے جو کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا

"بس چاچو آجکل کام کا لوڈ بہت ہے تبھی میں بھی گم۔۔

"وہ ریلیکس انداز میں تھوڑا سا نیم دراز ہو گیا۔۔کل رات سے اسے ٹمپریچر محسوس ہو رہا تھا اور سر میں بھی درد

۔۔

"آپ بتائیں۔۔کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔

"وہ ان کی جانب دیکھ کر بولا جو کسی الجھن میں دِکھ رہے تھے۔

"ہمم۔۔پریشان نہیں ہوں ایک فیصلہ کیا ہے جس میں تمہاری رضامندی کی ضرورت ہے۔

"وہ بغور اس کے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے بولے جو ان کی بات سن کے سیدھا ہو کے بیٹھ گیا تھا

"خیریت؟؟؟؟کیسا فیصلہ؟؟اور میری رضامندی کیوں؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ حیران ہوا تھا۔۔

کیونکہ یہ فیصلہ بنفشے کے متعلق ہے اور فیصلے کا اختیار میں تمہیں دونگا اب منحصر تم پر ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ؟؟!

"وہ انتہائی سنجیدگی سے اسے دیکھ کر بولے

"چاچو آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں

پلیز کھل کے بتائیں

وہ واقعی ان کے سیریس انداز پہ پریشان ہو گیا تھا اور جلد از جلد جاننا چاہتا تھا کہ کیا معاملہ ہے

"گل بنفشے سے شادی کرو گے زاویار ؟؟؟

"وہ ایک دم بولے تھے۔۔

"جی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

وہ ان کی بات پہ ایک دم کھڑا ہوا تھا

"وہ سب کچھ سوچ سکتا تھا مگر یہ بات کبھی بھی نہیں۔

"چاچو۔۔یہ۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"اس کے منہ سے غیر ارادی الفاظ نکلے

"اسے تمہاری ضرورت ہے زاویار،، صرف تمہاری۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہا ہوں مگر اس وقت میں صرف باپ ہوں اور اپنی بنفشے کیلیے اگر خود غرض ہو رہا ہوں تو مجھے معاف کر دینا مگر اس کیلیے تم سے بہتر اور کوئی نہیں۔

"وہ اس کی طرف دیکھ کر رک رک کر بولتے آنکھوں میں آئی نمی چھپا گئے"

"اولاد بھی کیا چیز ہوتی ہے۔۔اس سے بڑھ کر کچھ عزیز ہی نہیں ہوتا۔۔

"اور وہ،،،؟؟اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ یوں بن مانگے ہی اسے مل جائیگی

"دل نے تو ابھی صرف خواہش کی ہی تھی اور رب نے اسے نواز دیا تھا"

"مجھے منظور ہے چاچو۔۔بنفشے کا ساتھ منظور ہے۔۔

"وہ تمتماتے چہرے کیساتھ ایک دم ان کے گلے لگتے بولا جو خود بھی اس کے منہ سے ہاں کا لفظ سن کے بھی بے یقین تھے

"دونوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگے اپنی اپنی دلی کیفیات چھپائے خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔

---

www.Novelshub.pk

"مہندی کی تیاریاں عروج پر تھیں"

"صرف تین دن رہ گئے تھے فنکشن میں،،"اسی لیے حویلی میں جیسے بھونچال آگیا تھا۔۔

" سبھی کو اپنی پڑی ہوئی تھی اوپر سے اقشیں کو بھی بی جان نے پہلے ہی بلوا لیا تھا گل کے خیال سے۔۔ اسلیے وہاج کی وجہ سے بھی خوب ہلچل تھی۔

"روز ہی بریرہ سب لڑکیوں کیساتھ بیٹھ جاتی ڈھول پیٹنے "اور پھر گانوں کے مقابلے رات گئے چلتے۔ جن میں اکثر زاویار اور غازیان بھی شامل ہو جاتے۔۔۔

"بنفشے کیلیے یہ سب بے حد خوبصورت تجربہ تھا۔۔ وہ آجکل بہت مطمئن اور خوش تھی۔۔ ایسی زندگی کا تو اس نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔۔ اسے لگتا تھا اس کی زندگی اس ایک کمرے اور کچن میں ہی تمام ہو جائے گی۔

" تھینکس مام۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔

"اس کے لبوں نے خاموش سرگوشی کی تھی۔ اور ایک آنسو چپکے سے اپنی موت آپ مر گیا تھا۔۔

"ہاں یہ سچ تھا کہ آج بھی دل کا ایک کونہ اس عورت کی یاد سے بھرا تھا جس کی وجہ سے اس کا دل خالی ہو گیا تھا۔

"مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی کہ وہ تھی ہی ایسی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"تم وہ لڑکی ہو کہ جس کو؟؟؟؟

ءءدیکھ کے چاند کا اک ٹکڑا،،،،

ءءءپورا پاگل ہو سکتا ہے۔۔۔!!!!

"

"وہ چاندنی رات میں اپنی کھڑکی کے پاس کھڑا اسی کے متعلق سوچ رہا تھا۔۔

"موسم اب بدل چکا تھا،،مارچ کی خوشگوار راتیں جسم کو راحت بخشتی تھیں۔

"محبت بھی کیا عجب چیز ہوتی ہے؟؟؟

"نہ نفع دیکھتی ہے نہ نقصان "بس ہو جاتی ہے۔۔

"اور پہلی نظر کی محبت شائد بہت خطرناک ہوتی ہے۔۔

"سکندر ابراہیم نے اولاد کی محبت کے سامنے ہار مانی تھی اور اس نے اپنی محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔۔

"یہ سچ تھا کہ اسے جینیفر ابراہیم جواب.بنفشے ابراہیم تھی سے پہلی نظر کی محبت ہوئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"ہاں اس بات کا اقرار وہ آج کر رہا تھا"

"وہ معصومیت سے ہی اسے اپنا گرویدہ کر گئی تھی۔

"وہ ساحرہ تھی۔۔ جس نے اپنے سحر میں اسے جکڑ لیا تھا اور وہ چاہ کے بھی اس سحر سے آزاد نہ ہو پایا اور نہ ہی ہونا چاہتا تھا۔۔

"وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ تعلق اسے کیا دیگا؟؟؟ یہ محبت اسے کس نہج تک لیجائے گی؟؟؟

"وہ تو بس اس کے ساتھ کی ڈور پکڑ کے اس کے سنگ چلتے رہنا چاہتا تھا"

"وہ نہیں جانتا تھا کہ آجکا دن اس کیلیے ایسا انقلاب لائے گا کہ اس کی دنیا ہی بدل جائیگی۔۔ مگر جو بھی تھا آج وہ بہت خوش تھا۔۔

"اس نے کھڑکی پر پردے گرائے اور خود چلتا ہوا بیڈ پر گر گیا۔۔

"اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی"

"سکون تھا"

"الوہی سی چمک تھی۔۔۔

---

www.Novelshub.pk

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے زاویار؟؟؟؟

اور یہ اتنا اہم فیصلہ تم خود سے کیسے کر سکتے ہو آخر؟؟

"نورین بیگم کو جب سے زاویار نے یہ بات بتائی تھی وہ تو جیسے اپنے حواس ہی کھو بیٹھی تھیں۔۔ جبکہ زریاب خان اس کے فیصلے سے بے حد خوش ہوئے تھے۔۔"بنفشے انہیں بھی بے حد پسند تھی۔۔ اس کا ماضی جو بھی رہا ہو مگر اب وہ مسلمان ہو چکی تھی اور قرآن پاک کی تعلیم لے رہی تھی،، سب سے بڑی بات وہ انکے سب سے پیارے بھائی کی اکلوتی اولاد تھی۔۔ وہ کیونکر انکار کر سکتے تھے۔۔

"اماں میں کوئی بچہ نہیں ہوں اب کہ خود سے فیصلہ نہ کر سکوں۔۔ چاچو نے مجھ سے پوچھا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوا کیونکہ وہ ایک سلجھی ہوئی اچھی لڑکی ہے تو میں نے حامی بھر لی مگر شادی کونسا مینے اکیلے کر آنی آپ سب ساتھ ہی ہونگے۔۔

"وہ انکے انداز پہ انتہائی تحمل سے جواب دیتے ہوئے انہیں دیکھنے لگا۔۔

"ہاں ٹھیک کہا تم اب بچے نہیں ہو تبھی خود ہی ہاں کہہ آئے۔۔ وہ جل کر بولیں تھیں۔ اور سکندر کو تو دیکھو ذرا ؟؟ اپنی بیمار بیٹی میرے بیٹے کے سر تھوپنا چاہتا ہے جس کا کچھ اتا پتہ بھی نہیں جانے اس کی بیٹی ہے بھی کہ یونہی سینے سے لگائے پھرتا۔۔

"وہ اپنی کھولن میں جانے کیا کیا بولے جا رہی تھیں جس کا انہیں شائد خود بھی احساس نہیں تھا۔

www.Novelshub.pk

"اماں پلیز۔کچھ تو خیال کریں اپنے لفظوں کا۔۔

"اسے ان کا انداز بالکل اچھا نہیں لگا تھا"

"ہنہہ۔۔وہ کڑواہٹ سے اسے دیکھ کر منہ پھیر گئیں۔۔

"میں کسی صورت اس عجوبے سے تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گی زاویار کان کھول کے سن لو؟؟؟میرا بیٹا قربان ہونے کیلیے نہیں ہے۔۔۔

"وہ زہر خند انداز میں بولیں"

"میری بات سنو نورین۔۔زریاب جو اتنی دیر سے خاموشی سے ان کا زہر نکلتا دیکھ رہے تھے ایک دم انہیں مخاطب کر کے دوٹوک انداز میں بولے"

"زاویار کی شادی اس بچی سے ہی ہو گی۔۔اور یہ میرا فیصلہ ہے۔۔اس میں ردوبدل کی کوئی گنجائش نہیں۔۔تم بھی اپنا منہ بند رکھو گی تو بہتر ہو گا اور اس بچی کا دل اگر تمہارے لفظوں سے دکھایا کچھ بھی غلط ہوا تو مجھ سے بھی کسی بھلائی کی امید مت رکھنا۔۔

"وہ انگلی سے ان کی طرف اشارہ کرتے بولے تھے۔۔

"تم شادی میں شریک رہو گی تو مجھے خوشی ہو گی ورنہ شادی تمہارے بنا بھی ہو جائیگی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ سنگین لہجے میں اپنا فیصلہ سنا کر چلے گئے۔

"وہ پیچھے سے پھپھک کر رو دیں"

"پتہ نہیں کیا جادو کر دیا اس گوری چڑیل نے۔۔ دونوں باپ بیٹا میرے ہی دشمن ہو گئے۔۔

"اللہ پوچھے ان فرنگنوں سے۔۔

"وہ روتے ہوئے اونچی آواز میں انہیں کوسنے لگیں۔

"زاویار کو ان کے انداز سے شدید کوفت ہوئی تھی تبھی نفی میں سر ہلاتے وہ بھی وہاں سے اٹھ گیا۔

"کیونکہ وہاں بیٹھنا بیکار ہی تھا۔

"آخر کار وہ دن آ ہی گیا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔۔

"چہرے پہ سوگواری کا تاثر لیے وہ نارنجی رنگ کا شرارہ اور ہم رنگ کرتی جس کے دامن، بازو اور گلے پہ سنہری رنگ کا گوٹے کا بہت خوبصورت کام ہوا تھا پہنے، آنکھوں میں کاجل کی دھار کھینچے، ہلکے سے بناؤ سنگھار کیساتھ بے حد حسِین لگ رہی تھی۔۔ نارنجی اور سنہری رنگ کا لمبا سا دوپٹہ اس کے گرد لپیٹ کر زمین چھو رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

گھٹنوں پر رکھے دونوں ہاتھوں پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے وہ خاموش سی اپنے مہندی لگے ہاتھوں میں جانے کیا کھوجنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"کتنے دن ہو گئے تھے اسے دیکھے ہوئے۔۔

"غازی لالا کی شادی کے بعد دوبارہ اسے دیکھا ہی نہیں تھا۔ اور کیسے جھٹ پٹ وہ خود ہی پرائی ہو گئی تھی۔

"اب وہ یہاں آئے گا تو گل دوپہری کہیں بھی نہ ہو گی۔۔

"وہ بچپن کی باتیں یاد کرتے مزید اداس ہو گئی۔۔

"کیسا ہر جائی نکلا۔۔ کیا میں اسے ایک بار بھی یاد نہ آئی؟

"وہ خود سے پھر سے جنگ کرنے لگی"

"وہ تھک چکی تھی سوالوں کی اس تکرار سے۔۔

"وہ اسے بھول چکا تھا وہ جانتی تھی پر دل نہیں مانتا تھا"

"عداوتیں تھیں "تغافل تھا" رنجشیں تھیں مگر،،،،

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا" بیوفائی نہ تھی۔۔۔!!!!

www.Novelshub.pk

"ہاں وہ بیوفا نہیں تھا مگر اس نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا اور وہ آج بھی اسے ہی سوچ رہی تھی کیونکہ سوچوں پر اسکا اختیار نہیں تھا۔۔

"کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔بریرہ اسے تیار کر کے خود تیار ہونے چلی گئی تھی۔۔

افشیں اپنی تیاریوں میں مصروف تھی۔

"وہ تنہا ہی اپنی سوچوں سے نبرد آزما تھی۔۔

"آج کے بعد وہ کسی اور کی ہو جانی تھی"

مگر یہ کیسا ناسور تھا جو اس کے دل میں ہو گیا تھا۔وہ بے بس ولاچار ہو گئی تھی۔

"دل آج بھی اسے دیکھنے کو بضد تھا۔

"مگر دل تو بس رسوا ہی کرواتا ہے"

"وہ جانتی تھی اب یہ ناممکن تھا۔۔

"چاکلیٹ براؤن رنگ کے کرتے کیساتھ سفید لٹھے کی شلوار پہنے،،پاؤں میں پشاوری چپل پہنے تازگی سے بھرپور چہرہ لیے وہ آج شاندار لگ رہا تھا۔

www.Novelshub.pk

"خوشی اس کے چہرے سے چھلکی پڑ رہی تھی اور آنکھیں آنے والے خوشگوار لمحات سوچ کر چمک رہی تھیں۔

"او بلے بھئی بلے" آج تو آپکی ٹوریں ہی الگ ہیں۔۔۔

"ضیغم اور زارون جو صبح سے اسی کیطرف تھے،، پورے گھر کی سجاوٹ میں ان کا کردار اہم تھا۔۔ اسے اسطرح تیار شیار دیکھ کے شوخ انداز میں بولے تو وہ جھینپ گیا۔

"ماشاءاللہ بھائی آپ آج بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔ ایک الگ ہی روپ آیا ہے آپ پہ۔۔

"زارون محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"تم دونوں بھی کم نہیں لگ رہے اس وقت۔۔

"وہ ان دونوں کو ایک جیسے آف وائٹ کرتوں میں دیکھ کے پیار سے بولا جو واقعی نہا دھو کے چمک رہے تھے۔۔

"وہ اکیلا تھا اسلیے وہ دونوں اس کیجانب سے شامل ہو رہے تھے۔۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ ۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔ بہت پیارے لگ رہے ہو اللہ جوڑی سلامت رکھے۔۔

"بی جان صرف اس کیلیے ایک گھنٹہ پہلے آئیں تھی ساتھ دو کالے بکرے بھی تھے جن پر سے اسکا ہاتھ لگوا کر صدقہ اتارا تھا۔

"بی جان ہمیں بھی دیکھ لیں ہم بھی پیارے لگ رہے۔۔

www.Novelshub.pk

"ضیغم اور زارون نے آگے بڑھ کر انہیں متوجہ کیا جو صرف شاہ زین کو ہی دیکھے جا رہی تھیں۔۔

"ہاہا۔۔وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"ہاں ہاں تم دونوں بھی پیارے لگ رہے وہ مگر اس سے آگے آج کوئی بھی نہیں

"وہ بھی آج شرارت کے موڈ میں تھیں تبھی اس پر سے واری صدقے ہوتے بولیں۔

"جی جی بی جان آپ نے جو یہ پارٹی بدلی ہے نا اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا سمجھیں ڈارلنگ ؟؟؟

"وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے انہیں دھمکانے لگے تو وہ ہنس دیں۔۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ تیاری مکمل ہے ؟؟؟

"وہ فوراً ہی سنجیدہ ہوتے بولیں

"جی سب مکمل ہے اور ہمارے شاہ بھائی بھی مکمل تیار ہیں

"وہ بولتے بولتے پھر پٹڑی سے اتر چکے تھے

"وہ ان کی شرارتوں پر بس دھیرے سے مسکراتا اور کبھی ہنس پڑتا۔

"ہاں آج وہ واقعی بے حد خوش تھا۔

www.Novelshub.pk

چلو پھر میں اب جا رہی ہوں ادھر گل نے الگ منہ بنایا ہوا۔۔اور سارے کام بھی ویسے پڑے۔۔ تم دونوں یہیں رہو میں سلمہ یا نورین کو بھیجتی ہوں اور ساتھ ایک دو لڑکیوں کو بھی۔۔

وہ چلتے چلتے ہی ہدایات دیتے بولیں اور باہر آ گئیں۔وہ بھی ان کے ساتھ ہی باہر تک آیا۔۔وہ کار میں بیٹھیں تب وہ پلٹا اور ایک نظر گھر کو دیکھا جو پیلے اور سرخ رنگ کی لائٹنگ میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔

پوری چھت کو بھی سجایا گیا تھا اور بھر بھر کے لڑیاں لگائیں گئیں تھیں اسکے علاوہ گھر تک آنے والے رستے کو بھی سجایا گیا تھا اور بڑے بڑے پیلے گلوب چھوٹے چھوٹے سٹولز پر رکھے گئے تھے جو الگ ہی نظارہ پیش کر رہے تھے۔

"آہ۔۔۔اماں بابا کاش آپ بھی اس موقع پر میرے ساتھ ہوتے۔۔

"وہ ایک دم ہی افسردہ ہو گیا تھا۔

"زندگی کے اس اہم موڑ پر اسے وہ شدت سے یاد آئے تھے۔

"اس نے گہرا سانس بھرا اور دوبارہ چہرے پر بشاشت لاتا اندر آ گیا کیونکہ اندر جو دو نفوس کھڑے تھے وہ اسے اپنی جان سے بھی پیارے تھے۔

----

www.Novelshub.pk

"مہندی کی یہ رات،،،

" آئی مہندی کی یہ رات،،،

سجائی خوشیوں کی بارات،،،

" گانوں اور ڈھول کی آواز حویلی کے باہر سے ہی آ رہی تھی۔

"سب ہی تیار ہو چکے تھے تقریباً۔۔

"اس بار انتظام اوپری منزل پہ کیا گیا تھا"" تبھی لڑکے اوپر اور لڑکیاں نیچے تھیں۔

"اور اس وقت ایک طوفانِ بد تمیزی آیا ہوا تھا۔

" نیچے ماؤں کا شور،، بچوں کی چیخ و پکار اور دیگوں کا شور سب ایک کھچڑی کی صورت لگ رہے تھے۔

"وہ تیار ہو چکی تھی اسلیے اوپر انتظامات دیکھنے آ گئی۔۔

سیڑھیاں چڑھتے وہ جیسے ہی اوپر آئی۔ نارنجی اور گہرے سرخ رنگ کے پھولوں سے پورے ٹیرس کو سجایا گیا تھا ۔ ہر ستون کے ارد گرد نارنجی پھولوں کی لڑیاں لپٹی ہوئیں تھیں۔ دو ستونوں کے درمیان ایک صوفہ نما کرسی رکھی ہوئی تھی جو یقیناً دلہن کیلیے مخصوص تھی کیونکہ اسے بھی پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ کرسی ایک ہی تھی کیونکہ ادھر رسم کر کے پھر دولہے کیطرف جانا تھا۔

www.Novelshub.pk

"وہ مبہوت سی سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔سب انتظام زاویار اور غازیان نے لڑکے بلوا کر کروایا تھا اور یہ آئیڈیا انہی کا تھا۔۔

"رسم شروع ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ رہتا تھا۔

"دو سے تین لڑکے ابھی بھی لائیٹنگ کرنے میں مصروف تھے۔

وہ چلتی ہوئی ٹیبلز کے پاس آگئی۔اوپر ٹیبلز کا انتظام کیا گیا تھا اور ہر ٹیبل کے ارد گرد چار سے پانچ کرسیاں تھیں جو سرخ رنگ کی ویلوٹ پوشش میں تھیں۔

ہر ٹیبل پر ٹوکری میں پھول بھی سجے ہوئے تھے

ٹیرس پہ نارنجی پھولوں کی لڑیوں کا جال سا بنا دیا تھا جو ایسے لگتا تھا جیسے پھولوں کی چھت ہو۔۔

وہ سر اونچا کیے پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے دیکھنے میں محو تھی۔۔

"کیا دیکھ رہی ہیں اتنے غور و خوض سے ؟؟؟

زاویار جو ابھی ہی کپڑے چینج کر کے باہر آیا تھا اسے سر اوپر کیے کھڑا دیکھ کر اسی کیطرف آگیا۔

"وہ اس کی آواز پہ چونک کے پلٹی تھی اور اسے دیکھا۔جو کائی رنگ کے کرتے شلوار پہ پیلے رنگ کا پٹکا گلے میں ڈالے بہت فریش اور اچھا لگ رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ۔۔ یہ پھول کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا؟؟

"وہ اوپر کیطرف اشارہ کر کے بچوں کیطرح بولی تھی۔

"اس نے بازو فولڈ کرتے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا جو فیروزی اور میرون کمبینیشن کے ٹخنوں تک آتے لانگ فلورل پرنٹ فراک کیساتھ سافٹ سامیک اپ کیے، پلین فیروزی سلک حجاب کیے ہمیشہ کیطرح سب سے منفرد اور پاکیزہ لگ رہی تھی۔ جیولری کے نام پہ اس نے بے داغ گورے مومی ہاتھوں میں فیروزے کی ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔

"وہ کچھ دیر کو اسے دیکھتا رہ گیا۔

"وہ سب سے الگ تھی،، سب سے پیاری تھی۔۔

"اور تب سے اور بھی پیاری لگتی تھی جب سے یہ بات ہوئی تھی۔۔

"اک بات کہوں گر سنتی ہو؟؟؟؟؟

"بے ساختگی میں اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ نکلے تھے"

"وہ حیران ہوئی تھی شائد،،،!! تبھی چونک کر سر اٹھایا تھا۔۔

"بہت سال پہلے کی پڑھی یہ نظم جیسے اسی کیلیے آج یاد آگئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"اِک بات کہوں گر سنتی ہو"

"تم مجھ کو اچھی لگتی ہو"

"کچھ چنچل سی "کچھ چپ چپ سی"

"کچھ پاگل پاگل لگتی ہو"

"ہیں چاہنے والے اور بہت"

"پر تم میں ہے ایک بات بہت"

"تم اپنی اپنی لگتی ہو"

"اک بات کہوں گر سنتی ہو"

"تم مجھ کو اچھی لگتی ہو"

www.Novelshub.pk

"یہ بات بات پہ کھو جانا"

"کچھ کہتے کہتے رک جانا"

"یہ کس اُلجھن میں رہتی ہو"

"کیا بات ہے ہم سے کہہ ڈالو"

"اِک بات کہوں گر سنتی ہو"

"تم مجھ کو اچھی لگتی ہو"

~

"گھمبیر اور بوجھل آواز میں بے اختیار وہ اسے دیکھتے ہوئے یہ نظم سناتا گیا۔۔

"آج اسے خود پر سے اختیار اٹھ گیا تھا"

"حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے جذبوں کی شدت برداشت نہیں کر پائے گی۔

"وہ تو پھول کی مانند تھی۔ نازک اور ان چھوئی۔

"وہ اب چپ ہو گیا تھا۔۔ اور چپ تو وہ بھی تھی۔۔ بالکل چپ۔۔ خاموش کسی جھیل کی مانند۔ اور اسی خاموشی سے وہ بنا کچھ کہے پلٹ گئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"اوپری منزل پہ اس وقت دن کا سماں تھا جیسے۔۔

"میوزک کی تیز آواز اور ہنسی مزاق کے شور میں اسے لا کر سٹیج پہ رکھے صوفے پہ بٹھا دیا گیا تھا۔

"وہ سر جھکائے بالکل پثمردہ سی سب کی کھکھلاہٹیں اور ہنسی کی آوازیں سن رہی تھی۔

"بی جان اور افراسیاب خان نے پاس آکر اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہزار ہزار کے کتنے ہی نوٹ اس پر سے وار کے ملازماؤں میں بانٹ دیے۔

"وہ کسی کو دیکھ نہیں رہی تھی بس محسوس کر رہی تھی۔۔اس کے سر پہ ایک اور جالی کا سبز دوپٹہ ڈالا ہوا تھا جس کے باعث وہ سر جھکائے چپ چاپ بیٹھی تھی۔

"بریرہ اس کے دائیں جانب جبکہ حمیرا بائیں جانب بیٹھی تھی۔

سٹیج پر پہلے صرف ایک کرسی رکھی گئی تھی مگر اب ایک بڑا صوفہ رکھا ہوا تھا۔

"کچھ دیر بعد ہی رسم کا شور مچ گیا"

"اس کی کیفیت بے حد عجیب تھی"

"دل بوجھل تھا اور لب سلے ہوئے۔

www.Novelshub.pk

"اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"سب سے پہلے بی جان نے اس کے ہاتھ پہ رکھے ہزار کے نوٹ پہ مہندی لگا کر اسے مٹھائی کھلائی تھی اور ڈھیروں ڈھیر دعائیں دی تھیں اور پھر باری باری سبھی رسم کرتے گئے۔

"اس کی آنکھوں سے چپکے سے دو آنسو نکل کر اس کی مہندی میں گم ہو گئے۔

" آج وہ پرائی ہو گئی تھی۔۔اب اس کا نام بھی اس کی ملکیت نہیں تھا بلکہ بڑے استحقاق سے دو حصوں میں بٹ گیا تھا۔

"ٹپ ٹپ گرتے آنسوؤں میں وہ محبت کے وہ چند لمحات بھی بہا دینا چاہتی تھی"

"کچھ دیر کے بعد سب سٹیج سے دور ہوتے محسوس ہوئے۔وہ بے جان ہاتھ پاؤں سے بس بیٹھی تھی۔

"کچھ دیر بعد کوئی اس کے ساتھ ذرا فاصلے پر آ کر بیٹھا تھا۔ Day off کی بہت پیاری خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔

"اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"ایک دم شور مچا تھا اور سبھی لڑکیاں سٹیج پر آئی تھیں۔۔

"وہ دم سادھے سب کی آوازیں، قہقہے سن رہی تھی۔

"اس کے ہاتھوں میں پسینہ آ رہا تھا۔

"وہ سکڑے سمٹے اس کے وجود کیساتھ ذرا فاصلے پر آ کے بیٹھا تھا۔

سٹیج پر چڑھتے ہوئے بس ایک نگاہ اسے دیکھا تھا،، جو اسی کے لائے ہوئے نارنجی رنگ کے سوٹ میں بے پناہ پیاری لگ رہی تھی۔ اور وہ مبہوت رہ گیا تھا

کیا کوئی اتنا بھی دلفریب، دلنشیں، دلکش ہو سکتا ہے؟؟

"ارد گرد سب کچھ تھم گیا تھا جیسے"

وہاں بس وہ تھا،، وہ تھی اور خوبصورت لمحات میں بہتے جذبے تھے۔

"وہ کب اس کے ساتھ آ کر بیٹھا کیا رسمیں ہوئیں اسے کچھ یاد نہ رہا تھا۔ وہ تو اس اک نگاہ میں ہی بندھ گیا تھا جیسے --

"وہ اس کے ساتھ آرام دہ نہیں تھی تبھی رسم ہوتے ہی اٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔

"وہ اداس لگتی تھی اور مرجھائی ہوئی۔۔

www.Novelshub.pk

"اس کے جانے کے بعد سب کچھ اجنبی سالگ رہا تھا۔ مگر دل پہ پتھر رکھ کے اسے کل تک انتظار کرنا ہی تھا ۔۔جو کھیل کھیلا تھا اس میں نفع بھی اسکا تھا اور نقصان بھی اس کا۔۔ اسلیے مارے باندھے اسے رسم کے اختتام تک وہیں اکیلے بیٹھنا پڑا" "کیونکہ دھیان تو سارا اس کے ساتھ ہی چلا گیا تھا۔ دل بیچارہ اکیلا رہ گیا

"____

"گل خاور ولد خاور خان کیا آپکو شاہ زین عبید ولد عبید متین سے بعِوض تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے ؟؟

"نکاح خواں کے ہونٹوں سے ادا ہوئے نام کو سن کر وہ سکتے میں آگئی تھی۔

"ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اس کا ہم نام تھا؟؟

"یعنی اس کی نئی زندگی کی شروعات ہی اس شخص کی اذیت بھری یاد سے جڑ رہی تھی"

"وہ بے یقینی سے اس کے نام کی گردان سن رہی تھی"

"وہ اسے کبھی بھلا ہی نہ پائے گی"

"شاہ زین،، گل شاہ،،

www.Novelshub.pk

"وہ سن ہوتے دماغ کیساتھ بالکل چپ بیٹھی تھی۔

"کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

"مولوی صاحب نے دوسری بار پوچھا تھا اور اس بار بی جان کا بوڑھا پریشان ہاتھ اس کے کاندھے پہ ٹکا تھا اور وہ ہوش میں آئی تھی۔

"جج۔۔جی قبول ہے۔۔ٹوٹ ٹوٹ کر اقرار اس کے ہونٹوں سے نکلا تھا اور مبارک سلامت کا شور مچ گیا تھا۔

"اس کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا"

"بعد کی رسمیں کیسے ہوئیں وہ نہیں جانتی تھی"

"کون اداس تھا کون خوش۔۔اسے کچھ خبر نہیں تھی اور یونہی صدمے کی حالت میں ہی وہ رخصت ہو گئی تھی ۔۔

"پیچھے رہ گئیں تھیں یادیں،، رشتے،، ان کہی باتیں اور شاہ زین کی محبت۔۔۔

"پورا کمرہ سفید اور سرخ رنگ کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔

"اسے لا کر جہازی سائز بیڈ کے درمیان بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

www.Novelshub.pk

"سفید رنگ کی ادھ کھلی کلیوں سے سجی سیج کے درمیان کہیں کہیں سرخ رنگ کے پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے
۔

"پتہ ہے؟؟ مجھے تو ہمیشہ سے سفید اور سرخ رنگ کے پھول اچھے لگتے ہیں" بہت پہلے کی ایک بات جو اس نے شاہ زین سے کہی تھی اس لمحے اسے یاد آئی تھی۔

"اور آج اپنی سیج اپنے پسندیدہ پھولوں میں دیکھ کے بھی اس کا دل خوش نہیں ہوا تھا بلکہ بجھ گیا تھا۔

"وہ اس لمحے کم از کم اسے یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نئے رشتے میں خیانت نہیں کرنا چاہتی تھی مگر خیانت ہو رہی تھی۔ وہ اسے یاد آرہا تھا اور بہت یاد آرہا تھا۔

"اس نے اذیت سے آنکھیں میچیں اور پھر کھول کے کمرے کا جائزہ لیا۔

"فرنیچر بالکل نیا تھا۔ بیڈ کے دونوں اطراف سائیڈ ٹیبلز تھیں اور ان پر بھی بے حد تازہ سرخ و سفید رنگ کے بڑے بڑے گلدستے سجائے گئے تھے۔

"کمرہ کافی کشادہ تھا۔

"بیڈ کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھی،" دائیں طرف صوفہ کم بیڈ تھا اور بائیں طرف موٹے موٹے دو کشن پڑے تھے۔

www.Novelshub.pk

"کمرہ فل کارپیٹیڈ تھا۔ چاکلیٹی رنگ کے دبیز کارپٹ کی نرماہٹ دور سے ہی محسوس ہو رہی تھی،۔۔لائیٹ براؤن کلر کا مہنگا فرنیچر بے حد خوبصورت مگر سادگی کا امتزاج لیے ہوئے تھا۔

"کمرے میں دو دروازے لگتے تھے ایک واش روم کا تھا جب کہ دوسرا اشائنڈ ڈریسنگ روم تھا۔

"کھٹکے کی آواز پر اس نے نظریں جھکا لی تھیں۔

"عجیب بات یہ تھی کہ اس گھر میں عورت کوئی نہیں تھی یعنی وہ جو بھی تھا اکیلا رہتا تھا۔۔اس وقت صرف مہمان تھے جو صبح کیلیے ٹھہرے ہوئے تھے۔۔

"وہ دھڑکتے دل کیساتھ آنے والے کے قدموں کی چاپ محسوس کر رہی تھی جو بے آواز قدموں سے چلتا ہوا اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔"جو بھی تھا اس وقت اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"ایک ایسا شخص جسے وہ اپنی رخصتی والے دن کمرے میں ہی دیکھے گی اور اسے کیسا لگے گا وہ نہیں جانتی تھی مگر اس خاموش انسان کی موجودگی سے ہی اسے شدید گھبراہٹ ہو رہی تھی جو اس کے پاس کھڑا جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔

"ابھی تک وہ ایک لفظ نہیں بولا تھا"

www.Novelshub.pk

"اس نے گیلی ہتھیلیاں مضبوطی سے بند کیں پھر کھولیں۔ شکر ہے چہرے پہ گھونگھٹ تھا ورنہ شائد اس وقت وہ پریشانی سے بیہوش ہو چکی ہوتی۔

"السلام و علیکم۔۔شادی بہت بہت مبارک ہو۔۔

"اچانک وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا اور بولا تھا

"اس کی آواز؟؟

"یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔اس کا دل ایک دم سکڑا تھا"

"یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟؟

"کیا وہ پاگل ہو رہی تھی؟؟

"پہلے نام اور اب آواز؟؟؟

"وہ سختی سے دانت پر دانت جمائے اس کے اگلے جملے کی منتظر تھی۔

"کیسا لگ رہا ہے شادی کر کے؟؟

"اس کی مسکراتی ہوئی کچھ کچھ شریر آواز دوبارہ اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی اور بیشک یہ وہ ہی تھا۔

www.Novelshub.pk

"اس کے ایک دم گھونگھٹ الٹنے سے اس نے خوفزدہ انداز میں سر اٹھایا تھا اور۔۔ "سامنے وہ تھا۔۔ "ہاں وہی" اپنی تمام تر وجاہت کیساتھ اس کے سامنے اور بے حد قریب بیٹھا مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اور وہ،،؟؟ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی کیفیت میں اسے بنا پلک جھپکائے دیکھ رہی تھی۔

"آ۔۔ آ۔۔ آپ۔۔ شاہ زین آپ یہاں؟؟

"شدید حیرت کے باعث اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔ جبکہ وہ اس کی حیران آنکھوں میں جھانکتا لطف اندوز ہو رہا تھا"

"جی میں یہاں۔۔ وہ مسکراتے ہوئے جان لیوا انداز میں بولا۔

"آف وہائیٹ بوسکی کے سوٹ میں وہ آنکھوں میں محبت پانے کا سرور لیے الگ ہی چھب دکھا رہا تھا جبکہ وہ تو اس حادثے پر حیرت سے گنگ تھی"

"یہ سب کیسے؟؟

"مم مجھے تو بتایا گیا تھا کہ وہ کوئی بڈھا۔۔

"وہ خوشی سے روتے ہوئے بولنے کی کوشش میں اٹکنے لگی۔۔

"اررے۔۔ آپ رو کیوں رہیں ہیں۔۔۔؟ وہ اس کے رونے پہ ایکدم پریشان ہو گیا"

www.Novelshub.pk

"آپ،، آپ سب نے میرا مزاق اڑایا۔۔مجھے اذیت دی۔

"اب وہ ایکدم غصے میں آئی تھی۔

"اور آپ بھی اس سب میں شامل تھے"

"اسے اس کے شامل ہونے پہ الگ ہی دکھ تھا"

"وہ اسکی ناراضگی پہ ہنس دیا۔

"میں آپکو سرپرائز دینا چاہتا تھا میرا ہی قصور ہے اور کسی کا نہیں۔۔

"وہ فوراً ہار مانتے بولا تھا"

"لیکن کیوں؟؟ اور کونسا سرپرائز؟؟ ان دنوں میں جتنی تکلیف مجھے ہوئی میں ہی جانتی ہوں۔مجھے آپ میں سے کسی سے نہیں بولنا۔۔پلیز جائیں یہاں سے۔۔

"وہ غصے کی شدت سے بالکل ہی بپھر گئی تھی۔

"آئم سوری گل،، مگر سچ میں میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔قسمت کے اس کھیل پر میں خود بھی حیرت زدہ تھا

www.Novelshub.pk

"آپ مجھے یوں مل جائیں گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر جب یہ سب ہوا تب صرف آپکے دل میں چھپی محبت آشکار کرنے کیلیے مینے یہ چھوٹا سا جھوٹ بلوایا اور چھپایا۔۔مجھے لگا تھا کہ شائد مہندی میں آپکو پتہ چل چکا ہو گا۔ کیونکہ میں آپکے ساتھ ہی تو آ کے بیٹھا تھا اور پھر نکاح میں میرا نام،، کیا تب بھی آپکو حیرت نہیں ہوئی؟؟؟

"وہ محبت اور استحقاق بھرے انداز میں آگے بڑھ کر اس کے آنسو پونچھتا ہوا بولا"

"مجھے کیسے پتہ چلتا؟؟ میں نے تو آپ کو دیکھا ہی نہیں تھا کل۔۔وہ اسی روٹھے انداز میں بولی تھی۔اسے سب پر غصہ آ رہا تھا اور سب سے زیادہ بی جان اور اس پر۔۔وہ بھی اس مزاق میں بچے بن گئے تھے۔

"مگر میں نے آپکو دیکھا تھا۔۔اور فرصت سے دیکھا تھا اور بس وہ ایک نگاہ جو آپ پر پڑی اسی سے سیراب ہو گیا تھا۔

"وہ جذبوں سے چور لہجے میں بولا تھا"

"یہ سب کیسے ممکن ہوا؟؟؟

"وہ ناراض نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی"

"وہ ہنستے ہوئے اسے شروع سے آخر تک سب بتانے لگا۔

----

www.Novelshub.pk

"سب کچھ نیا لیا ہے؟؟؟

"ساری بات معلوم ہوتے ہی اس کی ناراضگی جاتی رہی تھی اور اب وہ نئے سرے سے کمرے کا جائزہ لیتی بولی تھی"

"جی سب کچھ نیا ہے اور آپکی ملکیت ہے۔۔ میرے سمیت،،،

"وہ بازوؤں کے کف فولڈ کرتا جواب دیتے آخر میں آہستگی سے بوجھل لہجے میں بولا تھا"

"اس کا دل ایک دم دھڑکا تھا"

"آج وہ بالکل الگ لگ رہا تھا" بے حد خوش اور بے حد پیارا۔

"شاہ زین؟؟؟

"اس نے پکارا تھا اور وہ دل و جان سے متوجہ ہوا تھا۔

"آپ نے... آپ نے مجھے یاد کیا تھا؟؟؟

"وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھ کر رک رک کر بولی تھی جو اس کے سوال پر بے ساختہ مسکرایا تھا"

"نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔۔ اس کے غیر متوقع جواب پہ وہ پھر سے ناراض ہو گئی تھی۔

"یاد تو انہیں کیا جاتا ہے جو بھول جاتے اور آپ تو کبھی بھولی ہی نہیں تو یاد کیوں کرنا تھا؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس کے مہندی سے سجے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولا تھا اور محبت لٹاتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا جو بلڈ میرون رنگ کے لہنگے چولی جس پر سلور تار کشی کا کام کیا ہوا تھا، میں ڈارک میک اپ اور بھاری جیولری میں آسمان سے اتری کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔

"کتنا اچھا اور انوکھا تھا سب کچھ ؟؟

"وہ اب تک بے یقین تھا۔

"مم۔۔ میری منہ دکھائی ؟؟

"وہ اس کے ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھ دیکھ کر ایک دم موضوع بدلتے بولی تھی۔

"اس کی اتنی سی قربت سے ہی وہ پزل ہوئی جا رہی تھی۔

" آپ کی منہ دکھائی تو میں دونگا ہی مگر اس سے پہلے ایک نظم آپکے نام کرنا چاہتا ہوں جو آپ کو دیکھ کر اکثر ہی میری حسرت زدہ خواہش کی صورت دل میں مچلتی رہتی تھی۔

"وہ اس کے کترانے پر مسکراتے ہوئے سیدھا ہو کر بولا۔

"اچھا۔۔؟؟ کونسی نظم ؟؟

"وہ فوراً ہی متجسس ہوئی تھی"

www.Novelshub.pk

" ہممممم کونسی نظم ؟؟تو سنیں پھر۔۔

"وہ پیار سے دوبارہ اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھااور اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی میں موجود کنگنوں کو ہلکا سا چھیڑ اتھا

"

"کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

"اس کی گھمبیر آواز سے اداہوتے نظم کے خوبصورت الفاظ اس کے گرد حصار باندھ گئے تھے۔وہ دم سادھے دھڑکتے دل کیساتھ اسے سن رہی تھی۔

"کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

"تُو بڑے پیار سے بڑے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ

"اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو

www.Novelshub.pk

"اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں

"تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو

"میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا

"جب کبھی موڈ میں آ کر مجھے چوما کرتی

"تیرے ہونٹوں کی حدت سے دہک سا جاتا

"رات کو جب بھی تُو نیندوں کے سفر پر جاتی

www.Novelshub.pk

"مَر مَریں ہاتھ کا اک تکیہ بنایا کرتی

"میں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا

"تیری زلفوں کو تیرے گال کو چوما کرتا

"مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ

"میں تری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا

"میں ترے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا

www.Novelshub.pk

"کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا

"کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا"

" نظم ختم ہو چکی تھی مگر وہ اس سحر انگیز ماحول میں اس کے سنگ جیسے کھو سی گئی تھی"

"وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ہمیشہ سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے وہ شخص اتنا رومانٹک بھی ہو سکتا ہے"

"اس کی شرم سے جھکی بوجھل پلکیں اٹھنے سے گریزاں تھیں"

" یہ فسوں خیز لمحات،، سامنے بیٹھا پیارا سا ہمسفر اور یہ بندھن بہت نایاب اور خوبصورت تھے۔ وہ لرزتی پلکوں کیساتھ ہولے ہولے کانپ رہی تھی"

" یہاں تک کہ وہ خود ہی اس کا احساس کر کے اٹھ گیا شائد اسے کچھ یاد آیا تھا

"وہ اپنی قسمت پر نازاں تھی اور دل ہی دل میں اپنے رب کی شکر گزار کہ جس کی تمنا کی تھی وہ نواز دیا گیا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"یہ آپ کی منہ دکھائی" کچھ دیر بعد وہ دوبارہ اس کے پاس آ کے بیٹھا تھا۔اور سرخ رنگ کا مخملی کیس اس کے سامنے کیا تھا۔

"یہ کیا ہے ؟؟ وہ بھی اب خود کو سنبھال چکی تھی تبھی پر شوق نگاہوں سے دیکھنے لگی جو ایک درمیانے سائز کا چوکور سا باکس تھا"

"کھول کے دیکھ لیں،، بہت قیمتی تو نہیں ہے مگر آپ پہنیں گی تو قیمتی ہو جائے گا"

"وہ کیس اس کے سامنے کرتے ہوئے پیار سے بولا تھا"

"اس نے جھکی نگاہیں اٹھا کے اسے ایک پل دیکھا اور فوراً ہی نظریں دوبارہ جھکا لیں"

"ویلوٹ کا وہ باکس کلک کی آواز کے ساتھ کھل گیا تھا اور اس کے سامنے بہت نفیس سے سونے کے دو جڑاؤ کنگن تھے جن میں سرخ رنگ کے ننھے ننھے سے موتی جڑے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔

"اففففففف" یہ کتنے خوبصورت ہیں شاہ زین ؟؟

"وہ بے ساختہ بولی تھی۔ کنگن واقعی بے حد خوبصورت ڈیزائن کے تھے۔

"آپکو پسند آئے ؟؟؟

"وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولا"

www.Novelshub.pk

"جی بہت ذیادہ"."

"وہ خوشی سے تقریباً چلاتے ہوئے بولی۔

"آئیں آپکو پہنادوں؟؟؟

"وہ کنگن نکالتے ہوئے بولا تھا"

"اس نے فوراً پہلے سے ہاتھ میں موجود کنگن اتارے اور ہاتھ آگے کیا جو اس نے نرمی سے تھام کر اپنے لائے کنگن اس کی نازک کلائی میں ڈال دیے"

"بہت پیارے لگ رہے ہیں"

"وہ توصیفی نظروں سے اس کے مہندی سے سجے ہاتھ دیکھتے بولا"

"وہ دلکشی سے مسکرائی تھی۔

"اور کھڑکی سے نظر آتا چاند بھی ان کے خوشیوں بھرے چہرے دیکھ کر کھکھلا اٹھا تھا"

\---

Home Sick By Zaina Zulfi

قسط نمبر 15

www.Novelshub.pk

"دن پر لگا کر اڑ رہے تھے'

"شاہ زین اور گل کی شادی کو پندرہ دن گزر چکے تھے مگر ان میں سے کوئی بھی اداس نہیں تھا کیونکہ وہ تقریباً روز ہی حویلی چکر لگاتی تھی۔

"شاہ زین اسے صبح کالج چھوڑ کے آتا اور واپسی پہ اکثر ہی اسے حویلی چھوڑ دیتا"" کیونکہ اکیلے گھر میں اسے ڈر لگتا تھا اور پھر تنہا وہ کرتی بھی کیا؟؟ وہ تو دوپہر میں اکیڈمی چلا جاتا تھا۔

"اس نے اپنا تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کر لیا تھا اور اب وہ بی اے کے پرائیوٹ امتحانات کی تیاری کر رہا تھا۔

"زندگی بہت سکون سے گزر رہی تھی۔"بس ایک وہ ہی بے چین سا تھا۔

"کتنے ہی دن گزر گئے تھے اسے دیکھے ہوئے۔ جب سے اس نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ تب سے وہ اس سے کترانے لگ گئی تھی۔ نہ صبح نظر آتی تھی نہ شام کو دِکھتی۔ جیسے وہ اس سے بھاگ رہی تھی۔ وہ چپ چاپ اس کو نوٹ کر رہا تھا۔۔ مگر آج اس نے سوچ لیا تھا کہ اس سے ملاقات کریگا۔ اب وہ دونوں ایک نئے بندھن میں بندھنے والے تھے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ یوں اس سے بھاگے یا خوفزدہ ہو۔ یہ ہی سوچ کر وہ کار کی چابیاں اٹھاتا باہر نکلا تھا۔

"اس نے چلتے چلتے ٹائم دیکھا تو اس وقت سات بج رہے تھے۔

www.Novelshub.pk

"وہ شام میں ڈاکٹر ہاشم کے آفس میں ہوتی تھی اور واپسی پہ آجکل اسے سکندر چاچو لاتے تھے۔

"مگر آج وہ اسے لینے جا رہا تھا۔۔ چاچو کو کال کر کے اسنے بتا دیا تھا۔

"ڈاکٹر ہاشم کے آفس کے باہر کار روکتے اس نے اس کا نمبر ملایا تھا جو تیسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

"السلام وعلیکم بنفشے۔۔ میں باہر آپکا ویٹ کر رہا ہوں۔ آپ آجائیں۔۔ انتہائی سنجیدگی سے اسے مخاطب کرتے اس نے مختصر بات کرتے کال اینڈ کر دی تھی"

"وہ اس کی آواز سن کر بے حد حیران ہوئی تھی۔

"تقریباً بارہ دن بعد وہ اسے سن رہی تھی مگر وہ کیوں اسے لینے آئے تھے اور بابا کہاں تھے؟؟

"گومگو کی کیفیت میں وہ بے دھیانی میں وہیں آفس میں ہی کھڑی تھی کہ آیا جائے یا نہ جائے۔۔ اس دن کے بعد اس کا اس سے دوبارہ سامنا نہیں ہوا تھا۔۔

"وہ اس سے دور ہو گئی تھی۔۔

"اس کے اپنے لیے خاص جذبات دیکھ کر اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا وہ جیسے اس پل بالکل فریز ہو گئی تھی

۔

www.Novelshub.pk

"وہ اپنی اس کیفیت کو خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی مگر اس کے بعد سے وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس کے سامنے نہ جائے۔ ایسا نہیں تھا وہ اسے برے لگتے ہوں؟؟ وہ انہیں پسند کرتی تھی مگر یہ والی پسند مختلف تھی۔

"کیا ہوا بنفشے؟؟ کچھ مسلہ ہے؟؟

"اسے یاد ہی نہیں رہا کہ وہ وہیں کھڑی ہے" تبھی ڈاکٹر علینہ جو ڈاکٹر ہاشم کی مسز تھیں اور ان کے آفس میں ہی ہوتی تھیں کی آواز پہ ایک دم چونک کر پلٹی۔

"آاا ں۔۔ نہیں ڈاکٹر علینہ۔۔ میں۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی اور تیزی سے باہر کی طرف بڑھی تھی۔

"جو بھی تھا اب جانا تو تھا ہی"

"گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے اس نے دیکھا وہ کار سے ٹیک لگائے کھڑا اسی کا منتظر تھا"" اور جیسے ہی اسے دیکھا فوراً اسے اپنی جانب متوجہ کیا"

"وہ مرے مرے قدموں سے چلتی اس کی جانب بڑھنے لگی۔ اس کا دل ڈوب رہا تھا اور ہاتھ پاؤں بے جان۔۔ وہ خود بھی انجان تھی کہ اس کی ایسی فیلنگز کیوں ہیں۔

"السلام وعلیکم۔ قریب آتے اس نے جھکی نگاہوں سے سلام کیا تھا جس کا جواب خوشدلی سے دیا گیا تھا۔

www.Novelshub.pk

"کیسی ہیں آپ؟؟اس نے حال پوچھتے بغور اسے دیکھا تھا جو آج رائل بلو عبائے جس پر بڑے بڑے گلابی رنگ کے پھول بنے تھے، میں سر سے پاؤں تک چھپی ہم رنگ حجاب لیے بہت پاکیزہ لگ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟

"وہ جواب میں بجھے سے انداز میں بولی تھی۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔وہ دوبارہ سنجیدہ انداز اپناتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھااور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔

"وہ نظر چراتے ہوئے خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی جسے چھپانے کو وہ دونوں ہاتھ پرس کے نیچے کر کے بیٹھی تھی۔

"کک۔۔کیوں آ آپ کو کیا ہوا؟؟

وہ دوبارہ ہکلانے لگی تھی۔

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا مگر کچھ تو ہوا ہے۔۔

"وہ بظاہر عام سے لہجے میں بول رہا تھا مگر اس کی باتیں گہری تھیں۔

"بہت دنوں بعد بالا آخر آپ سے ملاقات ہو ہی گئی.بنفشے۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ گاڑی سٹارٹ کرتے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے بولا تھا جو حتی الامکان خود کو نارمل رکھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"بابا کیوں نہیں آئے مجھے لینے ؟؟

وہ اس کی بات نظر انداز کرتے دھیرے سے بولی تھی۔

"تمہیں برا لگا میرا آنا؟؟؟

"وہ ایک دم آپ سے تم تک آتے بولا تھا"

""نا۔۔ نہیں تو۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔"مم.. میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا"

"وہ فوراً نفی میں سر ہلاتے بولی تھی"

"گل بنفشے کترانے کی وجہ جان سکتا ہوں؟؟

"وہ کار کی سپیڈ سلو کرتے بولا تھا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں میں سمجھی نہیں۔

"وہ جان کر انجان بنی تھی شائد۔

www.Novelshub.pk

"اگر تمہیں میرا اسطرح اچانک اظہار کرنا برا لگا تو میں معذرت خواہ ہوں مگر یہ سچ ہے کہ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو کیونکہ تم ہو ہی اچھی۔۔

"وہ سامنے سڑک پر نگاہیں جمائے مضبوط لہجے میں بولا تھا۔ کیونکہ اسے واقعی اس کا خود سے ایسا رویہ تکلیف دے رہا تھا۔

"اور یہ بات میں نے کہی بھی اسلیے کہ بہت جلد ہم دونوں ایک خوبصورت رشتے سے جڑ جائیں گے۔۔ وہ اس کے جھکے سر پہ ایک نظر ڈالے مزید بولا تھا"

"جی۔۔؟؟ کک کیا مطلب؟؟

"وہ شائد لاعلم تھی اس کی اور چاچو کی گفتگو سے۔۔۔

"شادیں کریں گی مجھ سے؟؟؟

"وہ ایک سائڈ پہ گاڑی روک کے اس کی طرف دیکھتے اچانک بولا تھا"

"جانتا ہوں آپ کو سہارے کی ضرورت نہیں،،، میں صرف ساتھ دینے آیا ہوں۔

"وہ اس کی مسلسل خاموشی محسوس کرتے دھیرے سے بولا تھا۔

www.Novelshub.pk

"زاوی بھائی۔۔ آپ۔۔ میں۔۔ مم۔۔ میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ وہ ہاتھ مسلتے اٹک اٹک کر بولنے لگی

۔۔

"اسطرح کی سچوئیشن اس کی زندگی میں کبھی نہیں آئی تھی۔

"زاوی کو اپنا دوست بنالو بنفشے۔ وہ تمہیں کبھی بھی گرنے نہیں دے گا۔۔ زندگی کے کسی بھی موڑ پہ اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

بس ایک بار اعتبار کرو پلیز۔۔

"وہ گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا اس کیطرف ہاتھ بڑھا گیا تھا"

"وہ کشمکش کی حالت میں کبھی اسے دیکھتی تھی اور کبھی اس کے بڑھے ہاتھ کو۔۔

"

راستوں کی مرضی ہے

بے زمین لوگوں کو

بے قرار آنکھوں کو

بدنصیب قدموں کو

جس طرف بھی لے جائیں

راستوں کی مرضی ہے

بے نشاں جزیروں پر

بدگماں شہروں میں

بے زباں مسافر کو

جس طرف بھی بٹھکا دیں

راستوں کی مرضی ہے

روک لیں یا بڑھنے دیں

تھام لیں یا گرنے دیں

وصل کی لکیروں کو

توڑ دیں یا ملنے دیں

www.Novelshub.pk

راستوں کی مرضی ہے

اجنبی کوئی لا کر ہمسفر بنا ڈالیں

ساتھ چلنے والے کی راکھ بھی اُڑا ڈالیں

یا مسافتیں ساری

خاک میں ملا ڈالیں

راستوں کی مرضی ہے

راستوں کی مرضی ہے !!!!

"اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکا بڑھا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"وہ اعتبار کر رہی تھی،، کیونکہ وہ اسے اعتبار کے قابل لگا تھا۔

"زاویار نے اس کا ہاتھ ہلکا سا دبا کر چھوڑ دیا تھا۔۔

"اس پل کوئی اس سے پوچھتا کہ اس چھوٹی سی لڑکی نے اسے کس قدر معتبر کر دیا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ سرشار سا دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا جبکہ وہ بالکل جامد تھی۔ اس نے پہلی بار خود سے اس یقین سے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسکا یقین ٹوٹنے نہیں دیگا"

"جانے وہ صحیح تھی یا غلط یہ تو اب وقت نے بتانا تھا۔

"وہ چاولوں کو دم لگا رہی تھی جب بیل بجی تھی۔

"اس نے آنچ بالکل ہلکی کر دی اور پیچھے کرسی پہ پڑا دوپٹہ اٹھایا۔

"آج اس نے کالج سے چھٹی کی تھی۔" عجیب سستی سی ہو رہی تھی اسلیے وہ گھر ہی رہی۔ شاہ زین ناشتہ کر کے زمینوں پر چلا گیا کچھ حساب کتاب کرنا تھا اس کے بعد دوپہر میں اکیڈمی۔۔ اس نے دروازے تک آتے آتے یونہی گھڑی کیجانب بھی دیکھا ابھی صرف ایک بجا تھا جب کہ وہ شام کو آتا تھا۔ اس وقت کون ہو سکتا؟؟؟

"کون؟؟؟ اس نے دل میں سوچتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔

"گل میں ہوں۔۔ باہر سے شاہ زین کی آواز آئی تھی۔

"یہ اس وقت،،؟؟ وہ حیران ہوتے دروازہ کھولنے لگی۔

"ہائے اللہ۔۔ شاہ زین یہ۔۔ یہ آپکو کیا ہوا ہے؟؟!

www.Novelshub.pk

"جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی وہ زخمی حالت میں تکلیف دہ تاثرات کے ساتھ انتہائی تحمل و برداشت سے اس کی چیخ و پکار سن رہا تھا۔

"اندر آنے دیں گی؟؟

"وہ اس کے دروازے پر جم کے کھڑے رہنے پہ بولا تھا"

"اففف۔۔ سوری۔۔ مگر یہ خون اتنا کیسے؟؟ ہوا کیا ہے؟؟

"آپ کہاں تھے؟؟

"اکیڈمی نہیں گئے؟؟

"وہ سامنے سے ہٹتی سوالوں کی بوچھاڑ کرتے بولی تھی"

"وہ بمشکل مسکراتا اور لنگڑاتا ہوا اندر آیا تھا۔

"ایکسیڈنٹ ہوا ہے چھوٹا سا گل پریشان مت ہوں۔

"وہ اس کا اڑا رنگ دیکھ کے مسکراتے ہوئے بولا تھا جواب آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر کے اسے دیکھ رہی تھی"

"یہ۔۔ یہ چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہے؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اس کی ٹانگ کیجانب اشارہ کرتے بولی سفید کاٹن کی شلوار پہ جابجا خون کے دھبے بنے تھے،، سر پہ بھی چوٹ لگی تھی اور بازوؤں پہ بھی زخم تھے"

"کچھ نہیں ہوا یار۔۔ سفید سوٹ پہ زیادہ ہی لگ رہی چوٹ۔۔ وہ اسے بھرپور تسلی دیتے بولا تھا ورنہ درد کی ایک لہر آرہی تھی اور ایک جا رہی تھی۔

"آپ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے اور یہ سب کیسے ہوا؟؟

"بس قسمت میں تھا۔ سامنے سے آتی بائیک سے ٹکر ہوئی۔

"وہ اسے تفصیل بتانے لگا کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔

"میں نے آپکو کتنی بار کہا ہے کہ یہ منحوس بائک کی آپکو عادت نہیں ہے دیکھا اب ہو گیا نا نقصان؟؟

"وہ اس پر غصہ کرتے اسی کے گھٹنے کے پاس بیٹھتے بولی"

"ہمم ٹھیک کہتی ہیں آپ مگر اب تو جو ہونا تھا ہو گیا نا۔۔

"وہ سکون سے اسے دیکھتے بولا تھا جس کی جان پر بنی ہوئی تھی اور وہ اس کی فکر پہ دل و جان سے نثار ہو رہا تھا"

"اچھا آپ اب اٹھیں اور مجھے کپڑے نکال دیں میں چینج کر لوں پھر ڈاکٹر گھر ہی آئیگا کا پٹی کرنے۔

www.Novelshub.pk

"وہ بالکل نارمل انداز میں بول رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔ اگر وہ تھوڑی سی بھی تکلیف ظاہر کرتا تو اس نے پتہ نہیں کیا کرنا تھا۔

"آپ کیسے چینج کریں گے اتنی زخمی حالت میں ؟؟

"وہ پریشانی سے اسے دیکھتے بولی تھی"

" تھوڑا خود کرونگا کچھ آپ مدد کیجیے گا اور ایک گلاس پانی مل سکتا ہے ؟؟

"وہ محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھتے بولا تھا جس کی کسی بھی طرح تسلی نہیں ہو رہی تھی"

"ابھی لاتی ہوں ۔۔ وہ فوراََ بھاگ گئی"

" آاہ ۔۔ اس نے اس کے جاتے ہی تھوڑا سا پائنچہ اوپر کر کے زخم کا معائنہ کیا جو کافی گہرا تھا۔ وہ آہستہ سے اٹھا اور کپڑے لیکے واشروم چلا گیا۔

" ضیغم کو اس نے کال کر کے بلوایا تھا۔ اور باقی سب کو بتانے سے منع کیا تھا پتہ تھا سب پریشان ہونگے پھر۔

"وہ چینج کر کے واپس آیا تو وہ پانی کیساتھ موجود تھی۔

" یہ قمیض پہنانے میں مدد کریں پلیز۔

"وہ آہستگی سے چلتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا"

www.Novelshub.pk

"وہ لپک کر اس کے پاس آئی تھی"

"اور قمیض احتیاط سے اسے پہنانے لگی، "پریشانی کے عالم میں اسے احساس نہیں ہوا کہ وہ اس کے کتنے قریب کھڑی ہے"

"وہ چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ اسکی نظروں کی تپش سے اس کے ہاتھ کپکپانے لگ گئے تھے۔

"کتنا خوش قسمت ہوں میں ؟؟

"وہ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ اس کا ہاتھ تھامتے بولا تھا"

"اچھا یہ کیوں کہا اب ؟؟

"وہ پزل ہو رہی تھی اس کی توجہ سے مگر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی نارمل انداز میں بولی تھی۔

" آپ میرے ساتھ ہیں،، پاس ہیں،، اور میں اب پورے حق سے آپ کو دیکھ سکتا ہوں،، چھو سکتا ہوں،، محسوس کر سکتا ہوں۔

"وہ اس کا خود پر سے دھیان ہٹانے کو جان بوجھ کے ایسے بولا تھا"

" چلیں جی زخمی ہونے کے بعد بھی آپکے ڈائلاگز جاری ہیں"

"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی"

www.Novelshub.pk

"سچ کہہ رہاں ہوں۔۔ اور آپ کو ایک بات بتانی تھی۔۔ وہ اس کے کاندھوں کے گرد ایک بازو پھیلا کے سہارا لیتے بولا تھا"

"کیا بات ؟؟ وہ اس کیجانب چہرہ موڑ کے دیکھنے لگی۔

" آپ سے ایک بات چھپائی ہے میں نے۔

" وہ سنجیدگی سے اسے ایک نظر دیکھ کے بولا تھا"

" آپ پہلے کسی کو پسند کرتے تھے ؟؟ پلیز یہ نہیں کہنا میں نے آپکو بھی نہیں چھوڑنا اور خود بھی مر جانا ہے۔

" وہ فوراً ہی تیوریاں چڑھا کر اسے دھمکی دیتے بولی تھی"

" اللہ نہ کرے۔۔ ایسے ہی بول دیتیں آپ کچھ بھی۔۔

" وہ اس کے مرنے والی بات پہ تھوڑا ناراض ہوتے بولا تھا۔

" اس دن جب آپ اور میں بارش میں پھنس گئے تھے تب کی بات ہے۔

" وہ اس کے بالوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے اسے اس دن کی بابت بتانے لگا۔ کیونکہ اسکے اپنے دل پر بہت بوجھ تھا کہ وہ لاعلم تھی مگر اب جب کہ وہ اس کی بیوی بن چکی تھی تو بتانے میں کیا حرج تھا۔

" میں پہلے سے ہی جانتی ہوں۔

www.Novelshub.pk

"اس کی تمام بات سن کے وہ آرام سے بولی تھی۔

"ہیں؟؟؟وہ کیسے؟؟

"وہ واقعی حیران ہوا تھا"

"صبح یاد آگیا تھا سب۔وہ اس کی حیرت پہ مسکرائی تھی۔

"آپ نے بتایا نہیں۔۔

"وہ شکوہ کرتے بولا"

"کیوں بتانا تھا؟؟مجھے کچھ برا نہیں لگا اور آپ پر پورا یقین تھا اور ہے۔

"وہ پیار سے اس کا ہاتھ تھامتے بولی تھی۔

"اچھا تب برا نہیں لگا تو اب تو بالکل بھی برا نہیں لگے گا نا اگر میں آپ کو ایسے کر کے گلے سے لگاؤں تو؟؟

"وہ ایک دم ہی پٹڑی سے اترتے آنکھوں میں بھرپور شرارت لیے اسے گلے لگاتے بولا تھا۔

"کیا شاہ زین چھوڑیں۔۔آپ بھی نا۔۔

"وہ اسے ہلکا سا دھکا دیتے پیچھے ہوئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"آآاہ ظالم بیوی۔۔وہ جان بوجھ کر کراہتے ہوئے بولا تھا"

"کیا ہوا شاہ۔۔؟؟؟زور سے لگا؟؟

وہ فوراً ہی پریشان ہوتے اس پر جھکی تھی۔

"آج سے پہلے کبھی اپنا نام اتنا پیارا نہیں لگا۔۔اور یہاں دل پہ لگا۔۔وہ سیدھا ہوتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا"

"چوٹ کہیں آپ کے سر پہ تو نہیں لگی۔جو اسطرح کی باتیں کر رہے ہیں"

"وہ مشکوک انداز میں اس کا جائزہ لیتے بولی تھی"

کر کے ننھا سا ہواؤں میں اچھالیں تم کو

جی میں آتا ہے کہ تعویذ بنالیں تم کو

اس قدر ٹوٹ کر تم پر ہمیں پیار آتا ہے

باہوں میں اپنی بھریں مار ہی ڈالیں تم کو

www.Novelshub.pk

"وہ اس کا ہاتھ تھامے جذبوں سے چور لہجے میں شعر پڑھتے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولا تھا۔

"وہ لرزتے وجود کیساتھ سر جھکا گئی تھی"

"کچھ دیر خاموشی کے بعد اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا"

"بہت بدل گئے ہیں آپ۔

"وہ اسے اپنی جانب ہی متوجہ دیکھ کے بولی تھی"

"آپ کی محبت نے بدل دیا بندے کو۔۔

"اب جو بھی ہوں جیسا بھی ہوں آپ ہی کا ہوں۔

"وہ سینے پر ہاتھ رکھتے جھکا تھا"

"مجھے قبول ہیں آپ ہر حال میں اور اب آرام کریں زخمی رانجھے باہر بیل بج رہی دیکھ کے آتی ہوں"

"وہ ہنستے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔ وہ بھی وہیں بیٹھے سے لیٹ گیا۔

---

www.Novelshub.pk

"تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا سکندر۔۔

".بنفشے کیلیے زاویار جیسا ہی ہمسفر ہونا چاہیے۔

"وہ میری اولاد ہے مگر پھر بھی میں یہ کہوں گا کہ وہ ایک بہترین انسان ہے۔۔

"وہ دونوں اس وقت اکیلے تھے۔زاویار سے بات کرنے کے بعد سکندر نے زریاب سے بات کی۔وہ دل میں ڈر رہا تھا کہ شائد وہ اعتراض کرے مگر اس کا جواب سن کر اس کا دل سرشار ہو گیا۔

"زریاب بھائی آپ ناراض تو نہیں کہ آپ سے پہلے میں نے یہ بات زاویار سے کی؟؟؟

"وہ ہچکچاتے ہوئے بولے تو زریاب خان اس کے پوچھنے پر شفقت سے مسکرا دیے۔"سکندر زاویار تمہارے بیٹوں جیسا نہیں بلکہ بیٹا ہی ہے اور تم اس کے بجائے اگر ضیغم یا زارون کو بھی منتخب کرتے تو مجھے اعتراض نہ ہوتا ۔لیکن جس طبعیت کی.بنفشے ہے اس کیلیے کوئی کھلنڈرا نہیں بلکہ سمجھدار انسان چاہیے اسلیے میں تمہارے انتخاب پر بے حد خوش ہوں۔

"انہوں نے تفصیل سے جواب دیتے اٹھ کر انہیں گلے لگایا تو وہ بھائی کے اسطرح ساتھ دینے پہ اور مان بڑھانے پہ بے حد مطمئن اور خوش ہو گئے۔اور آنکھوں میں آئی نمی چپکے سے صاف کی۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ نکاح کب کرنا ہے کیا تاریخ ہے؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ جلدی سے موضوع بدلتے بولے تھے"

"اس جمعے یا اگلے جمعے کو سادگی سے نکاح کر دیتے ہیں اور ساتھ رخصتی بھی۔" کیونکہ آپکو پتہ ہی کہ وہ شور سے گھبراتی ہے اور پھر یہ تو خود اسی کیلیے ہے سب کچھ۔۔ باقی آپ جیسا مناسب سمجھیں۔۔ وہ جھجھک کر اپنی بات کہتے ان کیجانب دیکھنے لگے۔ ان کے بڑے بیٹے کی شادی اسطرح سادگی سے ہوتی یہ بات شائد انہیں گوارہ نہ ہوتی۔

"بالکل ٹھیک سوچا ہے تم نے۔ پھر اسی جمعے کو نکاح کی تاریخ رکھ لیتے ہیں کیونکہ نیک کام میں دیر کیسی؟

"وہ خوشدلی سے بولے تھے"

"زریاب بھائی وہ۔۔ بھابی کا سنا کہ وہ ناراض ہیں۔۔؟؟

"کیا وہ بنفشے کو قبول کر لیں گی؟

"انہوں نے جب سے سنا تھا کہ نورین بیگم اس رشتے پر خوش نہیں تب سے ہی ان کے دل میں یہ بات تھی بہر حال وہ یہ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی ان چاہی ہو۔ اگر وہ بالکل ہی راضی نہیں تھیں تو وہ اپنے قدم واپس موڑ لیتے۔

www.Novelshub.pk

"وہ ماں ہے سکندر اور مائیں بیٹوں کے معاملے میں جذباتی ہوتی ہیں۔ ناراض ہے کیونکہ بیوقوف ہے وہ" مگر جب سمجھے گی تب مان جائے گی اس بات کی فکر مت کرو تم۔۔ اہم بات یہ ہے کہ مجھے اور زاویار کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ زاویار کی آنکھوں میں میں نے بنفشے کیلیے محبت دیکھی ہے۔

"وہ انہیں بھرپور تسلی دیتے ہوئے بولے تھے"

" تھینکیو زریاب لالا۔۔ وہ اس پل جذباتی ہو گئے تھے۔ کتنے پیارے رشتے تھے ان کے پاس۔ وہ بہت خوش نصیب تھے۔

"پاگل ہو تم سکندر؟؟ شکریہ کی اس میں کیا بات ہے؟؟ بس اب تیاری پکڑو اسی جمعے کو نکاح ہو گا۔

"وہ انہیں ڈانٹتے ہوئے جانے کیلیے کھڑے ہو گئے۔ نورین بیگم کو بھی تو بتانا تھا جا کر۔۔

"ان کے جانے کے بعد سکندر سجدہء شکر بجا لائے۔

"بنفشے تم جانتی ہو میری بیٹی۔۔

"تم بہت خوش قسمت ہو۔

"تم نے جو دکھ جھیلے ہیں ان کے مداوے کا وقت آ گیا ہے۔

"اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔

www.Novelshub.pk

"آمین۔۔

"وہ دل ہی دل میں اس کیلیے دعا گو تھے۔

"۔۔۔

"وہ اپنے کمرے میں بیٹھی چہرے پر مسکان لیے بے حد پیاری لگ رہی تھی"

"اس نے ایک خواب دیکھا تھا جو اب پایہء تکمیل ہونے والا تھا۔

"وہ محبت کے """"م"""" سے آشنا ہو گئی تھی اور اعتبار کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا تھا۔

"وہ سرشار تھی،،،

"ساحرہ اپنے سحر سے آشنا ہو رہی تھی۔۔

محبت خواب کی صُورت،

نگاہوں میں اترتی ہے کسی مہتاب کی صُورت

www.Novelshub.pk

ستارے آرزو کے اِس طرح سے جگمگاتے ہیں

کہ پہچانی نہیں جاتی دلِ بے تاب کی صُورت !

محبت کے شجر پر خواب کے پنچھی اترتے ہیں

تو شاخیں جاگ اُٹھتی ہیں

تھکے ہارے ستارے جب زمیں سے بات کرتے ہیں

تو کب کی منتظر آنکھوں میں شمعیں جاگ اٹھتی ہیں

محبت اِن میں جلتی ہے چراغِ آب کی صوُرت

محبت، خواب کی صُورت !!!!

"یہ تو تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے زریاب"

"بی جان کو جیسے ہی پتہ چلا وہ تو واری صدقے جا رہی تھیں۔اس سے بہتر کیا ہو سکتا تھا کہ بنفشے وہیں ان سب کیساتھ ہی رہتی۔وہ پیار سے زاویار کو اپنے ناتواں بازوؤں میں بھرے بیٹھی تھیں۔

"نورین اپنا دل اور ظرف بڑا کر لو۔مجھے تم سے کم از کم ایسی امید نہیں تھی۔

www.Novelshub.pk

"انہوں نے لگے ہاتھوں انکی بھی کلاس لی جو برا سا منہ بنائے بالکل خاموش بیٹھی تھیں۔

"زاویار صرف تمہارا بیٹا نہیں ہمارا بھی خون ہے اور ہمیں اس سے تم جتنا ہی پیار ہے۔ اس کیلیے کبھی بھی غلط فیصلہ نہیں کریں گے

"وہ از حد ناراض تھیں

"جی بی جان۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

"وہ مارے باندھے بولیں تھیں۔ بہر حال وہ یہ تو نہیں چاہتی تھیں کہ پہلے بیٹے کی شادی میں وہ شریک ہی نہ ہوں اسلیے دل پہ پتھر رکھ کے اب وہ مان ہی گئیں تھیں۔۔

"ہائے بی جان۔۔ میں تو اپنی سب دوستوں کو بلاؤں گی، پتہ تو چلے میری بھابی کتنی حسین ہے۔ خدیجہ کے اپنے ہی شوق تھے۔ نورین بیگم نے انتہائی کڑوی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ جبکہ بی جان محبت سے اسے دیکھنے لگیں۔

"ارے بھئی خوبصورت تو تم سب ہو بچے۔۔ بس دعا ہے کہ سب اچھا ہو۔۔

"جی انشاء اللہ اماں جان سب اچھا ہو گا۔

"زریاب بھی دعا گو تھے۔

---

www.Novelshub.pk

.بنفشے ابراہیم ولد سکندر ابراہیم آپکو زاویار خان ولد زریاب خان بعوض پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟

"مولوی صاحب نے سرخ رنگ کے بھاری لہنگے میں ملبوس سر جھکائے بیٹھی .بنفشے سے پوچھا تھا۔

"اس نے ڈوبتی دھڑکنوں کے درمیان سر ہلا کر اقرار کیا تھا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

دوبارہ پوچھا گیا تھا

"قبول ہے

"دوبارہ اقرار ہوا تھا۔

تین بار کی قبولیت کے بعد وہ ہمیشہ کیلیے اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی۔

مبارک سلامت کا شور اٹھا تھا۔

نکاح کی تقریب سادگی سے کی گئی تھی۔

اور اس کے بعد رخصت ہو کر وہ زریاب خان کے پورشن میں چلی جاتی۔

"اس کی طبعیت خراب ہو رہی تھی مگر وہ خود کو تسلیاں دیتی سر جھکائے بیٹھی رہی۔

www.Novelshub.pk

"وہ خود سے خود ہی نبرد آزما تھی اور اسے جیت کے دکھانا تھا۔

"وہ گہرے سانس لیتی خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"زاویار سب کی مبارکیں وصول کرتا بھی اسی کیجانب متوجہ تھا۔

"اسے وہ گھبراہٹ کا شکار لگی تھی۔" تبھی افشیں سے کہلوا کر اس نے اسے کمرے میں لیجانے کو کہا تھا۔

"وہ اس کی فرمائش پہ شرارت سے اسے دیکھنے لگی جو کچھ جھینپا جھینپا سا بے حد پیارا لگ رہا تھا۔ پھر ہنستی ہوئی اس کیجانب بڑھی جو گٹھڑی کی مانند سکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔

"اس نے اسے اٹھانے کیلیے اس کا ہاتھ تھاما جو بے حد سرد اور گیلا تھا۔۔

".بنفشے میری جان۔۔ پریشان مت ہو چلو تمہیں کمرے میں چھوڑ آؤں۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔

"وہ اسے تسلی دیتے سہارا دیکر اٹھانے لگی جو بالکل بے دم لگ رہی تھی

"وہ بنا جواب دیے کسی روبوٹ کی مانند کھڑی ہوئی تھی۔

"شور سے اس کی طبعیت خراب ہونا شروع ہو جاتی تھی۔۔ آوازیں اس کے دماغ میں گونجنا شروع ہو جاتی تھیں ۔تب وہ جتنا بھی دھیان ادھر ادھر کرتی مگر اسے اپنا دھیان بٹانا دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔ اور اس وقت افشیں کا اسے کمرے میں لیجانا بے حد مطمئین کر گیا تھا

www.Novelshub.pk

"وہ جلد از جلد خاموشی اور تنہائی میں جانا چاہتی تھی۔

"افشیں اسے زاویار کے کمرے میں لے آئی تھی۔۔

"سادگی سے انتظامات کرتے کرتے بھی سب نے کافی اہتمام کر لیا تھا۔

"ضیغم، زارون اور خدیجہ نے کمرہ بے حد خوبصورتی اور نفاست سے سجایا تھا۔۔

"بیڈ کے چار اطراف سفید رنگ کی کلیوں کی لڑیاں تھیں

"گہرے زرد رنگ کی لائیٹنگ کی وجہ سے کمرے کا ماحول بہت خوابناک لگ رہا تھا۔

"وہ اسکا بھاری لہنگا سنبھالتی اسے احتیاط سے بیڈ پہ بٹھانے لگی۔

"لہنگا کافی بھاری تھا۔

"چلو جی۔۔ اب تم آرام کرو۔۔ کافی تھک گئی ہو گی۔۔ اور ماشاءاللہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو۔۔ بہت روپ آیا ہے تم پر۔۔

"وہ اسکو ٹھوڑی سے پکڑ کے پیار سے بولی

"افشیں آپو۔۔ مم۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا اور گھبراہٹ ہو رہی۔۔ میں کیا کروں؟

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے سرد ہاتھوں میں تھام کے بولی۔

www.Novelshub.pk

"اررے پاگل ڈرنے کی کیا ضرورت؟؟

وہ کوئی اجنبی تھوڑی ہے؟؟اور زاویار بہت اچھا ہے تم تو خوش قسمت ہو کہ اس کا ساتھ ملا ہے۔۔

"وہ اس کے گھبرانے پہ ہنس کے بولی تھی

"اب تم ریلیکس کرو۔۔وہ ابھی نہیں آئیگا باہر جو چڑیلیں کھڑیں وہ پہلے اپنی رسمیں پوری کریں گی پھر ہی اسے اندر آنے کی اجازت ہو گی

"وہ ہنستے ہوئے شرارت سے بولی تھی

"جج جی۔۔ٹھیک ہے۔۔وہ رسمی سا مسکرائی تھی۔

"افشیں آپو؟؟؟وہ جانے لگیں تو وہ پھر انہیں پکار بیٹھی

"ہاں بولو چندا۔وہ اسی پر سکون انداز میں پلٹی تھیں جانتی تھیں وہ بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار ہے۔

"مم۔۔میں چینج کر لوں؟؟

"وہ جھجھک کر بولی تھی

"چندا۔۔چینج کا تو کوئی مسلہ نہیں ہے مگر ابھی مہمانوں سے گھر بھرا ہوا اور شائد نورین پھپھو کو بھی یہ بات اچھی نہ لگے اسلیے پلیز تھوڑا ویٹ کر لو جب زاوی کمرے میں آئے تب چینج کر لینا

www.Novelshub.pk

"وہ پیار سے اسے حالات کی نزاکت سمجھاتے ہوئے بولیں تو وہ سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ وہ بھی سمجھتی تھی کہ نورین اسے پسند نہیں کرتی تھیں

"اچھا تم اب لیٹ جاؤ بیشک۔۔

میں بھی چلوں ذرا باہر کے حالات دیکھوں

"وہ اسے آرام کرنے کا کہہ کر باہر چلدیں۔

"ان کے جانے کے بعد اس نے ایک طائرانہ نگاہ کمرے پہ ڈالی جو بہت ہی آرام دہ اور لگژری قسم کا تھا۔۔ دبیز گہرے نیلے رنگ کا فل کارپیٹیڈ کمرہ جس پہ پاؤں رکھتے ہی دھنس جاتا تھا۔

"کنگ سائز گولڈن براؤن رنگ کا فرنیچر آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا"

"موسم بدل چکا تھا اسلیے کمرے میں اے سی کی خنکی اچھی لگ رہی تھی"

"بیڈ کے دائیں طرف لگے قد آدم آئینے میں اس نے اپنا عکس دیکھا تو خود بھی حیران رہ گئی۔

"کیا وہ برلن میں رہنے والی جینیفر ابراہیم ہی تھی؟؟ جس نے کبھی آئینے میں اپنا عکس نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ خود کو دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔

"جو خود سے ہی نا آشنا تھی۔ آئینے میں تو کوئی اور ہی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ چپ چاپ کسی مجسمے کی مانند چند پل خود کو ہی دیکھتی رہی۔

"گہرے سرخ رنگ کے بھاری لہنگے چولی میں بھاری زیورات، گہرے میک اپ اور سرخ لپ اسٹک سے رنگے ہونٹوں میں وہ کوئی حور لگ رہی تھی۔

"چوڑیوں اور مہندی سے سجے گورے نازک مخروطی ہاتھ بار بار توجہ اپنی جانب مبذول کر رہے تھے۔

"اس نے ہاتھ اوپر کیا تو چوڑیوں کی جلترنگ بج اٹھی۔

"وہ تھکی اور بجھی سی بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔

"نہ جانے یہ کونسی کیفیت تھی؟؟

"اس نے فیصلہ تو دل سے کیا تھا مگر اب اسکا دل ایک دم بجھ گیا تھا۔

"وہ چپ چاپ آنکھیں بند کیے بے حس و حرکت پڑی رہی۔

"ایک ہفتے کی تھکاوٹ، نیند کی کمی اور پریشانی کے بعد وہ ایک دم یوں پر سکون ماحول اور آرام دہ بستر پر لیٹی تو چند منٹ بعد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

____

"وہ آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا۔

"شدید تھکاوٹ اور رسموں کے بحث مباحثے کے بعد کہیں جا کے اسکی جان بخشی ہوئی تھی۔

"اس نے گھڑی اور والٹ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔رات کا ایک بج رہا تھا۔

"آنکھوں کو ہاتھوں سے دبا کر اس نے تھکاوٹ دور کرنے کی کوشش کی اور پھر اسے دیکھا جو سامنے ہی بیڈ پر کمرہ یخ ہونے کیوجہ سے سکڑی سمٹی گہری نیند میں تھی۔۔

"وہ کمرے کے عین وسط میں کھڑا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر چلتا ہوا دیوار گیر الماری کیجانب آیا اور اس میں سے اے سی بلینکٹ نکال کر اسے اوڑھایا جو گرمائش محسوس کرتے ہی پر سکون ہو گئی اور کروٹ بدل کر اس کیجانب رخ موڑ گئی۔

اب وہ بالکل اس کے سامنے تھی۔

زاویار نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسکی جانب دیکھا۔

"وہ انہیں کپڑوں اور بھاری زیورات میں ملبوس تھی اور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

"کائی رنگ کی حیران آنکھوں پر اس پل پلکوں کا پردہ گرا ہوا تھا۔

"ماتھے کی بندیا ڈھلک کر ایک جانب ہو گئی تھی۔

"گہرے میک اپ میں سویا حسن فسوں خیز تھا۔

www.Novelshub.pk

"وہ بے خود سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

"

تم کو یہ بھی کمال حاصل ہے !!

وقت بے وقت اچھے لگتے ہو !!

"اس نے ہاتھ بڑھا کر ہولے سے اس کے گال کو چھوا تھا۔

"وہ اس کے چھونے پہ کسمسائی تھی۔ وہ فوراً ہاتھ کھینچ گیا پھر گہری سانس لیتا اٹھا اور ایک آرام دہ سوٹ نکال کر واشروم چلا گیا۔

چینج کر کے واپس آیا تو وہ اسی پوزیشن میں ہنوز سوئی ہوئی تھی۔

"وہ بھی اب تھک چکا تھا اور اس وقت صرف نیند کی خواہش تھی مگر اس کا خیال تھا جو سوئے ہوئے بے آرام سی تھی""شائد جیولری کیوجہ سے۔۔ اسی خیال سے اس نے بیڈ پر اس کے ساتھ فاصلہ رکھ کے بیٹھتے ہوئے اسے ہلکا سا ہلایا۔

"بنفشے۔۔؟؟ اٹھو کپڑے چینج کر لو"

www.Novelshub.pk

"وہ اسکا ہاتھ تھامے اب اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوں ہوں۔۔۔وہ نیند میں تھی تبھی جھنجھلاتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا جب وہ نہیں اٹھی تو اس نے دوبارہ اس کا بازو ہلایا تھا

"اب کے وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور عین سامنے اسے خود پر جھکے دیکھ کر وہ خوف کی شدت سے کچھ بول نہیں پائی بلکہ یک ٹک بنا پلک جھپکے اسے دیکھے گئی۔

"تم ٹھیک ہو؟؟

جب وہ کافی دیر نہ بولی تو وہ اس کا گال تھپتھپا کے پوچھنے لگا مقصد اسے تسلی دینا تھا مگر وہ اس کے ایسا کرنے پہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔

آ آپ زا۔۔زاوی بھائی آپ کک کیا کر رہے تھے؟؟؟

"وہ اس سے خوفزدہ تھی۔

اَستغفر اللہ۔۔یار بھائی کہہ کے کیوں نکاح تڑوانا چاہتی ہو۔ابھی تو ہوا ہے۔۔

"وہ مزاح کے انداز میں بولا تھا اور اسے دیکھا تھا جو اپنی تمام تر حشر سامانیوں کیساتھ ہوش ربا حسن میں اس کا امتحان لینے پہ تلی ہوئی تھی اور اوپر سے اس کی معصومیت۔۔

www.Novelshub.pk

"حد ہے۔۔وہ اس کی بے خبری پہ جھنجھلایا تھا۔

"دل گستاخی پر آمادہ تھا جسے وہ مسلسل تھپک رہا تھا۔

"کپڑے چینج کر لو پھر سو جانا۔۔

وہ اس کیجانب دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے بولا تھا۔

"میرے کپڑے تو میرے کمرے میں ہیں۔

"وہ بیچارگی سے بولتے ہوئے سر جھکائے کھڑی تھی۔

"اوہ۔۔اسے یاد آیا تھا کہ اس کے کپڑے رکھوانا وہ بھول گیا تھا۔۔

"سوری۔۔مجھے یاد نہیں رہا۔۔وہ پیشانی ملتے بولا تھا۔

"اچھا تم یہ جیولری وغیرہ اتارو میں کچھ ارینج کر کے آتا ہوں۔

"وہ اسے کہتے کمرے سے نکل گیا۔

افففف شاہ زین کتنے پیارے لگ رہے تھے نا دونوں؟؟؟

www.Novelshub.pk

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہاتھوں پہ لوشن لگاتے ہوئے اپنے ازلی لاابالی پن سے بولی تھی۔

وہ جو ابھی چینج کر کے آرام دہ کرتا شلوار میں باہر نکلا تھا" اس کے بچوں کے سے انداز پہ مسکراتے ہوئے اس کے عین پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا اور آئینے میں خود کو اور اسے دیکھا جو گھر کے سادہ سے کپڑوں میں ملبوس لمبے بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی باندھے معصومیت بھرے حسن کیساتھ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

ہم دونوں ساتھ اچھے نہیں لگتے ؟؟

وہ اپنی پر شوق نگاہیں اس پہ جما کے بولا تھا جو اس کے قریب آنے پہ اب جانے کیلیے پر تول رہی تھی۔ انکی شادی کو چھے ماہ ہونے والے تھے مگر وہ اتنی شرمیلی تھی کہ اس کی ذرا قربت بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

"ہم۔۔؟؟ ہماری بات کہاں سے آ گئی۔۔ ہم تو پرانے ہو گئے اب۔

"وہ گڑبڑا کر بولی تھی۔

"وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"پرانے لوگ پیار بھری باتیں نہیں کر سکتے ؟؟

وہ اسکا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے بولا تھا۔

"آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟؟؟

www.Novelshub.pk

طبعیت ٹھیک ہے ؟؟؟

"وہ فوراً بات پلٹتے ہوئے بولی تھی

"ہاں ۔۔بس دل نہیں کیا۔۔ اسلیے ۔۔

"وہ اس کی چالاکی پہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"کیوں دل نہیں کیا؟؟؟

وہ بیڈ کیجانب بڑھتے ہوئے بولی تھی

"پتہ نہیں ۔۔اور آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔روز ایسے میرے لیے تیار ہوا کریں۔

"وہ دوبارہ اسی موضوع کیطرف آتے اسکی تعریف کرتے بولا تھا

"واہ جی روز میں ایسے بھاری ملبوسات اور میک اپ کر کے کارٹون بن جاؤں ؟؟؟

"وہ اس کی انوکھی فرمائش پہ حیران ہوتے بستر پر نیم دراز ہوتے بولی تھی۔

"اچھا۔مجھے تو آپ آج کارٹون نہیں لگیں بلکہ بہت پیاری لگیں

"وہ شرارت سے اس کو چھیڑتے ہوئے خود بھی لیٹ گیا۔

www.Novelshub.pk

"کیاااااا؟؟میں آج کارٹون لگ رہی تھی؟؟

"وہ اس کی بات پر جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

"یہ تو آپ کہہ رہیں۔۔میں تو تعریف کر رہا۔

"آج میں پیاری لگ رہی تھی؟؟

وہ تھوڑا قریب بیٹھتے بولی تھی

"آپ تو ہیں ہی پیاری لگنے کی کیا بات؟

"اوفوشاہ۔۔آپ ٹھیک سے بتائیں نا؟؟

"وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی

"آپکو پتہ ہے مجھے اپنے پورے نام سے زیادہ آپ کا پکاراشاہ اچھا لگتا ہے۔۔

"پتہ ہے کیوں؟؟؟

"وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے دنیا جہاں کی محبت نگاہوں میں سمو کر بولا"

"کیوں؟؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ متجسس ہوئی تھی۔

"کیونکہ گل کے ساتھ جب شاہ لگتا ہے تو دونوں مکمل ہو جاتے ہیں۔

"وہ اسے اپنے ساتھ بٹھاتے بولا تھا"

"اور ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے انشاء اللہ"

"وہ پیار سے اسے دیکھتے بولی تھی اور سر اس کے کندھے سے ٹکایا تھا"

"انشاء اللہ۔۔

"وہ زیرِ لب بولا تھا۔۔

وہ سوٹ لیکر واپس آیا تو وہ جیولری اتار چکی تھی اور اب آئینے کے سامنے کھڑی سر پہ ٹکے دوپٹے کی پنیں اتارنے میں ہلکان ہو رہی تھی جو شائد کافی ذیادہ لگی ہوئیں تھیں۔وہ دبی مسکراہٹ سے اس کے قریب آیا۔

"رکو میں نکالتا ہوں۔۔اس نے اس کے سر کی جانب ہاتھ بڑھایا تو وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

"نن۔نہیں۔۔میں کک۔۔کر لوں گی۔

"وہ اس سے ذرا فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔

www.Novelshub.pk

"تم سے نہیں ہو گا بنفشے۔۔ خدمت کرو

"وہ نرمی سے بولا تھا۔ جانتا تھا وہ اس کے قریب آنے سے گھبرا رہی تبھی اسے تسلی دیتے بولا تھا۔۔

"وہ جواب میں کچھ نہیں بولی تو وہ دوبارہ اس کے پاس آیا اور ہاتھ اس کے دوپٹے کیجانب بڑھایا۔ وہ اس سے فاصلہ بھی رکھے ہوئے تھا کیونکہ اسکے قریب آتے ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا مگر وہ ضبط کیے چپ چاپ کھڑی تھی

اس نے احتیاط سے سر سے تمام پنیں ایک ایک کر کے نکالی تھیں کہ کہیں اسے چبھ نہ جائے۔

"وہ دم سادھے اس کے سامنے کھڑی تھی کیونکہ مجبوری تھی ورنہ اس کے قریب آنے سے اس کے پرفیوم کی خوشبو، تنہائی اور کمرے کا فسوں خیز ماحول اسے عجیب سی کیفیت کا شکار کر گئے تھے۔

"وہ اسے برے نہیں لگتے تھے مگر وہ اس کی قربت سے گھبراتی تھی۔

وہ اس کی سنگت میں مطمئین تھی مگر اس کا ساتھ اسے بے چین کرتا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی یہ کیا ہے مگر وہ اذیت میں تھی۔

"چلو اب پلٹو پیچھے کندھوں پر سے پنز نکالوں

وہ بالکل نارمل انداز میں بول رہا تھا

www.Novelshub.pk

"مم۔۔میں کرلوں گی آپ جائیں

"وہ انکار کرتے بولی تھی

"تم نہیں کر سکتی.بنفشے پلیز۔۔

میرا مقصد اور کچھ نہیں ہے اعتبار کرو

"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا جو غلط فہمی کا شکار ہو رہی تھی

"وہ کشمکش کا شکار تھی۔

دل یقین کرنا چاہتا تھا مگر دماغ روک رہا تھا۔

"پریشان مت ہو۔۔

"وہ اس کا رخ موڑتے بولا تھا اور احتیاط سے اس کے کندھوں پہ لگی پنز نکالنے لگا۔

"اس نے چاہا تھا کہ اس کے ہاتھ اسے ٹچ نہ ہوں مگر یہ ممکن نہیں تھا۔

"کندھے اور کمر سے دوپٹہ الگ کرتے وہ اس کے لمس سے آشنا ہوتی رہی۔

"وہ اس کیجانب دیکھے بنا دوپٹہ اتار کے اسے تھماتے خود کمرے سے ملحقہ ٹیرس میں چلا گیا۔ مقصد اسے نارمل کرنے کا تھا۔

www.Novelshub.pk

"اس کے جاتے ہی وہ بے دم سی بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔اس کی حالت غیر ہو رہی تھی،ٹانگیں کپکپا رہی تھیں

۔۔وہ اپنے محرم کے لمس سے آشنا ہوئی تھی،یہ گناہ نہیں تھا مگر وہ کیا کرتی کہ اسے یہ سب بوجھ لگ رہا تھا،قید،،

اور دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔

"وہ کپکپاتے وجود کیساتھ اٹھی اور واشروم گھس گئی۔۔

"اس کی آنکھوں میں پانی بھرتا جا رہا تھا"

"سب دھندلا رہا تھا"

"سمندر رو رہا تھا"

"اور شائد وہ بھی۔۔

وہ بیس منٹ سے ٹیرس میں کھڑا جانے کیا سوچ رہا تھا

"سب کچھ گڈمڈ ہو رہا تھا

"کیا وہ ٹھیک نہیں ہوئی تھی؟؟؟

www.Novelshub.pk

"یا پھر شائد وہ اس سب کیلیے تیار نہیں تھی۔۔

"اس کا کترانا، گھبرانا،، بدکنا سب اس کی نگاہ میں تھا۔۔

"وہ جانتا تھا کہ اسے یہ سب کیسا تھ ہی وہ ملے گی مگر اب جب وہ مل گئی تھی تو باقی سب بے حد مشکل لگ رہا تھا۔

"ابھی سے اتنا کیوں تھک گئے ہو؟؟؟

"عبور کرنا ہے دریا پیارے!!!

اس نے سر جھٹکتے جیسے سوچوں کو بھی جھٹکا تھا اور پھر واپس کمرے میں آگیا تھا۔

"وہ شائد واش روم میں تھی۔ وہ بھی تھکا ہوا تھا اسلیے خاموشی سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

"نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا انتظار تھا جو کافی دیر گزرنے کے بعد بھی باہر نہیں آئی تھی مگر اسے انتظار ہی کرنا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے خود پر مسلط کوئی بوجھ سمجھے۔

"وہ دل میں سوچوں کا انبار لیے آنکھیں بند کیے جانے کب نیند میں اتر گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

---

www.Novelshub.pk

"سٹیفن ہاکنگ۔۔

"آئن سٹائن کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا سائنسدان جسکا پورا جسم مفلوج تھا اور وہ نہ بول سکتا تھا" نہ آنکھیں گھما سکتا تھا، نہ چل سکتا تھا، نہ اٹھ کے بیٹھ سکتا تھا۔ صرف پلکیں ہلتی تھیں اور دماغ کام کرتا تھا۔۔

"پروفیسر ہاشم اپنی بارعب شخصیت اور شفقت بھری آواز کیساتھ لیپ ٹاپ کی سکرین پر اس کے سامنے موجود تھے۔۔

"اپنی شادی کی مصروفیت کی وجہ سے وہ نہ تو انکے آفس جا پائی تھی اور نہ ہی انکے لیکچر اٹینڈ کر سکی تھی۔

"نکاح کی تقریب میں وہ بھی موجود تھے اور بے حد خوش اور مطمئن تھے۔

"آج اسکی شادی کو تیسرا دن تھا اور اسے شدید بے کلی اور بے چینی تھی۔ وہ ان سے ملنا چاہتی تھی، بات کرنا چاہتی تھی"

"اپنے احساسات شئیر کرنا چاہتی تھی۔" اسے لگتا تھا دنیا میں اگر کوئی اسے سمجھ سکتا تھا تو وہ پروفیسر ہاشم تھے"

"جن سے بات کر کے اسے اپنا آپ ہلکا پھلکا لگتا تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ بس اب وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ایک نئی تازگی اس کی روح میں سرایت کر جاتی تھی۔

"یہ ہی وہ یقین اور اعتبار تھا جو وہ زاویار پر نہیں کر سکی تھی۔

www.Novelshub.pk

"آج اس نے سوچا تھا کہ وہ انکی آنلائن کلاس لے۔۔

"وہ سوچوں کے گرداب سے نکلتی ہوئی پھر انکی آواز کی طرف متوجہ ہوگئی"

اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ ہمیشہ سے ہی ایسا تھا؟

"وہ سب کی جانب سوالیہ انداز میں دیکھ رہے تھے۔

"وہ بھی ہمہ تن گوش تھی کیونکہ اسے بھی یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ ایک ایسا شخص جو بالکل مفلوج تھا وہ اتنا بڑا سائنسدان کیسے بن گیا؟؟؟

"1945 میں پیدا ہونے والا یہ ہر لحاظ سے مکمل شخص جس نے آکسفورڈ سے طبعیات یعنی فزکس کی تعلیم حاصل کی اور بعد میں کیمبرے سے فلکیات کے شعبے میں پی ایچ ڈی بھی کی۔ اپنی ذہانت کی بنا پر وہ ذہین کے نام سے بھی مشہور تھا۔

"وہ آپ اور ہم جیسا بالکل نارمل شخص تھا"

" قرآن پاک میں چودہ سو سال پہلے فرمایا گیا کہ یہ کائنات ابھی نامکمل ہے اور دنیا میں روزانہ نئے سیارے پیدا ہو رہے ہیں۔" قرآن پاک کی اس تھیوری کو سٹیفن ہاکنگ نے ثابت کیا۔ اس نے کائنات میں ایک ایسا بلیک ہول

www.Novelshub.pk

دریافت کیا جس میں سے روز نئے سیارے تخلیق ہو رہے تھے۔اس نے اس بلیک ہول میں سے کچھ ایسی شعائیں بھی دریافت کیں جو پوری دنیا میں بڑی بڑی تبدیلیوں کا باعث بن رہی ہیں۔

"سٹیفن ہاکنگ ریاضی اور فزکس کا ایکسپرٹ تھا۔

"وہ ایم ایس سی تک بالکل نارمل انسان تھا جو پڑھنے کیساتھ باقی مشغلے بھی رکھتا تھا۔۔1963 میں جب وہ کیمبرک یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کر رہا تھا کہ ایک دن وہ سیڑھیوں سے پھسل گیا اسے ہسپتال لیجایا گیا اور طبی معائنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ دنیا کی پیچیدہ ترین بیماری Motor Neurone disease میں مبتلا ہے جسے طبی زبان میں A.L.S کہا جاتا ہے۔

"وہ تفصیل بتاتے ہوئے ایک پل کو رکے۔

"وہ دم سادھے سن رہی تھی"

"اس وقت اس کی عمر بائیس سال تھی

اور وہ ایک شادی شدہ اپنی ازدواجی زندگی میں مطمئن انسان تھا۔

"کچھ توقف کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوئے"

www.Novelshub.pk

A.L.S "بیماری جسکا تعلق دل سے ہوتا ہے ہمارے دل پر چھوٹے چھوٹے عضلات ہوتے "ہیں جو ہمارے پورے جسم کو کنٹرول کرتے ہیں

"اس بیماری سے پہلے سائنسدانوں کا خیال تھا کہ ہمارے جسمانی نظام کو صرف اور صرف دماغ کنٹرول کرتا ہے مگر بیسویں صدی کے شروع میں جب اے ایل ایس کا پہلا مریض سامنے آیا تو اس بات کی تحقیق ہوئی کہ دماغ کو بھی ہمارا دل کنٹرول کرتا ہے۔۔

"آپکو لگتا ہے کہ آپ کا دماغ آپکو الارم دے رہا ہے کہ آپ یہ کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ممکن ہے "یہ بھی سچ ہے مگر دماغ کی اس سوچ سے بھی پہلے ہمارا دل ہمیں اکساتا ہے۔۔

"وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنا موقف بیان کرتے بولے تھے۔

"کیونکہ دل انسانی جسم کا مرکز ہے اور دل کے یہ عضلات ہی موٹورز کہلاتے ہیں""" اور اگر یہ عضلات ایک ایک کر کے مرنا شروع ہو جائیں تو انسان مفلوج ہو جاتا ہے اور خود کو مرتے دیکھتا ہے۔۔

"اے ایل ایس کا اب تک کوئی علاج تشخیص نہیں ہو سکا۔ ایسا مریض صرف دو سے تین سال کی زندگی جی سکتا ہے۔

www.Novelshub.pk

"سب سے پہلے سٹیفن کے ہاتھ کی انگلیاں مفلوج ہوئیں پھر اسکے ہاتھ، بازو، ٹانگیں اور پاؤں اور اس کے بعد پورا جسم مفلوج ہوا اور آخر میں اس کی زبان بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی"

"اس کے پورے جسم میں صرف پلکیں زندہ تھیں، گردن بائیں طرف ڈھلک چکی تھی اور وہ ہر چیز کیلیے دوسروں کا محتاج تھا۔

"1974 میں ڈاکٹرز نے انہیں گڈ بائے کہہ دیا تھا۔

"لیکن سٹیفن ہاکنگ نے شکست تسلیم نہیں کی تھی بلکہ تب اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بنے گا۔

"کیمبرج کے کمپیوٹر سائنسدانوں نے سٹیفن کیلیے ایک ایسا ٹاکنگ کمپیوٹر تیار کیا جو اس کی وہیل چیئر پر لگا دیا گیا۔

"یہ کمپیوٹر اس کی پلکوں کی زبان سمجھتا تھا۔ سٹیفن ہاکنگ اپنی سوچ کو پلکوں پر شفٹ کرتا، پلکیں ایک خاص زاویے اور ردھم سے جیسے ہی ہلتیں یہ ردھم لفظوں کی شکل اختیار کرتے اور کمپیوٹر ان لفظوں کو ٹائپ کرتا تھا اور سپیکر سے آواز باہر آتی۔

"اس طرح وہ پلکوں سے بول کر دنیا سے مخاطب ہوتا تھا۔

"وہ منہ کھولے انکے انکشافات سن رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

"سٹیفن ہاکنگ دنیا کا وہ واحد شخص تھا جو اپنی پلکوں سے بولتا تھا۔

"اس نے مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھیں"

"A Brief History Of Time"

"یہ وہ کتاب تھی جس سے اس نے بے انتہا شہرت پائی"

"نوبل پرائس یافتہ برطانیہ کا معروف سائنسدان سٹیفن ہاکنگ چودہ مارچ 2018 کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا"

"مرنے سے پہلے اس کی آخری سوچ یہ تھی

کہ اگر"

"میں اس معذوری کے باوجود کامیاب ہو سکتا ہوں۔

"تو آپ سب جو چل سکتے ہیں، بیٹھ سکتے ہیں، کھا پی سکتے ہیں اور قہقہہ لگا کر ہنس سکتے ہیں تو کامیاب کیوں نہیں ہو سکتے۔۔؟؟

"کیوں حوصلہ ہار جاتے ہیں؟؟؟

"کیوں؟؟

"اور اس کیوں کا جواب آپ دیں گے"

www.Novelshub.pk

"وہ بات کے اختتام پر اسکرین کیطرف اشارہ کرتے بولے تھے۔

"اسکرین آف ہو گئی تھی۔

"مگر وہ وہیں بیٹھی تھی۔ کیا واقعی وہ بھی کچھ کر سکتی تھی؟؟

"اور اگر کر سکتی تھی تو وہ ایسی کیوں تھی؟؟

"اسی کیوں کا جواب اس کے پاس نہیں تھا اور یہ ہی کیوں اسے کھوجنا تھا۔

Home Sick By Zaina Zulfi

Last Episode

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساتھ ماہ بعد۔۔۔۔۔۔۔۔"

"السلام و علیکم بابا۔۔

"وہ آج کلینک سے واپسی پر بی جان والے پورشن میں ہی آگئی تھی۔ اب وہ بہت کم ڈاکٹر ہاشم سے ملاقات کیلیے جاتی تھی۔"اس کے سیشن بھی مکمل ہو چکے تھے۔" آج وہ ان سے یونہی ملنے چلی گئی اور واپسی پہ سوچا بابا اور بی

www.Novelshub.pk

جان سے ملتی ہوئی واپس آئے۔ ساتھ ساتھ گھر ہونے کے باوجود سکندر بہت کم اس کی طرف آتے تھے اور اسے بھی نصیحت کی ہوئی تھی کہ کم کم آئے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ نورین بھابی کسی بھی قسم کے اعتراض کی حقدار ہوں۔یوں تو وہ کچھ بھی نہیں بولتی تھیں اب "بلکہ شائد صبر کر چکی تھیں" مگر پھر بھی وہ اپنی طرف سے انہیں شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔۔ بہر حال ان کے دل میں یہ بات موجود تھی کہ وہ انکی بنفشے کو پسند نہیں کرتیں اور نہ ہی دل سے قبول کیا ہے"'اور بنفشے'وہ تو یوں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت زیادہ پریشان ہو جاتی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔ آجاؤ آجاؤ یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔

"اسے اپنے سامنے یوں اچانک دیکھ کے وہ خوشی سے نہال ہو گئے۔ آج پندرہ دن بعد وہ اس سے مل رہے تھے۔

"وہ لپک کر ان کے گلے لگی تھی۔ آنکھیں جانے کیوں نم ہوئیں تھیں۔

"بابا کیسے ہیں آپ؟؟

"خود کو سنبھالتے اس نے ان سے الگ ہوتے پوچھا"

"ایک دم ہٹا کٹا مجھے کیا ہونا ہے؟؟

تم بتاؤ کیسی ہو؟؟خوش ہو؟؟

www.Novelshub.pk

"زاویار خیال رکھتا ہے ؟؟

"وہ اس کی تسلی کو بشاشت سے بولے اور بالکل ماؤں کے سے انداز میں سوال پہ سوال پوچھے گئے"

"وہ انکی فکر پہ بے ساختہ ہنس دی۔

"اب وہ ہنسنے لگ گئی تھی۔

"بابا میں خوش ہوں، مطمئن ہوں اور زاویار وہ بہت اچھے ہیں بابا۔۔

"وہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں نگاہیں جھکا کر بولی تھی

"ماشاٗاللہ ۔ اللہ پاک ایسے ہی خوش رکھے آباد رکھے۔

"وہ ڈھیروں دعائیں دیتے خوشی سے بولے

"آمین" وہ زیرِلب بولی تھی۔

بی جان کہاں ہیں ؟؟ اور وہ چھوٹو عالیان ؟

"وہ غازیان کے بیٹے عالیان کا پوچھنے لگی

"بی جان تمہاری اندر کمرے میں ہیں اور عالیان کی آج شامت آئی ہوئی۔ بہت شرارتی ہے، ابھی کھیل کود کے کپڑے گندے کر دیے۔ بریرہ لے کے گئی ہے نہلانے۔

www.Novelshub.pk

"عالیان کے ذکر پر وہ بے ساختہ مسکرائے تھے۔

"ڈھائی سالہ عالیان پوری حویلی کا ننھا سربراہ اور بے انتہا لاڈلا تھا، باپ والا غصہ اور ماں کی شوخ طبعیت اپنائے وہ سب کی ناک میں دم کیے رکھتا" اور سب سے زیادہ محبت تو اسے بنفشے سے تھی۔ "جب بھی وہ ملنے آتی وہ دیوانہ کہیں نہ کہیں سے بھاگ آتا۔ فشے آپی فشے آپی پکارتا۔۔" بنفشے تو خود بھی اس کی دیوانی تھی۔ ابھی بھی اس کے نام پہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

"وہ تھا ہی اتنا معصوم اور پیارا"

" چلیں میں تب تک بی جان سے مل لوں

وہ اجازت لیتے بی جان کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

" فشے آپی نہ جائیں نا۔۔

"پورا دن ان کے ساتھ گزار کر اب وہ جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ زاویار اسے لینے آیا تھا۔ اسے کبھی کبھی رشک آتا تھا خود پر۔

"ساتھ ہی تو پورشن تھے سب کے۔ لیکن جب بھی وہ بی جان سے ملنے آتی۔" واپسی پر وہ خود اسے لینے آتا۔

www.Novelshub.pk

وہ اتنا کئیر نگ اور محبت کرنے والا انسان تھا کہ کبھی کبھی تو اسے ڈر لگتا تھا کہ وہ بدل نہ جائے۔ وہ اس کی محبتوں کی اب عادی ہوتی جارہی تھی اور یہ عادت وہ چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔

"میری جان۔۔ فشے آپی دوبارہ آئیں گی نا،،

"وہ پیار سے اس کے ننھے ننھے دونوں ہاتھ تھام کے بولی تھی۔ کیونکہ وہ اس کا معصوم دل اداس نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"بھئی کیا جادو کر دیا تم نے میرے لاڈلے پر؟؟

بس تمہارا ہی دیوانہ ہے وہ،، ماں باپ کو تو پوچھتا ہی نہیں۔

"بریرہ اندر آتے ان دونوں کے لاڈ دیکھتے شرارت سے بولی تھی۔

"یہ بہت پیارا ہے ماشأاللہ ۔۔

"وہ ہولے سے ہنس کر بولی تھی۔

"تم بھی بہت پیاری ہو۔ اب تمہاری شادی نہ ہوئی ہوتی تو چلو میں بھی سوچتی کچھ مگر افسوس۔۔ چچ چچ۔۔

"وہ ہنستے ہوئے شرارت سے بولی تھی۔

"اس کو تو میں ایسے ہی لیجاؤں گی اپنے ساتھ اگر آپ اجازت دے دیں۔

www.Novelshub.pk

"وہ پیار سے اس کے پھولے پھولے گلابی گال کھینچ کر بولی تھی جو ناراضگی میں اور بھی پھول گئے تھے۔

"عالی جاؤ آپکو ضیغم چاچو بلا رہے گھومنے جانا ان کے ساتھ ؟؟

"بریرہ اسے پچکارتے ہوئے لالچ دینے لگی تا کہ وہ جا سکے۔۔

" ضیغم چاچو ؟؟!وہ فوراً ہی دوبارہ خوش ہو گیا اور اسے بائے بائے بولتا ہوا بھاگ گیا۔

" ضیغم کا بھی دیوانہ تھا"

تم ٹھیک ہو ؟؟

"وہ اب اس کیجانب متوجہ ہوئی تھی"

".جی بھابی میں بالکل ٹھیک ہوں"

"زاویار کیساتھ تمہارا ریلیشن ٹھیک ہے ؟؟

"وہ اس کی طبعیت کے پیشِ نظر بولی تھی۔

"جی۔۔وہ یک لفظی جواب دیکر چپ ہو گئی۔

www.Novelshub.pk

"دیکھو۔بنفشے۔۔میں تمہاری سگی بہن تو نہیں ہوں اور شروع میں تم مجھے اچھی نہیں لگی تھی۔۔اور میں شرمندہ ہوں اپنی سوچ پہ۔۔مگر اب تم میری چھوٹی بہن ہی ہو اور اس لحاظ سے میں تمہیں یہ ہی مشورہ دونگی کہ زاویار ایک بہت ہی سلجھاہوا سمجھدار اور اچھا انسان ہے۔۔

"وہ تمہارا نصیب تھا۔بس اس کی قدر کرنا۔میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔اسے اپنا محرم سمجھو گی تو اپنانے میں جھجھک نہیں ہو گی۔

"وہ ڈھکے چھپے انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔

"سات ماہ۔۔بہت ذیادہ ہوتے ہیں کسی کو آزمانے کیلیے۔۔وہ مزید بولی تھی۔

اور وہ لب سیے بیٹھی تھی۔

"جانتی ہو۔بنفشے؟؟

آزمائش کسی سولی پر لٹکنے کی مانند ہوتی ہے۔۔

"انسان نہیں جانتا کہ یہ کب ختم ہو گی"

"مم۔۔مگر بھابی انہوں نے کک۔۔کبھی شکوہ نہیں کیا"

"وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

www.Novelshub.pk

"کیونکہ اسے آزمائش کیلیے چن لیا گیا ہے وہ شکوہ کرنے والوں میں سے نہیں ہے،" انتظار کرنے والوں میں سے ہے"

"اس کا انتظار ختم کر دو۔ اس سے پہلے کہ وہ شکوہ کرنے والوں میں شمار ہو جائے۔

"وہ سمجھانے والے انداز میں بولی تھی اور آنسو قطروں کی صورت اس کی آنکھ سے گرے تھے۔

"بھابی۔۔ میں کیا کروں۔ میں کوشش کرتی ہوں مگر ناکام ہو جاتی ہوں"

"وہ روتے ہوئے بولی تھی"

"کیونکہ تم پہلے ناکامی محسوس کرتی ہو اور بعد میں کوشش کرتی ہو۔

"سب کچھ مشکل ہے ناممکن نہیں۔

"جیتنے کی خواہش رکھو گی تو ناکام نہیں ہو گی۔۔

"میرا مخلصانہ مشورہ ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں تم خوش رہو"

"وہ پیار سے اس کے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

"میں۔۔ میں کوشش کرونگی۔

"وہ اک نئے عزم سے بولی تھی"

www.Novelshub.pk

"وہ جانتی تھی کہ وہ ایک اچھے انسان کیساتھ بہت برا کر رہی ہے۔

"شاباش۔۔اور انشاء اللہ تم مایوس نہیں ہو گی۔۔کیونکہ تمہیں یہ کرنا ہے اور تم کر سکتی ہو۔۔

"وہ اسے تسلی دیتے بولی تھی"

"وہ تیار ہو کر ہولے ہولے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی جہاں بابا کیساتھ بی جان، داجان اور زاویار خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"بریرہ کی ہی باتوں کا اثر تھا کہ اس نے پہلی پیش قدمی کر دی تھی۔

"وہ جو چائے کیساتھ باتوں میں بھی مصروف تھا،،یونہی بات کرتے غیر ارادی نگاہ اس پر جا پڑی جو فیروزی اور سفید رنگ کے آرگنزا کے سوٹ پہ ہلکے سے میک اپ اور کانوں میں آویزے ڈالے،،پاؤں میں سوٹ کیساتھ کا ہم رنگ کھسہ،،ہاتھوں میں چوڑیاں اور بنا حجاب کے بال پشت پر گرائے اسے حیران کر گئی تھی۔

"کیا یہ سج دھج اس کیلیے تھی یا سکندر چاچو اور بی جان کو دکھانے کیلیے اس نے ایسا کیا تھا؟؟ مگر جو بھی تھا اسے اسطرح تیار ہوئے دیکھ کر وہ نہ صرف حیران ہوا تھا بلکہ دل خوش فہمی کا شکار ہو چکا تھا۔

www.Novelshub.pk

"السلام وعلیکم۔۔اس نے قریب آتے دھیرے سے سلام کیا تھا جسکا جواب اس نے سر ہلاتے دیا تھا جبکہ نگاہیں تو اس پر سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔جو اسطرح تیار ہوئے اس کے دل میں اتری جا رہی تھی۔

"بڑی مشکل سے سب کا خیال کرتے اس نے نگاہوں کا رخ پھیرا تھا۔

وہ چپ چاپ اس کے سامنے آکر بیٹھ گئی تھی۔

اس کی نگاہوں کی تپش اور توجہ سے اس کے گال تپنے لگے تھے۔

"پہلی بار اسے یہ سب محسوس کر کے اچھا لگا تھا۔دل الگ لے پہ دھڑکنا شروع ہو گیا تھا"

"اس کا حیران ہونا،،وارفتگی دکھانا اور مسکرانا سب بہت اچھا لگ رہا تھا"

"کچھ پل میں ہی وہ نکھر کے گلاب بن گئی تھی۔

"شرمیلی سی مسکان اور گلنار چہرے کے ساتھ بیٹھی وہ اس کے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔

"وہ چائے پی چکا تھا اور اب اجازت طلب نظروں سے بی جان کو دیکھ رہا تھا۔

"چلو خیر سے جاؤ،،خوش رہو اور اس کی نظر اتار لینا۔ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے۔

"بی جان نے ان دونوں کو ساتھ کھڑے دیکھ کر دعاؤں کیساتھ نصیحت بھی کی

جس پر زاویار نے ایک بار پھر گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا جب کہ وہ مزید سمٹ گئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"سب کچھ وہی تو تھا بس سوچ بدل گئی تھی۔ اور سب کچھ اچھا لگنا شروع ہو گیا تھا۔

"وہ سب سے مل کے خدا حافظ کہتی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل آئی۔

"ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا رات کے وقت بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"یہ تو بی جان نے بالکل ٹھیک کہا۔۔

"وہ رک کر اس کے ہم قدم ہوا اور اس کیجانب دیکھتے ہوئے بولا"

"کیا بات؟؟

اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔ وہ بہت کم اس کیجانب دیکھتی تھی۔

"کہ تمہارا صدقہ دیدوں۔۔

وہ زیرِلب مسکرا کر بولا تھا۔

"وہ اس کے یوں کہنے پہ مزید پزل ہو گئی تھی۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔ پوچھ سکتا ہوں یہ تیاری کس خوشی میں ہے؟؟

"وہ چلتے چلتے اس کا ہاتھ تھام کے بولا تھا۔

www.Novelshub.pk

"ویسے ہی۔بی جان کو اچھا لگتا ہے مجھے ایسے دیکھنا۔

"وہ اس کے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی مگر چاہ کر بھی یہ نہیں بتا سکی کہ صرف اس کیلیے وہ یوں تیار ہوئی تھی۔

"اووووو۔۔تو وجہ بی جان تھیں۔۔اور میں کچھ اور سمجھا۔۔

"وہ جان بوجھ کر افسوس کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔

"آ۔۔آپ کے لیے بھی۔۔

"وہ اس کی دلجوئی کو فوراً بولی تھی"

"سچ ؟؟؟

"وہ اب رخ اس کیجانب کر کے الٹے قدموں چلنے لگا تھا"

"جی سچ۔۔وہ اس کے اپنی جانب رخ موڑنے پہ فوراً نظریں جھکا گئی تھی۔

"ایک نظم سنو گی ؟؟؟

"وہ چلتے چلتے رکا تھا"

"سنائیں۔۔وہ رک رک کے چلنے لگی۔

www.Novelshub.pk

تُم جس خواب میں آنکھیں کھولو

اُس کا رُوپ اَمر

تُم جس رنگ کا کپڑا پہنو

وہ موسم کا رنگ

تُم جس پُھول کو ھنس کر دیکھو

کبھی نہ وہ مرجھائے

تُم جس حرف پہ اُنگلی رکھ دو

وہ روشن ھو جائے

www.Novelshub.pk

"اس کی گھمبیر آواز نے رات کی خاموشی پہ فسوں طاری کر دیا تھا"

"وہ کھو سی گئی تھی جیسے۔۔

"چاند کی چاندنی حیران تھی"

"ساحرہ تو وہ تھی اور سحر کوئی اور پھونک رہا تھا"

"کس سے باتیں کر رہی تھیں آپ؟؟؟

"آج وہ دونوں ساتھ ہی واپس آئے تھے۔

شاہ زین کام سے فری ہو کے اسے خود ہی لینے کالج پہنچ گیا تھا۔۔اب اس نے گاڑی خرید لی تھی۔وہ خود بھی بائیک چلانا بھول چکا تھا اور گل کے خوف کی وجہ سے اسے جلد ہی گاڑی لینی پڑی۔ویسے بھی وہ لاڈوں پلی تھی۔ بیشک وہ کوئی فرمائش نہیں کرتی تھی مگر اسے تو احساس تھا۔۔

"کس سے؟؟؟

"وہ الٹا اسی سے پوچھنے لگی۔اسے واقعی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا۔

www.Novelshub.pk

"میرا مطلب جب میں آیا تو آپ گیٹ کے پاس دوستوں کیساتھ کھڑی تھیں اور ساتھ کوئی لڑکا بھی تھا۔

"وہ حتی الامکان اپنا انداز نارمل رکھتے بولا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے اس پر شک تھا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں تھا مگر دل بے چین تھا اسے اس اجنبی کیساتھ بات کرتے دیکھ کر۔۔ جلن کا احساس الگ تھا۔ وہ اس کے معاملے میں شروع سے ہی بہت پوزیسیو تھا۔

"آااااں۔۔ اچھا وہ۔۔۔ ؟؟؟

"وہ بے شک لہجہ سرسری رکھے ہوئے تھا"" مگر وہ جان گئی تھی کہ وہ جیلس ہو رہا" تبھی سوچنے کی ایکٹنگ کرتے شرارت سے آنکھیں مٹکائیں۔

" ہمممم۔۔ اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔

"اچانک اس کی رگِ شرارت پھڑکی تھی

"کیوں نہ تھوڑا تنگ کیا جائے ؟؟

"وہ دل میں سوچتے ہوئے اسے دیکھنے لگی" جو ہمہ تن گوش تھا کہ کون تھا وہ۔۔

"وہ رباب ہے نا میری دوست ؟؟

"وہ اسے یاد دلاتے بولی تھی۔

www.Novelshub.pk

"جی یاد ہے۔۔

"وہ کھلبلی مچاتے دل کیساتھ انتہائی صبر کیساتھ اس کی اگلی بات کا منتظر تھا"

"وہ اس کا کزن ہے۔۔

"اچھا تو آپ سے کیا کہہ رہا تھا"

"وہ پھر بات کو اسی سمت موڑتے بولا تھا"

"کچھ خاص نہیں بس یونہی حال وال پوچھ رہا تھا"

"وہ اس کی بے چینی کا اندازہ لگاتے ہنسی چھپانے کی بھرپور کوشش کررہی تھی"

"ورنہ دل تو قہقہے لگانے کو چاہ رہا تھا"

"وہ آپکو جانتا ہے ؟؟

"اسے شدید غصہ آرہا تھا۔

"جی جانتا ہے پہلے بھی بات وات ہو جاتی تھی"

"اب ٹریٹ مانگ رہا تھا شادی کی۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ عام سے انداز میں بولتی اپنے اور اس کے لیے فروٹ سیلڈ نکالتے بولی"

"ویسے آپ کیوں پوچھ رہے ؟؟

"اب کے وہ چونک کر اس کیجانب متوجہ ہوئی۔

"نہیں یونہی بس۔۔ آپکو ہنستے دیکھا تو پوچھ لیا۔

"اس کا موڈ شدید آف ہو چکا تھا تبھی پلیٹ دور کرتے وہ بے حد سنجیدگی سے اٹھتے اٹھتے بھی اسے جتا گیا۔

"ارے یہ تو کھا لیں"

"وہ پیچھے سے اسے آواز دے کر بولی"

"دل نہیں۔۔ یہ بھی آپ ہی کھا لیں۔

"وہ جلے انداز میں کہہ کر کمرے میں گم ہو گیا"

"اففففففف۔۔ اتنی جیلسی۔۔

"وہ اس کے تیور دیکھ کے غش کھانے کو تھی۔

"کہیں جا رہے ہیں ؟؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اسکے پیچھے کمرے میں آتی بولی اور اسے دیکھا جو چہرے پر تناؤ کی کیفیت لیے الماری سے کپڑے نکال رہا تھا"

"جی۔۔۔

"کہاں ؟؟

"وہ مزے سے اس کے سامنے آتے بولی تھی"

"کام ہے کچھ۔

"وہ مختصر بات کرتے ہوئے بنا اس کی جانب دیکھے پلٹا تھا۔

"کیا کام ؟؟

"وہ اسے پلٹتے دیکھ کر بازو سے تھامتے بولی"

"وہ ناراض سا کتنا اچھا لگ رہا تھا"

"بس ہے کچھ۔۔ آپکو بی جان کیطرف چھوڑ دوں۔؟؟ مجھے واپسی پہ دیر ہو جائیگی۔۔

"ناراضگی میں بھی اسکی فکر تھی۔

"آپ ناراض ہیں ؟؟

www.Novelshub.pk

"نہیں۔۔میں کیوں ناراض ہونے لگا"

"وہ نرمی سے بازو چھڑواتے بولا تھا"

"تو پھر ایک دم کیا ہوا؟؟

"وہ دوبارہ بازو تھامتے بولی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔

"وہ اب کے اسے دیکھ کے بولا تھا جو واقعی بے خبر تھی یا بن رہی تھی؟؟

"مگر اسے اس پل اس کی بے خبری پہ بھی غصہ تھا اور اس کیساتھ اس کا ہنسنا بھی بار بار آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔

"کچھ تو ہوا ہے؟؟؟

"وہ اس کی سنجیدگی پہ شرارت کا ارادہ ترک کرتے بولی تھی۔

"جب آپ کو محسوس ہو رہا ہے کہ کچھ ہوا ہے تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ کیا ہوا ہے؟

"وہ اسے بازو سے پکڑ کے اپنے سامنے کرتے بولا تھا۔

"اتنی سی بات پہ اتنا غصہ؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ حیران ہوئی تھی"

"یہ غصہ نہیں ہے گل۔۔

"آپ پر صرف میرا حق ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کسی اجنبی سے ہنس کر بولیں۔بس نہیں اچھا لگتا مجھے۔۔

"وہ اسے دونوں کندھوں سے تھامتے بولا تھا"

"شاہ زین۔۔؟؟؟

"وہ اس کی جذباتیت پہ حیران ہوئی تھی"

"شاہ صرف گل کا ہے،، گل کو بھی شاہ کا ہونا چاہیے۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"آپکا ہر روپ حیران کن ہے"

"وہ بڑبڑائی تھی جیسے۔

"آپکے لیے ہر بار ایک ہی روپ ہے۔

محبت کا۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ بھی دوبدو بولا تھا"

"میں صرف مزاق کر رہی تھی"

"وہ سچ بتاتے اسے دیکھنے لگی جو واقعی اس کے معاملے میں بے حد شدت پسند تھا"

"مجھ سے ایسا مزاق پھر کبھی مت کیجیے گا گل۔

"ایم سوری۔۔وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

"آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون ؟؟

"بانٹ نہیں سکتا آپکو۔۔

"زندگی میں اتنا اکیلا پن دیکھا ہے کہ اب حوصلہ نہیں ہے آپ سے دور جانے کا۔

"بے انتہا محبت کی ہے آپ سے گل۔۔

"ایسی شرارتیں کر کے مارنے کا ارادہ ہے ؟؟

"اففف۔۔ آپ مجھے ہولا رہے۔

"میری توبہ جو اب کچھ بولوں"

www.Novelshub.pk

"وہ اس کی سنجیدگی پہ توبہ کرتے بولی تو وہ بھی ہنس دیا۔

"چلیں میں چینج کر لوں پھر آپکو چھوڑتا ہوا جاؤنگا۔

"واقعی جانا تھا؟؟

"وہ سمجھی غصے میں کہا۔

"جی جانِ شاہ زین۔۔واقعی میں جانا تھا"

"وہ پیار سے اسے ساتھ لگاتے بولا تھا جو اس کے اسطرح مخاطب کرنے پہ ایک دم سرخ ہو گئی تھی۔

اوکے میں چادر لے آؤں۔۔

"اس کی بولتی بند ہو چکی تھی تبھی بھاگ گئی۔وہ بھی مسکراتا ہوا واش روم چلا گیا۔

"وہ دونوں واپس آئے تو نورین بیگم سونے کیلیے جا چکی تھیں۔۔زریاب خان بی جان کی طرف ہی تھے۔ ضیغم اور زارون کہیں گئے ہوئے تھے اور خدیجہ اپنے کمرے میں تھی اسلیے وہ بھی کمرے میں آ گئی۔"زاویار وہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔

"وہ کمرے میں آ کر بے سبب کچھ دیر بیٹھی رہی۔

www.Novelshub.pk

"دوپہر کی بریرہ بھابھی کی باتیں ذہن میں گونج رہی تھیں۔شائد وہ ٹھیک کہتی تھیں۔اسے اپنی اس بیماری سے خود ہی لڑنا تھا۔ہمت کرنی تھی۔

"وہ بہت اچھا تھا تبھی حق ہوتے ہوئے بھی اس نے کبھی حق نہیں جتایا تھا۔

"وہ گہری سانس لیتے اسے ہی سوچتے ہوئے کپڑے تبدیل کرنے کی غرض سے اٹھی تھی جب ایک دم دروزہ کھلا تھااور وہ اندر داخل ہوا تھا۔

"اسے دیکھتے ہی اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔

"آج صرف اس کی دلی کیفیت ہی نہیں بدلی تھی بلکہ اس کے انداز بھی بدلے ہوئے تھے۔

"وہ اس سے نظر چرائے پاس سے گزر کے جانے لگی تھی جب اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے جانے سے روکا تھا۔

"کہاں جارہی ہو؟؟؟

"وہ اس کے سامنے آتے بولا تھا۔

"کک۔۔کپڑے چینج کرنے۔

"وہ سر جھکائے اس کے جوتوں کیجانب دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ابھی مت کرو۔۔ابھی تو جی بھر کے دیکھا ہی نہیں۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ جذبوں سے چور لہجے میں بولا تھا اور ہاتھ بڑھا کے اس کے کیچر میں بندھے بال کھول دیئے۔ شہد آگیں اور سنہری بالوں کی آبشار پشت پہ بکھر گئی تھی۔

"اب اس کے بال لمبے ہو گئے تھے۔

"وہ دھک دھک کرتے دل اور کپکپاتے وجود کیساتھ بمشکل کھڑی تھی۔

"اس نے صرف ایک قدم بڑھایا تھا مگر وہ تو تمام فاصلے مٹا گیا تھا۔

"مم۔۔مجھے نیند آرہی۔۔

"وہ خود پر جمی اس کی گہری نگاہوں سے سمٹتی ہوئی گھبرا کر بولی تھی"

"لیکن مجھے نیند نہیں آرہی بنفشے،، کتنا عرصہ ہو گیا سکون کی نیند نہیں سویا،،"اب تھک گیا ہوں،، مجھے سمیٹ لو ۔

"وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا تھا۔

"اگر اب نہ اپنایا تو بکھر جاؤں گا"

"اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی"

"زاوی پپ۔۔پلیز۔۔وہ اس کی بڑھتی جسارتوں پر پیچھے ہٹتے بولی تھی۔

www.Novelshub.pk

"یہ سب بہت مشکل تھا۔۔

"اس کا دماغ سن سا ہو رہا تھا"

"اور جانے اسے کیا ہوا تھا کہ اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیل دیا تھا۔

"وہ اس کے دھکا دینے سے لڑکھڑا سا گیا اور اب خاموش سا اسے دیکھ رہا تھا" جو دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"بنفشے۔۔ کیوں رو رہی ہو؟؟ میری کوئی بات بری لگی؟؟

"وہ اس کے رونے پہ ایکدم پریشان ہو گیا"

"پلیز مجھے بتاؤ کیوں رو رہی ہو۔۔

وہ دوبارہ اس کے پاس آتے بولا تھا

"آپ۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔

میں بری ہوں،، بہت بری۔۔ وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بمشکل بولی تھی۔

"میں ایک نامکمل بیمار لڑکی جو آپ کو صرف پر۔۔ پریشان ہی کریگی۔۔

"آپ مم۔۔ مجھے آزاد کر دیں زاوی۔۔ چھوڑ دیں مجھے۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ چہرے سے ہاتھ ہٹاتی چہرہ اوپر کرتے بولی تھی۔

"زاویار نے حیرت سے اسے دیکھا تھا"

"کیوں کہہ رہی ہو ایسے ؟؟

"مجھے تکلیف دے رہی ہو اور خود کو بھی"

"نہیں ہو تم بیمار،، نامکمل۔۔

"تم بہت پیاری ہو.بنفشے،،، کسی پھول کی مانند خوبصورت،،،۔۔

"مت روؤ،،، میں تم سے محبت کرتا ہوں اور محبت کیلیے قرب ضروری تو نہیں۔

"اگر تم صرف اس لیے پریشان ہو تو'خود کو ہلکان مت کرو۔۔

"وہ پیار سے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا جب وہ خود بڑھ کے اس کے گلے لگ گئ تھی۔

"اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ یقین کی ایک ڈور وہ اسے تھما گئ ہے"

"بس چپ ہو جاؤ۔۔ مت سوچو فضول کی سوچیں۔۔ تم ساتھ ہو یہ ہی کافی ہے۔باقی تو سب کچھ اضافی ہے۔

"دیکھو میری قمیض گیلی کر دی تم نے۔

www.Novelshub.pk

"وہ اسکیلیے ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا

"وہ الگ ہوئی تو واقعی اس کا کرتا گیلا دیکھ کر شرمندہ ہو گئ"

"ایم سوری۔۔وہ سر جھکاتے بولی تھی"

"اٹس اوکے۔۔جاؤ کپڑے چینیج کر لو اور سو جاؤ تھک گئ ہو گی۔۔مجھے ذرا کام ہے کچھ۔۔۔میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔

"وہ اسے کہتا ہوا باہر آگیا۔۔

"اس نے اسے تو ریلیکس کر دیا تھا مگر دل کا بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔وہ سیڑھیاں چڑھتا چھت پہ آگیا۔

"ٹھنڈی خوشگوار ہوا چہرے کو چھو کے تازگی کا احساس دے گئ مگر وہ ویسے ہی پشمردہ تھا۔

"وہ چلتا ہوا سڑک کیجانب لگتی دیوار کیطرف آگیا اور یونہی بے توجہی سے نیچے دیکھا۔

"خالی سڑک پہ اس کیطرح اداس تھی آج۔

سیاہ رات میں جلتے ہیں جگنوؤں کیطرح

دلوں کے زخم بھی محسن کمال ہوتے ہیں

www.Novelshub.pk

یہ سب تو اسے پہلے سے ہی پتہ تھا تو پھر یہ اداسی اور بے چینی کیوں؟؟

"اس کے پاس انکار کا بھی راستہ تھا مگر یہ اس کی اپنی چوائس تھی۔

"اس نے تھکی ہوئی بوجھل آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

'ابھی مزید انتظار باقی ہے۔۔مجھے یقین ہے ایک دن تم پلٹ کے میرے پاس آؤ گی

"وہ دل میں اسے مخاطب ہوتے نیچے اتر آیا۔

متورم چہرے اور گلابی آنکھوں کیساتھ خاموش درد کی تصویر بنی وہ آج دو ماہ بعد پھر انکے سامنے موجود تھی۔

"کیا ہوا ہے؟؟ اگر کچھ بتاؤ گی نہیں تو مسلہ کیسے حل ہو گا؟؟

"وہ ایک بار پھر اس سے بولے تھے جو پچھلے آدھے گھنٹے سے صرف آنسو بہا رہی تھی اور پوچھنے پر اس کے پاس سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ تھا۔

"کیا بتاؤں؟؟ میرے پاس بتانے کو بھی تو کچھ نہیں۔

www.Novelshub.pk

"بالا آخر وہ بولی تھی اور آنسوؤں سے تر چہرہ اوپر کر کے ان کی جانب دیکھا تھا"

"اس سے تو بہتر وہ گمنام زندگی تھی جس میں سب مجھے پاگل، بیمار اور سنکی سمجھتے تھے۔

"یہ دوہری اذیت ہے ڈاکٹر۔۔ مجھے ٹھیک ہونے کے صرف خواب دکھائے گئے۔ ایسے کرونگی تو ٹھیک ہو جاؤ نگی

،، یہ کرونگی تو ٹھیک ہو جائے گا۔

"جھوٹی اور کھوکھلی تسلیاں تھیں سب۔

"سچ تو یہ ہے کہ میں کبھی بھی ایک نارمل ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی۔

"کب سے جمع ہوا دل کا غبار تھا جو آج آنسوؤں اور تلخ الفاظ کی صورت نکلا تھا"

"کس نے جھوٹ بولا؟؟

"انہوں نے بے حد تحمل سے پوچھا تھا"

"سب نے،، بابا نے، زاویار نے، آپ نے۔۔

"اور میں ہی کیوں؟؟

"میں ہی کیوں ڈاکٹر؟؟

"میں سب کے جیسی کیوں نہیں؟؟

www.Novelshub.pk

"میں کوشش بھی کروں تو ناکام کیوں؟؟

"اللہ تو سب کی سنتا ہے نا؟؟

تو میری کیوں نہیں سنتا؟؟

"مجھ سے محبت کیوں نہیں؟؟

"میں تنگ آگئی ہوں اب اس کیفیت سے"

"اس سب میں بہت اذیت ہے، تکلیف ہے۔

"

"کیا تم زاویار سے محبت کرتی ہو؟؟؟

"وہ اس کے شکوے کے جواب میں بولے تھے"

"جی،، کرتی ہوں،، وہ ہیں ہی محبت کے قابل۔۔

"اس کے ذکر پہ اس کے چہرے پہ ایک انوکھی چمک تھی۔

"کتنی محبت کرتی ہو؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ پھر سے بولے تھے۔

"نہیں جانتی۔ مگر بے حد و حساب۔

"وہ الجھن سے بولی تھی"

"اگر میں یا کوئی یہ دعوہ کرے کہ تم اس سے محبت نہیں کرتی تب؟؟

"اب کے انکا انداز سوالیہ تھا"

"مم۔مجھے برا لگے گا"

"وہ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے بولی تھی"

"کیوں برا لگے گا؟؟

"انہوں نے پوچھا تھا۔

"کیونکہ میری محبت پر شک کیا گیا"

"وہ جواب میں بولی تھی۔

"یعنی تمہیں اپنی محبت پر یقین ہے؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ پھر سے گویا ہوئے تھے"

"بالکل۔۔

"وہ پر یقین تھی"

"اگر ایسا ہے تو تمہیں اللہ کی محبت پر کیوں شک ہے ؟؟

"اب کے ان کا انداز کچھ سختی لیے ہوئے تھا"

"وہ اس سوال پر خاموش ہو گئی'

"کیوں یقین ڈانواں ڈول ہے ؟؟

"انہوں نے پھر پوچھا"

"کیوں ایسا لگتا کہ وہ رب جو ستر ماؤں سے بھی ذیادہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے وہ نہیں سنے گا؟؟

"وہ پوچھ رہے تھے"

"وہ شرمندہ تھی"

"لاجواب تھی"

www.Novelshub.pk

"ہو سکتا ہے تمہارے مانگنے میں کسر ہو؟؟

"ضد کرو،،مانگو،، گڑ گڑاؤ،،

"جب ہار کا خیال پہلے ہی موجود ہو تو جیت کیسے ممکن ہے؟؟

"اور مکمل تو کوئی بھی نہیں ہے اس جہاں میں سوائے ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کے۔تو تمہیں پھر یہ شکوہ کیوں ہے کہ تم مکمل نہیں ہو؟؟

"وہ سر جھکا گئی تھی۔

" کبھی اپنی ذات سے باہر نکل کے دیکھو،،"اپنا غم بھول کے دوسروں کو دیکھو"

"چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو پیدائشی یا کسی حادثے میں گونگے، بہرے اندھے ہو جاتے ہیں۔ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟

"کیا وہ اللہ کے بندے نہیں؟؟

"کیا ان سے اللہ محبت نہیں کرتا؟؟

"اللہ دے کے بھی آزماتا ہے اور لے کے بھی۔

"یہ زندگی امتحان ہے اور ہم طالبعلم ہیں""ہم نے صرف امتحان پاس کرنا ہے۔

www.Novelshub.pk

"تو اسلیے محنت کرو دل لگا کے۔

"غور کرو اگر کچھ کم ہے ہمارے پاس تو کیا ذیادہ ہے ؟؟

"اس ذیادہ پہ شکر کیوں نہیں کرتے ہم لوگ ؟؟

"وہ اسے خاموش دیکھ کے بولتے چلے گئے۔

"یہ سب بہت معمولی ہے گل بنفشے۔۔

"سب سے اہم یہ ہے کہ تمہارے پاس پیار کرنے والے رشتے موجود ہیں۔

"کوشش کرو،، پھل ملے گا۔۔

"زندگی میں ایڈجسٹ کرنا پڑتا ہے اور سب کرتے ہیں کہیں نہ کہیں۔

"زاویار بھی تو کر رہا ہے۔۔ آخر میں انہوں نے جان بوجھ کے اس کا نام لیا تھا۔

"اب اس امید اور عزم کیساتھ جانا کہ یہاں واپس آنے کی ضرورت نہ پڑے۔۔

"وہ پیار سے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے تھے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ کیونکہ اس وقت یہ ہی ضروری تھا۔

---

www.Novelshub.pk

"ان کے جانے کے بعد وہ چہرہ صاف کرتے اٹھی تھی"

"وہ سچ کہہ رہے تھے،، ہر بار ہمت تو وہ ہار جاتی تھی۔ اور شکوہ خدا سے کرتی تھی"

"اس کے مانگنے میں شدت نہیں شکوہ تھا"

"وہ بھول رہی تھی نعمتوں کو،،

"عطاؤں کو"

"اس نے اپنا حجاب ٹھیک کیا تھا"

"پرس اٹھایا اور ایک گہری سانس لی تھی"

"پھر مسکرائی تھی"

"اللہ حافظ ڈاکٹر ہاشم۔۔ آپ کا اور میرا ساتھ یہیں تک تھا۔

"امید ہے ہم دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے۔

"وہ دل میں پختہ ارادہ کرتے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

"اس کی چال میں مضبوطی اور چہرے پہ عزم تھا۔

www.Novelshub.pk

"ڈاکٹرہاشم جو دوسرے کمرے میں موجود تھے اور سی سی ٹی وہ کیمرہ سے اس کی تمام حرکات وسکنات دیکھ رہے تھے۔وہ بے ساختہ مسکرائے تھے۔

"انہیں بھی لگتا تھا کہ یہ جاتے قدم واپسی کے نہیں تھے۔

"اللہ حافظ گل بنفشے۔۔

"ان کے لب بے آواز ہلے تھے"

"اب وہاں کوئی نہیں تھا۔

"وہ گھر واپس آئی تو نورین بیگم ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھی ہوئیں تھیں۔وہ انہی کیطرف آ گئی۔

السلام وعلیکم تائی جان۔۔اس نے اندر آتے سلام کیا تھا

وعلیکم السلام۔۔ آجاؤ بیٹھو۔

"وہ نرمی سے اس کے سلام کا جواب دیتے بولیں تھیں

"شروع میں جو اعتراضات تھے اب ان کا شائبہ تک نہ تھا۔

www.Novelshub.pk

"وہ واقعی ایک سلجھی ہوئی، خاموش طبع اور فرمانبر ارلڑکی تھی۔ جس نے ہمیشہ انکی بے حد عزت کی تھی اسلیے وہ بھی اب اس کیلیے دل صاف کر چکی تھیں۔

کھانا کھایا کہ بھوکی ہو اب تک ؟؟

"جی تائی جان کھالیا آپ بتائیں کوئی کام ہو تو ؟؟

"وہ خوش دلی سے جواب دیتے پوچھنے لگی۔

"نہیں تم آرام کرو۔۔ تھک گئی ہو گی۔

"میں آج اپنی بہن کیطرف جاؤنگی رات وہیں رہوں گی، خدیجہ بھی ضد کر رہی جانے کی۔ اسلیے بس پیچھے سے خیال رکھنا۔ تایا سے کھانے کا پوچھ لینا۔

"وہ اپنے جانے کا بتانے لگیں

"جی تائی آپ فکر نہیں کریں میں کر لوں گی سب۔

"وہ انہیں تسلی دیتے بولی تھی۔

"جیتی رہو۔۔

"وہ اس کی فرمانبر داری پہ خوش ہوئیں تھیں"

www.Novelshub.pk

"کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ اوپر اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔

"اففففف شاہ زین،، کتنا اچھا لگ رہا آپ کیساتھ یہ سفر۔

"وہ جیسے ہی تمام سامان ڈگی میں سیٹ کر کے آگے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا تو گل دوپہری کی خوشی سے بھرپور آواز اور بچوں جیسے انداز پر بے ساختہ ہنس دیا۔

"شاہ زین نے اس کیلیے مری کا پروگرام بنایا تھا۔ رات اسے بتایا تو وہ بے انتہا خوش ہوئی اور رات ہی ساری پیکنگ کرلی۔ اب وہ سب سے مل ملا کے جانے کیلیے تیار تھے۔

"وہ تو چاہتا تھا سردی میں جائیں تا کہ برفباری بھی دیکھی جا سکے مگر اسے سردیوں میں ڈر لگتا تھا اور سردی بھی بہت لگتی تھی تبھی اس نے سوچا کہ گرمیوں کے شروع میں بنایا جائے پروگرام۔ اور اب وہ دونوں ہی گھومنے کے لیے تیار تھے۔

"مجھے بھی بہت اچھا لگے گا اور یہ سفر ہمیشہ یاد رہے گا۔

"وہ پیار سے اس کی سیٹ بیلٹ لگاتا ہوا بولا"

"کیوں کیا ہم دوبارہ گھومنے نہیں جائینگے ؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ حیران ہوتے بولی تھی۔

"ہاہا" نہیں میرا مطلب یہ پہلا سفر ہے جس میں ہم دونوں ایک مضبوط رشتے میں بندھنے کے بعد جائیں گے۔

بعد میں تو جاتے رہیں گے انشاء اللہ۔

"وہ اس کی بات پہ بے اختیار ہنسا تھا۔

"جب سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی

اسے ہنسنا بھی آ گیا تھا اور بولنا بھی۔

"اوووو۔۔ہاں یہ تو ہے۔۔ یہ ایک یادگار سفر ہو گا۔

"وہ بات سمجھتے ہوئے سر ہلا کر بولی تھی۔

"شاہ زین نے گاڑی سٹارٹ کرتے کیسٹ پلیئیر آن کیا تھا۔

دہلیز پہ میرے دل کی

جو رکھے ہیں تو نے قدم

تیرے نام پہ میری زندگی

www.Novelshub.pk

لکھ دی میرے ہم دم

ہاں سیکھا میں نے جینا جینا

میں نے جینا، ہاں سیکھا میں نے

جینا میرے ہم دم۔۔

"گانے کے خوبصورت بولوں پر شاہ زین نے اس کیجانب دیکھا تھا"

"اسے لگا جیسے یہ اس کے دل کی ترجمانی کر رہے ہوں۔ گل بھی اسے دیکھ کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔

"اس کی پر شوق اور گہری بولتی نگاہوں میں دیکھنا مشکل ترین تھا مگر اس کے سنگ ہر لمحہ بے حد حسین تھا۔

"لبوں پر دھیمی مسکان لیے وہ اس خوبصورت سفر کو بہت انجوائے کر رہی تھی۔

"گاڑی رسالپور کو پیچھے چھوڑتی اب نوشہرہ کی مین سڑک پہ آ گئی تھی"

"منظر تیزی سے پیچھے ہوتے جا رہے تھے اور وہ آگے بڑھ رہے تھے"

----

www.Novelshub.pk

"وہ گھر واپس آیا تو رات کے دس بج رہے تھے" اس نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے غیر معمولی خاموشی محسوس کی۔

"پتہ نہیں سب کہاں گئے۔

"وہ آنکھیں بند کر کے نیم دراز ہو گیا۔

"آج بہت زیادہ کام ہونے کی وجہ سے وہ کافی تھک گیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ سست روی سے اٹھا اور سیڑھیاں چڑھتا اوپر آ گیا۔

"اندر آیا تو کمرے میں بھی کوئی نہیں تھا۔

"عجیب بات ہے سب کہاں گئے ؟؟

"وہ دل میں حیران ہوتا بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔ وہ بھی کمرے میں نہیں تھی۔

"وہ لوگ تقریباً بارہ بجے نکلے تھے اور اب تین بج رہے تھے جب وہ اسلام آباد پہنچ چکے تھے۔

"شاہ زین نے مری کے ہوٹل میں بکنگ پہلے ہی کروالی تھی۔ لیکن گل کی ضد تھی کہ پہلے وہ فیصل مسجد جائے گی اس کے بعد تھوڑا گھوم کے پھر مری قیام کریں گے۔ اسلی ئے اب وہ لوگ فیصل مسجد کے سامنے موجود تھے۔ وہ تھک بھی چکی تھی مگر پھر بھی بے حد پر جوش تھی۔

www.Novelshub.pk

مسجد بہت بڑی اور عالیشان تھی۔ تین پورشن میں بنی خوبصورت فیصل مسجد جو اپنی مثال آپ تھی اور بے حدو حساب کشادہ تھی۔

"ان دونوں نے جوتے باہر ہی اتار دیے اور سیاہ و سفید سنگِ مرمر پہ چلتے ہوئے ہلکی دھوپ اور تیز ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیتے اندر بڑے ہال نما بر آمدے میں آ گئے

"دھوپ کی وجہ سے زمین گرم تھی مگر خدا کی قدرت تھی کہ سیاہ سنگ گرم اور سفید سنگ کے ٹکڑے ٹکڑے ٹھنڈے تھے اور سب انہی پہ چل کے اندر جا رہے تھے۔

"وہ اس کی حیرانگی پہ مسکراتا ہوا اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ وہ تو کئی بار آ چکا تھا مگر وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی سب اسلیے اس کا جوش دیدنی تھا۔

"بر آمدے میں بھی سفید سنگِ مرمر لگا ہوا تھا اور وضو کرنے کیلیے الگ سے نل لگے ہوئے تھے۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے اوپر آ گئے جہاں میرون رنگ کے کارپٹ نے زمین کو ڈھکا ہوا تھا۔

"بڑے بڑے فانوس خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے۔ اوپر کے حصے میں مردانہ اور زنانہ حصہ بنا ہوا تھا ۔اسلیے مختلف نوادرات دیکھنے کیلیے گل اکیلی ہی اندر گئی جب کہ وہ نوافل کیلیے مردانے میں چلا گیا۔

---

www.Novelshub.pk

"اس نے حیران ہوتے موبائل اٹھا کر خدیجہ کا نمبر ملایا۔

"السلام و علیکم۔۔کال ملتے ہی اس نے سلام کیا تھا۔

"و علیکم السلام زاویار بھائی۔ خدیجہ کی آواز آئی تو اس نے اسی سے سب کا پوچھ لیا۔

"اس کے خالہ کیطرف کا بتانے پہ اس نے کچھ دیر مزید بات کر کے فون بند کر دیا اور دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

"ابھی اسے لیٹے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ ہلکے سے کھٹکے کی آواز پہ اس نے آنکھیں کھولیں۔ وہ شائد غنودگی میں چلا گیا تھا تبھی اب چونک کر سیدھا ہوا۔

"وہ اندر آرہی تھی۔

"گہرے سرخ رنگ کے آرگنزا کے لانگ فراک جس پہ سیاہ رنگ کا ستاروں کا جال بچھا تھا۔ دونوں ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں بھر بھر پہنی ہوئیں تھیں۔ دوپٹہ ایک کندھے پر ٹکائے، لمبے بالوں کو پشت پر بکھیرے، گہرے میک اپ میں سجی سنوری وہ شائد آج اسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"وہ کہنی کے سہارے نیم دراز اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے خواب کی کیفیت میں ہو۔

"آ گئے آپ؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ دھیرے دھیرے چلتی اس تک آئی تھی"

""خیریت ؟؟؟؟

"وہ اس کے قریب آنے پہ بے اختیار پوچھ بیٹھا تھا۔

"اس کے کپڑوں سے آتی دلفریب مہک اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔

" مگر اس بار وہ اس سے فاصلہ رکھے ہوئے تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اسے بہت پیاری تھی اور اپنی ذات سے وہ اسے کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا"

" ہمممم۔ خیریت ہے۔۔ کھانا کھائیں گے آپ ؟؟

"وہ اس کی کیفیت سے انجان بنی آرام سے اس کے ساتھ ہی بیٹھتے پوچھنے لگی۔

"نہیں باہر ہی کھالیا تھا۔۔

"وہ شرٹ کے کف موڑتے ایک بار پھر اس کیجانب دیکھتے بولا تھا۔

" کہیں جانا ہے ؟؟

" اسے اسکا اتنا تیار ہونا غیر معمولی لگ رہا تھا۔

"اگر آپ لے جائیں گے تو چلی جاؤں گی"

www.Novelshub.pk

"وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کے بولی تھی"

"تم نے کھانا کھالیا؟؟

"وہ اس فسوں خیز ماحول سے سے خود کو نکالتے ہوئے بولا تھا جو اسے چاروں طرف سے گھیر رہا تھا۔

"نہیں۔۔

"وہ نگاہیں جھکائے بولی تھی۔

"جس کے لیے سج دھج کی تھی اسی کی نگاہوں میں دیکھنا اب مشکل تھا۔

"مگر اسے جیتنا تھا۔

"کیوں؟؟

"بس آپکا ویٹ کر رہی تھی۔

"مگر آپ تو کھا آئے ہیں۔

"وہ جھجھک کر بولتے چپ ہو گئی تھی۔

"تم نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا؟؟

www.Novelshub.pk

"اس نے حیران ہوتے ٹائم دیکھا تھا جہاں اب گیارہ بج رہے تھے۔

"وہ جواب میں چپ رہی۔

"تم بھی نا.بنفشے۔۔

"وہ اسے کہتے خود باہر نکل گیا"

"پوری مسجد دیکھنے کے بعد وہ باہر آئے تو شام ڈھل رہی تھی۔۔

"میرا خیال ہے اب کچھ ریسٹ کرلینا چاہیے۔ پھر رات کو نکلیں گے۔۔

"شاہ زین نے اس کی تھکاوٹ کے پیشِ نظر پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ میں واقعی تھک گئی ہوں اور نیند بھی آرہی۔

"وہ فوراً ہی مان گئی۔

"رستے میں ہی انہوں نے حویلی فون کر کے اپنے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی اور اب وہ مری کی جانب رواں دواں تھے جہاں ہوٹل ون کا خوبصورت اور پر سکون کمرہ انکا منتظر تھا"

"شاہ زین مہارت سے گاڑی چلاتا اونچے اونچے پہاڑوں کو پیچھے چھوڑ تا جارہا تھا۔

www.Novelshub.pk

"کچھ دیر بعد وہ واپس کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں گرم بریانی، رائتہ، سلاد پانی اور کھیر تھی۔

"چلو آجاؤ شاباش کھانا کھاتے ہیں کیونکہ یہ سب دیکھ کے مجھے دوبارہ بھوک لگ گئی ہے اب۔

"وہ مصروف سے انداز میں بولتا ہوا بیڈ پہ بیٹھ کر اسے بلانے لگا۔

"آپ کیوں لائے مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔

"وہ اس کے ایسا کرنے پہ شرمندہ ہوتے بولی تھی۔

"کیوں اچھا نہیں لگ رہا؟؟ مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے تمہارا میرے کام کرنا"

"وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کے بولا تھا"

"نہیں میرا مطلب آپ پہلے ہی تھکے ہوئے ہیں۔

"وہ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی"

"ہمم۔۔ تھکا تو ہوا تھا مگر اب بالکل تھکاوٹ نہیں ہے۔

"وہ اس کا ساتھ دینے کیلیے اس کے ساتھ ہی تھوڑے سے چاول ڈال کے کھانے لگا"

www.Novelshub.pk

"آج خاموشی ہے سبھی گم ہیں۔وہ کھانا کھاتے اس سے بات کرنے کی غرض سے بولا تھا"

"جی تائی جان نے دوپہر کو ہی بتادیا تھا"

"وہ اب ریلیکس تھی۔

"اور اس سے باتیں کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

"کیونکہ وہ پہلے دوست بنا تھا"

"وہ لوگ رات کو پہنچے تھے۔

"گل تو آتے ساتھ ہی سفید چاندنی جیسے بستر پہ گرتے ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

"وہ اس کے اتنا تھکنے پہ حیران تھا۔

"اس کی آنکھوں میں تو نیند کا شائبہ تک نہ تھا

کمرہ بے حد آرام دہ تھا

چاکلیٹ براؤن اور سفید کمبینیشن کا فرنیچر اور سجاوٹ تھی۔موسم یہاں کافی ٹھنڈا تھا اسلیے بلینکٹ بھی رکھے گئے تھے۔

www.Novelshub.pk

"اس نے اس کے خیال سے کمرے کی لائٹ آف کر کے زیرو بلب آن کر دیا اور خود کھڑکی کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا۔

یہ ہوٹل مال روڈ پہ تھا اسلیے سڑک پہ خوب گہما گہمی تھی۔

"اس نے سگریٹ کا گہرا کش لیا۔ گل کو چڑ تھی اس کے سیگریٹ پینے سے اسلیے وہ اس کے سامنے کم ہی پیتا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ ناک ہوا تھا۔

اس نے جا کے دروازہ کھولا تو سامنے ویٹر کھانا سرو کرنے کیلیے کھڑا تھا۔

ٹرالی اس سے لے کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"گل اٹھیں کھانا آ گیا۔

"وہ نرمی سے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اسے اٹھانے لگا۔

"اوں ہوں بی جان۔۔ نیند آ رہی بہت۔

وہ گہری نیند میں تھی شائد تبھی اسے بی جان سمجھ رہی تھی۔

"حد ہے۔۔ مطلب ہر بار مجھ میں بی جان کیوں نظر آتی؟؟ کیا میرے انداز بی جان جیسے ہیں؟؟

استغفر اللہ۔۔ بی جان کا ضعیف اور شفیق چہرہ نگاہوں میں آتے ہی وہ کچھ بد مزہ سا ہو گیا۔

www.Novelshub.pk

"گل اٹھیں۔۔یہ میں ہوں شاہ زین۔

"وہ اسے دوبارہ اٹھاتے بولا تھا"

"اس کے پھر اٹھانے پہ وہ نیند سے بوجھل گلابی آنکھوں سے بمشکل اسے دیکھتے اٹھی تھی۔

"صبح ہو گئی؟؟

"وہ معصومیت سے اٹھتے ہوئے بولی"

"اتنا تھک گئی ہیں؟؟

"وہ زیرِلب مسکراتے اس کے بال بگاڑتے بولا تھا"

"ہاں بہت تھکاوٹ ہو گئی۔

"وہ جمائی روکتے بولی اور بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔

"اچھا چلیں کھانا کھالیں پھر سو جایئے گا۔

"وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کے اٹھاتے ہوئے بولا"

"آپ نہیں سوئے؟؟

www.Novelshub.pk

"وہ اٹھتے ہوئے پوچھنے لگی"

"نہیں۔

"وہ ٹیبل کے پاس آگیا اور اس کے اور اپنے لیے کھانا ڈالنے لگا۔

"کیوں ؟؟؟ تھکے نہیں ؟؟

"وہ پوچھ کے واشروم میں گم ہو گئی۔

"وہ ہاتھ روکے اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

"وہ کھانے کے بعد چائے بنا کے لے آئی تھی۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو

مگر یہ نہیں پوچھوں گا کہ کس کے لیے ؟

"میں خوشفہم نہیں ہونا چاہتا۔

www.Novelshub.pk

"وہ تعریف کے ساتھ توجیہہ بھی پیش کرتے بولا تھا۔

"تھینکیو۔۔

"وہ مسکرا کر تعریف وصول کرتے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"زاویار۔۔

"کچھ دیر بعد اس کی آواز آئی تھی۔

"اس نے توجہ سے اسے دیکھا جو شائد کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ہچکچا رہی تھی۔

"آپ خوش فہم نہیں ہیں۔ یہ سب تیاری صرف آپ کے لیے ھے۔" وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اور وہ حیران سا سن رہا تھا۔

"میں آج آپ کے ساتھ زندگی کی نئی شروعات کرنا چاہتی ہوں زاویار"

"ہمیشہ کیطرح میرا ساتھ دیں"

"وقت ریت کیطرح ہاتھوں سے پھسلتا جا رہا ہے۔

"گیا وقت واپس تو نہیں لا سکتی مگر آنے والا وقت خوبصورت بنانے کی کوشش کرونگی۔

"وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے امید بھری نظروں سے اس کے جواب کی منتظر تھی۔

www.Novelshub.pk

"میں تو ہمیشہ سے تمہارے ساتھ ہی ہوں"

"چاہے سب تمہارا ساتھ چھوڑ جائیں مگر جب بھی تمہیں میری ضرورت پڑے گی میں ملوں گا۔

"کچھ دیر بعد وہ اسے اپنے بازو کے حصار میں لیتے بولا تھا"

" کبھی بھی یہ مت سوچنا کہ زندگی کے کسی بھی موڑ پہ میں تھک جاؤنگا، پلٹ جاؤنگا۔۔

"وہ اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے اسے یقین کی ڈور تھما رہا تھا۔

"وہ مطمئن سی ہو کر اس کے کندھے سے سر ٹکا گئی تھی۔

"اس نے کوشش کی تھی کیونکہ وہ دوبارہ جینیفر نہیں بننا چاہتی تھی۔

"اسے کامیابی ملی تھی"

"نئے سفر کا آغاز امید سے ہوا تھا"

اختتام محبت پر۔۔

"صبح ہوتے ہی وہ لوگ ناشتہ کرنے کے بعد گھومنے نکلے۔

www.Novelshub.pk

"مال روڈ سے ہوتے ہوئے انہوں نے سیر کا آغاز نتھیا گلی سے کیا تھا کیونکہ گل کو بے حد شوق تھا۔

"اور نتھیا گلی کی سیر کیلیے گرمیوں کا موسم بہترین تھا کیونکہ بہت زیادہ اونچائی پہ ہونے کیوجہ سے وہاں گرمیوں میں بھی بے حد ٹھنڈا موسم ہوتا تھا اسی لحاظ سے گل نے جینز پر لانگ کھدر کا کرتا اور ساتھ گرم شال لپیٹی ہوئی تھی۔ جبکہ چیسٹر ساتھ ہی رکھ لیا تھا۔

"شاہ زین آج بھی گولڈن براؤن رنگ کے سوٹ میں ملبوس صرف ایک چادر لپیٹے ہوئے تھا۔۔

"خوبصورت پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی لمبی سڑک، ٹھنڈی ہوا اور ایک دوسرے کا حسین ساتھ۔۔ یہ سفر واقعی اس کی زندگی کا یادگار سفر تھا۔

" یہاں آکر وہ جیسے ایک نئی دنیا میں آگئی تھی۔ سب کچھ پیچھے رہ گیا تھا

صرف وہ تھا اور اس کی باتیں تھیں۔

"وہ خوشی سے تمتماتے چہرے کیساتھ اس کا ہاتھ تھامے مبہوت سی خوبصورت نظاروں میں کھوئی ہوئی تھی۔

محبت کی طبعیت میں، یہ کیسا بچپنا قدرت نے رکھا ھے ؟؟

www.Novelshub.pk

کہ یہ جتنی پرانی، جتنی بھی مضبوط ھو جائے

اِسے تائید تازہ کی، ضرورت پھر بھی رھتی ھے۔

یقین کی آخری حد تک، دِلوں میں لہلہاتی ھو

نگاھوں سے ٹپکتی ھو، لہو میں جگمگاتی ھو

ھزاروں طرح کے دلکش، حسیں ھالے بناتی ھو

اِسے اظہار کے لفظوں کی حاجت، پھر بھی رھتی ھے

محبت مانگتی ھے یوں گواھی اپنے ھونے کی

کہ جیسے طفلِ سادہ، شام کو اِک بیج بوئے

اور شب میں بارھا اُٹھے، زمیں کو کھود کر دیکھے

کہ پودا اب کہاں تک ھے ؟؟

www.Novelshub.pk

محبت کی طبعیت میں، عجب تکرار کی خُو ھے

کہ یہ اِقرار کے لفظوں کو، سننے سے نہیں تھکتی

بچھڑنے کی گھڑی ھو، یا کوئی ملنے کی ساعت ھو

اسے بس ایک ھی دُھن ھے، کہو مجھ سے محبت ھے

کہو مجھ سے محبت ھے، تمہیں مجھ سے محبت ھے۔

سمندر سے کہیں گہری، ستاروں سے سِوا روشن

پہاڑوں کی طرح قائم، ھَواؤں کی طرح دائم

زمیں سے آسماں تک، جس قدر اچھے مناظر ھیں

محبت کے کنائے ھیں، وفا کے استعارے ھیں، ھمارے ھیں

ھمارے واسطے یہ چاندنی راتیں سنورتی ھیں، سنہرا دن نکلتا ھے

www.Novelshub.pk

محبت جس طرف جائے، زمانہ ساتھ چلتا ھے۔

کچھ ایسی بے سکونی ھے، وفا کی سرزمینوں میں
کہ جو اھلِ محبت کو، سدا بے چین رکھتی ھے
کہ جیسے پُھول میں خوشبُو
کہ جیسے ھاتھ میں پارا، کہ جیسے شام کا تارا۔

محبت کرنے والوں کی سحر، راتوں میں رھتی ھے
گماں کے شاخچوں میں، آشیاں بنتا ھے الفت کا
یہ عینِ وصل میں بھی، ھِجر کے خدشوں میں رھتی ھے

محبت کے مسافر، زندگی جب کاٹ چکتے ھیں

www.Novelshub.pk

تھکن کی کرچیاں چُنتے، وفا کی اَجر کیں پہنے

سمئے کی رھگزر کی، آخری سر حد پہ رُکتے ھیں

تو کوئی ڈوبتی سانسوں کی ڈوری تھام کر

دھیرے سے کہتا ھے

یہ سچ ھے نا، ھماری زندگی

اک دوسرے کے نام لکھی تھی

دھندلکا ساجو آنکھوں کے قریب ودور پھیلا ھے

اسی کا نام چاھت ھے

تمہیں مجھ سے محبت تھی

تمہیں مجھ سے محبت ھے.

www.Novelshub.pk

محبت کی طبعیت میں ,یہ کیسا بچپنا قدرت نے رکھا ھے،،،!!!!!!

امجد اسلام امجد کی نظم اسے یاد آئی تھی اور سب کچھ اور بھی دلکش ہو گیا تھا۔۔

(پانچ سال بعد)

،،،،،،،،،،،،،،،،

"وہ برآمدے میں بیٹھی سامنے لان میں محمد اور ملیحہ کی کھکھلاتی ہنسی کی آوازیں سن رہی تھی اور مسکرا رہی تھی۔

"آج اتوار تھا اسلیے زاویار بھی گھر تھا اور اس وقت بچوں کیساتھ چھٹی کا دن انجوائے کر رہا تھا۔

"وہ نہ صرف ایک اچھا شوہر تھا بلکہ ایک بہترین باپ بھی ثابت ہوا تھا۔

"اس کے ساتھ رہتے آج اسے پانچ سال ہو گئے تھے۔وہ بہت خوش تھی۔

"اللہ نے اسے نعمت اور رحمت دونوں سے نوازا تھا۔

"اس دن اس نے دل کی رضامندی سے زاویار کو اپنا آپ سونپ دیا تھا۔اور وہ اتنا بہترین شخص تھا کہ اس نے واقعی اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔اس کا ساتھ دینے کا وعدہ۔

www.Novelshub.pk

"وہ دور بیٹھی مسکراتی ہوئی انہیں دیکھتے ہوئے بھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔

"آج بھی وہ سوچتی بہت تھی"

"لاتعداد سوچیں"

"بے شمار سوچیں"

"وہ اپنے حال سے مطمئن تھی مگر ماضی پھر بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا"

"آئینے میں اکثر ہی اپنے عکس کیساتھ جینیفر ابراہیم کا عکس بھی ابھرتا تھا"" جسے وہ کبھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

"زندگی کا سفر بھی عجیب تھا کہاں سے شروع ہوا تھا اور کہاں آکر رکا تھا"

"کہاں گم ہو؟؟؟

"وہ اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی" جب زاویار نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا۔

"کہیں بھی نہیں۔۔ آپ سب کو دیکھ رہی تھی۔

"اس کی آواز پر جینی پلٹ گئی تھی۔

"کیونکہ اس کی اب یہاں کوئی جگہ نہیں تھی۔

www.Novelshub.pk

"پانچ سالہ محمد ڈھائی سالہ ملیحہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کی ناکامی پہ ملیحہ کی قل قل کرتی ہنسی پورے لان میں گونج رہی تھی۔

"کتنے پیارے ہیں یہ دونوں ماشاءاللہ"

"وہ دل ہی دل میں ان کی نظر اتارتے بولی تھی۔

"محمد بالکل زاویار کا پرتو تھا جبکہ ملیحہ اس کے نقش اور رنگت چرالائی تھی۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ اپنے بچپن میں کھیل رہی ہو۔ خوبصورت اور مکمل بچپن۔ جس میں نہ کوئی محرومی تھی اور نہ کوئی حسرت۔

"کتنی پیاری ہیں آپ ؟؟؟

"زاویار کی تعریف پر وہ جھینپ سی گئی"

"کبھی دیکھا ہے خود کو آئینے میں ؟؟

"وہ اسے دیکھتا رومانٹک انداز میں بولا تھا"

"حد ہے۔۔ آپکو خیال کرنا چاہیے"

"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی'

"میں تو بہت خیال کرتا ہوں آپ کا اب آپکی باری ہے بیگم۔۔

www.Novelshub.pk

"وہ شرارت سے بولا تھا اور خود بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا تھا۔

زندگی بہت آسان ہے اگر ہم اسے مشکل نہ بنائیں تو۔

"اور جب سے اس نے آسانی مانگی تھی

مشکل کبھی آئی ہی نہیں تھی۔

"بیشک اللہ بہت مہربان ہے۔۔۔

"گول کمرے میں آج پھر سے محفل جمی تھی۔

"فرق صرف اتنا تھا کہ اب اس میں بہت سارے بچوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔

"جی ہاں غازیان اور بریرہ اب تین بچوں کے اماں ابا تھے۔ جن میں دو بیٹے اور ایک پیاری سی بیٹی تھی۔

"گل افشیں کا ایک ہی بیٹا تھا"

"ہالہ اور خولہ دونوں کی ایک سال پہلے ہی شادیاں ہو چکی تھیں اور وہ دوسرے شہر میں رہتی تھیں۔

"ضیغم اور زارون بھی اب منگنی شدہ تھے۔

www.Novelshub.pk

"گل دوپہری ڈاکٹر بن چکی تھی اور اپنے میاں اور دو بیٹوں کا ہر علاج خود ہی کرتی تھی 😛

"بی جان آج بھی تخت پوش پر براجمان سب کے مسکراتے کھلاتے چہرے دیکھ کر خود بھی خوش ہوتی تھیں۔

"افراسیاب خان اب ان میں موجود نہیں تھے مگر ان کی کمی سب کو ہی شدت سے محسوس ہوتی تھی۔

"مہینے میں ایک بار سب ہی بی جان کے گول کمرے میں جمع ہو جاتے تھے تاکہ وہ اداس نہ ہوں۔

"ایک دوسرے سے محبت کی ڈور میں بندھے یہ لوگ محبت کی کہانی کے جاندار کردار تھے۔

"زندگی بھی تو ایک کہانی کیطرح ہے جس میں نئے موڑ، مختلف کردار آتے ہیں۔بس ہمیں ان کرداروں کو ان کی سہی جگہ پہ بٹھانا ہوتا ہے۔

"اور وہ پزل کے ٹکڑوں کیطرح مکمل ہو جاتی ہے۔۔

"لیکن پزل مکمل کرنے کیلیے محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور محنت کا صلہ مل ہی جاتا ہے۔

"گول کمرے میں خوش گپیوں کے ساتھ چائے کا دور چل رہا تھا۔

"

محبت کی طبعیت میں، یہ کیسا بچپنا قدرت نے رکھا ہے ؟؟

www.Novelshub.pk

کہ یہ جتنی پرانی، جتنی بھی مضبوط ھو جائے

اِسے تائید تازہ کی، ضرورت پھر بھی رھتی ھے ☺ ☺ ☺ ☺ ☺

ختم شد

www.Novelshub.pk